

UNIVERSAL
LIBRARY

OU_188711

UNIVERSAL
LIBRARY

PAGE MISSING
100TO101

OSMANIA UNIVERSITY LIBRARY

Call No. ۹۲۲۵۹۷۱۱ Accession No. ۳۹۸۹

Author محمد حسین آ - ۹

Title وسید النجات مع ترجمہ اردو

This book should be returned on or before the date last marked below.

ان کے احوالات ملا محمد حسین رحمۃ اللہ علیہ مصنف کتاب انتخاب از کتاب غصان الاربعہ مصنفہ
مولوی ولی اللہ مرحوم فرنگی محلی برادر زادہ ملا مرحوم

مولوی ولی اللہ مرحوم در کتاب دوم سے اخصان الاربعہ میں لکھا کہ عم نامہ مار سن ملا محمد حسین رحمۃ اللہ علیہ در وجود ذہن کا
در اہل ظنونیت معروف بود و در ایام تحصیل علم دیگر طلبہ عصر سبقت می برد و احدی در مقابلہ او سخن گفتن نمی توانست
و بعد تکمیل محضو اساتذہ تدریس مکر و در طلبہ علم اساتذہ را گذارتنہ بخدمت او تحصیل میکردند و استفادہ میکردند خیرہ کلمہ
نام نامی او حضرت اساتذہ بلند مرتبہ و در اطراف و کناف آوازہ علم و فضل او شائع شدہ از آفاق مردم برای تحصیل علم بر
جمعیت شدند و فراغ از تحصیل علوم کردہ و وطن خاں و شافقہ دائرہ علم محیط عالم گشتہ میگویند کہ بگاہ ملا محمد حسین علیہ الرحمۃ
کہ او استاد بود از وطن طرف ملک و بیکند زرفہ ملا محمد حسین علیہ الرحمۃ رضاشاہ شاہراہ علیہ الرحمۃ حاضر شدہ حکایت
رفیق ملا محمد حسین از وطن میان دور کہ شاہ موصوف خطاب می کرده فرمود میان محمد حسین محمد شامی بود ان علم نشانما
بچنانہ بنشینید و در سید دادہ باشد اعتبار شما درین ملک زیادہ از اعتبار ملا محمد حسین خواہد شد و بچنان الفاظ افتادہ کہ
حق تعالی در باطن اکثری از امرایان از نگران سازتہ کہش وی رسید فاضلی نیست چنانچہ روزی و محفل ذریہ الممالک لولہ
شجاع الدولہ بجا در مرحوم سید شاہ مدن علیہ الرحمۃ مذکور ملا محمد حسین کرد و در تہ عالیہ او در علم بیان ساختہ امیری قطع
کلام کردہ مع ملا محمد حسین آغاز نمود و مرتبہ او را فوق مرتبہ ملا محمد حسین قرار دادہ سید شاہ مدن گفتہ کہ در
عزیز و تلمیذ ملا محمد حسین است امیر گفت غلط است او تلمیذ کسی نیست شاہ مدن خاموش ماند و گویند کہ آن امیر تفضی
بسیج بود و شاہ شاہراہ اکثر از ملا محمد حسین علیہ الرحمۃ فرمود کہ مرتضی خان بد و نیازمند شماسست و فی الواقع زیاد
از اراکات بخدمت وسے حاضر می شد و کمال خشوع و نیاز پیش می آمد اکثر عم علیہ الرحمۃ میفرمود عجائب خانہ
قدرت الہیست کہ مقام دزدن نیست صفت رزاقی او در بیان نمی آید بہر گاہ میخواہد کہ کسی فائدہ از دست
کسی شود جب زیاد در دل آن شخص می اندازد و چنان فضل خود میفرماید کہ ہر امریکہ از غیب براسے او مشہور میداند
کہ ازان کسست چنانچہ معاملہ سن و مرتضی خان حسین قسم بودہ چون حق تعالی خواست کہ من از وسے فواید
دنیا ویشوند و در دل وسے انداخت کہ ہمہ کمال ظاہر و باطن در من مجتمع است و عم در فضیلت کہ میرفت تمامی
اہل محفل فدای می میشدند و نیازمند میگشتند و در ہر مکر کہ روی می نمود دشمن سبقت بروی نمی یافت و مقابل
تقریر او احدی سخن گفتن نمی توانست چنانچہ فاضل خوش تقریر و تجرید و ادب بظہیر با عظمت و بدایت بظہیر نامہ از وزیر
ہوش و جواس درست کردم و اکثر مخلصا کہ وی تشریف می برد ہمراہ میفرمتم و گفتگوی ہر جنب از مردم کہ میکرد
می شنیدم ہرگز کسی را ندیدم کہ در پلہ کلام او ہموزن شدہ باشد تا سبقت چہ رسد و این سخن ازان آہ
نیگویم کہ او عم دادستان بود فی الواقع چنین بود ہر کس کہ ویرا دیدہ باشد تصدیق این امر خواہد کرد

قل لا اسألكم على اجر الا المودة في القربى

مايف شريف عالم و مومنى و مولى محمد و آل محمد بن جنى نوزلى على اولاده زهد

سید البخت

سید البراد

بنو مايش و سنى كو شش و هفت جناب لوى ما و جليلان صاحب جمع كتابت و هفت

چو كا پندره كو محاله كو با بنده موم حروف كا طبع شد
درين كتابتون مومنون باها او جدمون

وہی اللہ العزیز
 خور و نور ہے ایسا کہ
 اللہ تعالیٰ سے
 اس کی تائید ہے
 اس کی تائید ہے
 اس کی تائید ہے

CHECKED: 1988



الحمد لله الذي خلق السموات والأرضين وجعلنا خيرا كراما
 محمد حجة للعالمين ورفع درجات المؤمنين بالصدق والإيمان وخص من بينهم
 سيد المرسلين واصحابه بضرايا الفضل والأحسان وجعل مودتهم حجة
 عن النبي ران وموجبة لدخول الجنان والصلوة والسلام على ران الله
 صدقاتي كهفت الوري بحم العاشم الضم صاحب في سين اوانى محمد
 المصطفى محمد الجبتي الذي رهله الله بالهدى وعلى اله واصحابه
 الذين قال في حقهم خالق الاوابين والاخر بن ايسان خاتمه النبيلين من مسك
 بهم نقد رشك وهدى ومن تخلف عنهم هلك ورذى ونلا لاعام وجه
 الدين واصفعل لهم رحي المياطل ولع نور اليقين **اصابعه** فاعلم ان ودة

اللہ تعالیٰ نے
 زمین و آسمان
 کو پیدا کیا
 اور ہمیں
 ان میں سے
 خیر ترین
 بندوں میں
 سے ایک
 نبی بھیج دیا
 اور ان کے
 درجات کو
 بلند کیا
 اور ان میں
 سے سید المرسلین
 کو خاص کر
 فرمایا اور ان کے
 مودت کو
 حجت بنا دیا
 اور ان کے
 لئے اللہ کی
 رحمت سے
 بشارت دی
 اور ان کے
 لئے اللہ کی
 لعنت سے
 وعید دی

اللہ تعالیٰ نے
 زمین و آسمان
 کو پیدا کیا
 اور ہمیں
 ان میں سے
 خیر ترین
 بندوں میں
 سے ایک
 نبی بھیج دیا
 اور ان کے
 درجات کو
 بلند کیا
 اور ان میں
 سے سید المرسلین
 کو خاص کر
 فرمایا اور ان کے
 مودت کو
 حجت بنا دیا
 اور ان کے
 لئے اللہ کی
 رحمت سے
 بشارت دی
 اور ان کے
 لئے اللہ کی
 لعنت سے
 وعید دی

حضرت جلال علیہ السلام نے اپنے کتاب میں لکھا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص نے میری حاکمیت کو قبول کیا وہ میری امت ہے اور جو شخص نے میری حاکمیت کو نہیں قبول کیا وہ میری امت نہیں ہے۔

الیسیدا کائنات من الایمان ولا ید المسلم من تعظیمهم باکرکات و
 محبتهم بلجنان و رعایة حقوقهم بالصدق ولا یقان وان فی زمرمان
 قد کثر فیہ الثقیل والقائل وقل العلماء وکثر الجهال کل بضاعة اهل الزمان
 العاصمة والحبدال وقد کفوا بما فهموا منهم من ظاهرها لقال من غیر ان
 یرکون لهم اطلاع علی حقیقة الحال حتی ینسبون بالفساد والعداؤون شاور علی
 الخروج ولم یشاور الی فی فرض لا یباون بذلک مع ان الیهما ان الکریم علی عظیمہ
 الا تصعدک لله فی الجلال حتی من فی فضائل علی یقولون انه فرضی ولا یفهمون
 الفرض انما الفرض هو انکار الفضیلة وایغض من اصحاب الرسول لا المحبت
 بالالبترول کما قال الشافعی **شجر** لو کان فرض حب ال محمد... فانت شهد
 التقلیل... فرض... فالنسی صلیکون مشغوفاً بحب ال النبی والافسوس
 المنافع الشقی واللطائف ان اعداد السنی بحسب الحساب متناسویة
 بحب علی فمن لا یكون فی قلبه حبت علی لا یكون معدوداً من السنی والی

<p>خارجی حواء ابے بفسد قل شکر بلین حوی و دعوی حویة</p>	<p>طلب شیعی وحب علی ما در باب</p>
---	---

ال الرساله انه لیس فی کتاب اهل السنة والجماعة فضائل ال عبا و مناقب
 علی المرتضی ما هم الہدی حتی معتہد المقال من فواء بعض ال رجال
 فملا قلبی بغیرہ الملال و بجرحة کالسنان فی البال اذ لمت کما یتالم

علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جو شخص نے میری حاکمیت کو قبول کیا وہ میری امت ہے اور جو شخص نے میری حاکمیت کو نہیں قبول کیا وہ میری امت نہیں ہے۔

حضرت جلال علیہ السلام نے اپنے کتاب میں لکھا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص نے میری حاکمیت کو قبول کیا وہ میری امت ہے اور جو شخص نے میری حاکمیت کو نہیں قبول کیا وہ میری امت نہیں ہے۔

حضرت جلال علیہ السلام نے اپنے کتاب میں لکھا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص نے میری حاکمیت کو قبول کیا وہ میری امت ہے اور جو شخص نے میری حاکمیت کو نہیں قبول کیا وہ میری امت نہیں ہے۔

وہی ہوتا ہے اور وہی اور ہر ایک کو
 کہتا ہے کہ میں نے اس کو
 کہا ہے کہ میں نے اس کو
 کہا ہے کہ میں نے اس کو
 کہا ہے کہ میں نے اس کو
 کہا ہے کہ میں نے اس کو

میں نے اس کو
 کہا ہے کہ میں نے اس کو
 کہا ہے کہ میں نے اس کو
 کہا ہے کہ میں نے اس کو
 کہا ہے کہ میں نے اس کو

واللہ دزمن قال	الجرج بالنبال والفرج بالنصال
ولا یلتیام ما جرح اللسان	جرحات السنان لها الالتیام

وماکان الخاصمة من والے والمناقشة من مثانی حضرت ولكن لها استوی
 خلدی وغیر وجهی قلت سبحانک هذا ابھتان عظیم بیت

ما جحی اللہ والرسول معاً	من لسان لوری کتیب انا
--------------------------	-----------------------

واللہ الذی خلق البریا فضال علی المرتضیٰ ومناف و صتی المصطفیٰ
 وکتبا لاتعد ولا تحصى الا تظن بالمومنین خیر المتقرآن بعض اظن
 انہم ولا تقل ما لیس لك به علم فقال لو کان ذکر الفضیلة والمودة الائمة
 فی کتابکم وکان فضیلتهم ثابتاً عندکم بالکتاب والسنة فکیف
 ینسب بعضنکم من یقرء هذه احسنة الی البدعة الشیئة وکیف
 یستمرن المومنین لما جحی لاک خاتم النبیین بالرفض و غیره من الاستماع
 الی یطوق علی المبتدعین المخرغین عن الذین مع اقصم قرأ بس
 لاسم النسوق بعد الايمان فقلت اطلق هذه الاسماء لیس بحب
 الالبتول بل لاکمال الفضیلة والبعض من اصحاب الرسول الذین
 رضی اللہ عنہم ورضوعته سیتماً الاربعة الاصول کما قال مولانا

رفض لے بد زحبت آل عیامت	بدی آن ز بعض اہل صفات
بفض آنا ناکم مقتد ابودند	سالکان رہے کے ابودند

میں نے اس کو
 کہا ہے کہ میں نے اس کو
 کہا ہے کہ میں نے اس کو
 کہا ہے کہ میں نے اس کو
 کہا ہے کہ میں نے اس کو

میں نے اس کو
 کہا ہے کہ میں نے اس کو
 کہا ہے کہ میں نے اس کو
 کہا ہے کہ میں نے اس کو
 کہا ہے کہ میں نے اس کو

میں نے اس کو
 کہا ہے کہ میں نے اس کو
 کہا ہے کہ میں نے اس کو
 کہا ہے کہ میں نے اس کو
 کہا ہے کہ میں نے اس کو

میں نے اس کو
 کہا ہے کہ میں نے اس کو
 کہا ہے کہ میں نے اس کو
 کہا ہے کہ میں نے اس کو
 کہا ہے کہ میں نے اس کو

وہی ہے جو ان کی اور غیوران پر کج
 اور غیوران نے منصب کا منصب کا
 اور وہی ہے جو ان کی اور غیوران پر کج
 اور غیوران نے منصب کا منصب کا

از وطن ہا مہا جرت کردند پایہ دین بلب ز ایشان شد بانجی در شاید و اہوال در سفر ہر کاب او بودند ہمہ آثار وحی دیدہ ازو رضی اللہ عنہم از سوی حق و روضہ منصب ایشان	برالم ہا مہا جرت کردند کار شیعہ از جہنم ز ایشان شد بدل ارواح کردہ و اموال در حضور ہم خطاب او بودند ہمہ اسرار دین شنیدہ ازو بصر ایشان بشارت مطلق برتری از ہمہ رضا کیشان
--	--

ولما طال لکلام و بلغ الی ان یقول بالقیاس علی ما سمع من النواصب
 اللیام فی اهل الحق فولا یخبرہم عنی لاسلام استعدت اللہ من الشیطان
 الرجیم ومن ثم غوامیۃ التاصیل لذلذی یتہم بالبدعۃ بن بلیغ فضائل الذی
 نزل فی شأنہ آیات کثیرۃ فی القرآن العظیم ومبیتہا علی السنۃ السننیۃ
 والطبریٰ المستقیم لان صرح بمفاخرۃ ومناقبہ و صراۃ ومنازلۃ فی
 الاحادیث الکثیرۃ السوال لکریم وانما البدعۃ انکار الفضیلۃ للاصحاب
 الذین خولی اللہ عنہم بلطفہ العمیم وبہذا القصۃ بغنی صدق الہمة
 وانا اضعت الخلیفۃ بل لا شیء فی الحقیقۃ خادہم العلماء الراغبین و تراث کلام
 العرفاء الکاملین اللہ عو محمد **مبین** نور اللہ قلبہ بسوی
 الصدق والیقین ہر زقہ شفاعۃ سید المرسلین . والہ الطیبین

مطلق ہے اور ہر منصب کا منصب کا
 اور وہی ہے جو ان کی اور غیوران پر کج
 اور غیوران نے منصب کا منصب کا
 اور وہی ہے جو ان کی اور غیوران پر کج
 اور غیوران نے منصب کا منصب کا

وہی ہے جو ان کی اور غیوران پر کج
 اور غیوران نے منصب کا منصب کا
 اور وہی ہے جو ان کی اور غیوران پر کج
 اور غیوران نے منصب کا منصب کا

رسال النور اول كتاب من اس
 صيغته في قوله من رسول الله
 صلوات الله عليه وآله وسلم
 في قوله من رسول الله
 صلوات الله عليه وآله وسلم

كتب المحمد بن من تحقيق الوجبات ورضت ما كان في كتب الموحدين من
 الواهبات وليس على الناقل الا تصحيح النقل فمن كان في قلبه حب فعلية الموحدين
 الى كتب المذكور لم يكتشف الغطاء عن عينيه والغشاؤه عن بصره وميتمتها
بوسيلة انجات في مناتب الحضرات من استمسك بها فقد استمسك
 بالهوية الوثيقة في مودة القرية ومن يشهد بما فيها فقد شهد هدى ومن شهد
 فقد دخل وغوى ان هي الا نذكرة لمن لقي وسيد ذكر من يخشى وامرجوا
 ان يكون بضاعتى للشقاعة والمغفرة في العقبي ووسيلتي للفيجات عن
 البلاد والغزير بالدرجات العلى قال النبي صل الله عليه وآله وسلم
 المرع حب واني احب آل خير البشر فرجاني من رحمة الله الاكبر ان ليحيي بهم
 في المحشر وقيمي تحت لوائهم يوم البعث والنشور المرحوم من الطالبيين يطهران
 الرشاد والشاكبين الرجح السداد ان يظروا في هذا الرسالة بين المضايقت
 والوداد وغير ضوا عن الخاصة بالحسد والعناد **بديت**

عين الرضاء من كل حبيب كنيته	ولكن عين السخلة تبدى لسوايا
لئن رماها المولدون القاصرون	فسيقبلها المحدثون الماهران
ذمها الجهلاء الناقصون	فسون يدهما العلماء الكاملون
واذا انتك مذتهى من ناقص	فدا ميل على نفسى بانه كامل
وسلمح اصل البيت تادل على المودت النبوي	واله وحى قمرات الحسنة

وحيات بان اول كتاب من اس
 صيغته في قوله من رسول الله
 صلوات الله عليه وآله وسلم
 في قوله من رسول الله
 صلوات الله عليه وآله وسلم

رسال النور اول كتاب من اس
 صيغته في قوله من رسول الله
 صلوات الله عليه وآله وسلم
 في قوله من رسول الله
 صلوات الله عليه وآله وسلم

واقف گشتیم که من آبستم و ثقله تمام چنانکه زن حامله را می باشد لیکن اینقدر بود که
 حیض منقطع شد و در بعضی کتب نقل کرده که آنحضرت از جانب دهن مادر خود
 پیدا گشته منافات دارد با حدیث صحیح که دال بر بر ولادت آنحضرت از طریق
 متقاد و جمهور اهل سیر بر آنست که آنسر در سخن کرده تان بریده متولد شده و این تمام
 گفته که این از خضائص آنحضرت نیست بلکه اکثر موم برین مهیبت متولد شده و بعضی
 از اهل سیر گفته که جبل و میرا خسته کرده و قیقکه شق صدر و تطهیر قلب مبارکش نموده
 و قولی هست که عبدالمطلب در روز مبعث از ولادت آنحضرت را خسته کرده و دهن
 ساخت و ایندا علم و آینه مادر آنحضرت بیچ فرزندے دیگر غیر از پیغمبر آید شده
 و بعد از آنرا بیچ فرزند غیر او نبود و از وقت ولادت آنحضرت تا عیسے
 مشتصنه و بیست سال و از وقت عیسے تا او و هزار و دو بیست سال و از او و
 تا موسی پانصد سال و از موسی تا ابراهیم هفتصد و هشتاد سال بود و از ابراهیم
 تا نوح د و هزار و چهار صد و بیست سال و از طوفان تا آدم هزار و دو بیست سال
 حکم شده از او هفتصد و پنجاه سال باشد و عثمان بن عاص از مادر خود روایت میکند
 که گفته است که من در شب ولادت رسول خدا پیش آینه حاضر بودم در آن شب یک
 هر چه نظر میکردم چون آفتاب روشن میدیدم دستارگان را چنان می دیدم که
 نزدیک آینه و گمان می بردم که شاید بر من فرود آیند و بسیارے از معجزات و
 حالات که در او و ولادتش گفته در کتب احادیث و سیر و تواریخ مرقوم است این

سین چون او را یکا داده و منتول
 چنانکه فرمود این واقف بنین جز آنکه
 مالک بود و بی چنانکه بی سینه
 چنانکه فرمود این واقف بنین جز آنکه
 مالک بود و بی چنانکه بی سینه

خانص آنحضرت
 از طرف
 از طرف
 از طرف
 از طرف

عبدالمطلب
 از طرف
 از طرف
 از طرف
 از طرف

از ولادت آنحضرت
 تا او و هزار و دو
 بیست سال و از او
 و تا موسی پانصد
 سال و از موسی تا
 ابراهیم هفتصد و
 هشتاد سال بود
 و از ابراهیم تا
 نوح د و هزار و
 چهار صد و بیست
 سال و از طوفان
 تا آدم هزار و
 دو بیست سال
 حکم شده از او
 هفتصد و پنجاه
 سال باشد و عثمان
 بن عاص از مادر
 خود روایت میکند
 که گفته است که
 من در شب ولادت
 رسول خدا پیش
 آینه حاضر بودم
 در آن شب یک
 هر چه نظر
 میکردم چون
 آفتاب روشن
 میدیدم دستارگان
 را چنان می دیدم
 که نزدیک آینه
 و گمان می
 بردم که شاید
 بر من فرود
 آیند و بسیارے
 از معجزات و
 حالات که در او
 و ولادتش
 گفته در کتب
 احادیث و سیر
 و تواریخ
 مرقوم است این

در هر یک از این سالها که در این کتاب مذکور است در هر یک از این سالها که در این کتاب مذکور است در هر یک از این سالها که در این کتاب مذکور است

سال گفته اند واضح اقوال شش سال است یا هفت سال آئینه آن حضرت را با ام المین
 بدین احوال پرور از بنی النجار بومینه برد و یکماه آنجا بسر بردند بعد از آن بگزار گشتند
 چون بابوکه موصی است قریب بدمینه رسیدند آئینه وفات یافت همانجا اورادفن
 کردند و در روایتی قبر آئینه در حوض بقیع خاور مدینه موصی است بکه در جانب معلی
 و بعضی گفته اند که بعد از دفن در ابواب کوفه نقل نمودند باشند و این احتمال
 خالی از قندی نیست و اول کسیکه آنحضرت را شیر داده تومیه کهنه که ابو سبیح نامش
 و فتح و او و سلکون تخانیه و موجه در آخر بود و امیر حمزه را هم شیر داده بود
 از نجیب میان آنحضرت و حمزه اخوت رضاعتی است و آوردند که مونس و
 شیر آئینه خورد و چند روز او را تومیه شیر داد و آنکه مشهور معروف و مخصوص
 و ممتاز است بسعادت ارضاع سید المرسلین علیه سعه به است و آنحضرت فرمود
 که من فصیح ترین عربم که از قریش ام و شیر داده شدم در بنی سعد بن کعبه آن قوم
 مشهور بفضاحت و بلاغت اند و قصه ارضاع علیه را آنچه واقع شده است در آن
 از فضائل و کرامات و برکات و معجزات آنحضرت خارج از حد و حصر است در
 کتب مطوله مسطور است و این مختصر گنهایش آن ندارد و بعد از موت آئینه تصدیک
 کفالت و تربیت آنحضرت جدا و عبد المطلب شد و بعد وفات عبد المطلب که
 آنحضرت هشت ساله یا نه ساله اش ساله بود ابو طالب که عم اعیالی آنحضرت بود
 در عمده کفالت درآمد چون آنحضرت در سال بست و پنجم رسید یا خدیجه کبری نکاح

در روایتی که در این کتاب مذکور است در هر یک از این سالها که در این کتاب مذکور است در هر یک از این سالها که در این کتاب مذکور است

در روایتی که در این کتاب مذکور است در هر یک از این سالها که در این کتاب مذکور است در هر یک از این سالها که در این کتاب مذکور است

در روایتی که در این کتاب مذکور است در هر یک از این سالها که در این کتاب مذکور است در هر یک از این سالها که در این کتاب مذکور است

در روایتی که در این کتاب مذکور است در هر یک از این سالها که در این کتاب مذکور است در هر یک از این سالها که در این کتاب مذکور است

کفالت آنحضرت او موت
 آنحضرت هشت ساله یا نه ساله اش ساله بود ابو طالب که عم اعیالی آنحضرت بود
 در عمده کفالت درآمد چون آنحضرت در سال بست و پنجم رسید یا خدیجه کبری نکاح

Handwritten text at the top of the page, including the title 'شرح صحیح مسلم' and a date 'روز پنجشنبه ۱۴ جمادی الثانی ۱۳۰۲ هجری'.

گروه داد و بست شتر در مهرش از مال خود مقرر کرد در روضه الاحباب آورده که
مهر خدیجه چهار صد شغال طلا بود در سوا هم بلد نیه ز بعضی روایت نقل کرده که مهر خدیجه
و زاده او قیه بود و نسل و قیه نام پهل در هم است پس این روایت با نصد هم
باشد و نسل یعنی نصف او قیه و در همان روز زفاف واقع شد و نزد حکما اما میره بروایت
شیخ مفید نکاح خدیجه کبری هم ربیع الاول بود و چون سال مبارک پهل سید ظمیر نورخی
آفاق عالم را منور ساخت و آفتاب نبوة از مطلع عنایت طلوع نمود و ظهور این نور بقول صحیح
در روز دوشنبه هجرت هشتم ربیع الاول سنه احدی و اربعین از عالم العیال بود و تکرر
از آیه که بر شهر رمضان الذی أنزل فیہ القرآن قول و می سخا نانا انما نزلناه فی لیلة القدر
لماکان بردن که برومی در رمضان بود و نزد بعضی و شهر ربیع نزد طبری روز دوشنبه
هشتم ربیع الاول دزد علماء اما میره است معتقد است که روز رسالت است و در این روز
حق تعالی رسولی را بر سالت مبعوث گردانید و در روایت از ابن بابویه غیره آمده که حضرت
رسول خدا صلی الله علیه و آله سلم در شب پنجم حبه مبعوث بر سالت شد و این مخالف مشهور است
و هر گاه عمر رسول خدا صلعم کمال نه رسید بعد از هشت ماه و بست و یک روز ابوطالب ذات
یافت و در بعضی روایت آمده روز و بعضی گفته در نصف شوال از سنه عاشره و بعضی
پیش از هجرت به سنبل و هم دهنش تا دوفت سال بود و آنحضرت بر او گردید که دو بابا المیزین
علی فرمود که در غسل ده و تخمینه و کفین و کفن نیز آورده اند که سید عالم همراه خانواده ابوطالب
میرفت و میگفت ای عم من صله رحم بجا آوردی و در حق من تقصیر نکند خدا تعالی

Handwritten marginal notes on the right side of the page, including a large number '۱۶' and various religious and historical commentary.

Handwritten text at the bottom of the page, likely a continuation of the commentary or a separate note.

بہ اور داد ایک اور صحت مملکت
 کی وفات کے پہنچ پایا اور ذرا بعد اس کے
 غیبی نے انتقال فرمایا اور مدہ آنحضرت
 سے آنحضرت کی وفات کے پہنچ پایا اور ذرا بعد اس کے
 سال کا غیبی نے انتقال فرمایا اور مدہ آنحضرت
 کے پہنچ پایا اور ذرا بعد اس کے

تراجز اسے خیر ہاد و متاخران اثبات کر دند کہ آباؤ اجداد آنحضرت پاک و صفایا و نماز
 لوٹ شکر و نجاست کفر و بعد فوت ابی طالب سہ روز یا پنج روز حضرت خدیجہ کے وفات یافت
 و بود مدت اقامت و سہ ہفتہ آنحضرت بست و پنج سال و آنحضرت این سال را عالم الحزن
 خواند از نفاس حزین و از خانہ حکم بیت الحزن داشت کہ ہمہ روز آن آمدے و کفار مینا و جور
 و جفا پیشتر از پیشتر مینا و نہ ہر گاہ سن شریف بہ پنجاہ و یک و نہ ماہ رسید در سال و دوازدهم
 پیش از هجرت بہ یک سال قصہ معراج واقع شد اکثر علما بر آنند کہ معراج در ربیع الاول
 سال دوازدهم از بعثت واقع شد گویند پیش از هجرت بہ یکسال و پنج ماہ چنانچہ در شوال سال
 یازدهم بود ہا باشد گویند شب بست و ہفتم ماہ جب و بقوسہ دست و ہفتم ماہ ربیع الاخر
 گویند و ہفتم ماہ مبارک رمضان در سال دوازدهم از بعثت و نرد علما را امامیہ در بعضی از
 روایات وارد شدہ کہ عروج آنحضرت بہ آسمان در شب ہفتم ربیع الماویل واقع شد
 و ہر گاہ سن شریف بہ پنجاہ و سہ رسید از کتب موسوی مرینیہ ہجرت فرمود و ہجرت آنحضرت
 روز و شب تارخ نهم ربیع الاول بود مدت مکث در غار سہ شب بود بعضی دوازده
 گفتہ و ہفتادین توہم و اشتباہ آن گفتہ اند کہ در آمدن شنبہ و شنبہ ہر آمدن روز چہ شنبہ
 ہمان چہ شنبہ بود کہ بعد و شنبہ است سہ شہانہ روز میشود و اگر شنبہ دیگر است و دوازده روز
 میگردد و اشہد علم بالصواب قول صحیح و مشہور سہ روز است و از علما امامیہ شیخ مفید شیخ طوسی
 و دیگران ذکر کردہ اند کہ حضرت رسالت و شنبہ اول ماہ ربیع الاول ارادہ ہجرت نمود
 از مکہ معظمہ بسوئے مدینہ مشرفہ و درین شب بغار رفتہ و کاشت اقامت بعد لیلۃ بکتہ

بہ اور داد ایک اور صحت مملکت
 کی وفات کے پہنچ پایا اور ذرا بعد اس کے
 غیبی نے انتقال فرمایا اور مدہ آنحضرت
 سے آنحضرت کی وفات کے پہنچ پایا اور ذرا بعد اس کے
 سال کا غیبی نے انتقال فرمایا اور مدہ آنحضرت
 کے پہنچ پایا اور ذرا بعد اس کے

بہ اور داد ایک اور صحت مملکت
 کی وفات کے پہنچ پایا اور ذرا بعد اس کے
 غیبی نے انتقال فرمایا اور مدہ آنحضرت
 سے آنحضرت کی وفات کے پہنچ پایا اور ذرا بعد اس کے
 سال کا غیبی نے انتقال فرمایا اور مدہ آنحضرت
 کے پہنچ پایا اور ذرا بعد اس کے

بہ اور داد ایک اور صحت مملکت
 کی وفات کے پہنچ پایا اور ذرا بعد اس کے
 غیبی نے انتقال فرمایا اور مدہ آنحضرت
 سے آنحضرت کی وفات کے پہنچ پایا اور ذرا بعد اس کے
 سال کا غیبی نے انتقال فرمایا اور مدہ آنحضرت
 کے پہنچ پایا اور ذرا بعد اس کے

ادب و تقویٰ کے ساتھ رہنا
 اور اللہ کی رضا سے اپنی زندگی بسر کرنا
 اور اللہ کی رضا سے اپنی زندگی بسر کرنا
 اور اللہ کی رضا سے اپنی زندگی بسر کرنا

ثلاثہ عشر سنہ و تاملت اقامت بہ کہ نماز مسوس بیت المقدس گذارده و بتشریف آید
 بہ مدنیہ یک سال و پنج ماہ یا شش ماہ بسوسے بیت المقدس نماز گذارده
 و وصول بمدنیہ مطہرہ روز و شبہ دوازدهم ربیع الاول یا سیر و ہم احتمالات
 محمول بر رویت ہلال وہد و از وہم جزم کردہ نو سے در کتاب سیر و اقوال
 دیگر نیز ہست و بر آمدن از مکہ در سبت و ہفتم از صفر بود و خروج از غار اول
 ربیع الاول است و اتفاق است میان علماء سیر کہ روز در آمدن در مدنیہ دو شبہ بود
 از ماہ ربیع الاول لیکن اختلاف است در ان کہ چند ماہ بود پیش از باب سیر ابتدا
 کتابت تاریخ ہم در روز وصول بمدنیہ بود در مردم ہا مرسو بخدا صلی علیہ السلام
 ولیکن مشہور است کہ مدبہ اعتبار تاریخ کو کتابت آن در زمان خلیفہ ثانی بود از مشہور
 با اتفاق جناب ولایت آب علی بن اہلبطال و با اتفاق اقامت آنحضرت در مدنیہ
 وہ سال بود و در سنہ اولی تشریح اذان و در دوم فریضت رمضان و امر بہ جاود
 و قتل کافران شدہ و جملہ عزوات آنحضرت کہ مشہور اند نسبت و دو غزوہ بودند
 و فتح اکثر غزوات از دست صاحب آیات نبیات علی مرتضیٰ علیہ السلام بود
 کہ دو غزوہ تبول کہ در سال نھم از ہجرت بود آنحضرت صلعم علی مرتضیٰ
 علیہ السلام را برابر اہل و عیال خود خلیفہ ساخت و ہمراہ نہ بود و فرمود کہ
 انت منی بمنزلہ ہارون من موسیٰ و در سال دہم از ہجرت بعد از فراغ حجہ الوداع
 در اثناء طریق مراجعت چون بمنزل غدیر خم رسید کہ از آنجا مجمعہ در میان مکہ و مدینہ

بیت المقدس کی طرف سے اپنی زندگی بسر کرنا
 اور اللہ کی رضا سے اپنی زندگی بسر کرنا
 اور اللہ کی رضا سے اپنی زندگی بسر کرنا
 اور اللہ کی رضا سے اپنی زندگی بسر کرنا

اور اللہ کی رضا سے اپنی زندگی بسر کرنا
 اور اللہ کی رضا سے اپنی زندگی بسر کرنا
 اور اللہ کی رضا سے اپنی زندگی بسر کرنا
 اور اللہ کی رضا سے اپنی زندگی بسر کرنا

مکتبہ امداد کراچی سے جو علی بن
علی سے عداوت کر کے اور مدد کر کے
ارکابی جلی کی موکر سے سبب سبب کر کے
اور معجزات آنحضرت نامہ سے اپنی
اور احادیث میں زیادہ سے زیادہ
سر پروردگار میں جلی کا پورا پورا
ایمان و محبت اور انصاف
کے ساتھ ساتھ ان کے والدین
اور اولاد کے ساتھ بھی
ایمان و محبت اور انصاف
کے ساتھ ساتھ ان کے والدین
اور اولاد کے ساتھ بھی

در حق علی بن بی طالب فرمود من کنتم مولاه فاعلی مولاه اللهم وال من والاه و عاد عداواہ
والفرض نصرہ و اخذل من اخذلہ و حجرات آنحضرت از شمار بیرون و از حد انفر و سنت
و کتب مطولہ مبسوطہ و احادیث و تواریخ مسطورہ است و در سال یازدہم آنحضرت
مردی بگشت و وفات یافت و درین سال سمریہ اسامہ بن زبیر است که آنحضرت
و سرایاست که او را روز دوشنبہ سبت و ششم ماه صفر سنہ یازدہم از حجرت بجانب
آب بنی بضم جزمه و سکون موحدہ کہ از دیار روم است و قتل ید را بود و در سمریہ
موتہ امیر ساخت و حکم فرمود کہ در رفتن تعجیل نماید کہ روز چهار شنبہ سبت و ششم ماه صفر
آنحضرت را مرتب چو دور سرعاض گشت روز دیگر با وجود مرض بدست مبارک خود
لحا سے بر آید و عقده نمود و فرمود اعز بسم اللہ فی سبیل اللہ فقائل من کفر بانسب
اسامہ کو گرفت و بیرون رفت و حکم آنحضرت چنان صادر شد کہ اعیان سماجرین شیل
بو بکو دعوہ عثمان و سعد ابی وقاص ابو عبیدہ الجراح وغیر ہم رضی اللہ عنہم ہمراہ اسامہ
باشند مگر علی رضی را فرمود کہ ہمراہ نکر دو و نینعی بر خاطر بعضی مردم گران آمد خاطر
مبارک رسول خدا صلی اللہ علیہ و آله رنجیدہ شد و منقبض درآمد و در بعضی روایات
آمده کہ گفت لعن اللہ من تخلف عن حلیل اسامہ و روز دیگر سنہ یازدہم از حجرت اسامہ
برآید و نخست نزد آنحضرت صلی اللہ علیہ و آله وسلم آمد و مرض آنحضرت چنان غلبه داشت
کہ مجال تکلم نداشت و اسامہ پیشک گاہ رفت صیباح روز دوشنبہ باز آنحضرت را نشسته
و در مرض حامل شده بود اسامہ را و داع نمود و فرمود اعز علی بکنه اللہ و اسامہ پیشک گاہ رفت

و در حق علی بن بی طالب فرمود من کنتم مولاه فاعلی مولاه اللهم وال من والاه و عاد عداواہ
والفرض نصرہ و اخذل من اخذلہ و حجرات آنحضرت از شمار بیرون و از حد انفر و سنت
و کتب مطولہ مبسوطہ و احادیث و تواریخ مسطورہ است و در سال یازدہم آنحضرت
مردی بگشت و وفات یافت و درین سال سمریہ اسامہ بن زبیر است که آنحضرت
و سرایاست که او را روز دوشنبہ سبت و ششم ماه صفر سنہ یازدہم از حجرت بجانب
آب بنی بضم جزمه و سکون موحدہ کہ از دیار روم است و قتل ید را بود و در سمریہ
موتہ امیر ساخت و حکم فرمود کہ در رفتن تعجیل نماید کہ روز چهار شنبہ سبت و ششم ماه صفر
آنحضرت را مرتب چو دور سرعاض گشت روز دیگر با وجود مرض بدست مبارک خود
لحا سے بر آید و عقده نمود و فرمود اعز بسم اللہ فی سبیل اللہ فقائل من کفر بانسب
اسامہ کو گرفت و بیرون رفت و حکم آنحضرت چنان صادر شد کہ اعیان سماجرین شیل
بو بکو دعوہ عثمان و سعد ابی وقاص ابو عبیدہ الجراح وغیر ہم رضی اللہ عنہم ہمراہ اسامہ
باشند مگر علی رضی را فرمود کہ ہمراہ نکر دو و نینعی بر خاطر بعضی مردم گران آمد خاطر
مبارک رسول خدا صلی اللہ علیہ و آله رنجیدہ شد و منقبض درآمد و در بعضی روایات
آمده کہ گفت لعن اللہ من تخلف عن حلیل اسامہ و روز دیگر سنہ یازدہم از حجرت اسامہ
برآید و نخست نزد آنحضرت صلی اللہ علیہ و آله وسلم آمد و مرض آنحضرت چنان غلبه داشت
کہ مجال تکلم نداشت و اسامہ پیشک گاہ رفت صیباح روز دوشنبہ باز آنحضرت را نشسته
و در مرض حامل شده بود اسامہ را و داع نمود و فرمود اعز علی بکنه اللہ و اسامہ پیشک گاہ رفت

و در حق علی بن بی طالب فرمود من کنتم مولاه فاعلی مولاه اللهم وال من والاه و عاد عداواہ
والفرض نصرہ و اخذل من اخذلہ و حجرات آنحضرت از شمار بیرون و از حد انفر و سنت
و کتب مطولہ مبسوطہ و احادیث و تواریخ مسطورہ است و در سال یازدہم آنحضرت
مردی بگشت و وفات یافت و درین سال سمریہ اسامہ بن زبیر است که آنحضرت
و سرایاست که او را روز دوشنبہ سبت و ششم ماه صفر سنہ یازدہم از حجرت بجانب
آب بنی بضم جزمه و سکون موحدہ کہ از دیار روم است و قتل ید را بود و در سمریہ
موتہ امیر ساخت و حکم فرمود کہ در رفتن تعجیل نماید کہ روز چهار شنبہ سبت و ششم ماه صفر
آنحضرت را مرتب چو دور سرعاض گشت روز دیگر با وجود مرض بدست مبارک خود
لحا سے بر آید و عقده نمود و فرمود اعز بسم اللہ فی سبیل اللہ فقائل من کفر بانسب
اسامہ کو گرفت و بیرون رفت و حکم آنحضرت چنان صادر شد کہ اعیان سماجرین شیل
بو بکو دعوہ عثمان و سعد ابی وقاص ابو عبیدہ الجراح وغیر ہم رضی اللہ عنہم ہمراہ اسامہ
باشند مگر علی رضی را فرمود کہ ہمراہ نکر دو و نینعی بر خاطر بعضی مردم گران آمد خاطر
مبارک رسول خدا صلی اللہ علیہ و آله رنجیدہ شد و منقبض درآمد و در بعضی روایات
آمده کہ گفت لعن اللہ من تخلف عن حلیل اسامہ و روز دیگر سنہ یازدہم از حجرت اسامہ
برآید و نخست نزد آنحضرت صلی اللہ علیہ و آله وسلم آمد و مرض آنحضرت چنان غلبه داشت
کہ مجال تکلم نداشت و اسامہ پیشک گاہ رفت صیباح روز دوشنبہ باز آنحضرت را نشسته
و در مرض حامل شده بود اسامہ را و داع نمود و فرمود اعز علی بکنه اللہ و اسامہ پیشک گاہ رفت

زبان گویا ہے اور بخون نے
فریب از زبان حضرت کے سینہ زد
اور فریب از زبان حضرت کے سینہ زد
اور فریب از زبان حضرت کے سینہ زد

بوںے مشک از دست من وصحت رسیده که چون آنحضرت رحلت کردنا طمأنه ہوا کہ گویا کرد
وزاری نمود و گفت یا اتباہ دعوت حق را اجابت فرمودی و ایتباہ تجنبت ان فردوس
نزول نمودی و ایتباہ خیر مرگ تریجی میل کہ رسانند و ایتباہ بعد از توحی بر که فرمود آید
و جبرئیل بر ما کے کیو خداوند از روح فاطمه اب روح او صلعم برسان بار خدا یا مرا بریدار
رسول خویش قرین گردان بار خدا یا مرا از ثواب صیب خوش بے نصیب مدار
و در روز قیامت از شفاعت او محروم گردان و گویند بعد گد نشتن آنحضرت صلعم
فاطمه ہر آرا کے خندان ندید و آورده آمد کہ صحابہ بعد از وفات آنحضرت صلعم
سراسیمہ و حیران گشتند و بر علی مرتضیٰ حالتی طاری گشت کہ طاقتی صبیحان نہ آشت
و ابو بکر در خانه خود بود در محلہ سیخ از عمالی مدینہ بعد از وفات رسول خدا صلعم آمد و تعزیر
و تسلیہ اہل بیت بجا آورد و گفت کار غسل و تجہیز و تکفین تعلق بشما دار و دشمایان قیام
نمایند و خود با کابر مهاجرین و اشراف انصاریہ تحقیقہ بنی ساعدہ بہ قرار دادن امر
تخلافت رفت و مشغول بخلافت شد چہرہ آنحضرت در ابتدا بر وضو فرمودہ بود کہ غسل
دہند مرا مردان اہل بیت من لاجرم علی مرتضیٰ و عباس آنحضرت را بر سینیہ خویش
گرفتہ غسل میداند شقران و اسامہ اب بخیریت مند و قسم در گردانیدن و سے از
پہلو بہ پہلو سے اعانت و امداد علی مرتضیٰ میدنوند و از نصیب نیز دوران امر اعانت
واقع میشد چنانچہ چند ہشتاد کہ خود دستے بستے دیگر میگردد و چشمہا سے ہمہ بہتہ بوژ
و بہت قرب از آب بی عرس نفع عین و ضم آن و سلوک را از زمین محلہ کہ چاہے است

بین آنکہ آنکس از آن
چون آنکہ آنکس از آن
چون آنکہ آنکس از آن
چون آنکہ آنکس از آن

۲۵

عین صحت رسول خدا صلعم
و آنکہ آنکس از آن
چون آنکہ آنکس از آن
چون آنکہ آنکس از آن

عین صحت رسول خدا صلعم
و آنکہ آنکس از آن
چون آنکہ آنکس از آن
چون آنکہ آنکس از آن

عین صحت رسول خدا صلعم
و آنکہ آنکس از آن
چون آنکہ آنکس از آن
چون آنکہ آنکس از آن

دعای گوهری از امام رضا علیه السلام است که در کتاب الوصیاء و در کتاب مناقب از امام باقر علیه السلام روایت شده است و در کتاب بیوگرافی از امام رضا علیه السلام در کتاب مناقب از امام باقر علیه السلام روایت شده است و در کتاب بیوگرافی از امام رضا علیه السلام در کتاب مناقب از امام باقر علیه السلام روایت شده است

نزد بعضی صبح و دویم ریح الاول و بعضی اول ربیع الاول و بعضی دهم شعبان میسوم
و بعضی هشتم ماه ذی قعد و نیز گفته اند دفن کرده شد وقت سحر لیلة الثلاثاء در موطا گفته
که وفات آنحضرت روز دوشنبه و دفن او روز سه شنبه و نزد ترمذی در شب چهارشنبه
و از محببن سحاق روایت است که دفن آنحضرت شب چهارشنبه و نزد بعضی دفن
کرده شد روز سه شنبه و وقت عصر و در کفای تشییح کرده که نماز کرده شد با آنحضرت
روز چهارشنبه بعد از آن دفن کرده شد و موجب تأخیر دفن ایشان با مظلانیت بود و از
سن شریف آنحضرت شصت و سی سال گذشته بود و علماء امامیه اتفاق دارند بر وفات
آنحضرت روز دوشنبه که علماء ایشان را اعتقاد است که آن روز هجرت و هجرت صفر
بوده است و محققین کلمینی از علماء ایشان قائل به دو روز هجرت صبح الاصل شده
لکن قول اول نزد ایشان اشد و اصح است و صاحب کشف الغم از حضرت امام محمد باقر
روایت کرده است که آنحضرت در سال دهم از هجرت بعالم بقاء طاعت نمود از
عمر شریف آنحضرت شصت و سه سال گذشته بود چهل سال دیگر که مانده وحی
بر او نازل شد و بعد از آن سیزده سال دیگر که مانده چون بمکه نیت هجرت نمود چنانچه
دسه سال از عمر شریف گذشته بود و ده سال بعد از هجرت در مدینه ماند و وفات
آنحضرت در روز دوشنبه دوم ماه ربیع الاول واقع شد به اما قالوا علیه السلام
آنحضرت صلی الله علیه و آله و سلم لولین آنحضرت گندم گون سُرخ و سفید بود
اما در آنحضرت مسلم که مرثت جلال الهی و منظر انوار استنشاهی بود در مدینه گنگای و سلم

ان زید انصار بنی داؤد بن سبا
ان زید انصار بنی داؤد بن سبا
ان زید انصار بنی داؤد بن سبا
ان زید انصار بنی داؤد بن سبا
ان زید انصار بنی داؤد بن سبا

۱۲

باز اینکه از کتاب بیوگرافی از امام رضا علیه السلام روایت شده است که در کتاب الوصیاء و در کتاب مناقب از امام باقر علیه السلام روایت شده است و در کتاب بیوگرافی از امام رضا علیه السلام در کتاب مناقب از امام باقر علیه السلام روایت شده است

دعای گوهری از امام رضا علیه السلام است که در کتاب الوصیاء و در کتاب مناقب از امام باقر علیه السلام روایت شده است و در کتاب بیوگرافی از امام رضا علیه السلام در کتاب مناقب از امام باقر علیه السلام روایت شده است

اور فرمایا حضرت نے میں نے سوچا ہے کہ
 ہوں اور زیادہ ہے اور حضرت پر
 حضرت پر اور فرمایا حضرت نے میں نے
 ہوں اور فرمایا حضرت نے میں نے سوچا ہے کہ

اور فرمایا حضرت نے میں نے سوچا ہے کہ
 ہوں اور فرمایا حضرت نے میں نے
 حضرت پر اور فرمایا حضرت نے میں نے
 ہوں اور فرمایا حضرت نے میں نے سوچا ہے کہ

نمیشد و بود کشادہ: نرمان و روشن و تابان بود و در انما سے پیش و چون تکلم میر
 و میر کہ گو یا کسی بر آید نور از میان کشادگی و نرمان پیش و همیشه بود آن حضرت تبسم
 کشادہ و رو دکا ہے چہ سازہ نکر وزیر الہ تمیازہ از شیطان است و بود و رسول خدا خوش
 آواز و شیرین کلام و سچ نر و میر سید آواز آنحضرت بے تکلف باشا کہ نیر سید
 آواز و چگونگی خصوصاً در خطبات و وعظ و توحینت و انداز سخن و انچه ایک مشفقند حضرت
 در پروردگاہ خود فرمود آنحضرت کہ ادب آنحضرت مراد پرو دگارین و نیک کرد ادب
 گردن مراد فرمود من فصیح ترین است ام کہ قطع کرده است بصاد و فرمود کہ دادند
 کلماتیکہ و رغایت ختمار جامع و متنصحن معانی کشتہ چاند بود آن حضرت بزرگ
 سر و بزرگی دلیل است بر و فو عقل وجودت و موسے مبارک آنحضرت نہ ترہ بود
 فرموشتمہ اصلا چچ و دوقنائی نداشتہ باشد نہ سخت و نہ سچیدہ ملک بن بن بود
 و دراز می سوگاہے میان دو گوش و گاہے میان گوش و گاہے تاکوش و در ر و آ
 نامتیر گوش و در ر و آ تا دو شش و در ر و آ تا نزدیک دوش و انیمہ باعتبار
 اختلاف احوال و اوقات است و قطع رہن از آنحضرت بود جز در چ و دعه و گاہے
 مبدل میکردند مور و فرموشتمہ آنرا بر طنت پیشانی سروگاہے فرق میکردند و
 فرق جدا گردن موسے بعضی از بعضی چنان کہ پیدا کرد و میان آنا خطے کہ از متفرق
 خوانند یعنی فرق بر تا کہ سرو مدل موسے ہر دو جانہر است و بعضی فرق تا اول
 دانند و نیز آنت کہ میگردنند مو مبارک مال خود اگر متفرق میشدند فرق میکردند

اور فرمایا حضرت نے میں نے سوچا ہے کہ
 ہوں اور فرمایا حضرت نے میں نے
 حضرت پر اور فرمایا حضرت نے میں نے
 ہوں اور فرمایا حضرت نے میں نے سوچا ہے کہ

اور فرمایا حضرت نے میں نے سوچا ہے کہ
 ہوں اور فرمایا حضرت نے میں نے
 حضرت پر اور فرمایا حضرت نے میں نے
 ہوں اور فرمایا حضرت نے میں نے سوچا ہے کہ

بہتے طرح الذنوب میں اور بظاہر
 کی نیند پر کون جسے سب کے عقوبت میں
 پرستے تھے وہ اپنے میں سے خود کو
 بیاختیار اور بظاہر میں سے
 جی نہیں تھے اور بعض کے نزدیک عمل میں
 نبی کے بال اظہار اور اسے اپنے
 جی اور بوجہ میں لکھا تھا اس کے
 اور اس کا وہی ایک کلمہ تھا

واوے و پیادگان را سوار کردند و گاہ روایت خود ساختند و طیب
 ذاتی آنحضرت بود و خوشبوے تراز بوسے پیغمبر خدا هیچ چیز نبود و چون آنحضرت
 میخواست که تقویٰ کند بدینے قضای حاجت نماید سگافه میشد زمین فرود
 می برد بول و غائط اور او را فلج میشد از آن بوسے خوش و طبع نمیشد بر آنچه بیرون
 می آمد از بوسے نجس و آنچه کون استنجای بود صحابہ میگفتند می یافتند
 از آنها را آن طیب و تحقیق رفعت اندر قومے از اهل علم بطهارت بول و غائط آنحضرت
 صلعم و نیست قول بعضے اصحاب شافعی و بعضے نوشتند بول آنحضرت را
 که در قاسے بود و از برکت آن تمام عمر بیماری نشد و عرق پیشانی آنحضرت
 اطیب الطیب بود و تلالا و وجهه الانوار تلالا القم لیلۃ البدر اللهم صل علی محمد و آلہ
 بقدر حستہ و جمالہ و اختلاف کرده اند و عدد و ازواج آنحضرت صلعم و ترتیب
 ایشان و عدد آنکه مرد از ایشان پیش از آنحضرت علیہ السلام و آنکه وفات یافت
 آنحضرت پیش از ایشان و آنکه دخول کرد بوسے و دخول نکرد و آنکه خطبہ نمود
 و سے کرد و نکاح نکرد و آنکه عرض کرد نفس خود را بر آنحضرت و متفق علیہ یا زود
 زن اند شستن از قریش خدیجه بنت خویلد و عایشہ بنت ابی بکر و حفصہ بنت عمر
 بن الخطاب و ام حبیبہ بنت ابی سفیان و ام سلمہ بنت ابی اسیمہ و سوده بنت زمرہ
 و چهار عربیہ اند از غیر قریش زینب بنت جحش و سمیونہ بنت الحارث ہالیہ و زینب
 بنت خرقمہ ہالیہ ام المساکین و جویریہ بنت الحارث و یکے غیر عربیہ زینب بنت اسلم

روایتی است که او را در بوسے
 و بول و غائط می برد و بول
 و غائط را از او می بردند
 و او را فلج میشد از آن بوسے
 خوش و طبع نمیشد بر آنچه
 بیرون می آمد از بوسے نجس
 و آنچه کون استنجای بود
 صحابہ میگفتند می یافتند
 از آنها را آن طیب و تحقیق
 رفعت اندر قومے از اهل علم
 بطهارت بول و غائط آنحضرت
 صلعم و نیست قول بعضے
 اصحاب شافعی و بعضے نوشتند
 بول آنحضرت را که در قاسے
 بود و از برکت آن تمام عمر
 بیماری نشد و عرق پیشانی
 آنحضرت اطیب الطیب بود و
 تلالا و وجهه الانوار تلالا
 القم لیلۃ البدر اللهم صل علی
 محمد و آلہ بقدر حستہ و جمالہ
 و اختلاف کرده اند و عدد و
 ازواج آنحضرت صلعم و ترتیب
 ایشان و عدد آنکه مرد از
 ایشان پیش از آنحضرت علیہ
 السلام و آنکه وفات یافت
 آنحضرت پیش از ایشان و آنکه
 دخول کرد بوسے و دخول نکرد
 و آنکه خطبہ نمود و سے کرد
 و نکاح نکرد و آنکه عرض
 کرد نفس خود را بر آنحضرت
 و متفق علیہ یا زود زن اند
 شستن از قریش خدیجه بنت
 خویلد و عایشہ بنت ابی بکر
 و حفصہ بنت عمر بن الخطاب
 و ام حبیبہ بنت ابی سفیان
 و ام سلمہ بنت ابی اسیمہ و
 سوده بنت زمرہ و چهار عربیہ
 اند از غیر قریش زینب بنت
 جحش و سمیونہ بنت الحارث
 ہالیہ و زینب بنت خرقمہ
 ہالیہ ام المساکین و جویریہ
 بنت الحارث و یکے غیر عربیہ
 زینب بنت اسلم

عاقبت خود را در بوسے
 و بول و غائط می بردند
 و او را فلج میشد از آن بوسے
 خوش و طبع نمیشد بر آنچه
 بیرون می آمد از بوسے نجس
 و آنچه کون استنجای بود
 صحابہ میگفتند می یافتند
 از آنها را آن طیب و تحقیق
 رفعت اندر قومے از اهل علم
 بطهارت بول و غائط آنحضرت
 صلعم و نیست قول بعضے
 اصحاب شافعی و بعضے نوشتند
 بول آنحضرت را که در قاسے
 بود و از برکت آن تمام عمر
 بیماری نشد و عرق پیشانی
 آنحضرت اطیب الطیب بود و
 تلالا و وجهه الانوار تلالا
 القم لیلۃ البدر اللهم صل علی
 محمد و آلہ بقدر حستہ و جمالہ
 و اختلاف کرده اند و عدد و
 ازواج آنحضرت صلعم و ترتیب
 ایشان و عدد آنکه مرد از
 ایشان پیش از آنحضرت علیہ
 السلام و آنکه وفات یافت
 آنحضرت پیش از ایشان و آنکه
 دخول کرد بوسے و دخول نکرد
 و آنکه خطبہ نمود و سے کرد
 و نکاح نکرد و آنکه عرض
 کرد نفس خود را بر آنحضرت
 و متفق علیہ یا زود زن اند
 شستن از قریش خدیجه بنت
 خویلد و عایشہ بنت ابی بکر
 و حفصہ بنت عمر بن الخطاب
 و ام حبیبہ بنت ابی سفیان
 و ام سلمہ بنت ابی اسیمہ و
 سوده بنت زمرہ و چهار عربیہ
 اند از غیر قریش زینب بنت
 جحش و سمیونہ بنت الحارث
 ہالیہ و زینب بنت خرقمہ
 ہالیہ ام المساکین و جویریہ
 بنت الحارث و یکے غیر عربیہ
 زینب بنت اسلم

بن عبد شمس بن عبد مناف و مادر ابو العاص ہن بنت خویلد اخت خدیجہ بنت
 خویلد از یک مادر و پدر زینب را از ابو العاص پسر بو علی نام و دختر کاتب
 نام علی نزدیک بجبلوغ رسیدہ از دنیا رفت و حضرت علی ابن ابیطالب
 بعد وفات فاطمہ زہرا سے اللہ کے ایمان و علیہا بموجب وصیت سے
 امامہ را بخراست و زانیہ سے برائے علی ولدے را کہ نام سے محمد و سطر
 محمد اکبر و محمد اصغر نیز از اولاد علی مرتضیٰ اند محمد اکبر محمد بن حنفیہ و محمد اصغر
 ام او ام ولد بود کہ شہید شد با حضرت امام حسین صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم
 و سلم وفات زینب در زمان حیات آنحضرت در سال ششم از ہجرت واقع شد
 اما رقیہ ولادت سے در سال سی و سوم از واقعہ فیل است بعد از زینب
 بسہ سال و رقیہ پیش از عہد نبوت تحت عتبہ بن ابی لہب و اخت او ام کلثوم
 تحت برادر سے عتبہ و در گذشتہ کتب و جامع الاصول در اول بصیغہ کبر و
 در ثانی مصغر و در روضۃ الاحباب بعلین بن آوردہ و ہر گاہ کہ عتبہ طلاق داد
 با حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بن عفان در مکہ تزویج نمود و عتبہ ہم ام کلثوم را
 گذاشت و آنحضرت در حق سے دعا کرد و شکر سینه اش پارہ ساخت
 آنحضرت ام کلثوم را بعد فوت رقیہ در سنہ ثلاث از ہجرت عثمان داد
 و ام کلثوم در سنہ سبع از ہجرت وفات یافت و از دختر سیدہ زینب فرزند زینب عثمان
 رضی اللہ عنہ بن عفان را بوجود آمد اما باقی نماند و زو علماء را امیر زینب و کلثوم

بن عبد شمس بن عبد مناف و مادر ابو العاص ہن بنت خویلد اخت خدیجہ بنت
 خویلد از یک مادر و پدر زینب را از ابو العاص پسر بو علی نام و دختر کاتب
 نام علی نزدیک بجبلوغ رسیدہ از دنیا رفت و حضرت علی ابن ابیطالب
 بعد وفات فاطمہ زہرا سے اللہ کے ایمان و علیہا بموجب وصیت سے
 امامہ را بخراست و زانیہ سے برائے علی ولدے را کہ نام سے محمد و سطر
 محمد اکبر و محمد اصغر نیز از اولاد علی مرتضیٰ اند محمد اکبر محمد بن حنفیہ و محمد اصغر
 ام او ام ولد بود کہ شہید شد با حضرت امام حسین صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم
 و سلم وفات زینب در زمان حیات آنحضرت در سال ششم از ہجرت واقع شد
 اما رقیہ ولادت سے در سال سی و سوم از واقعہ فیل است بعد از زینب
 بسہ سال و رقیہ پیش از عہد نبوت تحت عتبہ بن ابی لہب و اخت او ام کلثوم
 تحت برادر سے عتبہ و در گذشتہ کتب و جامع الاصول در اول بصیغہ کبر و
 در ثانی مصغر و در روضۃ الاحباب بعلین بن آوردہ و ہر گاہ کہ عتبہ طلاق داد
 با حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بن عفان در مکہ تزویج نمود و عتبہ ہم ام کلثوم را
 گذاشت و آنحضرت در حق سے دعا کرد و شکر سینه اش پارہ ساخت
 آنحضرت ام کلثوم را بعد فوت رقیہ در سنہ ثلاث از ہجرت عثمان داد
 و ام کلثوم در سنہ سبع از ہجرت وفات یافت و از دختر سیدہ زینب فرزند زینب عثمان
 رضی اللہ عنہ بن عفان را بوجود آمد اما باقی نماند و زو علماء را امیر زینب و کلثوم

و در سنہ یک و دو از اولاد زینب و علی مرتضیٰ اند محمد اکبر محمد بن حنفیہ و محمد اصغر
 ام او ام ولد بود کہ شہید شد با حضرت امام حسین صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم
 و سلم وفات زینب در زمان حیات آنحضرت در سال ششم از ہجرت واقع شد
 اما رقیہ ولادت سے در سال سی و سوم از واقعہ فیل است بعد از زینب
 بسہ سال و رقیہ پیش از عہد نبوت تحت عتبہ بن ابی لہب و اخت او ام کلثوم
 تحت برادر سے عتبہ و در گذشتہ کتب و جامع الاصول در اول بصیغہ کبر و
 در ثانی مصغر و در روضۃ الاحباب بعلین بن آوردہ و ہر گاہ کہ عتبہ طلاق داد
 با حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بن عفان در مکہ تزویج نمود و عتبہ ہم ام کلثوم را
 گذاشت و آنحضرت در حق سے دعا کرد و شکر سینه اش پارہ ساخت
 آنحضرت ام کلثوم را بعد فوت رقیہ در سنہ ثلاث از ہجرت عثمان داد
 و ام کلثوم در سنہ سبع از ہجرت وفات یافت و از دختر سیدہ زینب فرزند زینب عثمان
 رضی اللہ عنہ بن عفان را بوجود آمد اما باقی نماند و زو علماء را امیر زینب و کلثوم

ترغیب و تحریص بر تو اسے ایشان نماید قال اللہ تعالیٰ قل لا اسئلكم علیہ اجر الا اللوہ
 فی القربے بگو ای محکم کہ سوال نمیکندم بر تبلیغ رسالت ہیچ مزدے گرد و دستی و محبت
 قریبے فی المدارک والبیضاوی و الشعلبی الکشاف روسے انما لما نزلت قیسل
 یا رسول اللہ من قرابتک من ہولاء الذین وحببت علینا مودہ محمد صم قال علی
 وفاطیہ وانا ہما مترجمہ در مدارک و بیضاوی و تفسیر کشاف و ثعلبی مذکور کہ بہت
 کہ روایت کردہ شد ہر گاہ این آیت نازل شدت سائلے از جناب حضرت رسالت
 صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سوال کرد کہ کہ ام انداز قرابت تو کہ دو سنی و حببت
 ایشان بر ما واجب و فرض است فرمود رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
 کہ مقتضی محبت علی و فاطمہ و ہر دو پسران حسن و حسین علیہم السلام اند قال اللہ
 تعالیٰ ومن یقرن حسنتہ نزول فیہا حسنا این آیت ملصق بہ آیت سابقہ است
 فی المدارک عن السدی بخلاف اللوہ فی آل الرسول یعنی الکتاب حسنہ مودۃ اولاد طاہر
 رسول خدا است و ذکر این آیت بعد آیت سابقہ وآلہ بر وجوب مودت قریبے مشتمل است
 کہ مراد ہمین مودت قریبے است اگرچہ بظاہر عام بہت کما قال فی المدارک لظاہر العوم
 فی ای حسنتہ کانت الا انما تناول المودت تناول اولیا لذلک ہا عقبی ذکر المودۃ
 و تفسیر ماوردی و تمیان و عین المعانی مذکور شدہ کہ حسنتہ دوستی آل رسول
 است و شبیہ و ثمنی ایشان و فی فضل الخطاب و من یقرن حسنتہ اسے حب آل محمد
 نزول فیہا حسنالی آخرہ قالوا یا رسول اللہ من قرابتک من ہولاء الذین وحببت

فصل کیا جاوے وقت کہ تبلیغ
 عطا یا حضرت نے از جناب صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
 میں حضرت عثمان غفر اللہ عنہ سے اس وقت
 سے حضرت عثمان غفر اللہ عنہ سے اس وقت
 سے حضرت عثمان غفر اللہ عنہ سے اس وقت
 سے حضرت عثمان غفر اللہ عنہ سے اس وقت

و زمانے کی اور حضرت عثمان کی صاحبزادی
 ایک بیوی تھی جس کا نام سہیلہ تھا
 اور طہار انہ سے فرمایا کہ جو چاہتے
 حضرت عثمان غفر اللہ عنہ سے اس وقت
 سے حضرت عثمان غفر اللہ عنہ سے اس وقت
 سے حضرت عثمان غفر اللہ عنہ سے اس وقت
 سے حضرت عثمان غفر اللہ عنہ سے اس وقت

و زمانے کی اور حضرت عثمان کی صاحبزادی
 ایک بیوی تھی جس کا نام سہیلہ تھا
 اور طہار انہ سے فرمایا کہ جو چاہتے
 حضرت عثمان غفر اللہ عنہ سے اس وقت
 سے حضرت عثمان غفر اللہ عنہ سے اس وقت
 سے حضرت عثمان غفر اللہ عنہ سے اس وقت
 سے حضرت عثمان غفر اللہ عنہ سے اس وقت

و زمانے کی اور حضرت عثمان کی صاحبزادی
 ایک بیوی تھی جس کا نام سہیلہ تھا
 اور طہار انہ سے فرمایا کہ جو چاہتے
 حضرت عثمان غفر اللہ عنہ سے اس وقت
 سے حضرت عثمان غفر اللہ عنہ سے اس وقت
 سے حضرت عثمان غفر اللہ عنہ سے اس وقت
 سے حضرت عثمان غفر اللہ عنہ سے اس وقت

قال و ایتی اذ کرم الله فی اهل بیتي اذ کرم الله فی اهل بیتي محمد حرمه منقول است از ابن عباس
هر گاه که این آیه مودت نازل شد قوسه در ولها سے خود خیال فاسد آورند که رسول خدا
اراده کرد و کافر قامت خود را بر سر ساند تا من به ترسیم بعد از دحق تفاسی جبرئیل را
فرستاد و ازین خیالات فاسده ایشان خبر داد و آگاه ساخت رسول خدا اصلی شد علیه السلام
را که این قوم تمت میکنند ترا و آیه نازل کرد که میگویند در حق رسول خدا که این تاکید و
ترغیب مودت قمری آیا افترا کرده است بر خدا و دروغ بسته یا بخون است که
در حالت جنون این چنین کلمات میگویید بعد نزول آیه قوم گفتند یا رسول الله تو صد
ما بان از خیالات خود توبه کردیم پس نازل شد و هو الذی یقبل التوبه عن عباده و
آیه کریمه و قفوه هم مستولون دل است بر اینکه در روز خسترازه همیشه سوال خطاب
کرد در حق امیر المؤمنین علی بن ابیطالب صلواته الله علیه و علیه اہلبیت خیر البریہ
سلوک کردید و حقوق و اطاعت و انقاد و اہر ایشان فرموده آن را سمعنا
و طاعتنا اثنال کردید یا تخلف نمودید پس آنکه مطابق فرموده رسول خدا است
علیه السلام محبت آکل سید الوری نمودند و فرموده ایشان بمل و جان قبول کردند
روضه رضوان و عور و قصور خان فائز خواہند شد و هر که بعد از آن است
از ایشان و زرید بعد از نیران گرفتار خواهد گردید و از نجاست که رویت کردیم
از زید بن ارقم که ایستاده شد رسول خدا صلی الله علیه و آله روز در میان ما و رحالین خطیب

بر ادبیکم است مودت اهل بیت
چرا که در این خطبه که ما شنیدیم
فرمود رسول خدا صلی الله علیه و آله
و من یحب اهل بیتی یدخل جنتی
و من یبغض اهل بیتی یدخل النار
یعنی هر که اهل بیت را دوست دارد
وارد بهشت میشود و هر که اهل بیت را
بغض دارد وارد آتش میشود

این حدیث از ابن عباس است
که رسول خدا صلی الله علیه و آله
فرمودند که هر که اهل بیت را دوست دارد
میرسد بهشت و هر که اهل بیت را
بغض دارد میرسد آتش
این حدیث از ابن عباس است
که رسول خدا صلی الله علیه و آله
فرمودند که هر که اهل بیت را دوست دارد
میرسد بهشت و هر که اهل بیت را
بغض دارد میرسد آتش

این حدیث از ابن عباس است
که رسول خدا صلی الله علیه و آله
فرمودند که هر که اهل بیت را دوست دارد
میرسد بهشت و هر که اهل بیت را
بغض دارد میرسد آتش

بہارِ عربیہ میں ان کا ذکر ہے کہ وہ اپنے
 بھائی کے ساتھ مدینہ منورہ میں مقیم تھے
 اور ان کے پاس ایک بڑا دارالحدیث تھا
 جہاں پر ان کے شاگردوں نے احادیث
 کو جمع کیا اور انہیں مرتب کیا۔

قال ثابت البستانی اہتمی لے ولایتہ اہل بیتہ وجاؤ ذلک عن ابی جعفر الباقر وخرج
 الشعلبی فی تفسیرہ قولہ تعالیٰ عنہم یحییون منہ جمیعاً ولا تقر قولہ عن جعفر الصادق انہ قال من حمل
 اللہ الذی قال اللہ تعالیٰ عنہم یحییون منہ جمیعاً ولا تقر قولہ قال اللہ تعالیٰ ان الذین منعا
 وعلو الصالحات یحییون لہم الرحمن وخرج الخاط السلفی عن محمد بن الحنفیۃ انہ قال فی تفسیر
 ہذہ الایۃ لایحییہم من الاوی فی قلبہ وعلی وایلیتہ قال اللہ تعالیٰ ام یحییونک الناس علی
 ما ہم اللہ من فضلہ وخرج ابوالحسن المعانی عن الباقر علیہ السلام انہ قال فی ہذہ الایۃ
 نحن الناس واللہ ہذہ فی الصواعق و فی مشکوٰۃ عن جابر قال راست رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وآلہ فی حجتہ یوم عرفہ ہو علی ناقۃ لقصودا یخطب فسمعتہ یقول یا ایہا الناس انی ترک
 فیکم ما ان اللہ تم بلن فضلوا کتاب اللہ و عمرتہ الہی رواہ الترمذی وعن زید بن ارقم
 قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ انی تارک فیکم ان تمسکتم بہ لن فضلوا بعدی حدیثاً
 اعظم من الاخر کتاب اللہ جلیل مدد ومن السمار الے الارض و عمرتہ و الہی ولن
 یتقر قاحتہ یرد علی الخوض فانظروا کیف تخلفون فیہما رواہ الترمذی وخرج احمد
 فی سندہ وابن جریر والحاکم فی مستدرک عن ابی ذر الغفاری انہ قال وہو اخذ
 باب الکعبۃ سمعت البقی یقول الا ان شلل بن یحیی فیکم مثل سفینۃ فوج من رکبہا ہی وکل خلف
 عنہا مات ہذا ایضاً فی مشکوٰۃ عن محمد بن احمد در سندہ ابن جریر والحاکم درستہ کہ
 ان ابی ذر غفاری روایت کرد کہ میں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جو لوگوں کو روایت کرے
 اور ان کے احادیث کو جمع کرے اور انہیں مرتب کرے اور ان کے شاگردوں نے ان کے احادیث کو جمع کیا اور انہیں مرتب کیا۔

بہارِ عربیہ میں ان کا ذکر ہے کہ وہ اپنے
 بھائی کے ساتھ مدینہ منورہ میں مقیم تھے
 اور ان کے پاس ایک بڑا دارالحدیث تھا
 جہاں پر ان کے شاگردوں نے احادیث
 کو جمع کیا اور انہیں مرتب کیا۔

بہارِ عربیہ میں ان کا ذکر ہے کہ وہ اپنے
 بھائی کے ساتھ مدینہ منورہ میں مقیم تھے
 اور ان کے پاس ایک بڑا دارالحدیث تھا
 جہاں پر ان کے شاگردوں نے احادیث
 کو جمع کیا اور انہیں مرتب کیا۔

۴۵

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتا ہے کہ جو شخص اپنے قریبیوں سے دیرینہ محبت رکھتا ہے وہ اس کی طرف سے اپنے لیے اجر کا ذخیرہ بناتا ہے۔

پادشاہ نبیاد و کیتباد
من جب گفت قوتہم خود
محو گرداننگشاہ غافلان
حشر ابادا بود روز عظیم
از گنہ اورا ہرگز گویے بود
محب رانج محبوب بہن
حُب وصل را تو حُب او فہم
بر کہ ومہ او گنایمہ و مرام
چشم دل بگشاہ او اندر دل گہ
سیات واصلان کنن ہرز
سیات پاکبازان بے ریا
کار وصل قرب خاصان خدا
چون حسن آمد بجائے مومنین
سیات پاکبازان اسے عمو

در حدیث دیگر آن سلطان را
شرح غیبیہ بیان کردے عمو
ہست معنی آنکہ حُب واصلان
ہر کہ حُب بر طبعی دارد مہم
واکرا اورا بعلے محشر بود
در حقیقت چشم بہکشاہ یقین
اصل بیان حُب حق اسے ہر
ہر کہ حق را دوست دارد اسے ہام
در حقیقت ہست نحوہ دل دگر
مروا مومنان را اسے ہر
بلکہ خود طاعت بود مخلق را
ہست در تحقیق حُب بر قطعہ
سیات اہل قرب قانتین
مومنان را چہ ضرر دارد وہ

وہ بیان درجات محبان و مطہران شہیرہ زون علی نبیا و علیہ الصلوٰۃ الرحمن

در مدارج ابنہ آردہ از ابوالکاسم منین علی بن ابیطالب صلوٰۃ اللہ علیہ و علیہ السلام

ہر کس کہ حق تعالیٰ سے محبت رکھے اور اللہ کی راہ میں اپنی جان قربان کرے تو اللہ تعالیٰ نے اس کے لیے ساتویں آسمانوں کا دروازہ کھول دیا ہے۔

مہر ساریا ہر مومنین کے لیے ہے جو اللہ کی راہ میں اپنی جان قربان کرے۔

رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم
 من النار واما من العذاب الجواز على الصراط والخاص عند النيران البعد من النار
 بفضلها وكرامه يا خنان آيين يارب العالمين بيان آكل اطاعت انسان
 بمعينه اطاعت خدا ورسوله است ومفارقت ايشان مفارقت از خدا ورسوله
 اخراج الحاكم في مستدرکه عن ابى ذر رضی الله عنه قال قال رسول الله صلى الله
 عليه وآله وسلم من اطاعني فقد اطاع الله ومن اطاع الله فقد عصى الله ومن
 اطاع عليا فقد اطاعني ومن عصا عليا فقد عصاني ترجمه فرمود رسول خدا
 اطاعت کرد مرا بد رستی اطاعت کرد خدا را و کسیکه نافرمانی کرد مرا بد رستی
 نافرمانی کرد خدا را و کسیکه اطاعت و اقبال امر علی نمود بد رستی اطاعت من کرد
 و کسیکه نافرمانی علی نمود و سرکشی کرد و برگشت از بد رستی از خدا و رسول
 برگشت تکلیف چون از گشته همه چیز از تو گشت و چون از گشتی
 همه چیز از تو گشت - و آخرج ایضا از ابی ذر رضی الله عنه ان البیضاء قال علی من فارقک
 یعد نفسه فارقته ومن فارقته فقد فارق الله

صلوات الله عليه وآله وسلم المرصع من احب فاجعل مودتي لهم يوم القيمة سبب الاماراتي
 من النار واما من العذاب الجواز على الصراط والخاص عند النيران البعد من النار
 بفضلها وكرامه يا خنان آيين يارب العالمين بيان آكل اطاعت انسان
 بمعينه اطاعت خدا ورسوله است ومفارقت ايشان مفارقت از خدا ورسوله
 اخراج الحاكم في مستدرکه عن ابى ذر رضی الله عنه قال قال رسول الله صلى الله
 عليه وآله وسلم من اطاعني فقد اطاع الله ومن اطاع الله فقد عصى الله ومن
 اطاع عليا فقد اطاعني ومن عصا عليا فقد عصاني ترجمه فرمود رسول خدا
 اطاعت کرد مرا بد رستی اطاعت کرد خدا را و کسیکه نافرمانی کرد مرا بد رستی
 نافرمانی کرد خدا را و کسیکه اطاعت و اقبال امر علی نمود بد رستی اطاعت من کرد
 و کسیکه نافرمانی علی نمود و سرکشی کرد و برگشت از بد رستی از خدا و رسول
 برگشت تکلیف چون از گشته همه چیز از تو گشت و چون از گشتی
 همه چیز از تو گشت - و آخرج ایضا از ابی ذر رضی الله عنه ان البیضاء قال علی من فارقک
 یعد نفسه فارقته ومن فارقته فقد فارق الله

رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم
 من النار واما من العذاب الجواز على الصراط والخاص عند النيران البعد من النار
 بفضلها وكرامه يا خنان آيين يارب العالمين بيان آكل اطاعت انسان
 بمعينه اطاعت خدا ورسوله است ومفارقت ايشان مفارقت از خدا ورسوله
 اخراج الحاكم في مستدرکه عن ابى ذر رضی الله عنه قال قال رسول الله صلى الله
 عليه وآله وسلم من اطاعني فقد اطاع الله ومن اطاع الله فقد عصى الله ومن
 اطاع عليا فقد اطاعني ومن عصا عليا فقد عصاني ترجمه فرمود رسول خدا
 اطاعت کرد مرا بد رستی اطاعت کرد خدا را و کسیکه نافرمانی کرد مرا بد رستی
 نافرمانی کرد خدا را و کسیکه اطاعت و اقبال امر علی نمود بد رستی اطاعت من کرد
 و کسیکه نافرمانی علی نمود و سرکشی کرد و برگشت از بد رستی از خدا و رسول
 برگشت تکلیف چون از گشته همه چیز از تو گشت و چون از گشتی
 همه چیز از تو گشت - و آخرج ایضا از ابی ذر رضی الله عنه ان البیضاء قال علی من فارقک
 یعد نفسه فارقته ومن فارقته فقد فارق الله

<p> از حضور اولیا گریخت چون شوی دور از حضور اولیا بر تمان از عرش و کرسی و سما در ملامتی زانکه جبری از کلی در حقیقت دور گشتی از خدا ساکنان مقصد صدق و صفا </p>	<p> در ملامتی زانکه جبری از کلی در حقیقت دور گشتی از خدا ساکنان مقصد صدق و صفا </p>
--	---

در ملامتی زانکه جبری از کلی
 در حقیقت دور گشتی از خدا
 ساکنان مقصد صدق و صفا

انہ سے اس بار کی مہربانی سے صرف ایک دفعہ ہی اس کی نجات ہوگی۔ اور اگر وہ اس سے پہلے ہی توبہ کر لے تو اس کی نجات ہوگی۔ اور اگر وہ اس سے پہلے ہی توبہ کر لے تو اس کی نجات ہوگی۔

سجدہ کند جب سے پچھو کہ اور شطاقت جنبش منیدشت وسجود کرو نئے تو ناست
 واول و آخر و سکیکہ باسعادت باشد و از لوث شرک و شوب شنقاوت و خلط
 نجاست پاک باشد و بنجر ظلمات از ابتدا تا انتہا مگذشتہ باشد سو اسے علی مرتضیٰ سے
 صبا ہی کہے جو ولہذا بر نام نامی آنحضرت کرم اللہ وجہہ میگونیڈسل عمدہ تحقیقین وقت
 اسی میں شیخ شہاب الدین بن حجر المکی عن حکمہ استعمال کرم اللہ وجہہ حتی علی علیہ السلام
 دون غیر و عوصنا من الرضی و ہل سیتعمل فلک لغیرہ من الصحابہ تا جاب بقولہ سکونہ لک
 ان علیا علیہ السلام لیسجد اللصنم قطنا مسلک یرعی الباہر و مطابق لحالہ من تکریم اللہ الوجہ
 و لم ادع حقیقتہ او الکفایتہ عن الذوات اختلف علیہ ان تکریم لغیر اللہ تعالیٰ فی عبادتہ علم
 سجدہ کرم و مرجح علیہ نہ ہر وہی نہیں صحیح اسلامہ منید علی خلاف مذہبنا لان الاحکام
 وقت اسلام کانت منوطہ بالتمیز ثم بعد ذلک استخ الامر و نظیت بالبلغن مکاتبہ البیتہ وغیرہ
 قائلت کہ میں الصحابہ تمہیں ہیجہ سے جو اللصنم کالہ پا و لا لابن عباس ابن عمر و ابن الزبیر
 و غیرہم ومع ذلک القبول لئان صحیحہم کاب بل رضی غیر ہم قلت ہولاد و نظر او سم
 انما وجدوا بعد محال الشرك و نحو ذلک الضلال و الغدۃ فلم یثابروا کنت نہ کہ کہم من اللہ
 من السجود للصنم مع مخالفتہ بلہ و الناس بما الغتہ فی ذلک و کان فی ترک عینہ مخالفتہ الاباء
 و لا تارب و محل المشاق التي لا یطاق من الذلالت علی الصدق ما لیس فیہ بعد نظرہ الاسلام
 و نہ ہوق الضلال فناسر بل ان یرتہ عن بقیہ الصحابہ ہذا الخصوصیۃ الخط علیہ السلام

فصل ثلاث باسعادت

انہ سے اس بار کی مہربانی سے صرف ایک دفعہ ہی اس کی نجات ہوگی۔ اور اگر وہ اس سے پہلے ہی توبہ کر لے تو اس کی نجات ہوگی۔ اور اگر وہ اس سے پہلے ہی توبہ کر لے تو اس کی نجات ہوگی۔

انہ سے اس بار کی مہربانی سے صرف ایک دفعہ ہی اس کی نجات ہوگی۔ اور اگر وہ اس سے پہلے ہی توبہ کر لے تو اس کی نجات ہوگی۔ اور اگر وہ اس سے پہلے ہی توبہ کر لے تو اس کی نجات ہوگی۔

اور کلمات غزل در فضائل در احوال اور
 مدح انواره الامین حال دلالت
 علی فضیلت علی السلام
 و در فضائل در احوال اور
 مدح انواره الامین حال دلالت
 علی فضیلت علی السلام
 و در فضائل در احوال اور
 مدح انواره الامین حال دلالت
 علی فضیلت علی السلام

آن مدح کرهت روز جمعه سیزدهم جب بعد از بخت و هشت سال و نوزدهم
 سی سال نعام الفیاض بر کعبه و درایت کرده اند که پیدا شد در چون کعبه و پیدا نشد
 کعبه در چون کعبه جزو سے و خدا تعالیٰ مخصوص گردانید اور ابان فضیلت
 شرف گردانید کعبه ابان شرف و در بعضی کتب سیر از بریره نقل کرده که ما
 عباس با جمعی از بنی هاشم و اهل بیت رسالت مشرف شدیم تا کعبه فاطمه بنت
 ماریه را دیدیم که در کعبه نشسته بود و در آستانه کعبه ایستاده بود و
 ایستاد و آثار ولادت و علامت زاییدن بر او ظاهر شد و ما تعجب
 نمودیم که دیوار خانه کعبه شقیق شد و فاطمه درون رفت ما هر چند خواستیم که درون
 در آیم میسر نشد روز چهارم علی را بر دست گرفته بیرون آمد ابو طالب خواست که
 مولود مسعود از بد نام کند ما در شرماده نمودن آن فرزند را چون در کعبه رسید
 آخر بد و او بحسب اشیاء خیر البش نام نامش علی قرار دادند و در مدارج النبوة
 آیت است که تسمیه او را ابو طالب علی و تسمیه دیگر بنی خدیجه بصدرتین و لقبی که باین تسمیه
 وادی بودی دادند و اعمیه و عیوب الامته و تسمیه ابوسعید بن ابی حمزیه
 و ابو تراب ابو اسطین و ابو الریحان تین و اشر القابش مرتضی و اسما شد
 القالب حیدر الوصی امیر المؤمنین سید المرسلین امام المتقین و محسوب المؤمنین
 و سید العرب امام البره و قاتل الفجره و ذی القرون و سیم النار و کعبه و غیره و فلک
 علی بطول شرح ما بود و آورده اند امامیه که ولادت با سعادت حضرت علی مرتضی

اینان مدح کرهت روز جمعه سیزدهم
 سی سال نعام الفیاض بر کعبه
 کعبه در چون کعبه جزو سے
 شرف گردانید کعبه ابان شرف
 ما در کعبه نشسته بود و در آستانه
 ایستاد و آثار ولادت و علامت
 نمودیم که دیوار خانه کعبه شقیق
 در آیم میسر نشد روز چهارم
 مولود مسعود از بد نام کند
 آخر بد و او بحسب اشیاء خیر
 آیت است که تسمیه او را ابو
 و تسمیه دیگر بنی خدیجه بصدرتین
 و ابو تراب ابو اسطین و ابو الریحان
 القالب حیدر الوصی امیر المؤمنین
 و سید العرب امام البره و قاتل
 علی بطول شرح ما بود و آورده

اینان مدح کرهت روز جمعه سیزدهم
 سی سال نعام الفیاض بر کعبه
 کعبه در چون کعبه جزو سے
 شرف گردانید کعبه ابان شرف
 ما در کعبه نشسته بود و در آستانه
 ایستاد و آثار ولادت و علامت
 نمودیم که دیوار خانه کعبه شقیق
 در آیم میسر نشد روز چهارم
 مولود مسعود از بد نام کند
 آخر بد و او بحسب اشیاء خیر
 آیت است که تسمیه او را ابو
 و تسمیه دیگر بنی خدیجه بصدرتین
 و ابو تراب ابو اسطین و ابو الریحان
 القالب حیدر الوصی امیر المؤمنین
 و سید العرب امام البره و قاتل
 علی بطول شرح ما بود و آورده

کما قال فقال ابو طالب يا ابن ابي طالب اني لا استطيع ان افارق دين ابائي وما كانوا عليه كقول الله
 لا يخلص اليك نفسي كرهه ايقنت وذكره وانا قال العلي يا بني ما هذا الدين الذي انت عليه قال اباي
 اسنت برسؤل الله وصداقته لما جاء به وصليت معه بالهدى و اتهمه فرجموا الله قال انما ذكره عن ابي
 الالاخير قاله من هذا فانى اذانه الحق ترجمه گفت سچي محدث که ذکر کرده است بعرضي از علماء
 که رسول خدا را گفای آمد وقت نماز بیرون بیرفت مسوئے در لاسے کوه مکه بیرون بیرفت
 همراه وسے علی بن ابرطال لب پنهان از پدر خود ابو طالب از جمیع اعمام وسایر قوم خود
 از بیجا عرض پس نماز میخواندند هر سوئخد او علی مرقضي در آنجا و هر گاه شام میشست باز
 می آمدند هر دو روانند بر ابدال تا وقتیکه خواست خدا آنکه قوت گیرند بعد از آن روز
 گذشت ابو طالب برسوئخد او علی مرقضي در حالیکه میخواندند نماز را پس گفت هر سوئخد
 را حسنتین دین که می بینم ترا که نیتها کرده فرمود رسول خدا ای عم این بن خدا و دین خود
 دین نبی او دین پدر ما ابراسیم علی السلام است یا فرمود که فرستاد مرا باین دین
 خدا بسوئے خلق خود و قولے عم من ستر او اتری یا نیکه بیعت کنم من ترا بر ابر اختیار
 این دین و جوانم ترا بسو جهادیت و لائق هست ترا که قبول کنی فرموده مرا در دین خدا
 و اعانت کنی مرا بر ابر اسے این بن پس گفت ابو طالب اسے برادر زاده من بدستی
 طاقت ندارم که بگذارم دین پدران خود و چیزی اسے را که بودند ایشان بران لکن تقسم خدا
 سخاوت هر سید بسوئتو مگر وی تا زنده ام و ذکر کرده اند که گفت ابو طالب مر علی مرقضي را که ای
 پس من حسنتین بن کن که تو هستی بر اوستی علی مرقضي علی السلام ای پدر ایمان مردم

و اما کانوا علی الله
 لا یخلص الیک نفسی کرهه ایقنت
 ذکره و انا قال العلی یا بنی
 ما هذا الدین الذی انت علیه
 قال ابائی اسنت برسؤل
 الله وصداقته لما جاء به
 وصليت معه بالهدى و اتهمه
 فرجموا الله قال انما ذکره
 عن ابی الالاخیر قاله من هذا
 فانی اذانه الحق ترجمه گفت
 سچي محدث که ذکر کرده است
 بعرضي از علماء که رسول
 خدا را گفای آمد وقت نماز
 بیرون بیرفت مسوئے در لاسے
 کوه مکه بیرون بیرفت
 همراه وسے علی بن ابرطال
 لب پنهان از پدر خود ابو
 طالب از جمیع اعمام وسایر
 قوم خود از بیجا عرض پس
 نماز میخواندند هر سوئخد او
 علی مرقضي در آنجا و هر گاه
 شام میشست باز می آمدند
 هر دو روانند بر ابدال تا
 وقتیکه خواست خدا آنکه قوت
 گیرند بعد از آن روز گذشت
 ابو طالب برسوئخد او علی
 مرقضي در حالیکه میخواندند
 نماز را پس گفت هر سوئخد
 را حسنتین دین که می بینم
 ترا که نیتها کرده فرمود
 رسول خدا ای عم این بن خدا
 و دین خود دین نبی او دین
 پدر ما ابراسیم علی السلام
 است یا فرمود که فرستاد
 مرا باین دین خدا بسوئے
 خلق خود و قولے عم من
 ستر او اتری یا نیکه بیعت
 کنم من ترا بر ابر اختیار
 این دین و جوانم ترا
 بسو جهادیت و لائق هست
 ترا که قبول کنی فرموده
 مرا در دین خدا و اعانت
 کنی مرا بر ابر اسے این بن
 پس گفت ابو طالب اسے
 برادر زاده من بدستی
 طاقت ندارم که بگذارم
 دین پدران خود و چیزی
 اسے را که بودند ایشان
 بران لکن تقسم خدا سخاوت
 هر سید بسوئتو مگر وی تا
 زنده ام و ذکر کرده اند
 که گفت ابو طالب مر علی
 مرقضي را که ای پس من
 حسنتین بن کن که تو هستی
 بر اوستی علی مرقضي علی
 السلام ای پدر ایمان مردم

کما قال فقال ابو طالب يا ابن ابي طالب اني لا استطيع ان افارق دين ابائي وما كانوا عليه كقول الله
 لا يخلص اليك نفسي كرهه ايقنت وذكره وانا قال العلي يا بني ما هذا الدين الذي انت عليه قال اباي
 اسنت برسؤل الله وصداقته لما جاء به وصليت معه بالهدى و اتهمه فرجموا الله قال انما ذكره عن ابي
 الالاخير قاله من هذا فانى اذانه الحق ترجمه گفت سچي محدث که ذکر کرده است بعرضي از علماء
 که رسول خدا را گفای آمد وقت نماز بیرون بیرفت مسوئے در لاسے کوه مکه بیرون بیرفت
 همراه وسے علی بن ابرطال لب پنهان از پدر خود ابو طالب از جمیع اعمام وسایر قوم خود
 از بیجا عرض پس نماز میخواندند هر سوئخد او علی مرقضي در آنجا و هر گاه شام میشست باز
 می آمدند هر دو روانند بر ابدال تا وقتیکه خواست خدا آنکه قوت گیرند بعد از آن روز
 گذشت ابو طالب برسوئخد او علی مرقضي در حالیکه میخواندند نماز را پس گفت هر سوئخد
 را حسنتین دین که می بینم ترا که نیتها کرده فرمود رسول خدا ای عم این بن خدا و دین خود
 دین نبی او دین پدر ما ابراسیم علی السلام است یا فرمود که فرستاد مرا باین دین
 خدا بسوئے خلق خود و قولے عم من ستر او اتری یا نیکه بیعت کنم من ترا بر ابر اختیار
 این دین و جوانم ترا بسو جهادیت و لائق هست ترا که قبول کنی فرموده مرا در دین خدا
 و اعانت کنی مرا بر ابر اسے این بن پس گفت ابو طالب اسے برادر زاده من بدستی
 طاقت ندارم که بگذارم دین پدران خود و چیزی اسے را که بودند ایشان بران لکن تقسم خدا
 سخاوت هر سید بسوئتو مگر وی تا زنده ام و ذکر کرده اند که گفت ابو طالب مر علی مرقضي را که ای
 پس من حسنتین بن کن که تو هستی بر اوستی علی مرقضي علی السلام ای پدر ایمان مردم

اسلام لانه از این بود که
 رسول خدا را گفای آمد وقت
 نماز بیرون بیرفت مسوئے
 در لاسے کوه مکه بیرون
 بیرفت همراه وسے علی بن
 ابرطال لب پنهان از پدر
 خود ابو طالب از جمیع
 اعمام وسایر قوم خود
 از بیجا عرض پس نماز
 میخواندند هر سوئخد او
 علی مرقضي در آنجا و هر
 گاه شام میشست باز
 می آمدند هر دو روانند
 بر ابدال تا وقتیکه
 خواست خدا آنکه قوت
 گیرند بعد از آن روز
 گذشت ابو طالب
 برسوئخد او علی مرقضي
 در حالیکه میخواندند
 نماز را پس گفت هر
 سوئخد را حسنتین دین
 که می بینم ترا که
 نیتها کرده فرمود
 رسول خدا ای عم این
 بن خدا و دین خود
 دین نبی او دین پدر
 ما ابراسیم علی
 السلام است یا
 فرمود که
 فرستاد
 مرا باین
 دین خدا
 بسوئے
 خلق خود
 و قولے
 عم من
 ستر او
 اتری
 یا نیکه
 بیعت
 کنم
 من
 ترا
 بر
 ابر
 اختیار
 این
 دین
 و
 جوانم
 ترا
 بسو
 جهادیت
 و
 لائق
 هست
 ترا
 که
 قبول
 کنی
 فرموده
 مرا
 در
 دین
 خدا
 و
 اعانت
 کنی
 مرا
 بر
 ابر
 اسے
 این
 بن
 پس
 گفت
 ابو
 طالب
 اسے
 برادر
 زاده
 من
 بدستی
 طاقت
 ندارم
 که
 بگذارم
 دین
 پدران
 خود
 و
 چیزی
 اسے
 را
 که
 بودند
 ایشان
 بران
 لکن
 تقسم
 خدا
 سخاوت
 هر
 سید
 بسوئتو
 مگر
 وی
 تا
 زنده
 ام
 و
 ذکر
 کرده
 اند
 که
 گفت
 ابو
 طالب
 مر
 علی
 مرقضي
 را
 که
 ای
 پس
 من
 حسنتین
 بن
 کن
 که
 تو
 هستی
 بر
 اوستی
 علی
 مرقضي
 علی
 السلام
 ای
 پدر
 ایمان
 مردم

و فی حدیثی صحیحہ روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص نے اپنے لیے ایک کلمہ لکھا اور اسے پڑھا اور اس سے توبہ کی وہ اس کے گناہوں سے بخشا جائے گا۔
 اور اس کے علاوہ روایت ہے کہ جو شخص نے اپنے لیے ایک کلمہ لکھا اور اسے پڑھا اور اس سے توبہ کی وہ اس کے گناہوں سے بخشا جائے گا۔
 اور اس کے علاوہ روایت ہے کہ جو شخص نے اپنے لیے ایک کلمہ لکھا اور اسے پڑھا اور اس سے توبہ کی وہ اس کے گناہوں سے بخشا جائے گا۔

بر رسول خدا و تصدیق نمودم چنانچہ کہ آورد آنا از نزد خدا و نماز گذارم و همراه و سے اللہ
 و پیروی کردم بوسه و زعم کردیم از آنکه گفت ابو طالب مرتضی علی را که هرگز نخواهم خود انتر
 رسول خدا اگر بسوی کسی نماندیم پس لازم گبر صحت و سے نظم

برگزین تو سائیه قبل شاه خوشنشین را مخلصه این گنجه تند تا ره بس از دشمنان پنهان ستیز سبق مانی بر بران سابق که نهست	اسے علی از جملہ طاعات را ہر کسے در طاعتے بگر بخشند تو بر و در سائیہ عاقل گر بر از جمہ طاعات اینست بجز است
--	--

فصل در بیان فضائل علی ابن ابیطالب علیہ السلام

قال احمد و النسائی و غیرہ صحابہ کرام یومئذ من اصحابین الصالحین بالاسانید الجیاد اکثر ما جاہار
 فی علی علیہ السلام و اخرج عن احمد بن حنبل قال ما ورد ل احمد من اصحاب رسول اللہ
 من الفضائل ما ورد لکلی لکلی لکلی لکلی لکلی لکلی لکلی لکلی لکلی لکلی لکلی لکلی لکلی لکلی لکلی لکلی لکلی لکلی لکلی
 با سوا صحیحہ و صحیح صحیح کی از صحابہ پیشتر از آنکہ وارد شدہ و در حق علی بن ابیطالب علیہ السلام
 از آنجملہ آنست کہ سورہ و صحر در شان و سے علیہ السلام نازل گشت و فرمود رسول خدا
 ہر جا کہ تیرہ کریمان الذین آمنوا و عملوا الصالحات در کلام خداست علی سراسر کمالست
 اخرج الطبرانی عن ابن عباس قال ما انزل اللہ یا ایہا الذین امنوا الاعلی میرا بر تو فرما
 و فی روایتی را سما و آیت کریمہ من یقرن حسنتہ در شان محبت و سے نازل گشت الذین
 یتقون اسوالہم سرا و علانیۃ لایۃ در بیان اوصاف حمیدہ دوست و از آنجملہ

و فی حدیثی صحیحہ روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص نے اپنے لیے ایک کلمہ لکھا اور اسے پڑھا اور اس سے توبہ کی وہ اس کے گناہوں سے بخشا جائے گا۔
 اور اس کے علاوہ روایت ہے کہ جو شخص نے اپنے لیے ایک کلمہ لکھا اور اسے پڑھا اور اس سے توبہ کی وہ اس کے گناہوں سے بخشا جائے گا۔
 اور اس کے علاوہ روایت ہے کہ جو شخص نے اپنے لیے ایک کلمہ لکھا اور اسے پڑھا اور اس سے توبہ کی وہ اس کے گناہوں سے بخشا جائے گا۔
 اور اس کے علاوہ روایت ہے کہ جو شخص نے اپنے لیے ایک کلمہ لکھا اور اسے پڑھا اور اس سے توبہ کی وہ اس کے گناہوں سے بخشا جائے گا۔
 اور اس کے علاوہ روایت ہے کہ جو شخص نے اپنے لیے ایک کلمہ لکھا اور اسے پڑھا اور اس سے توبہ کی وہ اس کے گناہوں سے بخشا جائے گا۔
 اور اس کے علاوہ روایت ہے کہ جو شخص نے اپنے لیے ایک کلمہ لکھا اور اسے پڑھا اور اس سے توبہ کی وہ اس کے گناہوں سے بخشا جائے گا۔
 اور اس کے علاوہ روایت ہے کہ جو شخص نے اپنے لیے ایک کلمہ لکھا اور اسے پڑھا اور اس سے توبہ کی وہ اس کے گناہوں سے بخشا جائے گا۔

و فی حدیثی صحیحہ روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص نے اپنے لیے ایک کلمہ لکھا اور اسے پڑھا اور اس سے توبہ کی وہ اس کے گناہوں سے بخشا جائے گا۔
 اور اس کے علاوہ روایت ہے کہ جو شخص نے اپنے لیے ایک کلمہ لکھا اور اسے پڑھا اور اس سے توبہ کی وہ اس کے گناہوں سے بخشا جائے گا۔
 اور اس کے علاوہ روایت ہے کہ جو شخص نے اپنے لیے ایک کلمہ لکھا اور اسے پڑھا اور اس سے توبہ کی وہ اس کے گناہوں سے بخشا جائے گا۔

از این که در ابطال علی مرتضی است
 از این که در ابطال علی مرتضی است
 از این که در ابطال علی مرتضی است
 از این که در ابطال علی مرتضی است

و از آنجا است که آنحضرت علیه السلام یکی از آن پنجتن است که در شان ایشان آیه تطهیر نازل شد و در حدیثی که در بیان آن آیه فرموده آمد و یکی از آن قرنهاست که رسول خدا را با مرقل لاسا لکم علیہ اجر الا اللوداة فی القربے سوال مودره انما از امت آمده و آیه لکل قوم هاد در شان او دست زید را که فرمود رسول خدا که من منزه رم علی است و از آنجا است که در حق او دو دوستان و سه آیه آن الذين آمنوا و عملوا الصالحات اولئک هم خیر البریة فرود آمده و بعد از نزول این آیه هر گاه حضرت علی مرتضی علیه السلام تشریف می دردد بخنجر محمد مصطفی علیه الصلواة آنحضرت میفرمود که در خبر البریة است و شیعتک يوم القیامة رضین و در همین بزمانی الدلفنثور و مفتاح النجا و از آنجا است که صد آیه قرآن در حق او نازل شد در حق پیغمبر نازل نشده اخرج ابن کثیر عن ابن عباس قال نزل فی علی بن ابی طالب صلواة الله علی نبینا وعلیه ثلاثه آیه ما نزل فی احد من کتاب الله ما نزل فی علی و از آنجا است که حق تعالی بر دیگران عتاب و حضرت علی مرتضی علیه السلام را بر خیر بر آورد نمود اخرج ابن ابی حاتم عن ابن عباس و لقد عاتب الله اصحاب محمد بنی غیر موضع و ما ذکر علیا الباجر فی زمانی تاریخ السیوطی از آنجا است و مفتاح النجا و غیره و از آنجا است که هر گاه آیه مبادل قتل معاولایع اینان ما و انما کم نفسنا و انفسکم و نسا و ناسکم الایة نازل شد رسول خدا علی مرتضی را با نفس و ضمیر ستا و معالج النفس و احد پرواخت فی البیضاوی و قد عذرت حضرتنا بحسین اخذنا بحسن و فاطمة بحسن و علی حلفها و هو یقول اذا نادعوت فامنوا فقال اسفقهم یا معشر النصارى فی لاریجی جوه الواسا

از این که در ابطال علی مرتضی است
 از این که در ابطال علی مرتضی است
 از این که در ابطال علی مرتضی است
 از این که در ابطال علی مرتضی است
 از این که در ابطال علی مرتضی است

از این که در ابطال علی مرتضی است
 از این که در ابطال علی مرتضی است
 از این که در ابطال علی مرتضی است

۱. حضرت علی بن ابی طالب
 ۲. حضرت زین العابدین
 ۳. حضرت محمد باقر
 ۴. حضرت صادق
 ۵. حضرت کاظم
 ۶. حضرت رضا
 ۷. حضرت تقی
 ۸. حضرت علی اکبر
 ۹. حضرت باقر
 ۱۰. حضرت محمد باقر

<p>برتر انداز عرش و کرسی و سما هر که رادل پاک شد از اعدال کمان دعا ر شیخ فی چون هر دعاست این دعا می بخرد ان خود و دیگرست این دعا حق میگرد چون ر نفاست</p>	<p>ساکنان بقصد صدق و صفا این دعا پیش میبرد و تا دو جلجال فانی است گفت و لغت حد است این دعا ز نیست گفت و اور است آن دعا و این اجابت از خداست</p>
---	---

قال السیوطی قلت له طریق آخری فی بن النجار فی تاریخ معنیما عن قیس بن حمز عم عمرو
 بن العاص قال لما قدرت من غزوة الساسل و گنت ظن انه لیس احدا حب الی رسول الله
 سنتی قلت یا رسول الله ای الناس حب الیک قال عاشیته قلت فی سألک عن رجال قال
 فاذن أبو باهقت یا رسول الله فاین علی فقلت لی اصحابه فقال ان هذ ایسا لنی عن
 النفس فی روایت فقال فقی من الانصار فما بال علی فقال لا الذبی صلی الله علیه و سلم
 من طیبان احدا یسال عن نفسه اخرج ابن النجار فی تاریخ بغداد من طرق قالدت
 فاطمة یا رسول الله تم تقبل فی علی شیا قال علی نفسی فی السنة قبول فی نفسه یشایع علی
 ذات من ست و دیگر کسه را که تواریخ مروج کن و نفس خود را زیاده ازین تعریف مروج بچند
 که عنیت او با خود بیامیزد پس بر صفتی که تصف شد چه مصطفی موصوف است ان صفا
 علی مرتضی سوا نبوة که خاصه قصه حضرت رسالت است کما قال فی حدیث آخر ان نبی بعد
 و اخرج الحاكم و ابن مرد و یعن جابر بن عبد الله قال قال علی یا علی الناس من شجرة شیخه و انما
 من شجرة واحدة و هو صحیح علی را می حکم فرمود رسول خدا علی مرتضی الی علی امیر المومنین

۱. حضرت علی بن ابی طالب
 ۲. حضرت زین العابدین
 ۳. حضرت محمد باقر
 ۴. حضرت صادق
 ۵. حضرت کاظم
 ۶. حضرت رضا
 ۷. حضرت تقی
 ۸. حضرت علی اکبر
 ۹. حضرت باقر
 ۱۰. حضرت محمد باقر

۱. حضرت علی بن ابی طالب
 ۲. حضرت زین العابدین
 ۳. حضرت محمد باقر
 ۴. حضرت صادق
 ۵. حضرت کاظم
 ۶. حضرت رضا
 ۷. حضرت تقی
 ۸. حضرت علی اکبر
 ۹. حضرت باقر
 ۱۰. حضرت محمد باقر

فی السجود حدیثنا ابو نعمان قال ثنا جواد عن عیسی بن سلمان بن جریر عن طرف بن عبد اللہ
 قال صلیت خلف علی بن ابی طالب صلوة اللہ علی نبیہ وعلیہ السلام و عمران بن حصین کان
 اذا سجد کبر و اذا رفع رأسه کبر و اذا انقض من الرکعتین کبر فقلت انقضی الیک سجدة اتھدی بیک
 عمران بن حصین فقال قد ذکر فی ہذہ صلوة محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم او قال لقد صلی بنا صلوة
 محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ثم حججت مطرف بن عبد اللہ کہ نماز خواندم من و عمران
 بن حصین و پرس علی بن ابی طالب صلوات اللہ علی نبیہ وعلیہ و آلہ و ہر گاہ سجد میکرد یکس
 میگفت و وقتیکہ بر میداشتہ ہمہ خود را با سجدہ باز تکبیر سے گفت دہر گاہ کہ ہر سجدہ
 بعد از او کرد و رفت بر رکعت ثانیہ تکبیر گفت و وقتیکہ تمام شد نماز گرفت
 مطرف بن عبد اللہ راست عمران بن حصین گفت بتبیین یاد دہانید مرا علی رضی اللہ عنہ نماز
 محمد مصطفی یا گفت کہ نماز خواند با ما چنانچہ میگزار در سوگند را با عجمی مرہوار تو وزیر
 خود مساز چہ تا بر آیر جان پاکت در نماز چہ گر چہ نعمت دادوش بی علت است ہ
 طاعت او ز کار صاحب کت است ہ و ز آنجکہ آنست کہ رسول اللہ حضرت علی رضی اللہ عنہ را
 بر دوش خود سوار ساخت در آنوقت پنجہ زمین الارض و السماء بود بر و منکشف شد
 اخرج النسائی عن علی قال انطلقت سبع علی اللہ حتی اتینا الکعبۃ و صعدت علی کعبتی فنهض
 علی فقام راوی قال لی جلس فجلس فی ظل نبی اللہ جلس لی قال صعدت علی کعبتی فنهض علی کعبتی
 فنهض لی فقال علی الخلیل فی رؤیت ثلاث افق السماء فصح علی الکعبۃ و علیہا امثال صفیر
 و نجان فجلست اعالی الی الی یومینا و شمالا و قد ابا من یرئین من خلفہ حتی اذا کفنت منه قال البنی

فرمایا ایضا کہ نماز خواند با ما چنانچہ میگزار در سوگند را با عجمی مرہوار تو وزیر
 خود مساز چہ تا بر آیر جان پاکت در نماز چہ گر چہ نعمت دادوش بی علت است ہ
 طاعت او ز کار صاحب کت است ہ و ز آنجکہ آنست کہ رسول اللہ حضرت علی رضی اللہ عنہ را
 بر دوش خود سوار ساخت در آنوقت پنجہ زمین الارض و السماء بود بر و منکشف شد
 اخرج النسائی عن علی قال انطلقت سبع علی اللہ حتی اتینا الکعبۃ و صعدت علی کعبتی فنهض
 علی فقام راوی قال لی جلس فجلس فی ظل نبی اللہ جلس لی قال صعدت علی کعبتی فنهض علی کعبتی
 فنهض لی فقال علی الخلیل فی رؤیت ثلاث افق السماء فصح علی الکعبۃ و علیہا امثال صفیر
 و نجان فجلست اعالی الی الی یومینا و شمالا و قد ابا من یرئین من خلفہ حتی اذا کفنت منه قال البنی

در سوگند را با عجمی مرہوار تو وزیر خود مساز چہ تا بر آیر جان پاکت در نماز چہ گر چہ نعمت دادوش بی علت است ہ
 طاعت او ز کار صاحب کت است ہ و ز آنجکہ آنست کہ رسول اللہ حضرت علی رضی اللہ عنہ را بر دوش خود سوار ساخت در آنوقت پنجہ زمین الارض و السماء بود بر و منکشف شد
 اخرج النسائی عن علی قال انطلقت سبع علی اللہ حتی اتینا الکعبۃ و صعدت علی کعبتی فنهض علی فقام راوی قال لی جلس فجلس فی ظل نبی اللہ جلس لی قال صعدت علی کعبتی فنهض علی کعبتی فنهض لی فقال علی الخلیل فی رؤیت ثلاث افق السماء فصح علی الکعبۃ و علیہا امثال صفیر و نجان فجلست اعالی الی الی یومینا و شمالا و قد ابا من یرئین من خلفہ حتی اذا کفنت منه قال البنی

اس وقت کہ دو سون برسہ از ولادت آن بزرگوار در گذشت
 آنوقت کہ دو سون برسہ از ولادت آن بزرگوار در گذشت
 آنوقت کہ دو سون برسہ از ولادت آن بزرگوار در گذشت

و اینست که او را در راه مبارکه...
 و اینست که او را در راه مبارکه...
 و اینست که او را در راه مبارکه...

معظم فقال ما نمتظرون بهينا قال محمد قال لعلي بن ابي طالب ان الله قد
 وضع على راسه تيرا با و الطلق لحاجته ان يرون ان محم قال فوضع كل واحد منكم يده على راسه
 عليه تراب ثم جعلوا يطيلون في ذن عليا على الفرات تسميها بردا رسول الله يقولون والله
 ان هذا محم عليه با عليه بردة فلم ير حوا كذا لك حتى سمعوا اقام عليا الفرات فقالوا والله
 لقد كان صدقنا الذي حدثنا ثم قال محمد بن سحنه في قصته مقدم النبي المديته و اقام عليه
 نماث ليا ل و اياما حتى ادى عن رسول الله الودائع التي كانت عنده للناس حتى اذا
 فرغ منها حتى برسول الله ثم سجدت من ابن سحنه محدث و رثته بجزت مشاورت لقرار
 قريش و قتل نبي كذا جبرئيل زرد رسولنا و كفت و يرا كه خواب مستب و سخر و پس گاه
 تا يك شب صحب گشته لقرار و منظر بودند كه هر گاه خواب رود رسول خدا بر تا زنده
 بر سر و بگشند او را هر گاه ديد رسول خدا اين با چرا فرمود علي مرتضى را بخواب
 علي بر بست بر من بوشه و زنبور من خواب ان بدرستی هر گز نخواهد رسيد توبه حج كرسه از كفار
 و جهشيه رسول خدا صلى الله عليه و اله و سلم بخوابيد و چاك كنيد تا نمود علي مرتضى عليه السلام و
 بيرون رود رسول خدا از خانه و گذشت بر كفار و رفت شسته از خانه بريحيت بر كفار و ان حاله
 ميخواند سوره يس و القرآن الحكيم لمن المرسلين علي مرتضى استقيم له قوله فاغشيناهم فهم
 لا يبصرون تا اكنعان گشت سرور كائنات زخوندن اين آيات نبود چ كافر و كافر
 بود بر سر و تشريف بر و رسول خدا صلى الله عليه و اله بهر جا كه ميخرد است پس اندر و لقرار صحب
 كه نبود در ميان ایشان و كفت چه ميديد شما و راينجا ديرا كه اين سوره ايد گفتند بر محمد كفت

و اینست که او را در راه مبارکه...
 و اینست که او را در راه مبارکه...
 و اینست که او را در راه مبارکه...

۶۴

و اینست که او را در راه مبارکه...
 و اینست که او را در راه مبارکه...
 و اینست که او را در راه مبارکه...

ارزاق حضرت صاحب سالکین
 بر سر این بود که بسوی حرم
 و در آنجا بود که در آنجا
 و در آنجا بود که در آنجا
 و در آنجا بود که در آنجا
 و در آنجا بود که در آنجا

رسوا و خاک و سماوات قسم خدا که گفت محمد زبیاں شام و نیکه است هیچ کجای از شما که رحمت بر سر آن کی وقت حلاکت
 بر زمین بر سر خود پاک خاک لوده است پس گذشت هر یک دست خود بر سر ویافت
 خاک ما بر سر خود میت محمد عربی کا بروئے حسرت و سر است پس یک
 خاک در رخ خاک بر سر او - و بعد از آن آمدند گفتند که در یافت گنند احوال سید ابرار
 دیدند حضرت علی مرتضی علیه السلام را که هست بر بستر سوخته اصلی الله علیه آله
 و پوشیده است چادر سردار نیا پس گفتند کفار قسم خدا نیست محمد مصطفی زیرا که
 هست بروئے چادر بر سر سوخته او منتظر ماندند تا که صبح طالع گشت پس
 برخاست علی مرتضی ز بستر سوخته! پس گفتند که قسم خدا است گفت یک خبر داد و را
 از رفتن بر سوخته اصلی الله علیه آله و سلم و اقامت نمود علی مرتضی علیه السلام در هر
 ستره تا که او را از سوخته امانت او و مردمان که نزدیک سوخته بود و هر گاه فاجعه شد
 از آن سخن گشت بسرد در رسولان و در تفسیر در ششور آورده گماید زمین شیرین نفس
 ابتغاء و رضات الله در همین ماجرا در مع علی مرتضی نازل شد و حدیث نقل کرده که
 او قیامت باشد که جبرئیل میکائیل علیهما السلام را حاضر ساخت و سئل فرمود که ای جبرئیل ترا با
 میکائیل اخوت و مودت است بعضی میکائیل جان خویش در اندام میسازد جبرئیل گفت این از
 سخن پر شد حضرت رب العزت فرمود ای علی را با محمد اخوت است جان زاهد آن سرور گدازید
 بر سر و خوابود و در حدیث آمده بنامه لعلی علی جمیع الخلق یعنی همه جا با ما و ما خیر بود وجود
 علی بر هر مائت فی الواقع چنین ذات معدوم الفیظ از جمله نادرات است شخصی از فقیر

حضرت سید العبد علی مرتضی
 صاحب سالکین
 بر سر این بود که بسوی حرم
 و در آنجا بود که در آنجا
 و در آنجا بود که در آنجا
 و در آنجا بود که در آنجا
 و در آنجا بود که در آنجا
 و در آنجا بود که در آنجا
 و در آنجا بود که در آنجا

عزیز حضرت سالکین
 بر سر این بود که بسوی حرم
 و در آنجا بود که در آنجا
 و در آنجا بود که در آنجا
 و در آنجا بود که در آنجا
 و در آنجا بود که در آنجا
 و در آنجا بود که در آنجا
 و در آنجا بود که در آنجا

وزاد و سلمة بنه رسول از حدیث
بن آریه بن مسعود که روایت کرده که
عبدالله بن مسعود روایت کرده که
عبدالله بن مسعود روایت کرده که

صلی الله علیه و آله و سلم یخرجنا علی تربیع عیناه فقال یا رسول الله صل الله علیه و آله
أخیرت بین اصحابک و لم یخرج بینی و بین احد فقال رسول الله أنت اخي فی الدنیا
و الآخرة ثم رحمة ثم زمی از ابن سمر آورده که گفت اخوت کرد رسول خدا میان صحابه
و یکی را برادر دیگر کرد و این را سید علی مرتضی علیه السلام گفته و رسول خدا صل الله
علیه و آله که بان کتاب از دیره مبارکترنج جری بود بخدمت رسول خدا عرض نمود که موافقا
فرمودی در میان صحابه خود و اخوت کرده میان و هیچ یکی ازینها پسند نمود
رسول خدا اے علی تو برادر منی در دنیا و عقبه طبعیت برادر ابن مسعود
فرزند و مادام که در دست این تقرب با منی داد و آنگاه از آنجا است که در هر سینه
انفرا از جماعت کفار که ببادرت کردند و کسی از بنی اشهم در صدمه افتاد آنها در آن وقت
حضرت علی مرتضی از همان بود و ولید بن عبدالعزیز است و در دست وی گشته شد و در حبس
و میکائیل و رین روز چپ و راست آنحضرت بودند و در آن روز رسول خدا صل الله
علیه و آله هر چه بنقار گذاشته تن تنها نزد علی مرتضی بر آئے آنکه در دشمنی تشریف
فرما شد از حج ابوسمیرن ابواسمیرن بن عبید بن قاع بن رافع الاضار هم از بنی امیه
عن جری قال قبلنا من بدر فقد ناز رسول الله صلی الله علیه و آله فنادت الرقعة بعنهما
بعضنا فیکرم رسول الله ففوتنا جبر رسول الله و معمر علی بن ابی طالب صلوات الله
علی عنیا و علیه فقالوا یا رسول الله فقدناک فقال ان ابی حسن و جدی رضای بطیفة تمحلفت
علیه ثم رحمة او میگوید هر گاه که مرجمت نمودیم از جوهر کم کردیم رسول خدا را پس

کرم رسول محمد بن مسعود
فرمود که این صحابه
عزیز و گفایست کردی
اصح از روایت کرده
آنحضرت فرمود که
تو برادر منی در دنیا
عزیز علی السلام که
عزیز و رسول خدا

69

سازد آنگاه که
جبهه آنحضرت
در زمان آنحضرت
در زمان آنحضرت
در زمان آنحضرت
در زمان آنحضرت
در زمان آنحضرت

افعیل علی بن ابی طالب
کرم رسول محمد بن مسعود
فرمود که این صحابه
عزیز و گفایست کردی
اصح از روایت کرده
آنحضرت فرمود که
تو برادر منی در دنیا
عزیز علی السلام که
عزیز و رسول خدا

در دوازده روز از او در راه بود و در روز دوازدهم رسید به مدینه و در روز دوازدهم از مدینه به یثرب مراجعت نمود و در روز دوازدهم از یثرب مراجعت نمود و در روز دوازدهم از یثرب مراجعت نمود

مذکور و مسطور است و مشهور و معروف است در مدارج النبوة آمده که چون حضرت
 این خبر بشنید آنرا در این نوید سعادت نمود و او صحابه دین امید در راه چشم
 بر قبول درگاه بودند تا این دولت نصیب که کرد و این فضیلت مخصوص نشود
 سعد بن ابی وقاص گوید رفتم پیش آنحضرت و زانو زدم و بر خاکستم باید آنکه
 صاحب رأیت من باشم و از عمر بن خطاب منقولست که گفت هرگز امارت را
 دوست نداشتیم مگر آنروز که آنحضرت از مدینه آمد و رسول الله قال خیر علی
 الراهبته و راجع الیه شد و رسول الله یفتح الله علی یدیه قال عمر بن الخطاب ما حببت
 الامارة الا یوسئذ فبا ورت لمار جاران مدعی لما قال فعدا رسول الله علی ابن
 ابیطالب فاصطاه ایاها جماعه قریش با هم میگفتند که علی ابن ابی طالب باین مراد
 نخواهد رسید زیرا که در چشم وی درد است بحدی که پیش پاسته خود نمی بیند منقولست
 چون علی مرتضی شنید که چنین میگویی امید بر فضل خدا نموده فرمود اللهم لانفع لما
 اعطیت ولا علی ما منعت و از مدینه بیرون آمد و خبر حضرت رسالت صلوات
 علیه آرا رسید فرمود کجاست علی مرتضی گفتند که همین جاست لیکن چشم او درد میکند
 که پیش پای خود نمی بیند فرمود که او را نزد من بیا و ید سلین الاکوع دست او را گرفته
 ما بحضرت رسالت رسانید حضرت رسالت آب دباغ مبارک خود در چشم آنحضرت
 آغشته شفاگرکی حاصل گردید و از آن روز باز در چشم او درد سرگرد و دوسه
 نگردید و از خرج البخاری و مسلم بن الاکوع قال کان علی قد تکلف

در دوازده روز از او در راه بود و در روز دوازدهم رسید به مدینه و در روز دوازدهم از مدینه به یثرب مراجعت نمود و در روز دوازدهم از یثرب مراجعت نمود و در روز دوازدهم از یثرب مراجعت نمود

در دوازده روز از او در راه بود و در روز دوازدهم رسید به مدینه و در روز دوازدهم از مدینه به یثرب مراجعت نمود و در روز دوازدهم از یثرب مراجعت نمود و در روز دوازدهم از یثرب مراجعت نمود

در دوازده روز از او در راه بود و در روز دوازدهم رسید به مدینه و در روز دوازدهم از مدینه به یثرب مراجعت نمود و در روز دوازدهم از یثرب مراجعت نمود و در روز دوازدهم از یثرب مراجعت نمود

در دوازده روز از او در راه بود و در روز دوازدهم رسید به مدینه و در روز دوازدهم از مدینه به یثرب مراجعت نمود و در روز دوازدهم از یثرب مراجعت نمود و در روز دوازدهم از یثرب مراجعت نمود

در دوازده روز از او در راه بود و در روز دوازدهم رسید به مدینه و در روز دوازدهم از مدینه به یثرب مراجعت نمود و در روز دوازدهم از یثرب مراجعت نمود و در روز دوازدهم از یثرب مراجعت نمود

در دوازده روز از او در راه بود و در روز دوازدهم رسید به مدینه و در روز دوازدهم از مدینه به یثرب مراجعت نمود و در روز دوازدهم از یثرب مراجعت نمود و در روز دوازدهم از یثرب مراجعت نمود

در دوازده روز از او در راه بود و در روز دوازدهم رسید به مدینه و در روز دوازدهم از مدینه به یثرب مراجعت نمود و در روز دوازدهم از یثرب مراجعت نمود و در روز دوازدهم از یثرب مراجعت نمود

در دوازده روز از او در راه بود و در روز دوازدهم رسید به مدینه و در روز دوازدهم از مدینه به یثرب مراجعت نمود و در روز دوازدهم از یثرب مراجعت نمود و در روز دوازدهم از یثرب مراجعت نمود

در این روز خراج کبابی که از او بر می آید
 در این روز خراج کبابی که از او بر می آید
 در این روز خراج کبابی که از او بر می آید

عن ابی بنی فخر علی فلحق البنی فی خیبر وکان بر مرد فقال ما تخلف عن رسول الله فلما کان
 مساء الیلۃ التي فتحها منی صاحبها قال رسول الله اعطین الراية غد ارجل بحیه الله و
 رسول الله و قال یجب لله ورسوله لفتح الله علیه فاذا انجی یعنی و ماخوه فقالوا اذنا فاعطاه
 رسول الله ففتح الله علیه وخرج مسلم ایضا عنه قال رسلنی رسول الله الی علی و هو ابرار فقال
 لا عظیم الراية رجلا یجب لله ورسوله و یحیی الله ورسوله فاتیته علیا فحیث اقول و هو ابرار
 حتی ایتیت برسول الله صلی الله علیه و آله فبضق فی عذیة فبرار و اعطاه الراية و خرج مر جب
 فقال قد علست خیبر انی مر جب شاکل السلیح بطل محرب اذ الحروب قلت انتم فقال
 علی انا الذی تمزیتی حیدر اکلیت عابات کریرة النظرا و فیکم بالصاع بالسیف کیل السندرة
 و از امام محمد باقر سلام الله علیه و علی ابایه الکرام دا و ولاده العظامه مقبولست که فرمود
 چون علی و ذریه را گرفت و بگنجانید و از جا بر کند تمامی حصار بخندید چنانکه صغیره بنت حتی
 بن خطیب از سوره سقیة و در وی می مجروح شده و ازینجااست که حضرت علی مرتضی
 صلوات الله علی نبینا وعلیه فرمود که از بقوت روحانی کندم نه جسمانی و این ظاهرست
 لکان از عالم قدرت بود نه عادت و از عالم حقیقت بود نه مجاز که بر دست آن مظهر
 قدرت الهی ظهور نمود

علا علی ابی بن فخر علی فلحق البنی فی خیبر وکان بر مرد فقال ما تخلف عن رسول الله فلما کان
 مساء الیلۃ التي فتحها منی صاحبها قال رسول الله اعطین الراية غد ارجل بحیه الله و
 رسول الله و قال یجب لله ورسوله لفتح الله علیه فاذا انجی یعنی و ماخوه فقالوا اذنا فاعطاه
 رسول الله ففتح الله علیه وخرج مسلم ایضا عنه قال رسلنی رسول الله الی علی و هو ابرار فقال
 لا عظیم الراية رجلا یجب لله ورسوله و یحیی الله ورسوله فاتیته علیا فحیث اقول و هو ابرار
 حتی ایتیت برسول الله صلی الله علیه و آله فبضق فی عذیة فبرار و اعطاه الراية و خرج مر جب
 فقال قد علست خیبر انی مر جب شاکل السلیح بطل محرب اذ الحروب قلت انتم فقال
 علی انا الذی تمزیتی حیدر اکلیت عابات کریرة النظرا و فیکم بالصاع بالسیف کیل السندرة
 و از امام محمد باقر سلام الله علیه و علی ابایه الکرام دا و ولاده العظامه مقبولست که فرمود
 چون علی و ذریه را گرفت و بگنجانید و از جا بر کند تمامی حصار بخندید چنانکه صغیره بنت حتی
 بن خطیب از سوره سقیة و در وی می مجروح شده و ازینجااست که حضرت علی مرتضی
 صلوات الله علی نبینا وعلیه فرمود که از بقوت روحانی کندم نه جسمانی و این ظاهرست
 لکان از عالم قدرت بود نه عادت و از عالم حقیقت بود نه مجاز که بر دست آن مظهر
 قدرت الهی ظهور نمود

<p>بر صفت اهل زینب با دل صاف بود از غایت فتوت خویش قوه و فعل حق از وزده سر</p>	<p>بهر اعلامی دین کشیده مصاف خالی از حول خویش و قوت خویش کند بخیویشتن در خیبر</p>
--	---

در این روز خراج کبابی که از او بر می آید
 در این روز خراج کبابی که از او بر می آید
 در این روز خراج کبابی که از او بر می آید

با استقبال آستاندار از خیرین آمد و ویراور کنار گرفت و میان دو پیشین مسوداد فرمود
 یعنی مشکو و صغیر المذکور قد رضی الله و ضمیمت انانک پس امیر کبیر گریه کرد و حضرت
 فرمود که گریه نشادی است یا گریه اندوه علی مرتضی صلوات الله علی بنیاد و علی گفت گریه
 نشادی و چگونه شاد نباشم که تو از من رضی باشی فرمود حضرت محمد مصطفی صلی الله علیه
 و آله من تنها از تو رضی ام بلکه خداوند تعالی چه سبیل و میکاسیل و جمله فرشتگان از تو
 رضی اند و گویند که در حضرت که والی آن کنایه ابن ابی الحقیق بود صد جوشن و چهار شمشیر
 و هزار نیزه و باضد یکهان یافتند و اثاث و استعه فراوان دست داد و از آن جمله
 آنست که در غزوه خیر ریاست را آنحضرت حواله دی فرمود و گفت لا اله الا الله محمد
 عبده رسول الله و محمد بن رسول الله و باطنی بنیاد ایضاً من المتواتر و از آن جمله آنست که فرمود
 در حق تو ای آنحضرت علی بن ابی طالب منتهی من المتواتر ایضا و از آن جمله آنست که برای آنحضرت
 الهام کس که از خدا آفریدند بعد از علی باشد که از انعیبه و بعضی کتب سخته مسطور است روی
 ابی هریره عن ابن عباس صلی الله علیه و آله ان قال لما عرج لی سالت فی ان جعل الخلیفه من
 بعدی علی بن ابی طالب فقالت الملائکه یا محمد ان شد بفضل انشاء الخلیفه من بعدک
 ابو بکر رضی الله عنه فی روایه ثلاث مرات ایسات

با استقبال آستاندار از خیرین آمد و ویراور کنار گرفت و میان دو پیشین مسوداد فرمود
 یعنی مشکو و صغیر المذکور قد رضی الله و ضمیمت انانک پس امیر کبیر گریه کرد و حضرت
 فرمود که گریه نشادی است یا گریه اندوه علی مرتضی صلوات الله علی بنیاد و علی گفت گریه
 نشادی و چگونه شاد نباشم که تو از من رضی باشی فرمود حضرت محمد مصطفی صلی الله علیه
 و آله من تنها از تو رضی ام بلکه خداوند تعالی چه سبیل و میکاسیل و جمله فرشتگان از تو
 رضی اند و گویند که در حضرت که والی آن کنایه ابن ابی الحقیق بود صد جوشن و چهار شمشیر
 و هزار نیزه و باضد یکهان یافتند و اثاث و استعه فراوان دست داد و از آن جمله
 آنست که در غزوه خیر ریاست را آنحضرت حواله دی فرمود و گفت لا اله الا الله محمد
 عبده رسول الله و محمد بن رسول الله و باطنی بنیاد ایضاً من المتواتر و از آن جمله آنست که فرمود
 در حق تو ای آنحضرت علی بن ابی طالب منتهی من المتواتر ایضا و از آن جمله آنست که برای آنحضرت
 الهام کس که از خدا آفریدند بعد از علی باشد که از انعیبه و بعضی کتب سخته مسطور است روی
 ابی هریره عن ابن عباس صلی الله علیه و آله ان قال لما عرج لی سالت فی ان جعل الخلیفه من
 بعدی علی بن ابی طالب فقالت الملائکه یا محمد ان شد بفضل انشاء الخلیفه من بعدک
 ابو بکر رضی الله عنه فی روایه ثلاث مرات ایسات

با استقبال آستاندار از خیرین آمد و ویراور کنار گرفت و میان دو پیشین مسوداد فرمود
 یعنی مشکو و صغیر المذکور قد رضی الله و ضمیمت انانک پس امیر کبیر گریه کرد و حضرت
 فرمود که گریه نشادی است یا گریه اندوه علی مرتضی صلوات الله علی بنیاد و علی گفت گریه
 نشادی و چگونه شاد نباشم که تو از من رضی باشی فرمود حضرت محمد مصطفی صلی الله علیه
 و آله من تنها از تو رضی ام بلکه خداوند تعالی چه سبیل و میکاسیل و جمله فرشتگان از تو
 رضی اند و گویند که در حضرت که والی آن کنایه ابن ابی الحقیق بود صد جوشن و چهار شمشیر
 و هزار نیزه و باضد یکهان یافتند و اثاث و استعه فراوان دست داد و از آن جمله
 آنست که در غزوه خیر ریاست را آنحضرت حواله دی فرمود و گفت لا اله الا الله محمد
 عبده رسول الله و محمد بن رسول الله و باطنی بنیاد ایضاً من المتواتر و از آن جمله آنست که فرمود
 در حق تو ای آنحضرت علی بن ابی طالب منتهی من المتواتر ایضا و از آن جمله آنست که برای آنحضرت
 الهام کس که از خدا آفریدند بعد از علی باشد که از انعیبه و بعضی کتب سخته مسطور است روی
 ابی هریره عن ابن عباس صلی الله علیه و آله ان قال لما عرج لی سالت فی ان جعل الخلیفه من
 بعدی علی بن ابی طالب فقالت الملائکه یا محمد ان شد بفضل انشاء الخلیفه من بعدک
 ابو بکر رضی الله عنه فی روایه ثلاث مرات ایسات

اوست سلطان هر چه خواهد آن کند	عالمی را در دست ویران کند
بهست سلطانی مسلم مرور	نیست کس را ز جبهه چون و چرا
دگر اینکه از خواشش آینه دیت	ترا و هر در میان و نخل میت

با استقبال آستاندار از خیرین آمد و ویراور کنار گرفت و میان دو پیشین مسوداد فرمود
 یعنی مشکو و صغیر المذکور قد رضی الله و ضمیمت انانک پس امیر کبیر گریه کرد و حضرت
 فرمود که گریه نشادی است یا گریه اندوه علی مرتضی صلوات الله علی بنیاد و علی گفت گریه
 نشادی و چگونه شاد نباشم که تو از من رضی باشی فرمود حضرت محمد مصطفی صلی الله علیه
 و آله من تنها از تو رضی ام بلکه خداوند تعالی چه سبیل و میکاسیل و جمله فرشتگان از تو
 رضی اند و گویند که در حضرت که والی آن کنایه ابن ابی الحقیق بود صد جوشن و چهار شمشیر
 و هزار نیزه و باضد یکهان یافتند و اثاث و استعه فراوان دست داد و از آن جمله
 آنست که در غزوه خیر ریاست را آنحضرت حواله دی فرمود و گفت لا اله الا الله محمد
 عبده رسول الله و محمد بن رسول الله و باطنی بنیاد ایضاً من المتواتر و از آن جمله آنست که فرمود
 در حق تو ای آنحضرت علی بن ابی طالب منتهی من المتواتر ایضا و از آن جمله آنست که برای آنحضرت
 الهام کس که از خدا آفریدند بعد از علی باشد که از انعیبه و بعضی کتب سخته مسطور است روی
 ابی هریره عن ابن عباس صلی الله علیه و آله ان قال لما عرج لی سالت فی ان جعل الخلیفه من
 بعدی علی بن ابی طالب فقالت الملائکه یا محمد ان شد بفضل انشاء الخلیفه من بعدک
 ابو بکر رضی الله عنه فی روایه ثلاث مرات ایسات

الانبیا قالوا اورثت الایمان وقلک قال کتاب و سننه مبهم دانت معنی فی تصریحی الجنة
 مع فالله متقی دانت اخي ورفیق ثم تار رسول الله صلی الله علیه و آله هذا الیه اخوانا علی
 سرر متقالبین الا ظارنی الله تنظیم بعضه الی بعض و زید دین بیان فرمود که احکام کتاب
 و سنت رسول الله صلی الله علیه و آله خود را بر خداوند و عقلی همچنان رسول خدا صلی الله علیه و آله
 و حرمت با فاطمه زهرا خواهر بدو و اخرج الترمذی عن بی عمر قال اخي رسول الله صلی الله
 علیه و آله من اصحابه حمای علی تبرع عیناه فقال رسول الله صلی الله علیه و آله انما
 معنی و من اصحابه حمای علی تبرع عیناه فقال رسول الله صلی الله علیه و آله انما
 یعنی و من اصحابه حمای علی تبرع عیناه فقال رسول الله صلی الله علیه و آله انما
 و انما بحمله انتست که برای تبلیغ احکام او ایل سوره برات علی مرقی ادر که فرستاد
 اخرج احمد عن علی بن ابی حمزه میراثه فقال یا بنی اشرفی انی است بالسنن لابا الخطیب قال بدلی
 ان اذنب بسا انا و اذنب به انا قال فان کان لابا فاذنب انا قال فان طلق فان الله
 یثبت بسا لمک و یدوی لک لک ثم وضع ید علی فترجمه فرستاد رسول خدا حضرت علی
 مرتضی را بسوی کبرای قرابت برات پس عرض کرد که من لسان و زبان او در خطیب
 منقسم رسول خدا فرمود که زینت مرا ازین که من بر برم این سوره را یا تو بری ترا
 و دیگر سوره سزاوار نیست پس علی مرتضی عرض کرد که اگر ضرورت و از رفتن چاره نیست
 من بیروم فرمود رسول خدا صلی الله علیه و آله بروید بر سینه که خدای تعالی ثابت خواهد داد
 زبان ترا و هایت خواهد کرد و دل ترا بعد از آن نهاد رسول خدا دست خود را بر دمان
 علی مرتضی علیه السلام و ملو گردانید و ان مبارک را از علوم خدا و نعمت فرمود در

کتب معتبره علی بن ابی طالب کاتب
 مولف ابن علی بن ابی طالب کاتب
 کتب معتبره علی بن ابی طالب کاتب
 مولف ابن علی بن ابی طالب کاتب
 کتب معتبره علی بن ابی طالب کاتب
 مولف ابن علی بن ابی طالب کاتب
 کتب معتبره علی بن ابی طالب کاتب
 مولف ابن علی بن ابی طالب کاتب

کتب معتبره علی بن ابی طالب کاتب
 مولف ابن علی بن ابی طالب کاتب
 کتب معتبره علی بن ابی طالب کاتب
 مولف ابن علی بن ابی طالب کاتب
 کتب معتبره علی بن ابی طالب کاتب
 مولف ابن علی بن ابی طالب کاتب
 کتب معتبره علی بن ابی طالب کاتب
 مولف ابن علی بن ابی طالب کاتب

کتب معتبره علی بن ابی طالب کاتب
 مولف ابن علی بن ابی طالب کاتب
 کتب معتبره علی بن ابی طالب کاتب
 مولف ابن علی بن ابی طالب کاتب
 کتب معتبره علی بن ابی طالب کاتب
 مولف ابن علی بن ابی طالب کاتب
 کتب معتبره علی بن ابی طالب کاتب
 مولف ابن علی بن ابی طالب کاتب

کتب معتبره علی بن ابی طالب کاتب
 مولف ابن علی بن ابی طالب کاتب
 کتب معتبره علی بن ابی طالب کاتب
 مولف ابن علی بن ابی طالب کاتب
 کتب معتبره علی بن ابی طالب کاتب
 مولف ابن علی بن ابی طالب کاتب
 کتب معتبره علی بن ابی طالب کاتب
 مولف ابن علی بن ابی طالب کاتب

در بیان آنکه حضرت علی علیه السلام را در روز غدیر خم
 از طرف خداوند تعالی رسالت رسیده است و آنرا
 در آن روز فرمود: ای علی! من بعد منی
 و ما بعثت من بعد منی من ربي
 و ما اخرجت من بعد منی من ربي
 و ما جعلت من بعد منی من ربي
 و ما جعلت من بعد منی من ربي
 و ما جعلت من بعد منی من ربي

در بیان آنکه حضرت علی علیه السلام را در روز غدیر خم
 از طرف خداوند تعالی رسالت رسیده است و آنرا
 در آن روز فرمود: ای علی! من بعد منی
 و ما بعثت من بعد منی من ربي
 و ما اخرجت من بعد منی من ربي
 و ما جعلت من بعد منی من ربي
 و ما جعلت من بعد منی من ربي
 و ما جعلت من بعد منی من ربي

حق و بی فرمود علی بنی و اناس علی و لایودعی بنی الایانا علی الخرج ابن شیبته و احمد و ابن جبر
 و الترمذی و صححه فی البخاری المسلم عن البراء بن خازب قال قال النبی علی انت منی ما انت منک
 و از آنجمله است که آنحضرت علی مرتضی را محبت از حضرت زین العابدین فرستاد و خالد را
 مغرول ساخت و در ضمن نیز از دست علی مرتضی علیه السلام حضی از حصون ان ناحیه
 مفتوح شد و درین اثنا حضرت علی مرتضی علیه السلام را با بعضی مردم خالد ملالی میدید
 و آنکرم شکایت وی عرض اقدس نبوی صلی الله علیه و اله رسانید نزد وی صلی الله علیه و اله
 و سلم در حق علی مرتضی علیه السلام تملقات میبایان ظاهر فرمود و مردم را از جرد
 منع نمود و خروج الترمذی عن البراء قال بعث النبی صلی الله علیه و اله جبریل را و ام علی اصحاب علی ابن
 ابیطالب علی الاخر خالد بن الولید و قال اذا کان القتال فعلی قال فانت علی حضنا فاختده
 منه جاریه فلکتب مع خالد لکنا با الی الی صلی الله علیه و اله الشی غیره قال فقد مدت علی بنی فقتل
 الکتاب تغییره لونه ثم قال تری فی رجل یحب الله و رسوله قال قلت اعوذ بالله من غضب الله
 و من غضب رسوله انما رسول نسکت ترجمه خالد شکوه علی ابن ابیطالب بحضرت
 رسالت پناه صلی الله علیه و اله نوشت بسبب آنکه علی مرتضی کنیز که از ان سبب اگر فتنه بود
 و هرگاه که بر او نوشته خالد را بخدست حضرت رسالت آورده آنحضرت آنرا خواند چون
 شتم بر علی ابن ابیطالب بود رنگش می وی تغییر شد و آنگاه غضب بر او گذشت بعد از ان
 فرمود که چه می بینی در مردی که دوست دارد خدا و رسول را و دوست میدارد خدا و را
 خدا و رسول لعنت بر او پناه می برم از غضب خدا و رسول اللهم زاین نیست فرستاده

در بیان آنکه حضرت علی علیه السلام را در روز غدیر خم
 از طرف خداوند تعالی رسالت رسیده است و آنرا
 در آن روز فرمود: ای علی! من بعد منی
 و ما بعثت من بعد منی من ربي
 و ما اخرجت من بعد منی من ربي
 و ما جعلت من بعد منی من ربي
 و ما جعلت من بعد منی من ربي
 و ما جعلت من بعد منی من ربي

در بیان آنکه حضرت علی علیه السلام را در روز غدیر خم
 از طرف خداوند تعالی رسالت رسیده است و آنرا
 در آن روز فرمود: ای علی! من بعد منی
 و ما بعثت من بعد منی من ربي
 و ما اخرجت من بعد منی من ربي
 و ما جعلت من بعد منی من ربي
 و ما جعلت من بعد منی من ربي
 و ما جعلت من بعد منی من ربي

نور انوار خدا کے دریاں پینے کے لئے
 حضرت ابن مسعود کے ساتھ
 حضرت ابن عباس کے ساتھ
 حضرت ابن عمر کے ساتھ
 حضرت ابن مسعود کے ساتھ
 حضرت ابن عباس کے ساتھ
 حضرت ابن عمر کے ساتھ
 حضرت ابن مسعود کے ساتھ
 حضرت ابن عباس کے ساتھ
 حضرت ابن عمر کے ساتھ

خالد بن ولید اور ابراہیم بن ہاشم
 حضرت ابن عباس کے ساتھ
 حضرت ابن عمر کے ساتھ
 حضرت ابن مسعود کے ساتھ
 حضرت ابن عباس کے ساتھ
 حضرت ابن عمر کے ساتھ
 حضرت ابن مسعود کے ساتھ
 حضرت ابن عباس کے ساتھ
 حضرت ابن عمر کے ساتھ

سائل: کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پیغمبروں کو ایسی باتیں کہیں جن سے ان کی قومیں بے ایمان ہو گئیں؟
 جواب: ہاں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پیغمبروں کو ایسی باتیں کہیں جن سے ان کی قومیں بے ایمان ہو گئیں۔

خالد بن ولید اور ابراہیم بن ہاشم
 حضرت ابن عباس کے ساتھ
 حضرت ابن عمر کے ساتھ
 حضرت ابن مسعود کے ساتھ
 حضرت ابن عباس کے ساتھ
 حضرت ابن عمر کے ساتھ
 حضرت ابن مسعود کے ساتھ
 حضرت ابن عباس کے ساتھ
 حضرت ابن عمر کے ساتھ

سائل: کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پیغمبروں کو ایسی باتیں کہیں جن سے ان کی قومیں بے ایمان ہو گئیں؟
 جواب: ہاں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پیغمبروں کو ایسی باتیں کہیں جن سے ان کی قومیں بے ایمان ہو گئیں۔

سائل: کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پیغمبروں کو ایسی باتیں کہیں جن سے ان کی قومیں بے ایمان ہو گئیں؟
 جواب: ہاں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پیغمبروں کو ایسی باتیں کہیں جن سے ان کی قومیں بے ایمان ہو گئیں۔

مفسرین کے پاس کے بار بار کہتے ہیں اور یہی ہے
مفسرین کے پاس کے بار بار کہتے ہیں اور یہی ہے
مفسرین کے پاس کے بار بار کہتے ہیں اور یہی ہے

بر شام مدرسہ را از شاکہ تحقیق امتحان کرده است خدا اول در ایمان و او ایمان
کامل دارد هر آینه خود او از شمار بر دین عرض کرد ابو بکر منعم ثم دیار رسول الله
صلی الله علیه و آله فرمود پس عرض کرد عمر منعم آن روز دیار رسول الله فرمود و آن مرد
کسی است که فعل می دزد و آنحضرت نفل مبارک خود بعلی مرتضی علیه السلام داده بود
که میدوخت آنرا پس اشاره بذات منظر آیات علی مرتضی فرمود که او اینکار را شاید
از دیگر کسی نیاید از آن خبر جلاله ترمذی ایضا و صحیحین یعنی بن حمراس عن علی بن ابی طالب
و فی تصحیحین بر و ایة ابن ابی شیبہ عن عبد الرحمن بن عوف لابن العقیلیم که جلاسنی
او گفتی یثرب اعناقکم ثم اخذ سید علی علیه السلام شرم قال هو هذا و در راجع السجده
است که چون مرتضی علی صلوات الله علیہ بنیاد علیه و آله صلوات الله بامر رسول خدا نوشت
دران زمین عمارت بود که من محمد رسول الله صلی الله علیه و آله سهل که از قوم تفریش
بود گفت ما اقرار بر سالت تو نداریم و الله اگر سید استیم که تو رسول خدایائی تورا از
زیارت خانه او منع نمیکردیم بنویس محمد بن عبد الله سید کائنات بعلی مرتضی فرمود
بنویس محمد بن عبد الله و محمد بن لفظ رسول الله را علی مرتضی عرض نمود که من هرگز
وصف رسالت را محسوسانم و آمده است که آنحضرت برست خود آنرا منحور فرموده
و این لفظ را نوشت و در حق علی مرتضی علیه السلام فرمود که ترا هم در دست
ایچنین معامله پیش خواهد آمد و میگویند که چون تفضیه بر صلح قرار یافت در
صلحنامه نوشتند که این کتاب است امیر المؤمنین علی است با معاویه بن سفیان

نسخه برداری از حضرت امیر المؤمنین علیه السلام
توضیح آنکه در این کتاب
تفاوتی میان این دو نسخه
که در این کتاب آمده است
و آنچه در کتاب دیگر
آمده است دیده میشود
و این تفاوتها
در بعضی مواضع
مشهود است
و اینها را باید
در نظر گرفت
و در بعضی مواضع
تفاوتی دیده میشود
و اینها را باید
در نظر گرفت
و در بعضی مواضع
تفاوتی دیده میشود
و اینها را باید
در نظر گرفت

این کتاب در دست
مفسرین است
و اینها را باید
در نظر گرفت
و در بعضی مواضع
تفاوتی دیده میشود
و اینها را باید
در نظر گرفت

اللهم دال من داله وعاد من عاده الحبرث واه لانون صحبا باوانا كثر من طر قمر حج و حسن
حاصل ترجمه این جمله حدیث که بطریق متعدد وارد گشته اند معنیست
 چون سولیذ اصلی الله علیه واله وسلم از مکة رحمت فرمود و بمنزل غدیر خم که از نوگان
 جحفه میان مکة و مدینه واقع است رسید رؤس و سوسه یاران کرد و فرمودستم علمون
 انی ولی بالمؤمنین من انفسهم آیا میدانید شما که من دوست ترم بمؤمنان از نوگان
 ایشان چنانکه در قرآن مجید هم مذکور است که الذی ولی بالمؤمنین من انفسهم و در
 روایتی آمده است که سه بار این لفظ را تکرار فرمود و معنی آنست که من امر
 نمیکم مؤمنان را مگر با آنچه که صلاح و نجات و دنیا و آخرت ایشان دران
 باشد بخلاف نفوس ایشان که گاهی بشرف و فساد نیز میخورند قالوا الی گفتند صحابه که ری
 تو نزدیک ترین و دوست ترین بمؤمنان از نفوس ایشان هستی دور روایتی
 آمده است که فرمود گویم ایان عالم خزانة دین اجابت نمودم بر اینید که
 من میان شما دوام عظیم میگذازم که یکی از دیگرے بزرگ تر است قرآن و
 اهل بیت من و پیغمبند و اصحابا که کند که بعد از من باین دوام جلو نسلوک خواهند کرد
 و رعایت و حقوق تمام یک کیفیت ادخا خواهند نمود و آن دوام از یکدیگر جدا نخواهند شد
 تا برب حوض کوثر برین سند انگاه فرمود که خدا مولای من است و من مولای جمیع
 مؤمنانم بعد از ان دست علی صلوات الله علی بنینا و علیه را گرفت و فرمود اللهم
 من كنت مولاه فعلى مولاه خداوند ما کسی که من مولای اویم علی مولای اوست

اور زاروق سوادنی کی اور کلمہ
 جواب میں فرمایا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
 حالت کردی سے چون سولیذ اصلی اللہ علیہ وسلم
 مدینہ پہنچا تو ان کے ہاں ایک چھوٹے سے چھوٹے
 من عبد الرحمن بن عوف سے کہ میں نے اپنے
 اور زاروق سوادنی کی اور کلمہ
 جواب میں فرمایا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
 حالت کردی سے چون سولیذ اصلی اللہ علیہ وسلم
 مدینہ پہنچا تو ان کے ہاں ایک چھوٹے سے چھوٹے
 من عبد الرحمن بن عوف سے کہ میں نے اپنے
 اور زاروق سوادنی کی اور کلمہ
 جواب میں فرمایا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
 حالت کردی سے چون سولیذ اصلی اللہ علیہ وسلم
 مدینہ پہنچا تو ان کے ہاں ایک چھوٹے سے چھوٹے
 من عبد الرحمن بن عوف سے کہ میں نے اپنے

اور زاروق سوادنی کی اور کلمہ
 جواب میں فرمایا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
 حالت کردی سے چون سولیذ اصلی اللہ علیہ وسلم
 مدینہ پہنچا تو ان کے ہاں ایک چھوٹے سے چھوٹے
 من عبد الرحمن بن عوف سے کہ میں نے اپنے
 اور زاروق سوادنی کی اور کلمہ
 جواب میں فرمایا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
 حالت کردی سے چون سولیذ اصلی اللہ علیہ وسلم
 مدینہ پہنچا تو ان کے ہاں ایک چھوٹے سے چھوٹے
 من عبد الرحمن بن عوف سے کہ میں نے اپنے

ویکه الله ورسوله و غیره انا بیان آنکه صحابه هم با استحقاق و اتصاف جناب میر
 بصفتا کماله خلافت خاصه مقرر بودند از آنجمله آنست که علامه هرسیف الحق
 والدین النصفی الحنفی آورده که وقت نزاع انصار و مهاجرین در سقیفه بنی ساعده
 ابو بکر صدیق استقامت و وقال فی ظننت ان علیا یصلح لذلک فاروت ان ابایه فقام
 علی و سل سیفه و قال تم یا خلیفته رسول الله قد کلمت البنی و لم یامر فی فقال ما ابی بصلی الناس
 رضینا بما رضی به رسول الله لولا انما افلا رضی الامر وینا ما و فی روایتی تمام ابو بکر خطیباً
 بعد من رسول الله صلی الله علیه و آله قال لکم ولست یخیرکم فبذلک من قبلی فقام علی و قال
 لما الا لکم قد کلمت البنی من یوخرک و اذا انجلیت انست که عمر بن الخطاب بن عباس
 را گفت که فی الواقع علی رضی علیه السلام لائق این کار است لیکن در دوسه مزاج
 بسیار است قال بن عباس کنت عندهم ففقدت نفساً حتی ظننت ان اضلعه قد
 انفرجت فقلت له ما خرج بذ النفس نیک یا امیر المؤمنین الا علی غم شدید قال فی و الله
 یا ابن عباس انی انکرت فلما در فین جبل هذا الامر بعدی ثم قال لعلک تری صاحباً لک
 قلت ما ینتم من ذلک مع جاده و سابقته و قرابته و علی قال صدقت و لکنه امر فویته
 و عابته قلت فاین است ترجمه ابن عباس میگوید که بود من نزد عمر بن الخطاب
 پس آه سردی کشید گمان بردم که شتر انانای پیلوی او از هم جدا گشت و از هم
 شکست پس گفتم نیست این آه سرد از تو یا امیر المؤمنین مگر براند و سختی گفت
 است گفنی ای ابن لاق گشت مزاجیست که مکروه می چند ارم آنرا و آن اندوه ۱۰۵

در حدیثی که در کتابها آمده است که در سقیفه بنی ساعده
 حضرت علی و ابوبکر و عمر بن الخطاب و عثمان بن عفان
 و سید القاضی و دیگران بودند و در آن وقت که ابوبکر
 در حال خطبه ای بود که حضرت علی در میان جمعیت
 ایستاده و در جواب او میفرمود که ای ابوبکر
 ایضا و در آن وقت که حضرت علی در میان جمعیت
 ایستاده و در جواب او میفرمود که ای ابوبکر
 ایضا و در آن وقت که حضرت علی در میان جمعیت
 ایستاده و در جواب او میفرمود که ای ابوبکر
 ایضا

در حدیثی که در کتابها آمده است که در سقیفه بنی ساعده
 حضرت علی و ابوبکر و عمر بن الخطاب و عثمان بن عفان
 و سید القاضی و دیگران بودند و در آن وقت که ابوبکر
 در حال خطبه ای بود که حضرت علی در میان جمعیت
 ایستاده و در جواب او میفرمود که ای ابوبکر
 ایضا و در آن وقت که حضرت علی در میان جمعیت
 ایستاده و در جواب او میفرمود که ای ابوبکر
 ایضا و در آن وقت که حضرت علی در میان جمعیت
 ایستاده و در جواب او میفرمود که ای ابوبکر
 ایضا

در حدیثی که در کتابها آمده است که در سقیفه بنی ساعده
 حضرت علی و ابوبکر و عمر بن الخطاب و عثمان بن عفان
 و سید القاضی و دیگران بودند و در آن وقت که ابوبکر
 در حال خطبه ای بود که حضرت علی در میان جمعیت
 ایستاده و در جواب او میفرمود که ای ابوبکر
 ایضا و در آن وقت که حضرت علی در میان جمعیت
 ایستاده و در جواب او میفرمود که ای ابوبکر
 ایضا و در آن وقت که حضرت علی در میان جمعیت
 ایستاده و در جواب او میفرمود که ای ابوبکر
 ایضا

حضرت ادریس علی بن ابی طالب (ع) نے اپنے فرزند حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں آ کر فرمایا کہ: یا رسول اللہ! میں نے تمہاری تعلیم حاصل کی ہے اور میں نے تمہاری باتیں سنی ہیں، اب تم میری خدمت سے رخصت ہو جاؤ۔ فرمایا: تم میری رخصت نہیں ہو سکتے، جب تک تم میرے ساتھ رہو گے۔

کہنید انم کہ ابن مرغلانث بعد از من بکترخوا ہر سید بعد از ان گفت ای ابن عباس تو نرم سید کی کہ صاحب تو علی ابن ابیطالب سزاوارست برامین کار این عباس گفت چرا سزاوارنباش علی مرتضی مر این کار را با وجود جہاد وی ہمراہ رسول خدا صلی اللہ علیہ آلمہ و سبتقت وی باسلام برہم صہما یہ خیر الوری و قرابت و سے باحضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ آلمہ و وفور علم سید و بیہمتنا گفت عمر است لغتی لیکن او مردیست کہ در مزاج وی مزاج بسیار است ابن عباس گفت پس توجہ بہ نظر داری مئی روایتہ قال عمر و یحک یا ابن عباس ادری ما صنع بائمتہ ثم قلت ولم نہست بحر انانہ قادر ان لضعف ذلک مکان اللقنہ قال فی اراک تقول ان صاحبک اعلی الناس بمعنی علیا قلت اهل اللہ وانی لا قول ذلک فی سابقۃ وعلیہ وقرابتہ وصدہ و قال انکما ذکر ت و لکنہ کثیرہ الدعا علیہ واز انجلہ سوالہ سبحی است از قثم بن العباس اخرج الحاکم عن عیسیٰ قال سالت قثم بن العباس کفیت ورت علی رسول اللہ و ذکم قال لا اسکان اولانایہ نحوقا واشدنا ہلزو ما یعنی علی مرتضی اول و اقدم ہست و لحون بر رسول خدا واشد ووا کثر ہست از نابل زوم خدمت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ آلمہ از انجلہ آہست کہ عمر بن الخطاب گفت کہ در علی نے حصلت ان کہ اگر کسی از دنیا در من بود سے بہتر بود سے اخرج الحاکم عن بی ہریرۃ قال قال عمر بن الخطاب لقد اعطی علی بن ابیطالب ثلث مائات اللین کون فی حصلتہ مننا حبیب من ان اعطی عمر النعم قبل ما ہویا امیر المؤمنین قال تزوجہ فاطمہ بنت رسول اللہ سلم وکنانہ فی لیسبی

ہر طرف سے اس کا تعجب کیا کرتے تھے کہ ایک شخص نے کہا کہ میں نے تمہاری تعلیم حاصل کی ہے اور میں نے تمہاری باتیں سنی ہیں، اب تم میری خدمت سے رخصت ہو جاؤ۔ فرمایا: تم میری رخصت نہیں ہو سکتے، جب تک تم میرے ساتھ رہو گے۔

حضرت ادریس علی بن ابی طالب (ع) نے اپنے فرزند حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں آ کر فرمایا کہ: یا رسول اللہ! میں نے تمہاری تعلیم حاصل کی ہے اور میں نے تمہاری باتیں سنی ہیں، اب تم میری خدمت سے رخصت ہو جاؤ۔ فرمایا: تم میری رخصت نہیں ہو سکتے، جب تک تم میرے ساتھ رہو گے۔

زیادہ سے زیادہ سے عیال کے لئے
 زیادہ سے زیادہ سے عیال کے لئے
 زیادہ سے زیادہ سے عیال کے لئے
 زیادہ سے زیادہ سے عیال کے لئے
 زیادہ سے زیادہ سے عیال کے لئے
 زیادہ سے زیادہ سے عیال کے لئے
 زیادہ سے زیادہ سے عیال کے لئے
 زیادہ سے زیادہ سے عیال کے لئے
 زیادہ سے زیادہ سے عیال کے لئے
 زیادہ سے زیادہ سے عیال کے لئے

و الآخرة و از انجملہ آنست کہ حضرت علی رضی فرمود من اجتمع منی کیست سزاوارتر
 از من اخرج الحاكم عن ابن عباس قال کان علی یقول فی حیوة رسول اللہ ان اللہ
 یعزل انان مات او قتل فقلتم علی عاقبا کبر و اللہ لا یقلب علی اعقابنا بعد ذہاننا
 و اللہ لکن مات او قتل لا قالین علی ما تامل علیہ سنی اموت و اللہ انی لاخوه و ولویہ
 و ابن عمہ و وارث علی من اجتمع منی و از انجملہ آنست کہ سلمی و قاصد قتیله معاویہ
 باو گفت کہ چه چیز منعی کند ترا از سب ابی تراب پس فضائل و کمالات آن ذات
 قدسی صفاتہ بیان فرمود اخرج مسلم عن عامر بن سعد بن ابی وقاص عن ابیہ
 قال مر معاویہ بن سفيان بعد انفصال استفاک ان سب ابی تراب قال اما ذکرت
 ثمانا قال من رسول اللہ فکان نسیتہ لکن لیون لی واحدہ منہن احب لی من ثمر النعم
 سمعت رسول اللہ یقول لہ و قد خلفہ فی بغض منازیہ فقال لہ علی یا رسول اللہ
 خلفتی مع النساء و الصبیان فقال لہ رسول اللہ اما ترضی ان تکون منی بنی لیسہ ہرون
 من سبی الایمان لاجنۃ بعدی و سمعته یقول یوم خیبر لاعطین ہذا الرایتہ رجلا یحب اللہ
 و رسولہ و یحب اللہ و رسولہ قال فتطاولت لہما فقال ادعوا لی علیا فاتی و ہر رمد
 فبصیق فی عینہ و وقع الرایتہ الیہ ففتح اللہ علیہ و لما نزلت ہذہ الایاتہ قلنا لہ
 ابنا زنا لہ دعا رسول اللہ علیا و فاطمہ و حسنا و حسینا فقال اللهم مولانا اہلی و از ابی ذر
 و سلمان و مقداد و ابو طفیل و غیرہ صحابہ کرام فضائل آن قدوہ انا م بسیار
 منقول است فی الصواعق اخرج احمد ان رجلا سال معاویہ عن سلسلہ فقال سال

فتنہ سے زیادہ سے عیال کے لئے
 فتنہ سے زیادہ سے عیال کے لئے
 فتنہ سے زیادہ سے عیال کے لئے
 فتنہ سے زیادہ سے عیال کے لئے
 فتنہ سے زیادہ سے عیال کے لئے
 فتنہ سے زیادہ سے عیال کے لئے
 فتنہ سے زیادہ سے عیال کے لئے
 فتنہ سے زیادہ سے عیال کے لئے
 فتنہ سے زیادہ سے عیال کے لئے
 فتنہ سے زیادہ سے عیال کے لئے

علی کا رسول اللہ و دست علی کا
 علی کا رسول اللہ و دست علی کا
 علی کا رسول اللہ و دست علی کا
 علی کا رسول اللہ و دست علی کا
 علی کا رسول اللہ و دست علی کا
 علی کا رسول اللہ و دست علی کا
 علی کا رسول اللہ و دست علی کا
 علی کا رسول اللہ و دست علی کا
 علی کا رسول اللہ و دست علی کا
 علی کا رسول اللہ و دست علی کا

در حدیث آمده است که رسول خدا صلی الله علیه و آله فرمودند که هر که مرا در راه بدرستی بخشد و مرا در راه باطلی نکند، من او را در روز قیامت پندارم که در راه باطلی گام برداشته است.

عنها علیاً فموا علم فقال یا امیر المؤمنین جویبک فیما حسب الی من حجاب علی قال
 میں ماقلت لقد کرمت رجلاً کان رسول اللہ لقیه بالعلم عزاً ولقد قال لا انت
 منی بمنزلة ہارون من موسی الا انہ بعدی وقبیلہ وی بر رسول خدا و نماز کہ علی
 عبادت است دہستی همچنین وہ ملوۃ ناقلاً مانند تجد و غیرہ و در صیام و سایر عبادت
 مشابہ رسول خدا بود رسول خدا را با وی تشبہ نمود و منی خواست کہ جدا شود و
 ملا استیزان در خانہ رسول خدا میرفت و ہر گاہ اورا می دید ہنظر بے وقلم
 مبارک پیایگی گشت و ہر گاہ از دیدار وی مسرور میشد از غایت فرح و سرور
 مگر سیف فرمود علی آمد علی آمد و کس را بجز علی رضی اللہ عنہ در وقت غضب رسول خدا وقت و
 جرات سخن نبود و خانہ او میان خانہ رسول خدا بود و بچہ از لطفها با وی نمود کسی
 المتعاملہ بنی فرمود عن ام سلمہ قالت والذی خلفت انکان علی الا قرب الناس عبد رسول اللہ
 فذکر رسول اللہ عداۃ و ليقول جار علی جار علی مرار انقالت فاطمۃ کانک بعینتی حاجتہ
 قالت فجار بید قالت ام سلمہ فظننت ان لایہ حاجتہ فخرجنا من البیت فقعدنا
 عند الباب و کنت من اونا ہم الی الباب فاکتب علیہ رسول اللہ وجعل یشا ورہ
 و بنا حیمہ ثم قبض رسول اللہ من یومہ ذلک فکان علی اقرب الناس عبد الخجی لطلبنی
 و الحاکم عن ام سلمہ قالت کان رسول اللہ اذا غضب لم یحیر احدان یطلمہ الاعلی و
 اخرج البخاری عن سعد بن عبیدہ جار رجل الی بن عمر نسأله عن علی فذکر محاسنہ
 قال ہو ذلک بیتہ اوسط بیوت البنی و عن نافع الماعلی فابن عم رسول اللہ و ختنہ

در حدیث آمده است که رسول خدا صلی الله علیه و آله فرمودند که هر که مرا در راه بدرستی بخشد و مرا در راه باطلی نکند، من او را در روز قیامت پندارم که در راه باطلی گام برداشته است.

در حدیث آمده است که رسول خدا صلی الله علیه و آله فرمودند که هر که مرا در راه بدرستی بخشد و مرا در راه باطلی نکند، من او را در روز قیامت پندارم که در راه باطلی گام برداشته است.

واشاره بيده فقال هذا بيته حيث ترون واخرج البخاري والمسلم عن ابى
حازم عن سهل بن سعد قال جاز النبي صلى الله عليه وآله بيت فاطمة فلم يجده عليه
في البيت فقال ابن ابن عمك قالت كان بيني وبينه شي فخاضت به فخرج فلم يقل احد
فقال رسول الله لاشان انظر اين هو فجاز فقال يا رسول الله هو في المسجد
راق فجاز رسول الله وهو مضطجع قد سقط رواه عن شقته واصحابه تراب فخل
رسول الله يسوع عنه ويقول قم با تراب قم با تراب يعني رسول الله ابرست
خود خال ز بدن مبارک علی مرتضی صلوات الله علی نیناد و در سیکه و زینهر
برخیز با اتراب عن بریده قال کان احب الناس الی رسول الله فاطمه
ومن الرجال علی وعن ججع بن عن عمر قال دخلت مع ابی علی عایشة فسمعنا
من وراء الحجاب وهي تسألنا عن علی فقالت تسألنی عن رجل بعد ما علم حجاب
کان احب الی رسول الله من علی ولانی الارض امرأة کانت احب الی رسول الله
من امراته اخرج هذه الاحادیث الحاكم فی المستدرک واخرج النسائی عن ابی
جعفر محمد بن علی عن ابراهیم سعد وقاص عن ابیة قال کنا عند البنی وعنده قوم
جلوس فدخل علی فلما دخل خرجوا فلما خرجوا قالوا والله ما اخرجنا وادخله
فخرجوا فدخلوا فقال والله ما انا وادخلته واخرجکم بل للهد وادخله واخرجکم فقل
می کند سعد وقاص ز پدر خود که بود یک ماهه صحابه نزد رسول خدا صلی الله علیه
وآله و نزدیک رسول خدا صلی الله علیه و آله مردمان شسته بود پس آمد علی

فدعا ان يرد
او این سخن را گفت و دعا کرد که بر او باز آید
او این سخن را گفت و دعا کرد که بر او باز آید
او این سخن را گفت و دعا کرد که بر او باز آید

او این سخن را گفت و دعا کرد که بر او باز آید
او این سخن را گفت و دعا کرد که بر او باز آید
او این سخن را گفت و دعا کرد که بر او باز آید

او این سخن را گفت و دعا کرد که بر او باز آید
او این سخن را گفت و دعا کرد که بر او باز آید
او این سخن را گفت و دعا کرد که بر او باز آید

او این سخن را گفت و دعا کرد که بر او باز آید
او این سخن را گفت و دعا کرد که بر او باز آید
او این سخن را گفت و دعا کرد که بر او باز آید

عالم است که در روایت او در بعضی موارد
درود و ادب است که از روایت او
در حدیث آمده است که او را
از جمله ائمه است که در حدیث
اروین بر او است بر این
که او یکی از ائمه است که در حدیث
بسیار است که در حدیث
عالم است که در روایت او
در حدیث آمده است که او را
از جمله ائمه است که در حدیث
اروین بر او است بر این
که او یکی از ائمه است که در حدیث
بسیار است که در حدیث

عليه السلام پس هر گاه که در آمد علی مرتضی بیرون آمد زهرا و سیه بود یکدیگرست سلامت
می کرد و می گفت منتم خدا را ما بیرون نکره رسولی اصلی الله علیه آله و دریناورد
علی مرتضی چه شده که خود بخود بیرون آمدیم پس بیانش رفتند و در آمدند بجای رسول خدا پس فرمود
دریناورد دم من علی مرتضی را و بیرون نکره دم شمارا بلکه خدا استعالی در آورد او را
و بیرون کرد شمارا و اخرج النسائی عن ابی ذر عن عمار بن عبد الله بن جابر بن عبد الله
بن جحی سمع علیا یقول کنت ادخل علی نبی الله کل لیلته فالتحان لیسلی سجع فخلت ان
لم یصلی ذن لی فخلت می فریاد علی مرتضی که همیشه در آمدم بخیمت نبی خدا هر شب
پس اگر نماز میخواند رسول الله سبحان الله می گفت تا من بر آنم که در نماز است
پس فرمودم بنماز را اگر به نماز مشغول می بود از آن میدانم مرا پس فرمودی آدمم
فی مشکاة عن علی قال کانت لی منزلة من رسول الله کمن لیلته من الخلاک آیتة علی
سبحان قول السلام علیک یا نبی الله فان شیخ الفریخت الیه ابی والادلت علیه شاه
النسائی و اخرج النسائی عن ابی الاسود و رجل اخر عن راذان قال قال کت والله
اذا سالت عطیت و اذا سکت اتیدت فرمود علی مرتضی علیه السلام تسلم بخدا که بود
آنقدر کمترت من نزد رسول که هر گاه میخواستیم چیزی را عطا میفرمود و گویم
و اگر طلب میکردم چیزی را که داشت خودت بخشید مرا و اخرج النسائی عن سلمان
بن عبد الله بن الحارث عن جده عن علی قال مررت فانانی رسول الله فدخل
علی و اتطالع علی ابی صبی ثم سبحانی ثوبید فلما رای قد بریت قام الی المسجی بی فلما

عالم است که در روایت او در بعضی موارد
درود و ادب است که از روایت او
در حدیث آمده است که او را
از جمله ائمه است که در حدیث
اروین بر او است بر این
که او یکی از ائمه است که در حدیث
بسیار است که در حدیث
عالم است که در روایت او
در حدیث آمده است که او را
از جمله ائمه است که در حدیث
اروین بر او است بر این
که او یکی از ائمه است که در حدیث
بسیار است که در حدیث

عالم است که در روایت او در بعضی موارد
درود و ادب است که از روایت او
در حدیث آمده است که او را
از جمله ائمه است که در حدیث
اروین بر او است بر این
که او یکی از ائمه است که در حدیث
بسیار است که در حدیث
عالم است که در روایت او
در حدیث آمده است که او را
از جمله ائمه است که در حدیث
اروین بر او است بر این
که او یکی از ائمه است که در حدیث
بسیار است که در حدیث

رسول خدا صلی الله علیه و آله و سلم
 و در روایتی دیگر از ابن عباس
 که در وقت نماز ایستاد و گفت
 یا علی بن ابی طالب ایستاد
 و در روایتی دیگر از ابن عباس
 که در وقت نماز ایستاد و گفت
 یا علی بن ابی طالب ایستاد

قضی صلوات تجا و فرجع الثوب و قال تم یا علی نعمت و قد برات کانام اشکاتیا
 قبل ذلک فقال سالت بی شیبانی فی سلواتی اذ اعطانی و ما سالت لنفسی شیئا
 الا قد سالت لک روایت هست از علی مرتضی که من مرخص بودم و در سورت
 تشریف آورد و به پیروی من نشست بعد از آن در چادر خود گرفت هر گاه
 که یافت آرام و تسکین در من ایستاد و رفت بسوی مسجد برای نماز و بعد از آن
 نماز باز تشریف آورد و چادر از من کشید و فرمود بایستی بر خیزی علی
 پس ایستاده شدم صحیح و تندرت گویا که نبود مرا جاری هرگز پیش ازین صبح

کم البرات و صلبا للصحنه و اطلقت امری باسم راقه اللهم

پس فرمود رسول خدا که سوال کردم من چیزی را در نماز از خدا بگردم و او مرا چیزی کرد
 خودم از خدا برای من فرسخ دو چشمم آنرا برای تو ای علی مرتضی فی المشکات عن علی قال
 گنت شاکا انتم فی رسول الله و انا قول اللهم انک ان اجلی قد حضر فارخی وان کان
 متناخرا فانفعنی وان کان بلا فاصبر فی فقال رسول الله کیف قلت فاعاد
 علیه قال تضر به برجله و قال قل اللهم عافه او اشفه شک الراوی قال نسنا
 اشتمکت و جعی بعد رواه الترمذی و قال هذا حدیث حسن صحیح و فی عین جابر
 قال ادع رسول الله علیا یوم الطائف فانتجاه فقال الناس لقد طال نواجع
 ابن عمه فقال رسول الله اکتبته و لکن الله انتجاه رواه الترمذی روایت است
 از جابر که طیبید رسول خدا در طایف علی مرتضی را و مشوره کرد با وی پس گفتند من

در روایتی دیگر از ابن عباس
 که در وقت نماز ایستاد و گفت
 یا علی بن ابی طالب ایستاد
 و در روایتی دیگر از ابن عباس
 که در وقت نماز ایستاد و گفت
 یا علی بن ابی طالب ایستاد

در روایتی دیگر از ابن عباس
 که در وقت نماز ایستاد و گفت
 یا علی بن ابی طالب ایستاد
 و در روایتی دیگر از ابن عباس
 که در وقت نماز ایستاد و گفت
 یا علی بن ابی طالب ایستاد

در روایتی دیگر از ابن عباس
 که در وقت نماز ایستاد و گفت
 یا علی بن ابی طالب ایستاد
 و در روایتی دیگر از ابن عباس
 که در وقت نماز ایستاد و گفت
 یا علی بن ابی طالب ایستاد

در این کتاب که در بیان احوال و مناقب ائمه اطهار علیهم السلام است و در بیان احوال و مناقب ائمه اطهار علیهم السلام است و در بیان احوال و مناقب ائمه اطهار علیهم السلام است

بدرستی که در از گشت مشوره رسول خدا با پسر عم وی علی مرتضی پس فرمود رسول خدا صلی الله علیه و آله در جواب ایشان که من از گفتن و مشوره نکردم با علی مرتضی صلوات الله علی بنیا و علیہ لکن خدا را از گفتن و مشوره نمود با علی و فیہ عن ام عطیة قال بعث البنی صلی الله علیه و آله بنیانیہم علی قالت سمعت رسول الله و هو را فی یدیه یقول اللهم لا تمکنی حتی یرجینی علیا رواه الترمذی ترجمه رسول خدا صلی الله علیه و آله لشکر روان ساخت بجای و بود در آن لشکر علی مرتضی پس آنحضرت هر دو دست مبارک خود را برداشت بسوی آسمان فرمود خدا یا محیران مرا آنگه بنامتس بیمن علی مرتضی بوصل او خدا باز مرا رساندند که گریه می برد دل را مان نماند - و از جمله فضائل دست که روایت کرده شده است قال عمر سمعت رسول الله صلی الله علیه و آله یقول لوان السموات و الارض وضعتانی گفته و وزن ایمان علی ارجح ایمان علی علیه السلام در مانی فصل الخطاب و غیره و عن ابن بن مالک قال كنت اخذ من رسول الله فقدم لرسول الله ففرخ مشوی فقال اللهم ایتی باحب خلقک الیک یا کل سعوی فی الطیر فقال فقلت اللهم اجعل رجلا من الانصار منی و علی فقلت ان رسول الله علی حاجته ثم جاء فقال رسول الله افتح فقل رسول الله ما حکم علی ما صنعت فقلت یا رسول الله سمعت دعاک فاجبت ان یکون رجلا من قومی فقال رسول الله ان الرجل ورجب قومنی یعنی لروایات ذلک فضل الله یوتیه من یشاء و الله ذو الفضل العظیم

در این کتاب که در بیان احوال و مناقب ائمه اطهار علیهم السلام است و در بیان احوال و مناقب ائمه اطهار علیهم السلام است و در بیان احوال و مناقب ائمه اطهار علیهم السلام است

در این کتاب که در بیان احوال و مناقب ائمه اطهار علیهم السلام است و در بیان احوال و مناقب ائمه اطهار علیهم السلام است و در بیان احوال و مناقب ائمه اطهار علیهم السلام است

خطایون که در دنیا اورا رفت
 دین بی جنبی و جبار و مقتصد و
 دوزخ جهان بی تاب بی جنبی
 فرمایند و در آخرت جزای او
 در دنیا او را در آخرت جزای او
 در دنیا او را در آخرت جزای او

و بذالحدیث فی مشکاة ایضاً بروایت الترمذی ترجمه و آیت است از انس که
 خدمت می کردم رسول خدا را و روزی به هدیه آوردند نزد آنحضرت پرنده
 کباب کرده پس فرمود آنجناب که یا برسان نزد من در بی وقت کسی را که دوست
 باشد از جمیع نعلی نزد تو که بخورد با من این کباب را پس دعا کرد انس که بگرداند
 خدا متعالی و دعوی که از عمر انصار را که بیاید و همراه رسول خدا بخورد پس آمد
 علی مرتضی صلوات الله علی نبینا وعلیه گشت انس که رسول خدا صلی الله علیه و آله
 در کار نیست و وقت ملاقات نیست پس از آن باز آمد علی مرتضی پس فرمود
 رسول خدا بکشاد در راتاد رأید علی مرتضی صلوات الله علی نبینا وعلیه و پرسید
 رسول خدا از انس که چه چیز برداشت ترا بر چیزیکه کردی با علی مرتضی و چنانچه نمودی
 و مانع آمدی عرض کرد انس تا شنیدم این دعا از تو دوست داشتم که مشرف
 شود باین دعا یکی از برادران و قوم من فرمود رسول خدا بر سئیکه هر مرد
 دوست میدارد قوم خود را این فضل خداست هر که را می خواهد برسد به
 لا مانع لما عطاءه ولا معطى لما منعه فتقوی

در شکسته پای حق بخشد پرده	همز قصه راه بکشاید در
نعم و خاطر تیر کردن نیست راه	خبر شکسته می نگیرد فضل شاه
بسی عنایات حق و خاصان حق	گر ملک باشد پشانش ورق

ایامیان آنکه در زهد و تقوی و ترک لذات دنیا و محققان شدن شهودات نفس

نفسی که در دنیا او را رفت
 دین بی جنبی و جبار و مقتصد و
 دوزخ جهان بی تاب بی جنبی
 فرمایند و در آخرت جزای او
 در دنیا او را در آخرت جزای او
 در دنیا او را در آخرت جزای او

۱۱۵

در دنیا او را در آخرت جزای او
 در دنیا او را در آخرت جزای او
 در دنیا او را در آخرت جزای او

در دنیا او را در آخرت جزای او
 در دنیا او را در آخرت جزای او
 در دنیا او را در آخرت جزای او

و خوف خدا و رعیت بعتی بر طریقه رسول خدا بود قال علی و الله لیدنیا کم نزه اهلون
 فی عیبی من عرق شزیر فی ید نجدوم هذا فی الصواعق و قیه ایضا اخرج ابو عمر عن علی
 من هذان قال قال معاویه یا ضار صفت لی علیا قال اعفنی قال تعصفته قال اما
 اذن لا بد من وصفه مکان و الله بعید المدی شدید القوی یقول فضلا و کیکم
 عد لا یفر العلم من جوانبه و یطوق الحکمة من نواحیه توحش من الدنیا و زهرتها و یأمن
 باللیل و وحشته و کان عزیز العبرة طویل الفکرة یعجب من اللباس ما خشن و فقرو من الطعام
 ما خشن و حشبه کان فینا کما حنا یحیننا اذ اسلنا و یغتابنا اذ استنا و یاتنا اذ اعدنا
 و یدیننا اذ اتنا و یخرب الید مع تقریرها یا ما و قره منا التکا و تکلمت به تبیله یعظم ال
 الدین و یقرب المساکین للطیح القوی فی باطنه لا یضعیف من عدله و اشتد شد
 لقد رایتہ فی بعض مواقف و قد ارخى اللیل سدره و غارت نجومه فابصرا علی حمیته
 بتمل کل السیم و یکی دکا الحزین و یقول یا وینا غری غیر لی لی تعرضت ام الی
 تشوقت هیات هیات قد ما ینک ثلانا لاجتة فیه نمکر تقصیر و خطرک حقیر
 آه آه من قلة الزاد و بعد السفر و وحشته الطریق فبکی معاویة و قال رحم الله
 ابا حسن و الله کان لک فلیف حزینک علیه یا ضار قال حزین من نوح و له ہانی
 حجر با تمجید روایت است کہ گفت معاویہ یضرار السدی ای ضرار
 بیان بن اوصاف علی را گفت ضرار معان دارم را گفت معاویہ البتہ بیان پاک بود
 اوصاف علی را گفت حالانہ و رافنا و مر ا بیان کردن اوصاف علی مرتضیٰ

و خوف خدا و رعیت بعتی بر طریقه رسول خدا بود قال علی و الله لیدنیا کم نزه اهلون
 فی عیبی من عرق شزیر فی ید نجدوم هذا فی الصواعق و قیه ایضا اخرج ابو عمر عن علی
 من هذان قال قال معاویه یا ضار صفت لی علیا قال اعفنی قال تعصفته قال اما
 اذن لا بد من وصفه مکان و الله بعید المدی شدید القوی یقول فضلا و کیکم
 عد لا یفر العلم من جوانبه و یطوق الحکمة من نواحیه توحش من الدنیا و زهرتها و یأمن
 باللیل و وحشته و کان عزیز العبرة طویل الفکرة یعجب من اللباس ما خشن و فقرو من الطعام
 ما خشن و حشبه کان فینا کما حنا یحیننا اذ اسلنا و یغتابنا اذ استنا و یاتنا اذ اعدنا
 و یدیننا اذ اتنا و یخرب الید مع تقریرها یا ما و قره منا التکا و تکلمت به تبیله یعظم ال
 الدین و یقرب المساکین للطیح القوی فی باطنه لا یضعیف من عدله و اشتد شد
 لقد رایتہ فی بعض مواقف و قد ارخى اللیل سدره و غارت نجومه فابصرا علی حمیته
 بتمل کل السیم و یکی دکا الحزین و یقول یا وینا غری غیر لی لی تعرضت ام الی
 تشوقت هیات هیات قد ما ینک ثلانا لاجتة فیه نمکر تقصیر و خطرک حقیر
 آه آه من قلة الزاد و بعد السفر و وحشته الطریق فبکی معاویة و قال رحم الله
 ابا حسن و الله کان لک فلیف حزینک علیه یا ضار قال حزین من نوح و له ہانی
 حجر با تمجید روایت است کہ گفت معاویہ یضرار السدی ای ضرار
 بیان بن اوصاف علی را گفت ضرار معان دارم را گفت معاویہ البتہ بیان پاک بود
 اوصاف علی را گفت حالانہ و رافنا و مر ا بیان کردن اوصاف علی مرتضیٰ

و خوف خدا و رعیت بعتی بر طریقه رسول خدا بود قال علی و الله لیدنیا کم نزه اهلون
 فی عیبی من عرق شزیر فی ید نجدوم هذا فی الصواعق و قیه ایضا اخرج ابو عمر عن علی
 من هذان قال قال معاویه یا ضار صفت لی علیا قال اعفنی قال تعصفته قال اما
 اذن لا بد من وصفه مکان و الله بعید المدی شدید القوی یقول فضلا و کیکم
 عد لا یفر العلم من جوانبه و یطوق الحکمة من نواحیه توحش من الدنیا و زهرتها و یأمن
 باللیل و وحشته و کان عزیز العبرة طویل الفکرة یعجب من اللباس ما خشن و فقرو من الطعام
 ما خشن و حشبه کان فینا کما حنا یحیننا اذ اسلنا و یغتابنا اذ استنا و یاتنا اذ اعدنا
 و یدیننا اذ اتنا و یخرب الید مع تقریرها یا ما و قره منا التکا و تکلمت به تبیله یعظم ال
 الدین و یقرب المساکین للطیح القوی فی باطنه لا یضعیف من عدله و اشتد شد
 لقد رایتہ فی بعض مواقف و قد ارخى اللیل سدره و غارت نجومه فابصرا علی حمیته
 بتمل کل السیم و یکی دکا الحزین و یقول یا وینا غری غیر لی لی تعرضت ام الی
 تشوقت هیات هیات قد ما ینک ثلانا لاجتة فیه نمکر تقصیر و خطرک حقیر
 آه آه من قلة الزاد و بعد السفر و وحشته الطریق فبکی معاویة و قال رحم الله
 ابا حسن و الله کان لک فلیف حزینک علیه یا ضار قال حزین من نوح و له ہانی
 حجر با تمجید روایت است کہ گفت معاویہ یضرار السدی ای ضرار
 بیان بن اوصاف علی را گفت ضرار معان دارم را گفت معاویہ البتہ بیان پاک بود
 اوصاف علی را گفت حالانہ و رافنا و مر ا بیان کردن اوصاف علی مرتضیٰ

بین علی و جابر بن عبد اللہ
 جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے اپنے پاس سے ایک کھجور کا ٹکڑا کھا لیا تو اس نے کہا کہ یہ کھجور کا ٹکڑا ہے جسے اللہ نے اپنے پیغمبر کے لیے نازل کیا ہے۔

صلوات اللہ علی نبینا وعلیہ تحقیق بود علی مرتضیٰ بعدہ لہدی یعنی نہایت وغایت
 نہایت کہ او صفائش در احاطہ و صفات در آید شش و ہفت روزگی
 لاتر کہ لواصف الطری خصایصہ | وان یک سابقانی کل ما و صفات

نذیر و نہ میند دگر روزگار
 او صفات علی بگفتگو ممکن نیست
 منبات علی بواجبی کے دانم
 جوان چون علی تیغ چون ذوالفقار
 گنجائش بجز در سبب ممکن نیست
 الا داد کم کہ مشکل او ممکن نیست
 و سخت و محکم بود در قوت و شجاعت آیات

بود از غایت قوت خویش
 قوت و فعل حق از زودہ سر
 نالی از حول خویش و قوت خویش
 کند پیچویشتی و رنجی بر

ومی گفت قول فیصل کہ ہمدامی کہ سخن حق را از باطل آیات
 وحی دلگیرش کہ منظر گاہ اوست
 چون خطا باشد چو دل آگاہ اوست
 وحی حق و اللہ اعلم بالصواب
 و حکم سے کہ و بعد کہ در ان سیلی وحیفی بر چھلے سے لود آیات

عدل چہ بود آب دہ شکار را
 عدل وضع نعمت بر سوغش
 ظلم چہ بود آب دادن مار را
 نی بگر بجی کہ باشد اکبش
 ہر گوسہ سیرتان و بدکاران
 دست او ابر سوجہت باران

اور روز روز میں حضرت امیر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے اپنے پاس سے ایک کھجور کا ٹکڑا کھا لیا تو اس نے کہا کہ یہ کھجور کا ٹکڑا ہے جسے اللہ نے اپنے پیغمبر کے لیے نازل کیا ہے۔
 حضرت امیر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے اپنے پاس سے ایک کھجور کا ٹکڑا کھا لیا تو اس نے کہا کہ یہ کھجور کا ٹکڑا ہے جسے اللہ نے اپنے پیغمبر کے لیے نازل کیا ہے۔
 حضرت امیر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے اپنے پاس سے ایک کھجور کا ٹکڑا کھا لیا تو اس نے کہا کہ یہ کھجور کا ٹکڑا ہے جسے اللہ نے اپنے پیغمبر کے لیے نازل کیا ہے۔
 حضرت امیر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے اپنے پاس سے ایک کھجور کا ٹکڑا کھا لیا تو اس نے کہا کہ یہ کھجور کا ٹکڑا ہے جسے اللہ نے اپنے پیغمبر کے لیے نازل کیا ہے۔

کے ساتھ اس کا ذکر ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے اپنے پاس سے ایک کھجور کا ٹکڑا کھا لیا تو اس نے کہا کہ یہ کھجور کا ٹکڑا ہے جسے اللہ نے اپنے پیغمبر کے لیے نازل کیا ہے۔

کلام من با حقین کلام حقین
صفت صلی الله علیه و آله و سلم
از روی اردوین علی مرتضی
شعرها و اشعار در این کتاب
در این کتاب اشعار و کلمات
از روی اردوین علی مرتضی
کلام من با حقین کلام حقین
صفت صلی الله علیه و آله و سلم
از روی اردوین علی مرتضی
شعرها و اشعار در این کتاب
در این کتاب اشعار و کلمات
از روی اردوین علی مرتضی

فیض آن ایبر بر همه عالم	گر بریزد نمنه نگر دو دم
و جباری بود علم از هر سلوئی وی یعنی علی مرتضی در یای عظیم علم بود که بر جانب	افاضه فیض می همیشه و اقیامت جاری خواهد ماند غنومی
علم دریائی است سجد و کنار	طالب علم است عواص بحار
هین گمش بحسب هوا این بار علم	تا به مینی در درون اسرار علم
و دولت مینی علوم انبیا	بی کتاب والدونی اوستا
و بچکید حکمت از هر کنار علی مرتضی یعنی هر سخن آنحضرت شستلبر اسرار و حکمت بود	

اشعار

آن سخنانے که از عقل گشت	بوی از گلزاران سرو گل است
آن دامنی که بران گشند	چشمه یعقوبان هم روشن کند
دل بیار آمد ز گفتار صواب	آنچنان کتشته از آمد آب
سج سلونی در دوش علم لدنی حاصلش	جان تن آب گلش با علم حکمت شناسنا
و میگفت علی مرتضی از دنیا و شوش می گشت از زینت آن	

اشعار

ترک دنیا گیر تا سلطان شوی	در نه همچون چرخ سرگردان شوی
آنچه با تو در نیاید زیر خاک	اینهمه دین بود نه دین پاک
دانش می گرفت علی مرتضی در ظلمت شرب و حشمت آن با خدا و انوس میگشت	

کلام من با حقین کلام حقین
صفت صلی الله علیه و آله و سلم
از روی اردوین علی مرتضی
شعرها و اشعار در این کتاب
در این کتاب اشعار و کلمات
از روی اردوین علی مرتضی
کلام من با حقین کلام حقین
صفت صلی الله علیه و آله و سلم
از روی اردوین علی مرتضی
شعرها و اشعار در این کتاب
در این کتاب اشعار و کلمات
از روی اردوین علی مرتضی
کلام من با حقین کلام حقین
صفت صلی الله علیه و آله و سلم
از روی اردوین علی مرتضی
شعرها و اشعار در این کتاب
در این کتاب اشعار و کلمات
از روی اردوین علی مرتضی

کلام من با حقین کلام حقین
صفت صلی الله علیه و آله و سلم
از روی اردوین علی مرتضی
شعرها و اشعار در این کتاب
در این کتاب اشعار و کلمات
از روی اردوین علی مرتضی
کلام من با حقین کلام حقین
صفت صلی الله علیه و آله و سلم
از روی اردوین علی مرتضی
شعرها و اشعار در این کتاب
در این کتاب اشعار و کلمات
از روی اردوین علی مرتضی

عبدالمطلب صلی الله علیه و آله و سلم را که در این شهر متولد شده است و او را امام زین العابدین می نامند که در روز چهارم از ماه جمادی الاول سال پنجاه و چهارم از آن نبوت در مدینه متولد شد و در روز دهم از ماه ذی القعدة سال پنجاه و هفتم از آن نبوت در مدینه متولد شد و در روز دهم از ماه ذی القعدة سال پنجاه و هفتم از آن نبوت در مدینه متولد شد

تا با ما نداشتند و سردمی هر چه عزز ملک و دین احمدی
خوش می آمد او را لباسی که درشت و کوتاهی بود و طماهی درشت که یکی
در دیگری آمیخته می شود یعنی بسوی لطیف و طعام لذیذ التفات

وسیل نداشتن امیات

زنده برگرد و دستی اسرار دان
خوش نگردد و دیگر گیری در غسل
از کف آن جان جان جامی بود
صد هزار آزاد را که دمی کرد
مغز رحمت بسته با جنس دیگر
ورزده تن در زمین چکا با
جان زخمت جلد در پریدنت
تا کند جولان برگرد آن حسن
تا یابا هم از تن خاکی نجسات
حق مرشد تبع او را ک و بهر

چون که شسته گردد این جسم گران
آن تنی را که بود جان در غفل
آن کسی دانند که روزی زنده بود
این تن کج غفلت معکوس رود
این برن اغر ذمعی می پسیر
جان کشاید بسوی بالا بها
هر گرانمی چون لسل خود از تن است
کنده تن راز پائی جان کین
سجده متواکف بر آب حیات
چون مردم از حواس بوا بسیر

و بود عالی مرتبتی صلوات الله علی نبینا وعلیه بیان ما تا تبدیلی از ما یعنی با وجود
آن بزرگی و عظمت و جاه و جلالت از لوث کبر و عورت پاک بود و در پنج چیز
تکلیف نمی نمود و جواب می داد اما هر گاه سوال می کردیم و خبر می داد ما

در این شهر متولد شد و در روز دهم از ماه ذی القعدة سال پنجاه و هفتم از آن نبوت در مدینه متولد شد و در روز دهم از ماه ذی القعدة سال پنجاه و هفتم از آن نبوت در مدینه متولد شد و در روز دهم از ماه ذی القعدة سال پنجاه و هفتم از آن نبوت در مدینه متولد شد

عبدالمطلب صلی الله علیه و آله و سلم را که در این شهر متولد شده است و او را امام زین العابدین می نامند که در روز چهارم از ماه جمادی الاول سال پنجاه و چهارم از آن نبوت در مدینه متولد شد و در روز دهم از ماه ذی القعدة سال پنجاه و هفتم از آن نبوت در مدینه متولد شد و در روز دهم از ماه ذی القعدة سال پنجاه و هفتم از آن نبوت در مدینه متولد شد

علی رضا (علیه السلام) در جواب فرمود: ای محمد بن مسلم، در حدیث آمده است که هر کس در روز قیامت بر او شهادت دهد که من در روز قیامت با او بودم، او را در بهشت با من قرار دهم.
 و در حدیث دیگر آمده است که هر کس در روز قیامت بر او شهادت دهد که من در روز قیامت با او بودم، او را در بهشت با من قرار دهم.
 و در حدیث دیگر آمده است که هر کس در روز قیامت بر او شهادت دهد که من در روز قیامت با او بودم، او را در بهشت با من قرار دهم.

و بود علی مرتضی صلوات الله علی نبینا وعلیه که غالب بود بر همه قویا و امید
 نمیداشت کسی از او یا نظر بر او بدیده و شمت و قوه و شجاعت او که قولی
 و فعلی بخیر صدق و راستی ازان نظر حق بنظمو رأیر یعنی خوف جز خدا و
 رسول از دیگری نداشت و او غالب بود و همه با مغلوب ایبات
 گفت پیغمبر علی را کای علی
 از علی آموز اسما ص عمل
 شیر حقی پہلو ائے پر د بی
 شیر حق را دان منزہ از دغل

و در حدیث دیگر آمده است که هر کس در روز قیامت بر او شهادت دهد که من در روز قیامت با او بودم، او را در بهشت با من قرار دهم.
 و در حدیث دیگر آمده است که هر کس در روز قیامت بر او شهادت دهد که من در روز قیامت با او بودم، او را در بهشت با من قرار دهم.
 و در حدیث دیگر آمده است که هر کس در روز قیامت بر او شهادت دهد که من در روز قیامت با او بودم، او را در بهشت با من قرار دهم.

و بود علی مرتضی علیه السلام که نامید بیکشت از عدل و انصاف و می
 بیچ صنعتی و عاجزی یعنی بردار غریبان و سگیمان میرسد و در هر کار صدق
 در راستی را کار می فرمود ایبات

و در حدیث دیگر آمده است که هر کس در روز قیامت بر او شهادت دهد که من در روز قیامت با او بودم، او را در بهشت با من قرار دهم.
 و در حدیث دیگر آمده است که هر کس در روز قیامت بر او شهادت دهد که من در روز قیامت با او بودم، او را در بهشت با من قرار دهم.
 و در حدیث دیگر آمده است که هر کس در روز قیامت بر او شهادت دهد که من در روز قیامت با او بودم، او را در بهشت با من قرار دهم.

از نبی بر خان رحال جواد قون
 رتبهها دانده دام دست
 همچنانکه روغن اندر عین دوغ
 تا ابر باقی بود بر جان عاق
 تا ابر باقی بود در رتقین
 صدق بین جان داد ای بقون
 از حدیث راست آرام دست
 دل نیار آمد بگفتار و دروغ
 زنگ شاکت نگ گفتار نفاق
 رنگ صدق و زنگ تقوی یقین

و در حدیث دیگر آمده است که هر کس در روز قیامت بر او شهادت دهد که من در روز قیامت با او بودم، او را در بهشت با من قرار دهم.
 و در حدیث دیگر آمده است که هر کس در روز قیامت بر او شهادت دهد که من در روز قیامت با او بودم، او را در بهشت با من قرار دهم.
 و در حدیث دیگر آمده است که هر کس در روز قیامت بر او شهادت دهد که من در روز قیامت با او بودم، او را در بهشت با من قرار دهم.

و گفت ضرار سدی که حاضر شدم در جای که وی ایستاد علی مرتضی علیه السلام
 برای عبادت خدا وقت تاریکی شب فرو رفتن ستارگان و دیدم که آن حضرت
 ریشش مبارک خود بدست خود گرفته بی قرار و بی تاب بود مانند بیانی بارگین

و در حدیث دیگر آمده است که هر کس در روز قیامت بر او شهادت دهد که من در روز قیامت با او بودم، او را در بهشت با من قرار دهم.
 و در حدیث دیگر آمده است که هر کس در روز قیامت بر او شهادت دهد که من در روز قیامت با او بودم، او را در بهشت با من قرار دهم.
 و در حدیث دیگر آمده است که هر کس در روز قیامت بر او شهادت دهد که من در روز قیامت با او بودم، او را در بهشت با من قرار دهم.

در حدیث دیگر آمده است که هر کس در روز قیامت بر او شهادت دهد که من در روز قیامت با او بودم، او را در بهشت با من قرار دهم.
 و در حدیث دیگر آمده است که هر کس در روز قیامت بر او شهادت دهد که من در روز قیامت با او بودم، او را در بهشت با من قرار دهم.
 و در حدیث دیگر آمده است که هر کس در روز قیامت بر او شهادت دهد که من در روز قیامت با او بودم، او را در بهشت با من قرار دهم.

در بیان کمال و کبریا که در حق تعالی است و در بیان عظمت و جلال او که در حق تعالی است و در بیان کرم و رحمت او که در حق تعالی است و در بیان قدرت و قوت او که در حق تعالی است و در بیان علم و دانایی او که در حق تعالی است و در بیان حکمت و تدبیر او که در حق تعالی است و در بیان جلال و کبریا او که در حق تعالی است و در بیان کرم و رحمت او که در حق تعالی است و در بیان قدرت و قوت او که در حق تعالی است و در بیان علم و دانایی او که در حق تعالی است و در بیان حکمت و تدبیر او که در حق تعالی است

گفت دنیا لهو بلعب است و شما
 خلق الطفال ندر خبرست خدا
 از لعب بیرون نیفتی کوه دسکه
 هر چه بصی ناسنای ترک و بیالی کنده
 بعد از آن آه می کشید و فرمود علی رضی صلوات الله علی نبینا وعلیه السلام
 توشه راه و زاد آخرت اندک و قلیل و سفر عقبی بس و راز و طولی و طریق
 هولناک بیخواب شد ای خالق افلاک ابیات

ایمنی گیز از جان پر خوف باش
 خوف آگس است که رانوف نیست
 لا تخافوا و ان چه خوفت و اوحق
 هر گاه که بیان کرد و ضار این اوصاف جمیل و فضائل جلیله حضرت علی مرتضی
 صلوات الله علی نبینا وعلیه السلام می آید و معاویه گفت رحمت کند خدا را با حسن
 قسم خدایم بودا بر او آسین صلوات الله علی نبینا وعلیه السلام بیان کردی توانی از
 شعر سمری

گریم گامشی رحمت رحمت الهی
 اذا الم الله المته و حسدی
 بعد از آن پرسید معاویه از ضرار شدی که چگونه است نعم و اندوه تو گوی
 ابو الحسن جعفر از جواب داد نعم و اندوه من بر مفارقت علی رضی صلوات الله علی نبینا

۱۳۴
 در بیان کمال و کبریا که در حق تعالی است و در بیان عظمت و جلال او که در حق تعالی است و در بیان کرم و رحمت او که در حق تعالی است و در بیان قدرت و قوت او که در حق تعالی است و در بیان علم و دانایی او که در حق تعالی است و در بیان حکمت و تدبیر او که در حق تعالی است و در بیان جلال و کبریا او که در حق تعالی است و در بیان کرم و رحمت او که در حق تعالی است و در بیان قدرت و قوت او که در حق تعالی است و در بیان علم و دانایی او که در حق تعالی است و در بیان حکمت و تدبیر او که در حق تعالی است

در بیان کمال و کبریا که در حق تعالی است و در بیان عظمت و جلال او که در حق تعالی است و در بیان کرم و رحمت او که در حق تعالی است و در بیان قدرت و قوت او که در حق تعالی است و در بیان علم و دانایی او که در حق تعالی است و در بیان حکمت و تدبیر او که در حق تعالی است و در بیان جلال و کبریا او که در حق تعالی است و در بیان کرم و رحمت او که در حق تعالی است و در بیان قدرت و قوت او که در حق تعالی است و در بیان علم و دانایی او که در حق تعالی است و در بیان حکمت و تدبیر او که در حق تعالی است

طرح او کا فیض و نجات خاندان
قیامت تک جاری رہے گا

وعلیہ مانند عم و اندوہ زنی است کہ ذبح کرده شود و پیشش در کنار و س
و آن زن از دیدن این حال بیقاب و بمقیر از زار زار گریان نالان بان

س

اسی در یقا اشک من در یابدی | تائثار دلبری زیبا بدی

از اخرج ابو عمر عن عبد الله بن ابی المذبل قال رايت علي خرج وعليه
خليط از می اذ او تم قميصه الى الظفر ولو اسلحه معار الى نصف الساعة ثم
عبد الله بن ابی المذبل روایت کرده است کہ دیدم علی بن ابی طالب صلوات الله
علی بنیاد و علیہ را کہ بیرون آمد روزی و بود بر روی پیرانش آمده از بیابان
ری هر گاه که در از می کرد استسین آن بر زمین را می رسید تا بناخن و وقتیکه
میگذشت استسین را می شد تا نصفه باز و تشریح می نمود و از آنجمله تفرع و جناب
اوست از شبهات اخرج ابو بکر بن ابی شیبہ بن ام کلثوم بنت علی ثالث روایت
میر ابو ذر بن اقی با تشریح قدس حسن و حسین بنیاد اول منه ترجمه نثر عیاشی
ثم امر به تقسیم ترجمه گفت ام کلثوم دختر علی بن ابیطالب صلوات الله علی بنیاد
وعلیہ دیدم روزی آورده شدند و اسلحه و مشین صلوات الله علی بنیاد و علیہ
پس رفتند حسن و حسین و گرفتند یکی از آنها پس گرفت علی مضرعی از دست ایشان و
تقسیم کرد میان مردمان و از آنجمله است کہ برای خود بیج نمیکند است و همه
در راه خدا صرف می نمود از اخرج ابو عمر قال کان علی اذا اورد و علیہ مال

این حدیث را در کتابهای معتبره
در حدیث منقوله از ابی جعفر
در حدیث منقوله از ابی جعفر
در حدیث منقوله از ابی جعفر
در حدیث منقوله از ابی جعفر
در حدیث منقوله از ابی جعفر

این حدیث را در کتابهای معتبره
در حدیث منقوله از ابی جعفر
در حدیث منقوله از ابی جعفر
در حدیث منقوله از ابی جعفر
در حدیث منقوله از ابی جعفر
در حدیث منقوله از ابی جعفر

در حدیث منقوله از ابی جعفر
در حدیث منقوله از ابی جعفر
در حدیث منقوله از ابی جعفر
در حدیث منقوله از ابی جعفر
در حدیث منقوله از ابی جعفر
در حدیث منقوله از ابی جعفر

باز عجب که در این کتاب...
و ادوی که در کتاب...
از اصفهان...
و ادوی که در کتاب...
و ادوی که در کتاب...
و ادوی که در کتاب...

انداخت که به کدام نفس اول داده شود یکی ازین حصصه با و از اخرج ابو عمر عن
بن العلماء حنی ابی عمرو بن العلاء عن ابی یعین جده قال سمعت علی بن ابیطالب یقول
ما بصبت من فیکم الا اهره القار و رة اهدی الی الیه یقان ثم نزل الی بیت المال
فتفرق کل ان فیه ثم جعل یقول اقل من کانت له قوصرة باکل منها کل مرة روایت است
که فرمود علی بن ابی طالب صلوات الله علی نبینا وعلیه که نرسیدم از غنیمت شما
مگر همین ششماه که بعد از فرستادن آنرا بسوگرم و دهقانان و شترانین آورده و پیش مال
و بیگانه کرده اند چه بود در آن بعد از آن فرمود که دستگاری یافت کسیکه
بانه او را از غنیمت جز آنکه بخورد از آن هر مرتبه که بخورد از آن غنیمت را از باب
الله غنیمت و العاشق المسکین یا خیر اشخاص آدمی است و فقر آمد امان

از بلای نفس پر حرص و عمارت	بست قدرت هر کس ساز و آرا
عجز نیست سایه پیر پیر کار	فقر ازین روغن آمد جاودان
که بتفوی ماند دست نارسان	چون لیا سر از فقر پیرا به شود
او محروم و اربے سایه شود	از اخرج ابو عمر عن ابی جنان السهمی

عن ابی یقال راایت علی بن ابیطالب علی المنبر یقول من شیئ من شیئ نسیفی ندر
فلو کان عند من ثمن ازار ما بعته فقام الیه جل فقال ما سلفک ثمن ازار حمیم
راوی میگوید که دیدم علی بن ابیطالب را بر منبر که می فرمود گویست که خرید کن از من
این شمشیر اگر می بود نزد من قیمت آزاری که محتاجم بوی نمی فرختم این شمشیر

گاه بود آن دیباچه ای چون
وزان عجب بود در میان
بچه ای که در آن
و این چنین بود که
از این جهت بود که
بچه ای که در آن
بچه ای که در آن
بچه ای که در آن

بچه ای که در آن
بچه ای که در آن
بچه ای که در آن
بچه ای که در آن
بچه ای که در آن
بچه ای که در آن
بچه ای که در آن
بچه ای که در آن

بچه ای که در آن
بچه ای که در آن
بچه ای که در آن
بچه ای که در آن
بچه ای که در آن
بچه ای که در آن
بچه ای که در آن
بچه ای که در آن

مجلس تالیف تفسیر المیزان کبیر... خطبہ امام علی (ع)... حضرت علی (ع) سے خطاب... اور حضرت رسول (ص) کے ساتھ... حضرت امیر (ع) سے خطاب... حضرت فاطمہ (ع) سے خطاب... حضرت زینب (ع) سے خطاب... حضرت سہیل (ع) سے خطاب... حضرت مہر... حضرت سحر... حضرت شہین... حضرت عقیقہ... حضرت کعبہ... حضرت کعبہ... حضرت کعبہ...

بیان فضیلت وحی درست از احادیث سابقہ معلوم شد و از انجا آنت است کہ بر اسے
 حضرت فاطمہ زہرا علیہا السلام مروا نیکہ از اجلاس صحابہ خیر العوری بودند خواست گذار
 نمودند بر چه اجابت نرسید و با مرقد اورا رسول مد حضرت علی مرتضی صلوات اللہ
 علی نبینا وعلیہ و آلیہ و سلم زوج فرمود و در انشاء آن فضیلت علی مرتضی بیان نمود از اخرج انسانی
 فی خصائص علی عن عبدالرحمن بن ہریرہ قال قال خطیب ابو کر و عمر فاطمہ علیہا السلام
 فقال رسول اللہ انما صنیعہ وخطیبہا علی فرجہا عن ابی ہریرہ قال قالت فاطمہ سوال اللہ
 زوجتی من علی و مر فقیر ل مال لہ فقال یا فاطمہ انما ترضین ان امرء عرج و جل طلع الی اہل البیت
 فاحسار جلیین احدہما ابوک و الآخر بعلک خرجه الطبرانی فی الکبیر و الخطیب عن ابی ہریرہ
 ترجمہ حضرت فاطمہ زہرا علیہا السلام عرض کر دو کہ یا رسول اللہ کنج من بامر وی کردی کہ
 فقیر است و مال ندارد و در جوابش فرمود کہ حق جل و علا متوجہ بسوسے اہل بین
 گردید پس برگزید و مرد را یکی ازان دو مرد بد است محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ و سلم
 برگزیدہ حق علی مرتضی ایماست نفس سول محبتی زوج تو ای ایسا کہ تا ہم تمام مطف
 صاحب نام ہل تے ہ عالی علم والا ہم شہید خد امیر اعم ہ شاہ عرب ماہ عمر سلطان جملہ
 اولیا ہ و در وقت نزول یہ کریمہ انما انت منذر و کل قوم ہاد یسوخدا اصلے اللہ
 علیہ وآلہ و سلم حق علی مرتضی صلوات اللہ علی نبینا و علیہ و سلم کرد کہ ان رسول اللہ منذر و انت
 الہادی غرض جملہ اوصاف در شان او ہ کہ گنست تعالی ز احسان او
 و اخرج احمد و الطبرانی فی الکبیر عن معقل بن یسار ان النبی صلی اللہ علیہ وآلہ و سلم قال

کبیر خطبہ امام علی (ع)... حضرت علی (ع) سے خطاب... اور حضرت رسول (ص) کے ساتھ... حضرت امیر (ع) سے خطاب... حضرت فاطمہ (ع) سے خطاب... حضرت زینب (ع) سے خطاب... حضرت سہیل (ع) سے خطاب... حضرت مہر... حضرت سحر... حضرت شہین... حضرت عقیقہ... حضرت کعبہ... حضرت کعبہ... حضرت کعبہ...

مجلس تالیف تفسیر المیزان کبیر... خطبہ امام علی (ع)... حضرت علی (ع) سے خطاب... اور حضرت رسول (ص) کے ساتھ... حضرت امیر (ع) سے خطاب... حضرت فاطمہ (ع) سے خطاب... حضرت زینب (ع) سے خطاب... حضرت سہیل (ع) سے خطاب... حضرت مہر... حضرت سحر... حضرت شہین... حضرت عقیقہ... حضرت کعبہ... حضرت کعبہ... حضرت کعبہ...

که حضرت محمد صلی الله علیه و آله از آن جهت که از آن روایت شده است که این حدیث در آن روز...

لعاظمی من زوجها من علی الاثرین کنی زو جیک اقدم امتی مسلما و اکثرهم
علما و اعظمهم علما و اخرج النسائی فی خصائص علی و الحاكم عن عباده بن عبد الله قال سمعت
علیاً یقول لانا عباده و اخو رسول الله و انا الصديق الاکبر و فی روایة انا الفاروق اعظم
لا یتولونی بعدی الا کا ذب و ذاک الحدیث صحیح علی راسی الحاكم و قال النبی النظر الی وجهه علی
عبادة و ذکر علی عبادة و صحیح الحاكم و عن ابن عباس قال رسول الله علی الصديق الاکبر
و ذاک الفاروق بن الائمة یفرق بین الحق و الباطل و ذاک العیوب المومنین رسول خداداد
حق علی رضی فرمود که این صدیق اکبر و ابن فاروق اعظم است که فرق میکند میان
حق و باطل پس باین هر دو لقب سید الوری علی رضی را لقب ساخت فی احوال
کان ابو بکر کثیراً نظر علی وجهه علی فسألت عائشة فقالت سمعت رسول الله یصلع
یقول النظر الی وجهه علی عبادة و انه حدیث حسن و اخرج الدلمی عن عائشة ان النبی
صلی الله علیه و آله و سلم قال خیر اخوتی علی و خیر اعمامی حمزة و ذکر علی عبادة و صحیح
الخطیب عن البراء و الدلمی عن ابن عباس ان النبی صلی الله علیه و آله قال علی منی
مبشیر لیراسی من بدنی و اخرج الحسکی عن انس قال بینما النبی صلی الله علیه و آله
فی المسجد اذ قبل علی فسلم ثم وقف نیظر موضعا یجلس فیه و نظر صلعم سنی و جوه
اصحابه ایهم یوسف له و کان ابو بکر عن عینیة فنخرج له عن مجلسه و قال یسنا یا ایها
یجلس بین النبی و بین ابو بکر فرفعت اسرورته و جبهه النبی و قال یا ابا کرنا یرت
افضل لاهل الفضل الا ذ و افضل ملا جارا ابو بکر و عمر زیارة تلبنی بعد و فاته

۱۳۳

که در حدیث آمده است که این حدیث در آن روز...
و این حدیث صحیح است...
و این حدیث صحیح است...

و این حدیث صحیح است...
و این حدیث صحیح است...

و این حدیث صحیح است...
و این حدیث صحیح است...

وہاں دیدار عقل و تکیہ کا معنی
یعنی اس میں ہونا چاہئے کہ عقول
کا ہونا چاہئے اور اس سے مراد
ہے کہ عقل کے ساتھ ساتھ اس میں
وہاں سے اس کا معنی ہے اور اس
کی تکیہ کے ساتھ ساتھ اس میں
یعنی اس میں ہونا چاہئے کہ عقل
کا ہونا چاہئے اور اس سے مراد
ہے کہ عقل کے ساتھ ساتھ اس میں
وہاں سے اس کا معنی ہے اور اس
کی تکیہ کے ساتھ ساتھ اس میں

رای الحاکم و فی الترمذی عن علی قال النبى ان اول من يدخل الجنة انا و انت
و فاطمة و حسن و محسن قلت فممن قال من و را کیم یعنی فرمود صلعم اول کسی کہ
در جنت داخل خواهد شد من و تو و فاطمة و حسن و محسن علیلم السلام است
پس عرض کرد علی مرتضی علیہ السلام سبحان ما کلام وقت و جنت داخل خواهند شد
فرمود عقب شما بلا فاصلہ مترجم من حسب اللهم اجعلنی من مجهم و تابعهم فی دخل
الجنة بجزتم و برکتهم تو گو ما را بان شہ بانسیت ہا باکر بیان کا باوجود
نمیت ہا من و قال النبى صلى الله عليه وآله بعثت الانبياء يوم القيامة على النبي
و بعثت الصالح على ناقمة كما يوافق بالمؤمنين من صحابہ البشيرة و بعثت فاطمة و حسن
و الحسين على ناقتين من نوق الجنة و علی ابن ابي طالب على ناقتي و اما على البرق و
بعثت بلا على ناقمة فينادي بالاذان حتى اذ بلغ اشهد ان محمدا رسول الله شهد
جميع الخلق من الاولين و الآخرين و هذا الحديث صحيح على شرط مسلم و اخرج المدا
فظن ان على كالم للسته الذين جعل عمر الامر شورى بينهم كطامطو بلا ان كالم
باعد بن حكيم احد قال رسول الله انتم قسم الجنة و النار يوم القيمة غيري
قالوا اللهم ولا في معناه ما رواه غيره عن علي الرضا انه صلعم قال لانت قسم الجنة
و النار يوم القيمة بقول النار نهالي و هذا ك و روى ابن سلمان ان ابابكر قال
سمعت رسول الله يقول لا يجوز احد الصراط الا من كتب له على الجواز و حديث
آمد کہ روز قیامت حقیقہ عالی اختیار بدست علی مرتضی خواهد داد و تحت اس

یعنی اس میں ہونا چاہئے کہ عقل
کا ہونا چاہئے اور اس سے مراد
ہے کہ عقل کے ساتھ ساتھ اس میں
وہاں سے اس کا معنی ہے اور اس
کی تکیہ کے ساتھ ساتھ اس میں
یعنی اس میں ہونا چاہئے کہ عقل
کا ہونا چاہئے اور اس سے مراد
ہے کہ عقل کے ساتھ ساتھ اس میں
وہاں سے اس کا معنی ہے اور اس
کی تکیہ کے ساتھ ساتھ اس میں
یعنی اس میں ہونا چاہئے کہ عقل
کا ہونا چاہئے اور اس سے مراد
ہے کہ عقل کے ساتھ ساتھ اس میں
وہاں سے اس کا معنی ہے اور اس
کی تکیہ کے ساتھ ساتھ اس میں
یعنی اس میں ہونا چاہئے کہ عقل
کا ہونا چاہئے اور اس سے مراد
ہے کہ عقل کے ساتھ ساتھ اس میں
وہاں سے اس کا معنی ہے اور اس
کی تکیہ کے ساتھ ساتھ اس میں

۱۲۵

اول من يدخل الجنة انا و انت
و فاطمة و حسن و محسن قلت فممن
قال من و را کیم یعنی فرمود صلعم
اول کسی کہ در جنت داخل خواهد
شد من و تو و فاطمة و حسن و محسن
علیلم السلام است پس عرض کرد علی
مرتضی علیہ السلام سبحان ما کلام
وقت و جنت داخل خواهند شد فرمود
عقب شما بلا فاصلہ مترجم من حسب
اللهم اجعلنی من مجهم و تابعهم فی
دخل الجنة بجزتم و برکتهم تو گو ما
را بان شہ بانسیت ہا باکر بیان کا
باوجود نمیت ہا من و قال النبى صلى
الله عليه وآله بعثت الانبياء يوم
القيامة على النبي و بعثت الصالح على
ناقمة كما يوافق بالمؤمنين من
صحابہ البشيرة و بعثت فاطمة و حسن
و الحسين على ناقتين من نوق الجنة
و علی ابن ابي طالب على ناقتي و اما
على البرق و بعثت بلا على ناقمة فينادي
بالاذان حتى اذ بلغ اشهد ان محمدا
رسول الله شهد جميع الخلق من
الاولين و الآخرين و هذا الحديث
صحيح على شرط مسلم و اخرج المدا
فظن ان على كالم للسته الذين جعل
عمر الامر شورى بينهم كطامطو بلا
ان كالم باعد بن حكيم احد قال رسول
الله انتم قسم الجنة و النار يوم
القيمة غيري قالوا اللهم ولا في
معناه ما رواه غيره عن علي الرضا
انه صلعم قال لانت قسم الجنة و
النار يوم القيمة بقول النار نهالي
و هذا ك و روى ابن سلمان ان
ابابكر قال سمعت رسول الله يقول
لا يجوز احد الصراط الا من كتب له
على الجواز و حديث آمد کہ روز قیامت
حقیقہ عالی اختیار بدست علی مرتضی
خواهد داد و تحت اس

باین آیت را گوشتهای نگاهدارنده فرمود رسول خدا علیه رضی خواستم از خدا که
بگردد اندک گوشتهای ترا یا علی نگاهدارنده حضرت علی می فرماید که انسان روزی پنج چیز
فراموش کرد مدام و اصل انسان گرد من نگردد و رواه احمد بن ابی انجمی عن
علی علیه السلام آورده اند که ابی بنی نضر در خطب آمده بود و خداری بعد از
تقسیم باقی ماند و عمر بن الخطاب به یاران خطاب کرد که چه باید کرد این مال را
یاران گفتند ای امیر المؤمنین باز دیشتم ترا از ماش قوت اهل و عیال و تجارت
و غیره پس این مال برای نیست و احتیاج خود صرف فرمایس عمر بن الخطاب
متوجه بجانب علی رضی صلوات الله علی نبینا وعلیه اشتهت و فرمود که چیزی فرمای
تو یا علی علیه رضی جواب داد که یاران بخدمت تو عرض کردند باز عمر بن الخطاب
گفت بگو بر فرموده تو عمل خواهم کرد پس علی رضی علیه السلام یاد و بانید که
رسول خدا صلوات الله علیهم مال را نگاه نمیداشت و هر گاه که مرگ می شد و هیچ باقی نمی ماند
سرو و رمیک دید فرمود عمر راست فرمودی یا علی دانند لا شکر الا الله

این آیت را گوشتهای نگاهدارنده فرمود رسول خدا علیه رضی خواستم از خدا که
بگردد اندک گوشتهای ترا یا علی نگاهدارنده حضرت علی می فرماید که انسان روزی پنج چیز
فراموش کرد مدام و اصل انسان گرد من نگردد و رواه احمد بن ابی انجمی عن
علی علیه السلام آورده اند که ابی بنی نضر در خطب آمده بود و خداری بعد از
تقسیم باقی ماند و عمر بن الخطاب به یاران خطاب کرد که چه باید کرد این مال را
یاران گفتند ای امیر المؤمنین باز دیشتم ترا از ماش قوت اهل و عیال و تجارت
و غیره پس این مال برای نیست و احتیاج خود صرف فرمایس عمر بن الخطاب
متوجه بجانب علی رضی صلوات الله علی نبینا وعلیه اشتهت و فرمود که چیزی فرمای
تو یا علی علیه رضی جواب داد که یاران بخدمت تو عرض کردند باز عمر بن الخطاب
گفت بگو بر فرموده تو عمل خواهم کرد پس علی رضی علیه السلام یاد و بانید که
رسول خدا صلوات الله علیهم مال را نگاه نمیداشت و هر گاه که مرگ می شد و هیچ باقی نمی ماند
سرو و رمیک دید فرمود عمر راست فرمودی یا علی دانند لا شکر الا الله

فصل در ذکر نماز و نمازخانه و در ذکر کتاب و در چشم ابرو

شکر منعم واجب آمد در خود	در نه بکشاید در چشم ابرو
شکر کن مرثاکر آن را بنده باش	پیش ایشان مرد شو یا بنده باش

و بود عمر بن الخطاب که پناه می جست بجز از مسئله که در آن مشکله تا علی رضی
نبی بود شکر

پیش خست همان آسمان کنان
عبدی که اس مخلص بود کند
سایه بگشاید بر او سایه
مهر خورشید بر او نور
کس که در راه او گم شود
بسیار راه او را نشان
کس که در راه او گم شود
بسیار راه او را نشان
کس که در راه او گم شود
بسیار راه او را نشان

این است که در حدیث آمده است که هر که از این کتاب بخواند...
 در این کتاب آمده است که هر که از این کتاب بخواند...
 در این کتاب آمده است که هر که از این کتاب بخواند...

ای نقاشی تو چه سبب هر سوال
 اشکال از تو صل شودنی قبل وقال
 از اخرج ابو عمر بن سعید بن المسیب قال کان عمر بن الخطاب قد اصابه من معضاه ليس فيلسا
 ابو جرح قال به عمر وقال في الجذبة التي امر بها جرحا وفي رجم التي وضعت تحت يمينه
 فاد عمر جرحا فقال له على اني الله يقول علمه فيما لثلاثون شهرا الحدیث وقال
 ان الله رفع القلم عن المجنون فقال لولا على الملك عمر ترجم جميع بن الخطاب نحو مستنفا
 له زن مجنون و زنی را که بعد از شش ماه باه فرزند او آورده بود و سنسلسا که بعد از قضی
 قشقه بخت آورده و فرموده علمه و قصه اله قتلون شهر الحدیث یعنی محل شش ماه
 بهم شود چنانچه ازین آیه که می برمی آید و حقیقتا له مجنون را مرفوع القلم ساخته
 بر و مواخذه تریج چیز نیست پس از رجم مجنون که خلاف شیخ بود و عمر بن الخطاب
 را از داشت پس گفت عمر بن الخطاب اگر نمی بود علی مرفعی هلاک میشد عمر
 بن الخطاب بر کرات و مراتب این کلمه را فرموده اخرج ابو عمر بن عبد الله بن مسعود
 انما حدثت ان قضی اهل المدينة علی ابن ابی طالب عبد الله بن مسعود و گفت که
 بودیم ما مایه که می گفتیم با هم دیگر که رئیس حکم کنندگان اهل مدینه به کتاب خدا
 و سنت رسول الله علی مرفعی است و رسول خدا هم در حق وی فرمود که اقتضام
 علی بن ابی طالب نه اکل فی ازاله الخفاء و غیره از اخرج ابو عمر بن ابی الطفیل قال
 شدت علیا یخطب هو یقول سلونی عن کتاب الله فوائده ما من آیه الا انا
 اعلم لیل نزلت ام نهار فی سهل ام فی جبل بوطفیل روایت می کند که حاضر شد م

این است که در حدیث آمده است که هر که از این کتاب بخواند...
 در این کتاب آمده است که هر که از این کتاب بخواند...
 در این کتاب آمده است که هر که از این کتاب بخواند...

این است که در حدیث آمده است که هر که از این کتاب بخواند...
 در این کتاب آمده است که هر که از این کتاب بخواند...
 در این کتاب آمده است که هر که از این کتاب بخواند...

بخدمت علی رضی اللہ عنہ در حالیکہ خطبہ میخواند می فرمود پیرسید از من حقیقت کتاب
خدا را قسم خداست مرا که نیست هیچ آیتی مگر آنکه من می دانم اینک در شب فرود
آمده است یا در روز و در دشت یا در لوه و فی فضل الخطاب بی غده الحسن السالم
رجع عمرالی قول علی ثم قال عجزت النساء ان تلدن مثل علی بن ابیطالب لولا علی
لماک عمرو و سقندی جل علی و علی جالساً فی مجلس عرس قد انتفت الی علی عمر نقال یا
ابا حسن قم فاجلس مع خصمک فقام علی فجلس مع خصم فیاظر انضرت الرجل و وج
علی الی مجلسه فلبس بصر التیغری و وجهه فقال یا ابا الحسن الخ اراک تتغیر انک رمت ماکان
قال نعم یا امیر المؤمنین قال ولم ذاک قال لا اناک لیتی جفیرة شمسی فاک قلت لی قم یا
ابا الحسن ولم تقبل قم یا علی فاجلس مع خصمک فاقدم عمر براس علی و قیل بن عیینة ثم قال
یا بی انتم کلمه در انا الله عزوجل وکم اخربنا من الظلمات الی النور و اذا خرج ابوع
عن سعید بن المسیب قال کان احد من الناس یقول سلونی غیر علی بن ابی طالب
ابوعمر از سعید بن المسیب ارد که سعید بن المسیب گفت که بخیر علی رضی الله عنه گفت
که سلونی قبل ان تقصدونی و چگونه کسی نه گفت در یا علی که علی بود و دیگر

بماصل آن زسیده بهت

فقطهای ناکشوده مانده بود	از گفت انا تحسنا بر کشود
و عن عبد الله بن مسعود ان القرآن انزل علی سبعة احرف باسما حروف اللام قطر و بطن قال علی بن ابی طالب عنده من علم الظاهر و الباطن از عبد الله بن مسعود	

بخدمت علی رضی الله عنه در حالیکه خطبہ میخواند می فرمود پیرسید از من حقیقت کتاب خدا را قسم خداست مرا که نیست هیچ آیتی مگر آنکه من می دانم اینک در شب فرود آمده است یا در روز و در دشت یا در لوه و فی فضل الخطاب بی غده الحسن السالم رجع عمرالی قول علی ثم قال عجزت النساء ان تلدن مثل علی بن ابیطالب لولا علی لماک عمرو و سقندی جل علی و علی جالساً فی مجلس عرس قد انتفت الی علی عمر نقال یا ابا حسن قم فاجلس مع خصمک فقام علی فجلس مع خصم فیاظر انضرت الرجل و وج علی الی مجلسه فلبس بصر التیغری و وجهه فقال یا ابا الحسن الخ اراک تتغیر انک رمت ماکان قال نعم یا امیر المؤمنین قال ولم ذاک قال لا اناک لیتی جفیرة شمسی فاک قلت لی قم یا ابا الحسن ولم تقبل قم یا علی فاجلس مع خصمک فاقدم عمر براس علی و قیل بن عیینة ثم قال یا بی انتم کلمه در انا الله عزوجل وکم اخربنا من الظلمات الی النور و اذا خرج ابوع عن سعید بن المسیب قال کان احد من الناس یقول سلونی غیر علی بن ابی طالب ابوعمر از سعید بن المسیب ارد که سعید بن المسیب گفت که بخیر علی رضی الله عنه گفت که سلونی قبل ان تقصدونی و چگونه کسی نه گفت در یا علی که علی بود و دیگر

بخدمت علی رضی الله عنه در حالیکه خطبہ میخواند می فرمود پیرسید از من حقیقت کتاب خدا را قسم خداست مرا که نیست هیچ آیتی مگر آنکه من می دانم اینک در شب فرود آمده است یا در روز و در دشت یا در لوه و فی فضل الخطاب بی غده الحسن السالم رجع عمرالی قول علی ثم قال عجزت النساء ان تلدن مثل علی بن ابیطالب لولا علی لماک عمرو و سقندی جل علی و علی جالساً فی مجلس عرس قد انتفت الی علی عمر نقال یا ابا حسن قم فاجلس مع خصمک فقام علی فجلس مع خصم فیاظر انضرت الرجل و وج علی الی مجلسه فلبس بصر التیغری و وجهه فقال یا ابا الحسن الخ اراک تتغیر انک رمت ماکان قال نعم یا امیر المؤمنین قال ولم ذاک قال لا اناک لیتی جفیرة شمسی فاک قلت لی قم یا ابا الحسن ولم تقبل قم یا علی فاجلس مع خصمک فاقدم عمر براس علی و قیل بن عیینة ثم قال یا بی انتم کلمه در انا الله عزوجل وکم اخربنا من الظلمات الی النور و اذا خرج ابوع عن سعید بن المسیب قال کان احد من الناس یقول سلونی غیر علی بن ابی طالب ابوعمر از سعید بن المسیب ارد که سعید بن المسیب گفت که بخیر علی رضی الله عنه گفت که سلونی قبل ان تقصدونی و چگونه کسی نه گفت در یا علی که علی بود و دیگر

بخدمت علی رضی الله عنه در حالیکه خطبہ میخواند می فرمود پیرسید از من حقیقت کتاب خدا را قسم خداست مرا که نیست هیچ آیتی مگر آنکه من می دانم اینک در شب فرود آمده است یا در روز و در دشت یا در لوه و فی فضل الخطاب بی غده الحسن السالم رجع عمرالی قول علی ثم قال عجزت النساء ان تلدن مثل علی بن ابیطالب لولا علی لماک عمرو و سقندی جل علی و علی جالساً فی مجلس عرس قد انتفت الی علی عمر نقال یا ابا حسن قم فاجلس مع خصمک فقام علی فجلس مع خصم فیاظر انضرت الرجل و وج علی الی مجلسه فلبس بصر التیغری و وجهه فقال یا ابا الحسن الخ اراک تتغیر انک رمت ماکان قال نعم یا امیر المؤمنین قال ولم ذاک قال لا اناک لیتی جفیرة شمسی فاک قلت لی قم یا ابا الحسن ولم تقبل قم یا علی فاجلس مع خصمک فاقدم عمر براس علی و قیل بن عیینة ثم قال یا بی انتم کلمه در انا الله عزوجل وکم اخربنا من الظلمات الی النور و اذا خرج ابوع عن سعید بن المسیب قال کان احد من الناس یقول سلونی غیر علی بن ابی طالب ابوعمر از سعید بن المسیب ارد که سعید بن المسیب گفت که بخیر علی رضی الله عنه گفت که سلونی قبل ان تقصدونی و چگونه کسی نه گفت در یا علی که علی بود و دیگر

روایت است که قرآن بر هفت حرف نازل شد و هر یک را ظاهر و باطن است
 و علی ابن ابی طالب عالم ظاهر و باطن است قال الله تعالی لا تطب ولا یابس
 الا فی کتاب مبین و علی تفسیر راعی هفت بطن قرآن بود و همه چیز طب یا بس که
 در قرآن نزول نمود و حیطه علم آن امام العالمین بود و از اخرج ابو عمر عن
 عبد الله بن عباس قال والله لقد اعطی علی بن ابی طالب تسعة عشر العسل
 و انتم و الیه لقد شارکتوه فی العشر العاشرة و من الاربعةین لتاج الاسلام و علی اعلم
 بذکاک الخبر و قال و اذا ثبت لنا الشی عن علی لم يعدل لی غیره و سوال کبار الصحاب
 و رجوعهم لی فتاداه و اقواله فی المواطن الکثیرة و المسائل المعضلات مشهورة
 هذه فی فضل الخطاب و غیره گفت ابن عباس قسم خدا هر آینه داده شده
 نه حصه علم علی مرتضی از ده حصه شریک از صحابه و غیره مردمان در ده حصه از آن
 و نه حصه مخصوص بن عباس است و آن بحسبیت ذخار و دیگران مانند انار

بطن است که در قرآن نازل شد و هر یک را ظاهر و باطن است
 و علی ابن ابی طالب عالم ظاهر و باطن است قال الله تعالی لا تطب ولا یابس
 الا فی کتاب مبین و علی تفسیر راعی هفت بطن قرآن بود و همه چیز طب یا بس که
 در قرآن نزول نمود و حیطه علم آن امام العالمین بود و از اخرج ابو عمر عن
 عبد الله بن عباس قال والله لقد اعطی علی بن ابی طالب تسعة عشر العسل
 و انتم و الیه لقد شارکتوه فی العشر العاشرة و من الاربعةین لتاج الاسلام و علی اعلم
 بذکاک الخبر و قال و اذا ثبت لنا الشی عن علی لم يعدل لی غیره و سوال کبار الصحاب
 و رجوعهم لی فتاداه و اقواله فی المواطن الکثیرة و المسائل المعضلات مشهورة
 هذه فی فضل الخطاب و غیره گفت ابن عباس قسم خدا هر آینه داده شده
 نه حصه علم علی مرتضی از ده حصه شریک از صحابه و غیره مردمان در ده حصه از آن
 و نه حصه مخصوص بن عباس است و آن بحسبیت ذخار و دیگران مانند انار

آیات

علی بحسبیت ز الطاف آلمی	گرفتیش از مه تا بسا بی
چراغ علم روشن کرده اوست	ز مهرش یافت ره جانب دوست
سرشاهان عالم خاک پایش	بی اعانت بکج جان را فدایش
و از انچه حدت ذهن و سرعت انتقال باخذ حکم سیدانست و این در فصله	
قضا یا مصروف میکرد و تحقیق ثابت گشته از رسول الله صلی الله علیه و آله بوجوده	

روایت است که قرآن بر هفت حرف نازل شد و هر یک را ظاهر و باطن است
 و علی ابن ابی طالب عالم ظاهر و باطن است قال الله تعالی لا تطب ولا یابس
 الا فی کتاب مبین و علی تفسیر راعی هفت بطن قرآن بود و همه چیز طب یا بس که
 در قرآن نزول نمود و حیطه علم آن امام العالمین بود و از اخرج ابو عمر عن
 عبد الله بن عباس قال والله لقد اعطی علی بن ابی طالب تسعة عشر العسل
 و انتم و الیه لقد شارکتوه فی العشر العاشرة و من الاربعةین لتاج الاسلام و علی اعلم
 بذکاک الخبر و قال و اذا ثبت لنا الشی عن علی لم يعدل لی غیره و سوال کبار الصحاب
 و رجوعهم لی فتاداه و اقواله فی المواطن الکثیرة و المسائل المعضلات مشهورة
 هذه فی فضل الخطاب و غیره گفت ابن عباس قسم خدا هر آینه داده شده
 نه حصه علم علی مرتضی از ده حصه شریک از صحابه و غیره مردمان در ده حصه از آن
 و نه حصه مخصوص بن عباس است و آن بحسبیت ذخار و دیگران مانند انار

متعدده که فرمود که قضی و اعلم بکتاب الله و سنت رسول الله میان شما با
 علی مرتضی است و ابن عباس از عمر بن الخطاب ابی است می کند که قضی میان صحابه
 علی مرتضی است و کلام وی در تفسیر قرآن با سائید صحیح بسیار است و مملو از ادب
 کتب کبار اخرج ابن سعد و غیره عن ابی الطفیل عن علی قال و الله ما نزلت
 الا ایة الا اقلعت فیما نزلت و این نزلت ان نزلی و هب لی قلبیا عقولا و لسانا
 تا طفا فرمود علی مرتضی که نازل نشد هیچ آیتیه مگر آنکه میدانم و ریزن یک نازل
 شد و در مکانی که نازل شد و در شان شخصی که نازل شد بدرستی خدا تعالی
 عطا فرموده است مرا ولی عاقل و دانا که هر چه میخواهم از قرآن برمی آرم و
 زبانه داده است گویا که از ان افاضت فیض بر عالم میکند از اخرج ابن کثیر
 عن محمد بن سیرین قال لما توفي رسول الله صلى الله عليه و آله ابطأ و علی عن البیة
 فلقیه ابو بکر فقال کرهت امارتی فقال لا و لکن آیت لا ارمی بر دای الا
 الی الصلوة حتی اجمع القرآن فرموا انه کتبه علی تریله قال محلو حسب فلک
 الکتب لینا کان فیله علم و الی داود از محمد بن سیرین که از مشاهیر تابعین است
 می آرد که هر گاه وفات یافت رسول خدا و مقرر گشت خلافت بر ابی بکر صدیق
 توقف کرد علی مرتضی در بیعتش پس ملاقات کرد با وی ابو بکر صدیق و گفت
 ای انا خوش آمد ترا امارت من ای علی مرتضی فرمود نه لکن من قسم خودم و بر خود
 لازم گرفتیم که چادر بدوش بگیریم و بر بخیریم مگر برای نماز پنجگانه تا آنکه جمیع کتب

صحیح است که در حدیث آمده است که ابی بکر صدیق
 را در آن وقت که ابی بکر صدیق را در آن وقت
 که ابی بکر صدیق را در آن وقت که ابی بکر
 صدیق را در آن وقت که ابی بکر صدیق را در آن وقت

روایت است که ابی بکر صدیق را در آن وقت
 که ابی بکر صدیق را در آن وقت که ابی بکر
 صدیق را در آن وقت که ابی بکر صدیق را در آن وقت
 که ابی بکر صدیق را در آن وقت که ابی بکر
 صدیق را در آن وقت که ابی بکر صدیق را در آن وقت

۱۳۱

روایت است که ابی بکر صدیق را در آن وقت
 که ابی بکر صدیق را در آن وقت که ابی بکر
 صدیق را در آن وقت که ابی بکر صدیق را در آن وقت

روایت است که ابی بکر صدیق را در آن وقت
 که ابی بکر صدیق را در آن وقت که ابی بکر
 صدیق را در آن وقت که ابی بکر صدیق را در آن وقت

مختصر فی شرح لغت فارسی
امیر المومنین علی بن ابی طالب
مختصر فی شرح لغت فارسی
امیر المومنین علی بن ابی طالب
مختصر فی شرح لغت فارسی
امیر المومنین علی بن ابی طالب

قال قال وخطت علی امیر المومنین علی بن ابی طالب صلوات الله علی بنیت
وعلیه فی رایتیه سطر قائم منقلبت فیتم تهتکریا امیر المومنین فقال لی سمعت بیلکم
بزیاجیما فاروت ان اضع کتانی فی الصور المعربیه فقلت ان فعلت بفرافینا
ووقیبت قینا بزه المقتیه ثم اتیته بعد ثلاث نالقی الی صحیفه فینا اسم المومن
الرسیم الیکام کل اسم وفعل وحرف فالاسم ما ابتا عن المسمی والفعل ما ابتا عن
المسوی والحرف ما ابتا عن معنی الیین یهتک فی الاصل ثم قال لی اتبعه وزودیة کما وقع
لاک واعلم یا ابی اسامه ان الاشیاء ثلثه فیما یهتک فی الیسیر بظاہر ولا یهتک فی الجوال
تجمعت منهن شیا وعرضتها علیہ وکان فی ذلک حروف المنصه فذکرت
سما ن ان وان ولینت ولعل وکان ولم اذکر لکن فقال لہم ترکتما فقلت لہم
احبنا منہما فقال بل ہی منہما فزبانا قال السیوطی فی تاریخہ فی حویہ
الحيوان روى ان علیا وضع لہن الکلام علی ثلثه اضرب اسم فعل وحرف
ثم وضع لید قال ثم علی ہذا وی النحر نحو الان یا ابی اسامه قال سما وزب علیا فی ان
اضع نحو ما وضع فہی لذلک نحو ابی اسامه وکان من سادات الناس صیحت
علیا وشدت معہ فینہم وکان کل الرجال راہا واعز بہ عقلا ویدر من الشجر المحزون
قیل لہل شدد معا ویتہ یرر قال نعم لکن من الجباب الاخrod منہم توجید
وصفات زبانی داشت صبیح وان صیحت وخطب وی علیہ اسم یهتکی
وصضرت علی قرصی صلوات الله علی بنیتا وعلیہ میان صحابہ سیدلوروی بان زبان

۱۴۳

مختصر فی شرح لغت فارسی
امیر المومنین علی بن ابی طالب
مختصر فی شرح لغت فارسی
امیر المومنین علی بن ابی طالب
مختصر فی شرح لغت فارسی
امیر المومنین علی بن ابی طالب
مختصر فی شرح لغت فارسی
امیر المومنین علی بن ابی طالب

مختصر فی شرح لغت فارسی
امیر المومنین علی بن ابی طالب
مختصر فی شرح لغت فارسی
امیر المومنین علی بن ابی طالب
مختصر فی شرح لغت فارسی
امیر المومنین علی بن ابی طالب

طولی که در این باب در بعضی کلمات
جمله عظمون حضرت عارفان است
آنطور که در بعضی کلمات
آنطور که در بعضی کلمات
آنطور که در بعضی کلمات

متفرد است گویا در باب توحید و صفات ازین کلام متکلم اول دست و روی
علیه السلام دوران مقالات از اصل اجمال که در سنته سنینه انبیا است تفصیلش
بر آورده لیکن متاخران بر آنموالی تسبیح نکند و بنمایند و شمالا افتادند و در باب
تقصیرت بجزی بود بنفایت و سجع اما شتغال و در ایام خلافت بجزی تفصیل
آن باز داشت قال الجبئید جمله شد شیخانی الاصول و البهار علی المفضی و رسم
فصاحت و طرز بلاغت و خطب آورده است از آن انحراف و فضل
الخطاب لقدوة اهل الصفا و اجمیر محمد باقر باقریه سوره قال الجبئید امیر المؤمنین
علی بن ابیطالب که تفرغ الذیاء و الحروب لثقل البیاعة من هذا العلم یعنی علم التصوف
مالا یقوم للقلوب و ذلك مرار علی عماله کیا و قال الجبئید صاحبانی هذا الامر
الذی اشار الی انضمامه القلوب و اوی الی مایا شر لعله بعد نبینا صلعم علی ابن
ابطالب و فضل الخطاب آورده که امام علی بن ابی طالب عارفان بود و همه
است را اتفاق است که هر علی را انقاس نمی بود و مر او را سخنانست که پیش
از وی کسی نگفته و از پس وی کسی مثل آن نیاورده است تا بدینجا که روزی
بر منبر بر آمده گفت سلونی عمادون العرش فان من الجوارح عظامها هذا العباب
رسول الله صلی الله علیه و آله و سلم فی فی نهر اما ذوقنی رسول الله ذوقا فوالذی
لفسی سیده لو اذن لاهل التوریه و الانجیل ان تکلموا بضعف و سواة فاخبرت
لما یها مضد فانی علی ذلک و کان فی المجلس هل یقال و قلت الیما فی فقال و علی

دین دوزخ کافران است
دین دوزخ کافران است
دین دوزخ کافران است
دین دوزخ کافران است
دین دوزخ کافران است

در دوازده جلد است و در هر یک از این کلمات
در دوازده جلد است و در هر یک از این کلمات
در دوازده جلد است و در هر یک از این کلمات
در دوازده جلد است و در هر یک از این کلمات
در دوازده جلد است و در هر یک از این کلمات

این کتاب در بیان فضیلت و مناقب ائمه اطهار علیهم السلام و در بیان احوال و سیرت آن بزرگواران است
 و در بیان فضیلت و مناقب ائمه اطهار علیهم السلام و در بیان احوال و سیرت آن بزرگواران است
 و در بیان فضیلت و مناقب ائمه اطهار علیهم السلام و در بیان احوال و سیرت آن بزرگواران است

این باجرار فرمود علی مرتضی صاحب ستمه نان را آنچه که میداد ترا بار تو از در
 چرا که رفتی و حال نیکه نان های او پیشتر از نان های توست برود بر تقسیم او
 رحمتی شو گفت و اشد راضی بخوابم شد مگر بجای که مرست دران در هم با علی
 مرتضی فرمود حق تو نیست مگر یک درهم بیست در هم باقی حق اوست گفت آن مرد
 که سبحان الله یا سیر المؤمنین او میداد مراسمه در هم و راضی نشدم و تو از شاه
 فرمودی مگر گفتن آن تا هم را منی کشتم حالامی فرمای که حق من نیست مگر یک درهم
 سخت بجهت چه چراغ فرمود علی مرتضی علیه السلام میداد بتو بر حق تو سه در هم صلحا
 و احسانا و تو گفتی که راضی نمیشوم الا بحق و حق تو نیست مگر یک درهم آن مرد عرض کرد
 بیان فرما و جهان تا قبول کنم فرموده تو بدل و جان فرمود علی مرتضی علیه السلام
 که آیا بنود همگی هشت نان که آن هم بست و چهار ثلث باشد و خور دید شما
 سه سس آن را و معلوم نیست که کدام یکی از شما کم خورده و کدام یکی زیاده پس
 حمل بید کرد و بر خوردن شما هر سه علی السویه گفت رست فرمودی فرمود پس
 خوردی تو هشت ثلث از نه ثلث خود و یار تو هشت ثلث خورد و از پارتزده
 ثلث خود و آن مرد خورد هشت ثلث یک ثلث از تو و هفت ثلث از یار تو
 درین صورت هر دو همی عوض هر ثلثی از ثلث پس حق خود را در باب و از
 باطل روی جابجا نزد حق معترف گشت و عرض کرد که اکنون بدل راضی شدم

۱۳۸

حضرت فاروق بن ابی طالب
 در بیان فضیلت و مناقب ائمه اطهار علیهم السلام
 و در بیان احوال و سیرت آن بزرگواران است
 و در بیان فضیلت و مناقب ائمه اطهار علیهم السلام
 و در بیان احوال و سیرت آن بزرگواران است

این کتاب در بیان فضیلت و مناقب ائمه اطهار علیهم السلام و در بیان احوال و سیرت آن بزرگواران است
 و در بیان فضیلت و مناقب ائمه اطهار علیهم السلام و در بیان احوال و سیرت آن بزرگواران است
 و در بیان فضیلت و مناقب ائمه اطهار علیهم السلام و در بیان احوال و سیرت آن بزرگواران است

منافق در او است چون منافق
را در دنیا و آخرت نکند
با او معامله کند و در
نار است و در آیه
یوسف است که منافق
را در دنیا و آخرت نکند
با او معامله کند و در
نار است و در آیه

قسم خداست ترا ای عمر بن الخطاب که منم کنی میانه ما و بگذارد ما را بر علی مرتضی علیه السلام تا فیصل کند آن قدوه اهل قضا محاصمه را پس فرستاد عمر بن الخطاب هر دو را بخدمت علی علیه السلام آنحضرت بنور باطن دریابنت فرمود که این هر دو مرد مکر کرده اند و آن زن ساده را فریب داده اند پس متوجه بانزو و محاصم شده فرمود آیا گفتندی بودید شما میان زن که نزدی امانت را سبکی از ماتا که نیاید آن و گیر نیز آن عرض کرد بلی گفتندی بودم فرمود علی مرتضی که مال تو نذر دامت برو و بسیار صاحب خود را تا بید هم مال را بشما پس آنمزد نام شد و باز گفت ایسات بندگن خاص علام الغیوب

در درون دل در آید چون خیال
آنگه واقف گشت بر امر او
آنگه بر افلاک رفتارش بود
و عن علی آن رسول الله بعثتلی

کلیات آنست که هر کس با منافق
در دنیا و آخرت نکند
با او معامله کند و در
نار است و در آیه
یوسف است که منافق
را در دنیا و آخرت نکند
با او معامله کند و در
نار است و در آیه

۱۵۲
حکایت بر او که
را در دنیا و آخرت نکند
با او معامله کند و در
نار است و در آیه
یوسف است که منافق
را در دنیا و آخرت نکند
با او معامله کند و در
نار است و در آیه

الیوم فوجدنا ربعة و نعوای حرة حضرت لیه عطا زد و اینها اسد اسقطا و لا
فتعلق باختر و تعلق الاخر بالاخر حتی تسقط الاربعة فخرجهم الاسد و ما تو امن
جراحتة فتنازع اولیا و هم حتی کاودا تفتلون فقال علی انا افضی بنیک فان فضیتم
فمولى قضا و الاما حجت بعصمک عن بعض حتی یا تو ارسول الله لیتقضی بنیک لجمعا من
القبائل الذین همرو الیبیر ریلج الدنیه و ثلثا لوصفها و ویتة کاطة فلما ول ریلج الکرم

منافق در او است چون منافق
را در دنیا و آخرت نکند
با او معامله کند و در
نار است و در آیه
یوسف است که منافق
را در دنیا و آخرت نکند
با او معامله کند و در
نار است و در آیه

لانه اهلك من فوقه والذى يليه ثلثا لانه اهلك من فوقه ولثالث نصف لانه
 اهلك من فوقه والاربع الدية الكاطية فايوان يرصوا فاتوا رسول الله
 فلقوا عنه مقام ابراهيم فقصوا عليه فقال اتاقتضى عليكم واهبتي رواه فقال
 رجل من القوم ان عليا قضي بيننا فلما قصوا القصة اجازة روايت است
 از علي مرتضى عليه السلام كفر ستاد مرسل خدا بجانب مين پس در كوداني
 كه مردمان كنده بودند تا شير را شكار كنند افتادند چهار كس دروي بنحوه كه
 افتاد مردسه و او نخت بدگري و آن ديگر بدگري تا چهار كس افتادند
 و زخمي كرد آنها را شير و مردن بد زخمهاي آن و در ارثان آنها با هم مجادله
 كردند تا بمقتله كشيده فرمود علي مرتضى من حكم مي كنم ميانه شما اگر راضي شويد بينما
 و الا نگذارم شمارا تا ميايسد در حضور رسول خدا صلي الله عليه وآله تا حكم كند
 ميانه شما و حكم من اينست كه گيريد از هر دوي كه كنده اند اين كودان را
 چهار يكي از خون بها و سه يكي از انجمن زان و يك خون بهاي تمام و كامل
 پس بد هديه و ارثان كسيكه اول كودان افتاد چهار يك خون بها را
 زيرا كه او هلاك ساخته مردسه را كه بالاي او بود و بوي او نخته و به سببه
 متصل او ست سه يك خون بها چه او هلاك ساخته است بالاي خود را و بسوم
 نصف خون بها آنم هلاك ساخته بالاي خود را و براي چهارم خون بهاي
 كامل است زيرا كه خود هلاك گشته و كسي را هلاك نكرده پس راضي نشدند

حضرت امير مومنان عليه السلام در جواب فرمودند
 رسول خدا صلي الله عليه وآله فرمودند
 در وقت اجازت كند بندين و استا و سبب
 زياده و بائي با سبب بندين و استا و سبب
 و اول در وقت اجازت كند بندين و استا و سبب
 بندين و استا و سبب بندين و استا و سبب

حضرت امير مومنان عليه السلام فرمودند
 در وقت اجازت كند بندين و استا و سبب
 بندين و استا و سبب بندين و استا و سبب
 بندين و استا و سبب بندين و استا و سبب
 بندين و استا و سبب بندين و استا و سبب

حضرت امير مومنان عليه السلام فرمودند
 در وقت اجازت كند بندين و استا و سبب
 بندين و استا و سبب بندين و استا و سبب
 بندين و استا و سبب بندين و استا و سبب
 بندين و استا و سبب بندين و استا و سبب
 بندين و استا و سبب بندين و استا و سبب

حضرت امير مومنان عليه السلام فرمودند
 در وقت اجازت كند بندين و استا و سبب
 بندين و استا و سبب بندين و استا و سبب
 بندين و استا و سبب بندين و استا و سبب
 بندين و استا و سبب بندين و استا و سبب
 بندين و استا و سبب بندين و استا و سبب

۱۵۳

از روی راجی که او را در میان
 از روی راجی که او را در میان
 از روی راجی که او را در میان
 از روی راجی که او را در میان

خواهر افتاد و کودک را با حواله خواهیم کرد و از وی دو صده ز قیمت کودک
 خواهیم گرفت پس عرض کردند این ماجرا را بجانب محمد مصطفی صلی الله علیه و آله
 و سلم فرمود یعنی یا کم درین باب حکم خدا که آنچه که حکم کرد بان علی مرتضی و عن
 حمید بن عبد الله بن زید المذنی قال قال کر عند النبي صلی الله علیه و آله قضاء قضی
 به علی فاجب النبي فقال الحمد لله الذي جعل فينا الحكمة اهل البيت لعين رسولنا
 از حکم علی مرتضی خوش و مسرور می گشت و می فرمود شکر خدا که گردانید حکمت
 در اهل بیت ما و باز چندین بار نفس نفیس علی مرتضی مطرح اشعه برکات حضرت
 نبویه علیه الصلوة و السلام گشته و در حق او معجزات باهره بر نعمات کثیره
 ظهور فرمود و فیض الهی محبت نبوت را در کار او نمود تا بسیاری از
 مقامات آنحضرت از قوه بفعل آمد اشعار

لأن مداحي زين حضرت نمی از مردم
 از زبان خلق بر ناید صفات ذات تم
 ای ثناخوان تو ایند از زمان مصطفی
 در بر آید نبود الا جز لسان مصطفی

در باب فضل القضاء

و قتیکه در اطراف من فرستاد التماس کرد و یا رسول الله تعنی الی قوم
 ذو لسان و اتا شاب لا اعلم القضاء فوضع رسول الله یره علی صدره
 و قال ان الله یبدیک ثبث لسانک الحدیث و فی اخره فما اشکل علی قضاء
 بعد ذلک و فی لفظ شکت فی قضاء و فی روایتیته نازلت قاضیا و در باب

بجا از حضرت زین العابدین
 بنام محمد مصطفی صلی الله علیه و آله
 و سلم فرمود یعنی یا کم درین
 باب حکم خدا که آنچه که حکم
 کرد بان علی مرتضی و عن حمید
 بن عبد الله بن زید المذنی قال
 قال کر عند النبي صلی الله علیه
 و آله قضاء قضی به علی فاجب
 النبي فقال الحمد لله الذي جعل
 فينا الحكمة اهل البيت لعين
 رسولنا از حکم علی مرتضی خوش
 و مسرور می گشت و می فرمود
 شکر خدا که گردانید حکمت در
 اهل بیت ما و باز چندین بار
 نفس نفیس علی مرتضی مطرح
 اشعه برکات حضرت نبویه علیه
 الصلوة و السلام گشته و در حق
 او معجزات باهره بر نعمات کثیره
 ظهور فرمود و فیض الهی محبت
 نبوت را در کار او نمود تا
 بسیاری از مقامات آنحضرت
 از قوه بفعل آمد اشعار
 لأن مداحي زين حضرت نمی از
 مردم از زبان خلق بر ناید
 صفات ذات تم ای ثناخوان
 تو ایند از زمان مصطفی در
 بر آید نبود الا جز لسان
 مصطفی
 در باب فضل القضاء
 و قتیکه در اطراف من فرستاد
 التماس کرد و یا رسول الله
 تعنی الی قوم ذو لسان و اتا
 شاب لا اعلم القضاء فوضع
 رسول الله یره علی صدره و
 قال ان الله یبدیک ثبث لسانک
 الحدیث و فی اخره فما اشکل
 علی قضاء بعد ذلک و فی لفظ
 شکت فی قضاء و فی روایتیته
 نازلت قاضیا و در باب

از روی راجی که او را در میان
 از روی راجی که او را در میان
 از روی راجی که او را در میان
 از روی راجی که او را در میان

کتب معتبره
 در بیان فضائل ائمه
 و احوال و مناقب آن بزرگواران
 و در بیان فضائل و مناقب ائمه
 و احوال و مناقب آن بزرگواران
 و در بیان فضائل و مناقب ائمه
 و احوال و مناقب آن بزرگواران
 و در بیان فضائل و مناقب ائمه
 و احوال و مناقب آن بزرگواران

در بیان فضائل ائمه
 و احوال و مناقب آن بزرگواران
 و در بیان فضائل و مناقب ائمه
 و احوال و مناقب آن بزرگواران
 و در بیان فضائل و مناقب ائمه
 و احوال و مناقب آن بزرگواران

قرآن عظیم رسول خدا صلی الله علیه و آله علی مرتضی علیه السلام را نماز نافله تسبیح
 فرموده اند که ترمذی از ابن عباس روایت کرده و برای دفع نسیان
 بسیار نافع است و در باب حفظ سنت و عاف فرمود که بار خدا یا اذن او را
 اذن و اعمیه گردان و برای رفع رمد دعا که دعا لعلی ما رمدت منذ تغفل
 الی بنی صلی الله علیه و آله فی عینی اخر جده احمدی و در حق او این دعا فرمود اللهم
 اذهب حره و برده و بعد ازین دعا علی مرتضی علیه السلام در زمستان لباس
 تابستان و در تابستان لباس زمستان می پوشید و از سره یا درگر با حضرت
 نمی شنید و یکبار مرخص بود برای شفا او دعا فرمود فی الحال صحت یافت
 و چون با حضرت فاطمه زهرا تزویج کرد دعا فرمود جعل الله منکما الکتیبه الطیبه
 و بارک فیكما قال المنیر الله لقد اخرج الله منکما الکتیبه الطیبه پیدا کند
 خداستقالتی از شما ای علی مرتضی و فاطمه زهرا اولاد کثیر پاک و پاکیزه بركت
 و هر در میان شما لغت انس قسم خدا برون آورد خدا از علی مرتضی و فاطمه
 زهرا اولاد کثیر طیب و طاهر و پاک و پاکیزه فی الواقع آنچه عصمت و عظمت
 و کمالات و رفیع درجات حقیقتاً با ولاد مجد حضرت سید کائنات
 عطا فرمود نصیب دیگر می گجاست

بر ترا انداز خوشتر در کرسی سما | سالکان مقصد صدق و صفها
 حکمت او پیش از آنست که باحصار در آید و چگونه میسر شود احصاؤان

در بیان فضائل ائمه
 و احوال و مناقب آن بزرگواران
 و در بیان فضائل و مناقب ائمه
 و احوال و مناقب آن بزرگواران
 و در بیان فضائل و مناقب ائمه
 و احوال و مناقب آن بزرگواران

در حالیکه سید انبیاء فرموده باشد خدا را در الحکمة و علی بابها و اما در تفسیر
العلم و علی بابها لیکن تمینا و تبرکاً فی آرزو فرستی نمی آری که اخرج ابو سعید عن
ابی سحیح قال علی کلمات لور حاتم المظنی فبین لانتضمت من قبیل ان تدرکوا مثلک من
لفظ ابی سحیح محدث که فرموده است علی مرتضی کلمات را که اگر سوار شوید
شماره و یک و سیر کنید بحد کعبه شوالا غر شو و از سیر و از مشرق تا مغرب
بگردید و بنوا هبید یافت مانند آن کلمات که فرموده است علی مرتضی
صلوات الله علی بنینا و علیه آله و از جمله کلمات آنحضرت است ما بر جوا
عبد الاریه و لا یخف یخاف الا ذنبه و لا یستجی من لا یعلم ان یتعلم و لا یتجی
اذا سئل عما لا یعلم ان یقول الله اعلم و اعلموا ان منکر لکما الصبر من الایمان
کمنزلة الراس من الجسد فاذا ذهب الراس ذهب الجسد و اذا ذهب
الصبر ذهب الایمان و عن زید بن الحارث عن رجل من بنی عامر قال قال
علی انما اغان علیکم اثنتين طول الامل و اتباع الهوی فان طول الامل منسی
الماضیة و ان اتباع الهوی یصد عن الحق و ان الدنیا قدر تحلت مدبرة
و ان الآخرة قد جاءت مقبلية و لكل واحد منهما بنون فکونوا من ابناء
الآخرة فان الیوم عمل و لاحساب و عند احساب و لا عمل و عن عطارد بن ابی
ریاح قال کان علی بن ابی طالب اذا بعث سریته ولی امره یاجلنا فاصحابه
فقال اوصیک بتقوی الیه لا بدک من لقاءه و لا تنتمی لک دونه و هو یملک

کتاب الایمان
در بیان فضیلت علم
و تقوی
و در بیان
کلمات علی مرتضی
عنه السلام
در بیان
تفسیر علم
و تقوی
و در بیان
کلمات
علی مرتضی
عنه السلام
در بیان
تفسیر علم
و تقوی

علی مرتضی
عنه السلام
در بیان
تفسیر علم
و تقوی
و در بیان
کلمات
علی مرتضی
عنه السلام
در بیان
تفسیر علم
و تقوی

۱۵۶
در بیان
تفسیر علم
و تقوی
و در بیان
کلمات
علی مرتضی
عنه السلام
در بیان
تفسیر علم
و تقوی

در بیان
تفسیر علم
و تقوی
و در بیان
کلمات
علی مرتضی
عنه السلام
در بیان
تفسیر علم
و تقوی

بسیار در مکتب
بسیار در مکتب
بسیار در مکتب
بسیار در مکتب

بسیار در مکتب
بسیار در مکتب
بسیار در مکتب
بسیار در مکتب

بسیار در مکتب
بسیار در مکتب
بسیار در مکتب
بسیار در مکتب

جان بسله علمای است این	که برانی من کم در یوم دین
قیمت هر کاله میدانی که چیت	قیمت خود در اندانی حقیقی است
تو همیدانی بخوزد لا بجوز	خود ندانی تو بخوزی با مجوز
آن رو این ناروادانی بلیک	تور وایانار وای من تو نیک
گر تودانی قیمت علمای است این	زانت بگشاید و دیده قیمت این

لامرودة الكذب الامواب مع ترك المشورة - لاسو و مع الاستقام الجبر
انقب من العبر لاراحة مع الحمد للماسد منتطاط من لا ذنب له

آیات

در حسد گم در ترا در ره گلو	در حسد المیس را با باشد غلو
کوز آدم تنگ دارد در حسد	باسعادت جنگ دارد در حسد
چون گنی بر بس حسد مکر و حسد	زان حسد دل راسیاهی هار سد
هر که را باشد مزاج و طبع سست	او نخواهد چکس را تندرست
هر که را دید از حال چپ راست	از حسد تو بخش آمد در دوخت
چین کمالی دست آورد تا تو هم	از کمال دیگران نیفتی نعم
بر نسیم فانی و مال و جسد	چون همین سوزند عامه و حسد
خود حسد نظر همان و عیب گیر است	بلکه از جسمه بدیها بدتر است

بسیار در مکتب
بسیار در مکتب
بسیار در مکتب
بسیار در مکتب

بسیار در مکتب
بسیار در مکتب
بسیار در مکتب
بسیار در مکتب

بسیار در مکتب
بسیار در مکتب
بسیار در مکتب
بسیار در مکتب

بلی که آتش در همه آفاق رزد
وز ادب معصوم و پاک آمرک
بے ادب محروم ماندا ز لطف پ
شد عزة از بی زجرأت رد بابا
اندرین حضرت نذر اد اعتبار

بے ادب تنهانه خود را داشت بد
از ادب پر نور گشته است این فلک
از خدا جویم تو فینق ادب
بزرگساختی لسون آفتاب
جز حضور و بندگی و اضطراب

بلی که آتش در همه آفاق رزد
وز ادب معصوم و پاک آمرک
بے ادب محروم ماندا ز لطف پ
شد عزة از بی زجرأت رد بابا
اندرین حضرت نذر اد اعتبار

بے ادب تنهانه خود را داشت بد
از ادب پر نور گشته است این فلک
از خدا جویم تو فینق ادب
بزرگساختی لسون آفتاب
جز حضور و بندگی و اضطراب

بلی که آتش در همه آفاق رزد
وز ادب معصوم و پاک آمرک
بے ادب محروم ماندا ز لطف پ
شد عزة از بی زجرأت رد بابا
اندرین حضرت نذر اد اعتبار

بے ادب تنهانه خود را داشت بد
از ادب پر نور گشته است این فلک
از خدا جویم تو فینق ادب
بزرگساختی لسون آفتاب
جز حضور و بندگی و اضطراب

بلی که آتش در همه آفاق رزد
وز ادب معصوم و پاک آمرک
بے ادب محروم ماندا ز لطف پ
شد عزة از بی زجرأت رد بابا
اندرین حضرت نذر اد اعتبار

بے ادب تنهانه خود را داشت بد
از ادب پر نور گشته است این فلک
از خدا جویم تو فینق ادب
بزرگساختی لسون آفتاب
جز حضور و بندگی و اضطراب

بلی که آتش در همه آفاق رزد
وز ادب معصوم و پاک آمرک
بے ادب محروم ماندا ز لطف پ
شد عزة از بی زجرأت رد بابا
اندرین حضرت نذر اد اعتبار

بے ادب تنهانه خود را داشت بد
از ادب پر نور گشته است این فلک
از خدا جویم تو فینق ادب
بزرگساختی لسون آفتاب
جز حضور و بندگی و اضطراب

بلی که آتش در همه آفاق رزد
وز ادب معصوم و پاک آمرک
بے ادب محروم ماندا ز لطف پ
شد عزة از بی زجرأت رد بابا
اندرین حضرت نذر اد اعتبار

بے ادب تنهانه خود را داشت بد
از ادب پر نور گشته است این فلک
از خدا جویم تو فینق ادب
بزرگساختی لسون آفتاب
جز حضور و بندگی و اضطراب

بلی که آتش در همه آفاق رزد
وز ادب معصوم و پاک آمرک
بے ادب محروم ماندا ز لطف پ
شد عزة از بی زجرأت رد بابا
اندرین حضرت نذر اد اعتبار

بے ادب تنهانه خود را داشت بد
از ادب پر نور گشته است این فلک
از خدا جویم تو فینق ادب
بزرگساختی لسون آفتاب
جز حضور و بندگی و اضطراب

في الطير شيء الا هو يوضع بعضهما ولو يعلم العيا في في جوفها من البركة ثم يلقى بها
 ذلك فاطلوا الناس بالسنتكم وجسادكم وزايلوهم باعمالكم وقلوبكم فان لم يرد
 ما كتب وهو يوم القيمة مع من اجب اخرج عن علي كونه القبول العمل اشد
 اهما ما منكم بالعمل فانه ان نقل على نقل مع التقوى وكفيت نقل على لم يقبل
 واخرج عن يحيى بن جده قال علي بن ابى طالب يا حملة القرآن اعلموا به
 فان العالم من علم ثم عمل وعلم ووافق عليه وسلكوا اقوام يحلون العلم
 لا يجاوزوا تراهم يحترف سريرهم علمانهم ويجالفت علمهم علمهم بجالسون خلقا
 فيها هي بعضهم بعضا حتى ان الرجل يفض على عليه ان يحلس في غيره ولا يدعوه
 او ليك لا يصعد اعمالهم في مجالسهم تلك الاله اللده واخرج عن علي قيل له انسخا
 قال ما كان ابتداء ما ما كان عن مسلة خييار وتكرم واخرج عن علي قال خذ المعصية
 الوهن في العبادة والضيقة في المعيشة والنقض في اللذة واخرج عن الجارح
 قال رجل جابى الى علي فقال خبرني عن القدر قال طريق مظلم لا تسلكه قال
 اخبرني عن القدر قال بحميمق لا تجرني عن القدر قال لسر الله قد خفي
 عليك فلا تغتشمه قال خبرني عن القدر قال يا ايها السائل ان الله خلقك لما
 يشاء اذ لما شئت قال بل لما يشاء قال فيستعلك فيما يشاء واخرج عن علي
 ان للكلمات نهايات فلا بد لاصدا و انك من ان نيتة اليها فينتج للعاقل انه
 اذا اصابه نكبة ان لا يتالمها حتى ينقضي مرثا فان في رزنها قيل القضاء مرثا

حضرت فاروق بن ابى طالب رضي الله عنه
 وكان ابراراً قاضياً
 وكان عليه السلام يمشي في الأسواق
 وكان يقول من اصابه نكبة
 فليذكر الله في رزقه
 فان الله لا يضل رزقه
 وانما يضل من ضل نفسه
 وكان يقول من اصابه نكبة
 فليذكر الله في رزقه
 فان الله لا يضل رزقه
 وانما يضل من ضل نفسه

من اصابه نكبة
 فليذكر الله في رزقه
 فان الله لا يضل رزقه
 وانما يضل من ضل نفسه
 وكان يقول من اصابه نكبة
 فليذكر الله في رزقه
 فان الله لا يضل رزقه
 وانما يضل من ضل نفسه

من اصابه نكبة
 فليذكر الله في رزقه
 فان الله لا يضل رزقه
 وانما يضل من ضل نفسه
 وكان يقول من اصابه نكبة
 فليذكر الله في رزقه
 فان الله لا يضل رزقه
 وانما يضل من ضل نفسه

من اصابه نكبة
 فليذكر الله في رزقه
 فان الله لا يضل رزقه
 وانما يضل من ضل نفسه
 وكان يقول من اصابه نكبة
 فليذكر الله في رزقه
 فان الله لا يضل رزقه
 وانما يضل من ضل نفسه

فصل با کرامات و کشف معینات و خوارق عادات مانند معجزات سرور
 کائنات بی حد و بی شمار و معروف بدرجه تواتر رسیده حاجت تحریر ندارد
 و کم کس است که رجوع بخواب و نیاز بجناب آن مشککشاهی راه هدایای تقوی
 داشت و از بلا و محن نجات یافت و از بجا است که کاتب این سطور خادم
 علمای بن محمد سید نور الله قلبه بنور الصدق و البیقین وزیر شفاعت سید المرسلین
 صلی الله علیه و آله الطیبین الطاهرین فی یوم الدین بمرض صعب متعالی بود و از
 دو او مدوا و معالجه سودی روی نمی نمود بلکه روز بروز در غم و غم و غم و غم
 می افزود روز و شب قلی بود و اضطراب بخطر آن لحظه آرام داشت و خواب
 تا شبته بهمین استیلا اقبلا و شده بلامین النوم و ایقطه دید که جناب حضرت علی
 مرتضی صلوات الله علی نبینا وعلیه وآله مشککشاهی شغفا با جماعه کثیره و جم غفیره
 تشریف فرمائند و این عاصی پر معاصی را بشرف بقای جمال جهان براری
 خود مشرف ساختند این بیدست و پایبای سرور دیده احوال پر احتمال
 خود را بمرض آن چاره گریز کارگان رسانید و رجال با عجز و اللعی دست
 مبارک خود را از آستین نور آنگین بر آورد و انگشت شهادت مصدر
 سعادت را بر پهلوی این احقر مضطرب خسته و شکسته زد و فرمودند
 برو و شفا یافتی شادان و فرحان بوصول بن نعمت عظمای برکت شمول از
 خواب حبت و خود را صحیح و تندرست یافت و اصلا اثری از بیماری نداشت

کرامات و کشف معینات و خوارق عادات مانند معجزات سرور کائنات بی حد و بی شمار و معروف بدرجه تواتر رسیده حاجت تحریر ندارد و کم کس است که رجوع بخواب و نیاز بجناب آن مشککشاهی راه هدایای تقوی داشت و از بلا و محن نجات یافت و از بجا است که کاتب این سطور خادم علمای بن محمد سید نور الله قلبه بنور الصدق و البیقین وزیر شفاعت سید المرسلین صلی الله علیه و آله الطیبین الطاهرین فی یوم الدین بمرض صعب متعالی بود و از دو او مدوا و معالجه سودی روی نمی نمود بلکه روز بروز در غم و غم و غم و غم می افزود روز و شب قلی بود و اضطراب بخطر آن لحظه آرام داشت و خواب تا شبته بهمین استیلا اقبلا و شده بلامین النوم و ایقطه دید که جناب حضرت علی مرتضی صلوات الله علی نبینا وعلیه وآله مشککشاهی شغفا با جماعه کثیره و جم غفیره تشریف فرمائند و این عاصی پر معاصی را بشرف بقای جمال جهان براری خود مشرف ساختند این بیدست و پایبای سرور دیده احوال پر احتمال خود را بمرض آن چاره گریز کارگان رسانید و رجال با عجز و اللعی دست مبارک خود را از آستین نور آنگین بر آورد و انگشت شهادت مصدر سعادت را بر پهلوی این احقر مضطرب خسته و شکسته زد و فرمودند برو و شفا یافتی شادان و فرحان بوصول بن نعمت عظمای برکت شمول از خواب حبت و خود را صحیح و تندرست یافت و اصلا اثری از بیماری نداشت

کاتب این سطور خادم علمای بن محمد سید نور الله قلبه بنور الصدق و البیقین وزیر شفاعت سید المرسلین صلی الله علیه و آله الطیبین الطاهرین فی یوم الدین بمرض صعب متعالی بود و از دو او مدوا و معالجه سودی روی نمی نمود بلکه روز بروز در غم و غم و غم و غم می افزود روز و شب قلی بود و اضطراب بخطر آن لحظه آرام داشت و خواب تا شبته بهمین استیلا اقبلا و شده بلامین النوم و ایقطه دید که جناب حضرت علی مرتضی صلوات الله علی نبینا وعلیه وآله مشککشاهی شغفا با جماعه کثیره و جم غفیره تشریف فرمائند و این عاصی پر معاصی را بشرف بقای جمال جهان براری خود مشرف ساختند این بیدست و پایبای سرور دیده احوال پر احتمال خود را بمرض آن چاره گریز کارگان رسانید و رجال با عجز و اللعی دست مبارک خود را از آستین نور آنگین بر آورد و انگشت شهادت مصدر سعادت را بر پهلوی این احقر مضطرب خسته و شکسته زد و فرمودند برو و شفا یافتی شادان و فرحان بوصول بن نعمت عظمای برکت شمول از خواب حبت و خود را صحیح و تندرست یافت و اصلا اثری از بیماری نداشت

کاتب این سطور خادم علمای بن محمد سید نور الله قلبه بنور الصدق و البیقین وزیر شفاعت سید المرسلین صلی الله علیه و آله الطیبین الطاهرین فی یوم الدین بمرض صعب متعالی بود و از دو او مدوا و معالجه سودی روی نمی نمود بلکه روز بروز در غم و غم و غم و غم می افزود روز و شب قلی بود و اضطراب بخطر آن لحظه آرام داشت و خواب تا شبته بهمین استیلا اقبلا و شده بلامین النوم و ایقطه دید که جناب حضرت علی مرتضی صلوات الله علی نبینا وعلیه وآله مشککشاهی شغفا با جماعه کثیره و جم غفیره تشریف فرمائند و این عاصی پر معاصی را بشرف بقای جمال جهان براری خود مشرف ساختند این بیدست و پایبای سرور دیده احوال پر احتمال خود را بمرض آن چاره گریز کارگان رسانید و رجال با عجز و اللعی دست مبارک خود را از آستین نور آنگین بر آورد و انگشت شهادت مصدر سعادت را بر پهلوی این احقر مضطرب خسته و شکسته زد و فرمودند برو و شفا یافتی شادان و فرحان بوصول بن نعمت عظمای برکت شمول از خواب حبت و خود را صحیح و تندرست یافت و اصلا اثری از بیماری نداشت

از این بابت که در این کتاب مذکور است که حضرت باطن در این عالم است و در این عالم است که او را می بینند و در این عالم است که او را می بینند و در این عالم است که او را می بینند

صدیق را از طب جالینوس بود
پیشتر دم عیسویش انفسوس بود
بعد از آن وقت نماز ظهر که اراده نماز کردم در بدن و غیره طهارت که نماز نشاید
نیانتم آنوقت شیطان در برده شریعت گشتمی گشته نجب طهارت و سواس
اند است که تو خود طهارت کلی نداشتی چگونه برویت جناب مرقصوی مشرف
گشتی چو این را طهارت بکمال و لطافت تمام با حسن اعمال باید و تنگ و تردد
را در دل راه داد برای رفع این سوسه از طرف خود توحصی میکردم که روح
مومن پاک مطاهاست و نجاست و جناست را در آن راه نیست و عالم شمال
را روح می بیند جسم بس عدم طهارت جسم نضر ندارد اما این توجیه دفع نکرد
فریب شیطان نمی کرد و تشنگی خاطر و رفع خلجان نمی نمود و بخدمت زمرگان معنی
منساج وقت رفتم و عرض کردم همین توجیه است و تشنگی خاطر و رفع خلجان
مصلحت نمیشد درین اثنا با بزرگ گینه قطب ربانی مقرب صمدانی حضرت مولانا
محمد حقانی رحمه الله علیه که جامع علم ظاهر و باطن و عدیم التظلم بود و ملاقات
کردم و اظهار نمودم معجب جوانی داد که سکون و آفر و سرور و متکاثر از آن بر لب
جامل گشت و بیان به وجد آمد و گفت فی الواقع جناب اقدس حضرت رسول خدا
و جناب مقدس حضرت علی مرتضی صلوات الله علی بنیاد و علیه و آله که طاهر و مطهر
و پاک و پاکیزه اند بکمال لطافت و طهارت شخص باید که با این جناب رسد لیکن
چون ایشان رحمت للعالمین اند و بفضل و کرم و رحمت و اسوه خود بر این کس

در این کتاب مذکور است که حضرت باطن در این عالم است و در این عالم است که او را می بینند و در این عالم است که او را می بینند و در این عالم است که او را می بینند

از این بابت که در این کتاب مذکور است که حضرت باطن در این عالم است و در این عالم است که او را می بینند و در این عالم است که او را می بینند و در این عالم است که او را می بینند

و در حفظ این کتاب که در حدیث است
 و در حدیث است که در حدیث است
 و در حدیث است که در حدیث است

و در حدیث است که در حدیث است
 و در حدیث است که در حدیث است
 و در حدیث است که در حدیث است

علیه الشمس قال اسماقر ایتم غرت ثم رایتما طلعت بعد ما غرت و وقتت
 اصبح هذا الیث جماعة من الائمة الحفاظ کما الطحاوی والقاضی عیاض وغیرهما
 وقال الطحاوی هذا حدیث ثابت بروایة نقیة وحلی عن احمد بن صالح المصری فی مکان
 یقول لا یجوز لاهل العلم التخلف عن حفظ حدیث اسماقر لانه من علامات النبوة واللیفاظ
 السیوطی جزئی طرق هذا الیث و بیان حاله روایت کرده است اسماقر عیسوی
 روزی دخی کرده میشد سیومی آنحضرت و سر مبارک وی در کنار علی مرتضی
 صلوات الله علی نبینا وعلیه و آله بود پس گفت اردوی نماز عصر را تا آنکه غروب
 کرد و آنجا پس گفت آنحضرت صلی الله علیه و آله وسلم آیا نماز عصر گذاردی یا علی
 علی عرض کرد که نه پس آنحضرت دعا کرد که خداوند این بنده تو در اطاعت تو
 و رسول تو بوده است پس از برگردان برای او آفتاب را گفت سما و یدم آفتاب
 که غروب کرده بود باز یدم که طلوع نمود بعد از غروب منتشر گشت شعاع
 وی بر کوه دما و صحن و بام خانما و این واقعه بعد از رجوع از خیمه در منزل
 صبا بود و گفتگو کرده اند علماء حدیث درین احادیث که اینها مخالف اند
 حدیث صحیح را که در باب یوشع بن نون علیه السلام آمده مر ویست از ابی هریره
 که تجلس الشمس اللی یوشع بن نون زیرا که ازین حدیث شخص خاص مشتمل بر یوشع معلوم
 میگردد و بعضی از علماء جمع کرده اند معین احادیث مذکوره و حدیث یوشع
 بر آن که احتمال دارد که مراد آن باشد که حسب کرده نشد از جمله انبیاء را تقدم بر آن

و در حدیث است که در حدیث است
 و در حدیث است که در حدیث است
 و در حدیث است که در حدیث است

و در حدیث است که در حدیث است
 و در حدیث است که در حدیث است
 و در حدیث است که در حدیث است

و در حدیث است که در حدیث است
 و در حدیث است که در حدیث است
 و در حدیث است که در حدیث است

و فرستاد که این کتاب را بویان بفرستد
 و چون کتاب را بویان بفرستد
 و چون کتاب را بویان بفرستد
 و چون کتاب را بویان بفرستد

غیر بوش علیہ السلام یا حبس کرده نشد برای هیچ کی از اینا غیر من مگر برای
 یوشع یا صدور حدیث یوشع از آنحضرت پیش از وقوع رشمس برای عمل رضی
 علیه السلام بوده باشد در مواهب لدرینه گفته ردایت کرده است اینجست
 را طحاوی که از کابری عطای حنفیه بود و در اصل شافعی بود و رجوع کرد از آنجست
 در شرح مشکلات الامار آورده که نقل کرد آنرا قاضی عیاض الکی و گفت طحاوی که
 احمد بن صالح از تفقات علماء حدیث است در مرتبه احمد بن حنبل می گفت سزاوارست
 مگر کسی که بسبیل وی علم است تحلف و تعاقب از حفظ حدیث سمازیر که وی از آن
 نبوتست و نیز جلال الدین سیوطی را جزو نیست در بیان طرق پنج حدیث و تصحیح کرده است
 از ابوالفتح الأردی و حسن بن ابودریعه العراقی و یکبار بعد وفات رسول خدا اصلی الله
 علیه آله حدیثی است که در ششمین بابی علی مرتضی صلوات الله علی نبینا وعلیه کرد و آفتاب
 را از مغرب بازگردانید در وقت توجیه میابل چون خواست که از فرست
 بگذرد وقت نماز دیگر بود باطلایف از اصحاب خود نماز دیگر را در وقت بگذرد
 و سایر اصحاب بگذاردن چهار بایان خود مشغول بودند آفتاب غروب کرد
 و نماز دیگر از ایشان فوت شد و در آن باب سخنان گفتند حضرت علی مرتضی علیه السلام
 از اشدیند از خدا یتعالی و خواست که آفتاب را بازگرداند اما اصحاب می نماز را
 در وقت بگذاردند خدا یتعالی دعائی وی اجابت کرد و آفتاب بجای نماز دیگر آمد
 چون قوم از نماز فارغ شدند آفتاب غروب کرد و از وی آواز سخت هولناک می آمد

و چون کتاب را بویان بفرستد
 و چون کتاب را بویان بفرستد
 و چون کتاب را بویان بفرستد
 و چون کتاب را بویان بفرستد

۱۶۹
 و چون کتاب را بویان بفرستد
 و چون کتاب را بویان بفرستد
 و چون کتاب را بویان بفرستد
 و چون کتاب را بویان بفرستد

و چون کتاب را بویان بفرستد
 و چون کتاب را بویان بفرستد
 و چون کتاب را بویان بفرستد
 و چون کتاب را بویان بفرستد

و از آنجمله آنست که بعضی سفر خود بکر مبارک سید و بر است و چپ نگریست و گریان
 گریان از آنجا گذشت پس گفت و الله نیست محل خرابانیدن شتران ایشان و
 موضع قتل ایشان اصحاب گفتند ای امیرالمؤمنین صلوات الله علی نبینا وعلیه و آله
 است فرمود این کربلاست اینجا قومی را که بشنیدند که بحیاب پیشست در آمدند و جوانان
 از اهل محله گشته خواهند شد درین میدان که گریه خراب کرد و بر ایشان زمین و آسمان
 و بعد از آن برفت و بچسب تا ویل سخن آن حضرت نداشت تا آنروز که واقعه حضرت
 سیدالشهدا حضرت امام حسین صلوات الله علی نبینا وعلیه واقع شد روحی صاحب
 الریاض عن الاصح قال یتابع علی قمرنا موضع قبر الحسین فقال مینما متابع رکابهم و اینها
 موضع رجالم و مینما مرق و مینما فینما من آل محمد صلعم یقتلون بندو العرصتکای علیهم
 و الارض و از آنجمله آنست که بر این غار با کفبه بود که فرزند حسین را بکشند
 و توزه باشی و ویرانست کنجی چون امیرالمؤمنین حضرت امام حسین علیه السلام شهید
 کردند بر این غار گفت جناب امیرالمؤمنین علی مرتضی علیه السلام راست فرمود
 که حضرت امام حسین علیه السلام را شهید ساختند و من ویرانست نه کردم و اظهار
 نداشت خود میکرد و از آنجمله آنست که دو مرد با هم خصومت داشتند برای فیصله
 بخدست جناب حضرت علی مرتضی صلوات الله علی نبینا وعلیه و آله آمدند و آنحضرت زیر
 دیواری نشسته بود یکی عرض کرد که بر خیز یا علی که این دیواری قند فرمود بر و کفایت
 می کند مرا حفظ و امان خدا و حکم گرد میان دو مرد و بعد از آن که خواست می بود اولی

۱۶۱

ازین سخن انسان پندارند که در بعضی سفر خود بکر مبارک سید و بر است و چپ نگریست و گریان
 گریان از آنجا گذشت پس گفت و الله نیست محل خرابانیدن شتران ایشان و
 موضع قتل ایشان اصحاب گفتند ای امیرالمؤمنین صلوات الله علی نبینا وعلیه و آله
 است فرمود این کربلاست اینجا قومی را که بشنیدند که بحیاب پیشست در آمدند و جوانان
 از اهل محله گشته خواهند شد درین میدان که گریه خراب کرد و بر ایشان زمین و آسمان
 و بعد از آن برفت و بچسب تا ویل سخن آن حضرت نداشت تا آنروز که واقعه حضرت
 سیدالشهدا حضرت امام حسین صلوات الله علی نبینا وعلیه واقع شد روحی صاحب
 الریاض عن الاصح قال یتابع علی قمرنا موضع قبر الحسین فقال مینما متابع رکابهم و اینها
 موضع رجالم و مینما مرق و مینما فینما من آل محمد صلعم یقتلون بندو العرصتکای علیهم
 و الارض و از آنجمله آنست که بر این غار با کفبه بود که فرزند حسین را بکشند
 و توزه باشی و ویرانست کنجی چون امیرالمؤمنین حضرت امام حسین علیه السلام شهید
 کردند بر این غار گفت جناب امیرالمؤمنین علی مرتضی علیه السلام راست فرمود
 که حضرت امام حسین علیه السلام را شهید ساختند و من ویرانست نه کردم و اظهار
 نداشت خود میکرد و از آنجمله آنست که دو مرد با هم خصومت داشتند برای فیصله
 بخدست جناب حضرت علی مرتضی صلوات الله علی نبینا وعلیه و آله آمدند و آنحضرت زیر
 دیواری نشسته بود یکی عرض کرد که بر خیز یا علی که این دیواری قند فرمود بر و کفایت
 می کند مرا حفظ و امان خدا و حکم گرد میان دو مرد و بعد از آن که خواست می بود اولی

مرد بن العاص فمكره الناس الحرب وتباخوا الى الصلح ويكلموا الصلح فمكره على ابا موسى
الاشعري وكنم معاوية بن عمرو بن العاص وكتبوا كتابا ان توافر اس الحول بادرن
نظير وان امر الولايتة فانق الناس ورجع معاوية الى الشام وعلى الى الكوفة
فخرجت عليه الخوارج من اصحابه وقالوا الحكم الماشد وعسكروا بخر ورا فبعث اليهم
بن عباس فاجتمعهم فخرجهم قوم كثير وشبث قوم وساروا الى النهروان فمعهنوا
لسبيل فسار على قتالهم النهروان وقتل منهم ذالثنية الذي اخبر النبي صلى الله
عليه واله وذلك سنة ثمان مئتين وجمع الناس ادرج في شعبان من هره
سنة وسار باسعد بن ابي وقاص بن عمرو وغيرهما من الصحابة فقدم عمرو بن العاص
با موسى الاشعري كيدية فذكروا عليه وتكلم عمر وفاقر معاوية وبايع لاوتقرب
الناس من علي وصار على في خلافة من صحابه حتى صاب يعرض على اصبعه ويقول
صافي والاصحاب معاوية والشعب ثلثة نفر من الخوارج عبد الرحمن بن ملجم الذي
البرك بن عبد الله وعمر بن بكر التميمي فاجتمعوا بكه وقاهر واليقطين سهو الاله الثلثة
لي بن ابي طالب صلوات الله وعلى نينا وعليه معاوية بن سفيان وعمرو بن
عاص ويرجو العباد ونحسم فقال بن ملجم انا لكم على وقال البرك انا لكم معاوية قال
وي بن ابي انا ليكم عمرو بن العاص فتاها على ذلك والتعد اليلة سبع عشر
من رمضان ثم توجه كل منهم الى مصر الذي فيه صاحبه فقدم ابن ملجم الكوفة فاتقوا اصحابه
من الخوارج وكانوا قوما يراي اليلة الجمعة سبع عشر رمضان سنة اربعين

Handwritten marginal notes in Arabic script, likely a commentary or continuation of the main text, written in a cursive style.

پس از وصول بکوفه انتظار شب معمودی کشیده و صبحت رسیده که جناب حضرت امیرالمؤمنین
صلوات اللہ علیہ نبینا وعلیہ در ایام حیات اکثر اوقات کلمات مشتمل بر تہنات خود
بر زبان مجرب بیان میگردانید و در رمضان سنہ اربعین برفعات این مذکور
تصریح فرمود چنانچہ در سحر گاہ روز شہادت کہ برای نماز صبح از خانہ بسجی روان شد
مرغابی چند کہ در خانہ مبارک بود نیز فریاد بسیار می کشیدند و در آستانہ مشرفینہ آنحضرت
می آمدند و می گفتند ہر چند اہل بیت آنجناب آنرا امیرانند و در زمینش ندیسند و فرمودند
کہ اینان نوحہ میکنند بر صاحب خود و مکر میفرمود در شب شہادت خود ما منبع و بانی
اشقابا یعنی ہر چیز بازمی دارد تا قتل مر از قتل من و انتظار چیست پس معلوم داشت
سال و ماہ و شب و ساعتی را کہ بن لمجم مذکور میسپیم سوم آن امام معصوم را شنید ساخت
و فی تاریخ الامام الیافعی لمجمی بمراة البجان فی معرفتہ حوادث الزمان فی سنتہ اربعین
ذکر علی تقدیر بن لمجم و ہوا عرف و ما کان کفوا بشجاعتہ علی لا علیہ من ذوی الاقدار
لولا یساعدہ الاقدار فی الصواعق روی ان علیا جاہ ابن لمجم مستحکم مخم قالی بن و شہ
قاتی نقیل بہ لم تقبلہ قال من یقتلنی و در صبح جمعہ ہفد ہم ماہ رمضان ابن لمجم ملعون
شمشیر بر سر آن حضرت زد و بزخمی رسید کہ عمر بن عبدود در جنگ احزاب بر
فرق مبارک حضرت امیر علیہ السلام زدہ بود جناب ولایت تاب در نوزدہم
یا بیستم یا بیست و یکم شہر مذکور بجا رفت ملک غفور انتقال فرمود و بسطین
حضرت امام حسن حضرت امام حسین صلوات اللہ علیہا نبینا وعلیہا بغسل آن بزرگوارہ

کتاب علی رضی اللہ عنہما
جلد اول
کتاب علی رضی اللہ عنہما
جلد اول
کتاب علی رضی اللہ عنہما
جلد اول

کتاب علی رضی اللہ عنہما
جلد اول
کتاب علی رضی اللہ عنہما
جلد اول
کتاب علی رضی اللہ عنہما
جلد اول

کتاب علی رضی اللہ عنہما
جلد اول
کتاب علی رضی اللہ عنہما
جلد اول
کتاب علی رضی اللہ عنہما
جلد اول

کتاب علی رضی اللہ عنہما
جلد اول
کتاب علی رضی اللہ عنہما
جلد اول
کتاب علی رضی اللہ عنہما
جلد اول

وخصون دكان له تسع عشره سرية انتهى كلام السيوطي قدوة محمد بن ودر موضع قبر زینب
حضرت علی مرتضی صلوات الله علیه علی نبینا اخلاص بسیار است نزد بعضی زعفران است
کوفه معروف است و قبر حضرت را بنهان ساخته اند تا خوارج نبش نکنند و نزد بعضی حضرت
امام حسن صلوات الله علی نبینا وعلیه غش حضرت علی مرتضی صلوات الله علی نبینا وعلیه اهدیه
بر دهند و نزد حضرت فاطمه زهرا علیها السلام لموجب وصیت حضرت علی مرتضی علی نبینا
وعلیه الصلوٰة والسلام دفن کردند و نزد بعضی در غزی مخین معجمه که بنامی مشهور در کوفه
است مدفون است و نزد بعضی اول در صحن مسجد کوفه متصل بکنده دفن ساختند
بعد ازان شب غزی بردند و بوقت صبح دفن نمودند و نشان قبر نگذاشتند
و در روایتی آمده که حضرت امام حسن صلوات الله علی نبینا وعلیه وآله نفس مبارک
را بر شتر بار کردند و ماه گشته کفایت و معلوم نشد که کجا رفت هر چند جستجو نمودند
نیافتند و نزد بعضی آن شتر در بلاطی افتاد و مردمان آنجا گرفتند و گوش مبارک
دفن ساختند و در وقت بارون رشید نشان قبر مبارک از اجای بعضی مشایخ
در غزی بن که بنامی مشهور در کوفه ست ظاهر گشت و بطور و وحوش آنجا پناه
می گرفتند و هر چند بارون رشید می خواست که شکار کند قدرت نیافت و سنگسار
برآید هر سار دادند قدمش بگذاشتند و برگشتند ازان روز بارون رشید هر سال
بزیارت مشرف می شد و اصح آنست که مزار حضرت علی مرتضی صلوات الله علی نبینا
وعلیه در نجف شرف است تا امروز عالمی بزیارت آنجا مشرف میشود و مادامی مستمند است

ادب و عفت کوی بکلی حضرت علی السلام
نه فرمایند که در نه هر چه است
پنجاه بابی جاودگی و در زمین
ادب و عفت کوی بکلی حضرت علی السلام
نه فرمایند که در نه هر چه است
پنجاه بابی جاودگی و در زمین

ادب و عفت کوی بکلی حضرت علی السلام
نه فرمایند که در نه هر چه است
پنجاه بابی جاودگی و در زمین
ادب و عفت کوی بکلی حضرت علی السلام
نه فرمایند که در نه هر چه است
پنجاه بابی جاودگی و در زمین
ادب و عفت کوی بکلی حضرت علی السلام
نه فرمایند که در نه هر چه است
پنجاه بابی جاودگی و در زمین

کلی
ادب و عفت کوی بکلی حضرت علی السلام
نه فرمایند که در نه هر چه است
پنجاه بابی جاودگی و در زمین

در این کتاب که در بیان احوال و سیرت ائمه است
 و در بیان فضیلت و مناقب آن بزرگواران است
 و در بیان احوال و سیرت ائمه است
 و در بیان فضیلت و مناقب آن بزرگواران است
 و در بیان احوال و سیرت ائمه است
 و در بیان فضیلت و مناقب آن بزرگواران است

و عجایب و معجزات و ائمه عظیم برای اجابت دعا و برآمدن مدعاست اللهم ارزقنا
 زیارتی فی الدنیا و الآخرة اکمل علی کل شیء قدیر و بالا اجابت جدیر
 و شیخ یف علی مرتضی صلوات الله علی منینا و علیه در وقت شهادة و لقاء خدا
 بروایت صحیح ششست سوال موافق سن رسول بزرگوار متعال فی وقت انتقال بود
 و قبیل از بعثت حضرت رسالت صلی الله علیه و آله او را در تربیت خود گرفت
 و پرورش و تعلیم فرمود و در سن ده سالگی کلمه شهادة بر زبان رانده بعبادة
 خدا با محمد مصطفی صلی الله علیه و آله در بطحا مشغول بود و بعد از آن هجرت هجرت
 رسولی را فرمود و در جمیع مشاهد و محارب همراه رسول خدا صلی الله علیه و آله بود
 و شجاعت و جوانمردی و تهور و دلادری سقیما سنمود و در وقت وفات
 رسول مقبول صلی الله علیه و آله سی سال عمرش رفیع آنحضرت صلوات الله علی منینا
 و علیه آله بود و حسب فرموده رسول مقبول صلی الله علیه و آله صبر نمود و عهدی که
 رسول خدا ازان حضرت گرفته بود ایفای آن گما هو احری فرمودیت و پنج سال
 حل مشکلات مسائل دین و اطهار سنت سید المرسلین صلی الله علیه و آله و سلم
 در آوان خلافت خلفا را شدین کرده هر گاه که خود بر خلافت نشست
 و افتراق و اختلاف و نزاع و خلاف در مردمان پدیدار گشت و مور و محن
 و بلا گردید و قبالت و جدالت با آن گزیده متعال پیش آمدند و قدر و منزلت او
 نشناختند هر چند مسامحیله و کوششهای لطیفه بکار برد چون تقدیر ماسعلا و بود

در این کتاب که در بیان احوال و سیرت ائمه است
 و در بیان فضیلت و مناقب آن بزرگواران است
 و در بیان احوال و سیرت ائمه است
 و در بیان فضیلت و مناقب آن بزرگواران است
 و در بیان احوال و سیرت ائمه است
 و در بیان فضیلت و مناقب آن بزرگواران است
 و در بیان احوال و سیرت ائمه است
 و در بیان فضیلت و مناقب آن بزرگواران است
 و در بیان احوال و سیرت ائمه است
 و در بیان فضیلت و مناقب آن بزرگواران است

در این کتاب که در بیان احوال و سیرت ائمه است
 و در بیان فضیلت و مناقب آن بزرگواران است
 و در بیان احوال و سیرت ائمه است
 و در بیان فضیلت و مناقب آن بزرگواران است
 و در بیان احوال و سیرت ائمه است
 و در بیان فضیلت و مناقب آن بزرگواران است
 و در بیان احوال و سیرت ائمه است
 و در بیان فضیلت و مناقب آن بزرگواران است
 و در بیان احوال و سیرت ائمه است
 و در بیان فضیلت و مناقب آن بزرگواران است

ابن ماجہ کا بیان ہے کہ حضرت امیر نے کہا کہ میں نے اپنے
 میں سے ایک شخص کو بھیجا کہ وہ اپنے

شخصت و پجیال و موافق مشہور با حضرت رسالت بعد از بعثت سینزدہ سال
 درکہ ماند و زده سال از عمر شریفش گذشتہ بود کہ آنحضرت مبعوث گردید و
 با آنحضرت ایمان آورد و زده سال در مدینہ با حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
 بسہر برد و چون در خدمت آنحضرت شروع بجای نمود شائزہ سالہ بود پنجاعان از
 ربکشت و پنج یکی از ایشان جرات مبارزت با آن حضرت نہداشت و چون ضمیر
 را کند بست و دو سال از عمر شریفش گذشتہ بود و چون بر تخت خلافت نشست قریب
 پنجسال خلافت کرد و نیز از حضرت امام جعفر صادق و امام محمد باقر علیہما السلام روایت
 کردہ اند کہ در وقت شہادت نشست و پجیال بود و رسال چہلم از ہجرت از دنیا
 رحلت نمود و چون حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ مبعوث گردید از عمر حضرت امیر
 علیہ السلام دو و زده سال گذشتہ بود و بعد از بعثت سینزدہ سال درکہ ماند و با
 آن حضرت بدینہ ہجرت نمود و زده سال در مدینہ با آنحضرت ماند و بعد از وفات
 حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ سی سال در شب جمعہ بدرجہ شہادۃ فارگشت و
 عمر شریف آنحضرت شست و پنجاہ سال رسیدہ و در بحبث اشرف مدفون شد ہذا
 ما قالوا اما زواج حضرت علی رضی صلوات اللہ علی بنیہا و علیہ در تاریخ حافظا برو
 ندکورست کہ امیر المومنین علی صلوات اللہ علی بنیہا و علیہ نہ زن را بعد نکاح آوردہ
 اول حضرت فاطمہ زہرا صلوات اللہ علیہا بنت رسول اللہ و اما از زہرہ بود
 میل زن دیگر نہ نمود و دوم ام لہبنین بنت حرام بن ربیعہ سیوم اسمار بنت عمیس حمیرام

بہرینہ ہجرت نمود و زده سال در مدینہ با آنحضرت ماند و بعد از وفات
 حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ سی سال در شب جمعہ بدرجہ شہادۃ فارگشت و
 عمر شریف آنحضرت شست و پنجاہ سال رسیدہ و در بحبث اشرف مدفون شد ہذا
 ما قالوا اما زواج حضرت علی رضی صلوات اللہ علی بنیہا و علیہ در تاریخ حافظا برو
 ندکورست کہ امیر المومنین علی صلوات اللہ علی بنیہا و علیہ نہ زن را بعد نکاح آوردہ
 اول حضرت فاطمہ زہرا صلوات اللہ علیہا بنت رسول اللہ و اما از زہرہ بود
 میل زن دیگر نہ نمود و دوم ام لہبنین بنت حرام بن ربیعہ سیوم اسمار بنت عمیس حمیرام

امام کاظم علیہ السلام از حضرت امیر علی رضی اللہ عنہ روایت فرمایند کہ میں نے اپنے
 میں سے ایک شخص کو بھیجا کہ وہ اپنے

کے میں جاوے گا اور اس کا نام بھی ہے
 نفل میں اور کسی اور نفل کے نام سے
 اور اس کا نام بھی ہے اور اس کا نام بھی ہے

بعض العلماء والبتول من لم یرحمہ قطای لم تحضج افسانی انه قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 او میتہ لم تحض ولم طمٹ وانما ما با فاطمہ لان اللہ نظرھا محیبا عن النار اما وہ تسمیہ
 بفاطمہ زیرا کہ حق تعالیٰ بازداشت اور اور جہان اور از آتش و پوزخ
 ہرانی الصواعق و تتول زہتہ انقطاع وی از نما از زمان خود و فضل و
 دین و حسن و جمال و انقطاع وی از نما سوی اللہ و زہر از زہتہ زہرت
 و سبوت و جمال و کمال و زاکیہ از زہتہ طہارتہ و عصمت و راضیہ و مرفعیہ از
 جہتہ رضا بقضا و محن و ہما بو و شبیہ ترین مردم پر رسول خدا صلی اللہ
 علیہ وآلہ در راہ و روش و سیرت و صورت و سخن کردن و جمع حرکات
 و مسکنات و طاعتات و ریاضات و اخلاق و حسنات و چون در می آمد
 فاطمہ رسول خدا می ایستاد و میرفت بسوی وی و میگرفت دست او را
 وی بوسید حسین و رامی نشاندهش بر جای خود و بچین چون در سے آمد
 آنحضرت حضرت زہرا می ایستاد و میرفت بسوی آنحضرت و میگرفت دست
 آنحضرت را وی نشاندهش بر جای خود و بعضی روایات آردہ کہ رسول خدا
 صلی اللہ علیہ وآلہ می بوسید فاطمہ را وی فرمود بوی بہشت می آید ازین
 خاتون بہشت جبرئیل میوہ از بہشت آورده بود آنرا خوردم و فاطمہ

از ان متولد گشت

فصل

و چون در می آمد
 و میگرفت دست او را
 و بوسید حسین
 و رامی نشاندهش
 بر جای خود
 و بچین چون در سے
 آمد آنحضرت
 حضرت زہرا می
 ایستاد و میرفت
 بسوی آنحضرت
 و میگرفت دست
 آنحضرت را
 وی نشاندهش
 بر جای خود
 و بعضی روایات
 آردہ کہ رسول
 خدا صلی اللہ
 علیہ وآلہ می
 بوسید فاطمہ
 را وی فرمود
 بوی بہشت می
 آید ازین
 خاتون بہشت
 جبرئیل میوہ
 از بہشت آورده
 بود آنرا خوردم
 و فاطمہ

و چون در می آمد
 و میگرفت دست او را
 و بوسید حسین
 و رامی نشاندهش
 بر جای خود
 و بچین چون در سے
 آمد آنحضرت
 حضرت زہرا می
 ایستاد و میرفت
 بسوی آنحضرت
 و میگرفت دست
 آنحضرت را
 وی نشاندهش
 بر جای خود
 و بعضی روایات
 آردہ کہ رسول
 خدا صلی اللہ
 علیہ وآلہ می
 بوسید فاطمہ
 را وی فرمود
 بوی بہشت می
 آید ازین
 خاتون بہشت
 جبرئیل میوہ
 از بہشت آورده
 بود آنرا خوردم
 و فاطمہ

Handwritten marginal notes in the top section, including names like 'عبدالله بن عباس', 'عبدالله بن محمد', and 'عبدالله بن علی'.

فضائل کمالات مناقب حسنات آن بضع سید کائنات القدره الهی است لیکن نقل از قول
 رفت از آنجا در شکات شریف از حضرت عائشه روایت میکند که گفت عائشه ندیمم یکس را
 که باشد آمده تر دژت هر می برسوی اصلی من فاطمه الزهرا صلوة الله علی ابیها
 و عنیها و ابن عساکر ز حدیث روایت کرده که فرمود رسول خدا صلی الله علیه و آله
 احب الی فی فاطمه لزهرا و از جمله آنست که روزی پیغمبر صلعم با علی و فاطمه
 مباحث می فرمود و هر دو را تلمظ می نمود علی گفت بار رسول الله او
 دوست تراست بتو از من با من زوی حضرت فرمود وی دوست ترا
 بسوی من از تو و تو عزیز تر می بر من از وی هرانی الصواعق و غیره از آن جمله
 است که فرمود اتانی ملک قلم علی نزل من السماء ولم ينزل قبلمنا فیشرنی ان الحسن
 و الحسین سید شباب اهل الجنة دان فاطمه سیده النساء اهل الجنة و از آن جمله
 آنست که از عائشه صدیقه پرسیدند از زنان که دوست تر بود به رسول خدا
 صلی الله علیه و آله گفت فاطمه گفتند از مردان که گفت شوهر او و از آن جمله بصوت
 پیوسته از عائشه صدیقه دام سلمه و غیره به روایت مسلم و ترمذی و غیره می
 که گفتند بیرون رفت پیغمبر بود بر و کسانی از صف حسن بن علی صلوة
 علی بنیها و علیها پیش آمد آنحضرت در زیر کسار آورد او را بعد از آن حسین
 ابن علی صلوات الله علی بنیها و علیها آمد او را نیز در آورد از نگاه جناب فاطمه
 و علی آمدن ایشان را نیز در آن کسار آورد پس بن آیه خونند یرید الله

Extensive handwritten marginal notes in the right-hand column, containing various religious and historical references.

Handwritten marginal notes in the bottom section, including names like 'عبدالله بن عباس', 'عبدالله بن محمد', and 'عبدالله بن علی'.

کلمه اولی در حدیث آمده است که هر که در راه حق جان نهد در حقیقت از آن بزرگوارتر کسی در دنیا و آخرت نیست
کلمه دوم در حدیث آمده است که هر که در راه حق جان نهد در حقیقت از آن بزرگوارتر کسی در دنیا و آخرت نیست
کلمه سوم در حدیث آمده است که هر که در راه حق جان نهد در حقیقت از آن بزرگوارتر کسی در دنیا و آخرت نیست
کلمه چهارم در حدیث آمده است که هر که در راه حق جان نهد در حقیقت از آن بزرگوارتر کسی در دنیا و آخرت نیست
کلمه پنجم در حدیث آمده است که هر که در راه حق جان نهد در حقیقت از آن بزرگوارتر کسی در دنیا و آخرت نیست

سلی الله علیه وآله در حق وی فرمود که شما انان من النار و منزلته مجتبهها مع
منزلته سید المابرار و اعادیشی که در فضیلت الهیبت وارد گشته آنحضرت
رضی الله عنهما را س و رئیس آنماست و ثواب محبت و مودة وی حدی ندارد
و بعضی آنکه مودة وی موجب مغفرت و دخول جنانست و بغض و عداوت او
باعث عقوبت و دخول نیزان است فرمود مصیب حق در حق وی آن فاطمه
احصنت فرجها فحرّمها الله و ذریتها علی النار و اخرج الطبرانی فی سنن الرجال نقیة
انه صلعم قال لمان الله غیر من ذک و لا احد من ولدک فرمود کل بنی آدم تمی
الی عصبه الا ولد فاطمه علیها السلام و فرمود در حق وی اذ کان یوم الیقمة نادی
مناد من و راد العجب غصوا البصار کم عن فاطمة بنت محمد صلی الله علیه وآله
حتی تمر و فی الصواعق تمر معها سبعون الف جارتیه من الخوالعین کم البرق و تم
فرمود هت که تار و زقیامت هر که در ذریت وی مقرر تجوید خدا و رسالت
من خواهد بود هر چند بنا مشروع مرتکب گردد و حق تعالی او را عذاب
بخواهد کرد بذاتی الصواعق و فی الجامع لضعیف السیوطی ذی الصواعق ایضاً عن
علی قال رسول الله و عدنی ربّی فی الهیبتی من اقرّ منکم بالتحجید ولی بالبلاغ
ان لا یغضبهم و قال رسول الله ان نسب الانسان یتقطع یوم الیقمة غیر الهیبتی
و صهری چنانچه آیه کریمه نماید الله لیدعیکم کلّ رجل الالبیت هم مشعر ما یتب
است که حقیقتاً ذریت حضرت رسالت را این عالم پاک و طاهر از لوث

کلمه اولی در حدیث آمده است که هر که در راه حق جان نهد در حقیقت از آن بزرگوارتر کسی در دنیا و آخرت نیست
کلمه دوم در حدیث آمده است که هر که در راه حق جان نهد در حقیقت از آن بزرگوارتر کسی در دنیا و آخرت نیست
کلمه سوم در حدیث آمده است که هر که در راه حق جان نهد در حقیقت از آن بزرگوارتر کسی در دنیا و آخرت نیست
کلمه چهارم در حدیث آمده است که هر که در راه حق جان نهد در حقیقت از آن بزرگوارتر کسی در دنیا و آخرت نیست
کلمه پنجم در حدیث آمده است که هر که در راه حق جان نهد در حقیقت از آن بزرگوارتر کسی در دنیا و آخرت نیست

کلمه اولی در حدیث آمده است که هر که در راه حق جان نهد در حقیقت از آن بزرگوارتر کسی در دنیا و آخرت نیست
کلمه دوم در حدیث آمده است که هر که در راه حق جان نهد در حقیقت از آن بزرگوارتر کسی در دنیا و آخرت نیست
کلمه سوم در حدیث آمده است که هر که در راه حق جان نهد در حقیقت از آن بزرگوارتر کسی در دنیا و آخرت نیست
کلمه چهارم در حدیث آمده است که هر که در راه حق جان نهد در حقیقت از آن بزرگوارتر کسی در دنیا و آخرت نیست
کلمه پنجم در حدیث آمده است که هر که در راه حق جان نهد در حقیقت از آن بزرگوارتر کسی در دنیا و آخرت نیست

از جمله کلماتی است که در حدیث آمده است
 و در بعضی از کتب معتبره نیز آمده است
 که در روز قیامت بر سر هر مسلمانی
 که در راه خدا شهید شده باشد
 یک کبوتر پاره می آید
 و آن کبوتر را بر سر او می گذارند
 و او را بهشت می دهند
 و این کبوتر را کبوتر شادمانی می گویند
 و در بعضی کتب دیگر نیز آمده است
 که در روز قیامت بر سر هر مسلمانی
 که در راه خدا شهید شده باشد
 یک کبوتر پاره می آید
 و آن کبوتر را بر سر او می گذارند
 و او را بهشت می دهند
 و این کبوتر را کبوتر شادمانی می گویند

که سیده نسا را علمین است و از اکثر احادیث علی سبیل العموم مستفاد میشود و فاطمه
 زهرا صلوة الله علی نبیها وعلیها از جمیع نسا عالم افضل است حتی مریم ادرسی
 و خدیجه کبری و عایشه صدیقہ خنجر در مشکوٰۃ از حدیث روایت است که آن
 حضرت فرمود که حدیث این فرشته است که پیش ازین بر زمین فرود نیامده
 دستور خوبی است از خدا تا نزد من بیاید و بر من سلام کند و فرود رساند که فاطمه
 سیده نسا نیست است و از ابی داؤد ذکر روایت است که بر سینه
 رسول خدا صلی الله علیه آله گفته است فاطمه گوشت پاره از من است پس بر لب
 کبی کنم من بر گوشت پاره رسولی اصنی الله علیه و آله هیچ یکی را نه اما قال علی
 فی شرح المشکوٰۃ و مختار امام سبکی همین است و از آنچه آنست که رسول خدا صلی الله
 علیه آله خبر داد او را که تو دمن در یک مقام خواهی بود و بر روز قیامت
 فی الصواعق و فی ازاله النخاع عن ابی سعد الخدری ان الذی صلی الله علیه و آله
 فر علی علی و فاطمه صلوة الله علی نبیها وعلیها فقال انی وایاک و هذا التایم یعنی
 علیا و هماغه الحسن و الحسین لقی برکان واحد یوم القیامته و ملا علی قاری از علی
 مرتضی صلوة الله علی نبیها وعلیه روایت کرده و شیخ عبدالحق دهلوی فی ذکر ارجح
 آورده که سرور انبیا و فاطمه هر خطاب کرد و فرمود من و تو و علی و حسین
 در یک مقام خواهیم بود و از آنچه آنست که در شان و کوز و ج و می پسران
 وی رسول خدا صلی الله علیه آله فرمود من جنگ کننده ام با کسی که جنگ کند

این کتب معتبره است که در حدیث آمده است
 و در بعضی از کتب معتبره نیز آمده است
 که در روز قیامت بر سر هر مسلمانی
 که در راه خدا شهید شده باشد
 یک کبوتر پاره می آید
 و آن کبوتر را بر سر او می گذارند
 و او را بهشت می دهند
 و این کبوتر را کبوتر شادمانی می گویند
 و در بعضی کتب دیگر نیز آمده است
 که در روز قیامت بر سر هر مسلمانی
 که در راه خدا شهید شده باشد
 یک کبوتر پاره می آید
 و آن کبوتر را بر سر او می گذارند
 و او را بهشت می دهند
 و این کبوتر را کبوتر شادمانی می گویند

این کتب معتبره است که در حدیث آمده است
 و در بعضی از کتب معتبره نیز آمده است
 که در روز قیامت بر سر هر مسلمانی
 که در راه خدا شهید شده باشد
 یک کبوتر پاره می آید
 و آن کبوتر را بر سر او می گذارند
 و او را بهشت می دهند
 و این کبوتر را کبوتر شادمانی می گویند
 و در بعضی کتب دیگر نیز آمده است
 که در روز قیامت بر سر هر مسلمانی
 که در راه خدا شهید شده باشد
 یک کبوتر پاره می آید
 و آن کبوتر را بر سر او می گذارند
 و او را بهشت می دهند
 و این کبوتر را کبوتر شادمانی می گویند

باب بیست و نهم در فضیلت علی علیه السلام
و در بیان فضیلت ائمه اطهار علیهم السلام
و در بیان فضیلت ائمه معصومین علیهم السلام
و در بیان فضیلت ائمه هدی علیهم السلام
و در بیان فضیلت ائمه مجتهدین علیهم السلام
و در بیان فضیلت ائمه فاضلان علیهم السلام
و در بیان فضیلت ائمه صالحین علیهم السلام
و در بیان فضیلت ائمه زکیان علیهم السلام
و در بیان فضیلت ائمه پرهیزگاران علیهم السلام
و در بیان فضیلت ائمه عابدین علیهم السلام
و در بیان فضیلت ائمه ساجدهان علیهم السلام
و در بیان فضیلت ائمه خائضین علیهم السلام
و در بیان فضیلت ائمه غزوات علیهم السلام
و در بیان فضیلت ائمه شهادت علیهم السلام
و در بیان فضیلت ائمه قیامت علیهم السلام
و در بیان فضیلت ائمه نجات علیهم السلام
و در بیان فضیلت ائمه سعادت علیهم السلام
و در بیان فضیلت ائمه شرف علیهم السلام
و در بیان فضیلت ائمه کرامت علیهم السلام
و در بیان فضیلت ائمه جلال علیهم السلام
و در بیان فضیلت ائمه اکرام علیهم السلام
و در بیان فضیلت ائمه اعیان علیهم السلام
و در بیان فضیلت ائمه ابواب علیهم السلام
و در بیان فضیلت ائمه درگاه علیهم السلام
و در بیان فضیلت ائمه مقام علیهم السلام
و در بیان فضیلت ائمه منزلت علیهم السلام
و در بیان فضیلت ائمه رفعت علیهم السلام
و در بیان فضیلت ائمه عظمی علیهم السلام
و در بیان فضیلت ائمه کبری علیهم السلام
و در بیان فضیلت ائمه جلاله علیهم السلام
و در بیان فضیلت ائمه اکبره علیهم السلام
و در بیان فضیلت ائمه اشرف علیهم السلام
و در بیان فضیلت ائمه اشرفین علیهم السلام
و در بیان فضیلت ائمه شرفین علیهم السلام
و در بیان فضیلت ائمه کرامتین علیهم السلام
و در بیان فضیلت ائمه جلالین علیهم السلام
و در بیان فضیلت ائمه اکرامین علیهم السلام
و در بیان فضیلت ائمه اعیانین علیهم السلام
و در بیان فضیلت ائمه ابوابین علیهم السلام
و در بیان فضیلت ائمه درگاهین علیهم السلام
و در بیان فضیلت ائمه مقامین علیهم السلام
و در بیان فضیلت ائمه منزلتین علیهم السلام
و در بیان فضیلت ائمه رفعتین علیهم السلام
و در بیان فضیلت ائمه عظمیین علیهم السلام
و در بیان فضیلت ائمه کبرییین علیهم السلام
و در بیان فضیلت ائمه جلالین علیهم السلام
و در بیان فضیلت ائمه اکبرین علیهم السلام
و در بیان فضیلت ائمه اشرفین علیهم السلام
و در بیان فضیلت ائمه اشرفیین علیهم السلام
و در بیان فضیلت ائمه شرفین علیهم السلام
و در بیان فضیلت ائمه کرامتین علیهم السلام
و در بیان فضیلت ائمه جلالین علیهم السلام
و در بیان فضیلت ائمه اکرامین علیهم السلام
و در بیان فضیلت ائمه اعیانین علیهم السلام
و در بیان فضیلت ائمه ابوابین علیهم السلام
و در بیان فضیلت ائمه درگاهین علیهم السلام
و در بیان فضیلت ائمه مقامین علیهم السلام
و در بیان فضیلت ائمه منزلتین علیهم السلام
و در بیان فضیلت ائمه رفعتین علیهم السلام
و در بیان فضیلت ائمه عظمیین علیهم السلام
و در بیان فضیلت ائمه کبرییین علیهم السلام

با ایشان صلح کننده ام با سیکه صلح کند با ایشان هرانی الصواعق غیره و از
عمر بن الخطاب آمده که در آمد روزی بر فاطمه گفت ای فاطمه صلوات الله علی
ایها و علیا و الله ندیم هیچ کی را محبوب تر نزد رسول خدا صلی الله علیه و آله از تو
بخندرا سوگند ندیم کی را از مردم بعد از پدر تو محبوب تر بسوی خود از
تو و آنچه قدر و منزلت و عزت و حرمت و عظمت و دجا همت میان خلق حضرت
فاطمه زهرا را بود بچکس انبیا و انا و زنده بود علی مرتضی عظمی عظیم و جاه جسد
داشت میان صحابہ خیر الوری و هر گاه حضرت زهرا دفات یافت استکار و
از علی مرتضی در مردان هویدا گشت چنانچه در صحیح بخاری در حدیث قصه شد که
و دلگیر شدن حضرت زهرا اصوات الله علی ایها و علیها حضرت ابی بکر و صحاب
علی مرتضی علیه السلام مذکور است فی البخاری فی باب فرض الخمس من صالح عن بن
شاهات عن زهراء بن الزبیر ان عایشه ام المؤمنین اجرت ان فاصربت رسول الله
صلی الله علیه و آله و سلم سألت ابابکر الصديق بعد وفات رسول الله ان
یقسم لهما میراثا مما ترک رسول الله ما افار الله علیه فقال لهما ابو بکر ان
رسول الله قال لا نورث ما ترکناه صدقه فقضیت فاطمه بنت رسول الله
فبعت ابابکر فلم ینزل معا جبرته حتی توفیت و عاشت بعد رسول الله صلی الله
علیه و آله سنته شهر قالت و کانت فاطمه تسأل ابابکر نصیبها مما ترک رسول الله
من خیر و فدک و صدقة بالمدينة فانی ابو بکر علیها ذلک و قال لست نأرکاشیئا

در بیان فضیلت ائمه اطهار علیهم السلام
و در بیان فضیلت ائمه معصومین علیهم السلام
و در بیان فضیلت ائمه هدی علیهم السلام
و در بیان فضیلت ائمه مجتهدین علیهم السلام
و در بیان فضیلت ائمه فاضلان علیهم السلام
و در بیان فضیلت ائمه صالحین علیهم السلام
و در بیان فضیلت ائمه زکیان علیهم السلام
و در بیان فضیلت ائمه پرهیزگاران علیهم السلام
و در بیان فضیلت ائمه عابدین علیهم السلام
و در بیان فضیلت ائمه ساجدهان علیهم السلام
و در بیان فضیلت ائمه خائضین علیهم السلام
و در بیان فضیلت ائمه غزوات علیهم السلام
و در بیان فضیلت ائمه شهادت علیهم السلام
و در بیان فضیلت ائمه قیامت علیهم السلام
و در بیان فضیلت ائمه نجات علیهم السلام
و در بیان فضیلت ائمه سعادت علیهم السلام
و در بیان فضیلت ائمه شرف علیهم السلام
و در بیان فضیلت ائمه کرامت علیهم السلام
و در بیان فضیلت ائمه جلال علیهم السلام
و در بیان فضیلت ائمه اکرام علیهم السلام
و در بیان فضیلت ائمه اعیان علیهم السلام
و در بیان فضیلت ائمه ابواب علیهم السلام
و در بیان فضیلت ائمه درگاه علیهم السلام
و در بیان فضیلت ائمه مقام علیهم السلام
و در بیان فضیلت ائمه منزلت علیهم السلام
و در بیان فضیلت ائمه رفعت علیهم السلام
و در بیان فضیلت ائمه عظمی علیهم السلام
و در بیان فضیلت ائمه کبری علیهم السلام
و در بیان فضیلت ائمه جلاله علیهم السلام
و در بیان فضیلت ائمه اکبره علیهم السلام
و در بیان فضیلت ائمه اشرف علیهم السلام
و در بیان فضیلت ائمه اشرفین علیهم السلام
و در بیان فضیلت ائمه شرفین علیهم السلام
و در بیان فضیلت ائمه کرامتین علیهم السلام
و در بیان فضیلت ائمه جلالین علیهم السلام
و در بیان فضیلت ائمه اکرامین علیهم السلام
و در بیان فضیلت ائمه اعیانین علیهم السلام
و در بیان فضیلت ائمه ابوابین علیهم السلام
و در بیان فضیلت ائمه درگاهین علیهم السلام
و در بیان فضیلت ائمه مقامین علیهم السلام
و در بیان فضیلت ائمه منزلتین علیهم السلام
و در بیان فضیلت ائمه رفعتین علیهم السلام
و در بیان فضیلت ائمه عظمیین علیهم السلام
و در بیان فضیلت ائمه کبرییین علیهم السلام

داستان حضرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم
 داستان حضرت علی رضی اللہ عنہ
 داستان حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ
 داستان حضرت اسماعیل رضی اللہ عنہ
 داستان حضرت یونس رضی اللہ عنہ
 داستان حضرت زکریا رضی اللہ عنہ
 داستان حضرت یحییٰ رضی اللہ عنہ
 داستان حضرت عیسیٰ رضی اللہ عنہ
 داستان حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم

کان رسول اللہ یعمل الاعمال بہ فانی احسنی ان ترکت شیئاً من امرہ ان یرفع
 فاما صدقہ بلہ نیتہ فدعنا عمری علی وعباس واما خیر فندک فاسکما عمر وقال بما
 صدقہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ کانت لحقوقہ اللتی تعرفہ و نواویہ و امرہ ما
 الی من الی الامر قال فما علی ذلک الی الیوم وعن عقبیل عن ابن شہاب فی غزوة
 خیبر عن غزوة عن عائشة ان فاطمة بنت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ ارسلت الی ابی بکر
 تسئله میراثنا من رسول اللہ ما فاء اللہ علیہ بالہ نیتہ وندک و ما بقی من خمس خیبر
 فقال ابو بکر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ قال لا نورث ما ترکناہ صدقہ انما
 یا کل آل محمد فی ہذا المال وانی وانشد لانا غیر شیئاً من صدقہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 اللتی کانت علیما فی عمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ ولا علمن فینما بما عمل رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ فانی ابو بکر ان یرفع الی فاطمہ منہا شیئاً فوجدت فاطمہ علی
 ابی بکر فی ذلک فجزتہ فلم تکلمہ حتی توفیت و عاشت بعد النبی صلی اللہ علیہ وسلم تسنتہ اشرف نساء
 توفیت و فہما زوجہا علی لیلہا ولم یوزن لہا ابابکر و صلی علیہا و کان لعلی من الناس وجہ
 حیاة فاطمہ فلما توفیت ہتک علی وجہ الناس فالتمس منھا لحدی ابی بکر و مبالغہ ولم
 یکن یسابع تک الاشرف فارسل الی ابی بکر ان اتینا و لا یا تینا احد معک کراہتہ لخصر
 عمر فقال لا والله لا ترخل علیہم و حدک فقال ابو بکر و لا عسیت ان یرفعہ بی و انہ
 لا یتیمم فضل علیہم ابو بکر فتشدد علی فقال انما قدرنا فضلک و ما اعطاک اللہ ولم
 تنفس علیک غیر انما قدرنا فضلک و لکنک ہتک بدت علینا بالامر و کنا نرعی

داستان حضرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم
 داستان حضرت علی رضی اللہ عنہ
 داستان حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ
 داستان حضرت اسماعیل رضی اللہ عنہ
 داستان حضرت یونس رضی اللہ عنہ
 داستان حضرت زکریا رضی اللہ عنہ
 داستان حضرت یحییٰ رضی اللہ عنہ
 داستان حضرت عیسیٰ رضی اللہ عنہ
 داستان حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم

داستان حضرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم
 داستان حضرت علی رضی اللہ عنہ
 داستان حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ
 داستان حضرت اسماعیل رضی اللہ عنہ
 داستان حضرت یونس رضی اللہ عنہ
 داستان حضرت زکریا رضی اللہ عنہ
 داستان حضرت یحییٰ رضی اللہ عنہ
 داستان حضرت عیسیٰ رضی اللہ عنہ
 داستان حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم

لقرنبا من رسول الله نصيبا حتى فاصبت عينا ابى بكر فلما تكلم ابو بكر قال والذي نفسي
 بيده لقرابته رسول الله احب الى ان اهل من قرابتي وانا الذي شجر بيني وبينكم من
 هذه الاسوال فاني لم آل فيها عن الخير ولم اترك امر اريت رسول الله صلعم يصعب فيها
 الاصنعة فقال على ابى بكر وعمر كل عشيبة للبيعة فلما صلى ابو بكر الظهر رقى على المنبر فحمد و
 ذكر شان على وتكلم عن البيعة وعذره الذي اعتد اليه ثم استغفر وتشهد على العظيم
 حتى ابى بكر وحدث ان لم يحج على النبي صنع نفاسته على ابى بكر ولا انكارا للذي نفسله
 الله ولكننا كنا نرى لثاني هذا الامر نصيبا فاستبده وعلينا فوجدنا في انفسنا فاستبده ذلك المسلمون
 وكان المسلمون على قرية بايعين راجع الامر المعروف وفي كتاب الفرائض في باب
 قول النبي لانا نورا ما تركنا صدقة عن ابن مهران عن عمرو بن عارضة ان فاطمة
 والعباس تيا ابا بكر ليقسمان ميراثهما من رسول الله وهما ضيقا يطلبان ارضا من
 ذلك وهما من خير فقال لهما ابو بكر سمعت رسول الله صلى الله عليه وآله يقول لانا نورا
 ما تركنا صدقة انما اكل كل حجر من هذا المال قال ابو بكر والله لا ادع امر اريت
 رسول الله يصعب فيه الاصنعة قالت فحجرت فاطمة فلم تكلمه حتى ماتت انتهى كلام النبي
 وروى البيهقي عن الشعبي ان ابا بكر دخل عليها وفاطمة في ذمها فقال على ابو بكر استاذ
 عليك قالت تحت ان اذن قال نعم فاذا نزل فدخل عليها فزنها حتى ضمت كفاي اللها
 وفي رياض النصرة حسب الطبري دخل ابو بكر على فاطمة فاعتذر اليها وتكلمها فزمنت منه
 وعن اللذان قال الغني ان فاطمة غضبت على ابى بكر فخرج ابو بكر حتى قام على بابها في يوم

هذا هو الصحيح في كل من جاز
 فاصبت عينا ابى بكر فلما تكلم ابو بكر قال والذي نفسي بيده لقرابته رسول الله احب الى ان اهل من قرابتي وانا الذي شجر بيني وبينكم من هذه الاسوال فاني لم آل فيها عن الخير ولم اترك امر اريت رسول الله صلعم يصعب فيها الاصنعة فقال على ابى بكر وعمر كل عشيبة للبيعة فلما صلى ابو بكر الظهر رقى على المنبر فحمد و ذكر شان على وتكلم عن البيعة وعذره الذي اعتد اليه ثم استغفر وتشهد على العظيم حتى ابى بكر وحدث ان لم يحج على النبي صنع نفاسته على ابى بكر ولا انكارا للذي نفسله الله ولكننا كنا نرى لثاني هذا الامر نصيبا فاستبده وعلينا فوجدنا في انفسنا فاستبده ذلك المسلمون وكان المسلمون على قرية بايعين راجع الامر المعروف وفي كتاب الفرائض في باب قول النبي لانا نورا ما تركنا صدقة عن ابن مهران عن عمرو بن عارضة ان فاطمة والعباس تيا ابا بكر ليقسمان ميراثهما من رسول الله وهما ضيقا يطلبان ارضا من ذلك وهما من خير فقال لهما ابو بكر سمعت رسول الله صلى الله عليه وآله يقول لانا نورا ما تركنا صدقة انما اكل كل حجر من هذا المال قال ابو بكر والله لا ادع امر اريت رسول الله يصعب فيه الاصنعة قالت فحجرت فاطمة فلم تكلمه حتى ماتت انتهى كلام النبي وروى البيهقي عن الشعبي ان ابا بكر دخل عليها وفاطمة في ذمها فقال على ابو بكر استاذ عليك قالت تحت ان اذن قال نعم فاذا نزل فدخل عليها فزنها حتى ضمت كفاي اللها وفي رياض النصرة حسب الطبري دخل ابو بكر على فاطمة فاعتذر اليها وتكلمها فزمنت منه وعن اللذان قال الغني ان فاطمة غضبت على ابى بكر فخرج ابو بكر حتى قام على بابها في يوم

هذا هو الصحيح في كل من جاز
 فاصبت عينا ابى بكر فلما تكلم ابو بكر قال والذي نفسي بيده لقرابته رسول الله احب الى ان اهل من قرابتي وانا الذي شجر بيني وبينكم من هذه الاسوال فاني لم آل فيها عن الخير ولم اترك امر اريت رسول الله صلعم يصعب فيها الاصنعة فقال على ابى بكر وعمر كل عشيبة للبيعة فلما صلى ابو بكر الظهر رقى على المنبر فحمد و ذكر شان على وتكلم عن البيعة وعذره الذي اعتد اليه ثم استغفر وتشهد على العظيم حتى ابى بكر وحدث ان لم يحج على النبي صنع نفاسته على ابى بكر ولا انكارا للذي نفسله الله ولكننا كنا نرى لثاني هذا الامر نصيبا فاستبده وعلينا فوجدنا في انفسنا فاستبده ذلك المسلمون وكان المسلمون على قرية بايعين راجع الامر المعروف وفي كتاب الفرائض في باب قول النبي لانا نورا ما تركنا صدقة عن ابن مهران عن عمرو بن عارضة ان فاطمة والعباس تيا ابا بكر ليقسمان ميراثهما من رسول الله وهما ضيقا يطلبان ارضا من ذلك وهما من خير فقال لهما ابو بكر سمعت رسول الله صلى الله عليه وآله يقول لانا نورا ما تركنا صدقة انما اكل كل حجر من هذا المال قال ابو بكر والله لا ادع امر اريت رسول الله يصعب فيه الاصنعة قالت فحجرت فاطمة فلم تكلمه حتى ماتت انتهى كلام النبي وروى البيهقي عن الشعبي ان ابا بكر دخل عليها وفاطمة في ذمها فقال على ابو بكر استاذ عليك قالت تحت ان اذن قال نعم فاذا نزل فدخل عليها فزنها حتى ضمت كفاي اللها وفي رياض النصرة حسب الطبري دخل ابو بكر على فاطمة فاعتذر اليها وتكلمها فزمنت منه وعن اللذان قال الغني ان فاطمة غضبت على ابى بكر فخرج ابو بكر حتى قام على بابها في يوم

بیمار است و دو قسم است یکی محل بعنوان اہل بیت و دیگر مفصل بخصوص فاطمہ و علی
 و حسن و حسین علیہم السلام و چون مقصود در اینجا ذکر فاطمہ زہراست انحصار بر آن نموده شد
فصل در بیان تزویج حضرت فاطمہ زہرا با علی مرتضی
صلوات اللہ علی نبینا وعلیہما

بدانکہ تزویج او با محمد ابو عبدمن جابر ان اللہ تعالی امر فی ان از زوج فاطمہ
 من علی ہدایاتی تبویب الجامع الصغیر للسیوطی و ایضاً فی الصواعق و اخرج انسانی
 فی خصال علی بن عبد اللہ بن بریدہ عن ابیہ قال خطب ابو بکر و عمر فاطمہ علیہما السلام
 فقال رسول اللہ الفاضل علی علیہ السلام فزوجہا منہ و در رسالہ و در کلمہ و در
 ہجرت و در شہر رمضان تزویج کرد و بنا کرد و در ذی الحجہ و بعضی گفته اند تزویج
 کرد در حبیب یعنی گفتند و در سفر و بعضی بعد غزوه احد کنزانی جامع الاصول
 و بود زہرا در وقت تزویج شانزہ ساله و بعضی ہجده ساله گفته اند و بعضی
 پانزہ ساله و بود علی بہت یک سال پنج ماہ و در روایات کہ خواستگاری کرد فاطمہ ابو بکر
 پس تعلل کرد آنحضرت و گفت من انتظار وحی دارم در تزویج و می پس نیز
 خواستگاری کرد عمر او را و ہمین جواب یافت از رسول خدا صلی اللہ علیہ الہ و در
 مشکاۃ آورده چون خطبہ کرد فاطمہ ابو بکر و عمر آنحضرت فرمود کہ او صغیرہ
 بس تر گفت علی دام امین و در روایتہ الاحباب گفته گفتند بوی اہل و خوا
 او کہ تویر دزد آنحضرت و خواستگاری کن دختر او را گفت علی شرم دارم من

و بعد از آنکه تزویج او با محمد ابو عبدمن جابر ان اللہ تعالی امر فی ان از زوج فاطمہ
 من علی ہدایاتی تبویب الجامع الصغیر للسیوطی و ایضاً فی الصواعق و اخرج انسانی
 فی خصال علی بن عبد اللہ بن بریدہ عن ابیہ قال خطب ابو بکر و عمر فاطمہ علیہما السلام
 فقال رسول اللہ الفاضل علی علیہ السلام فزوجہا منہ و در رسالہ و در کلمہ و در
 ہجرت و در شہر رمضان تزویج کرد و بنا کرد و در ذی الحجہ و بعضی گفته اند تزویج
 کرد در حبیب یعنی گفتند و در سفر و بعضی بعد غزوه احد کنزانی جامع الاصول
 و بود زہرا در وقت تزویج شانزہ ساله و بعضی ہجده ساله گفته اند و بعضی
 پانزہ ساله و بود علی بہت یک سال پنج ماہ و در روایات کہ خواستگاری کرد فاطمہ ابو بکر
 پس تعلل کرد آنحضرت و گفت من انتظار وحی دارم در تزویج و می پس نیز
 خواستگاری کرد عمر او را و ہمین جواب یافت از رسول خدا صلی اللہ علیہ الہ و در
 مشکاۃ آورده چون خطبہ کرد فاطمہ ابو بکر و عمر آنحضرت فرمود کہ او صغیرہ
 بس تر گفت علی دام امین و در روایتہ الاحباب گفته گفتند بوی اہل و خوا
 او کہ تویر دزد آنحضرت و خواستگاری کن دختر او را گفت علی شرم دارم من

و بعد از آنکه تزویج او با محمد ابو عبدمن جابر ان اللہ تعالی امر فی ان از زوج فاطمہ
 من علی ہدایاتی تبویب الجامع الصغیر للسیوطی و ایضاً فی الصواعق و اخرج انسانی
 فی خصال علی بن عبد اللہ بن بریدہ عن ابیہ قال خطب ابو بکر و عمر فاطمہ علیہما السلام
 فقال رسول اللہ الفاضل علی علیہ السلام فزوجہا منہ و در رسالہ و در کلمہ و در
 ہجرت و در شہر رمضان تزویج کرد و بنا کرد و در ذی الحجہ و بعضی گفته اند تزویج
 کرد در حبیب یعنی گفتند و در سفر و بعضی بعد غزوه احد کنزانی جامع الاصول
 و بود زہرا در وقت تزویج شانزہ ساله و بعضی ہجده ساله گفته اند و بعضی
 پانزہ ساله و بود علی بہت یک سال پنج ماہ و در روایات کہ خواستگاری کرد فاطمہ ابو بکر
 پس تعلل کرد آنحضرت و گفت من انتظار وحی دارم در تزویج و می پس نیز
 خواستگاری کرد عمر او را و ہمین جواب یافت از رسول خدا صلی اللہ علیہ الہ و در
 مشکاۃ آورده چون خطبہ کرد فاطمہ ابو بکر و عمر آنحضرت فرمود کہ او صغیرہ
 بس تر گفت علی دام امین و در روایتہ الاحباب گفته گفتند بوی اہل و خوا
 او کہ تویر دزد آنحضرت و خواستگاری کن دختر او را گفت علی شرم دارم من

از رسول خدا صلی الله علیه وآله و گفت رو کرد حضرت خوستگاری بوکر و عمر را بمن چون
 بره گفتند تو نزد یک ترین مردی بومی و ابن عم ای و سپهر ابو طالب برسد و شرم
 مکن پس بر علی نزد رسول خدا صلی الله علیه وآله و سلام داد بروی پس جواب سلام
 وی داد حضرت و گفت چه چیز آورده است ترا نزد ما ای سپهر ابو طالب گفت
 آمده ام تا خوستگاری کنم فاطمه را پس گفت رسول خدا صلی الله علیه وآله مرحبا و اهلما
 و زیاده نه کردیرین و روایت می کند انس که بودم من نزد رسول خدا صلی الله
 علیه وآله پس در گرفت آنحضرت را حال تنبکه در میگرفت او را نزد وی در بوده شد
 از خود دست کشاده شد آنحال و بحال خود باز آمد پس گفت آمد مرا بر صریح از نزد
 پروردگار عرض گفت بدرستی که خدا تعالی امر می کند ترا که تزویج کنی فاطمه را با علی
 ای نس برو و بخوان ابا بکر و عمر و عثمان و طلحه و زبیر را و جماعه ارضاء را
 پس حاضر شدند این قوم و خطبه خواند آنحضرت خطبه بلخ پس حمد گفت مر خدا را و ثنا
 کرد بر او و ترغیب کرد در نکاح پس تزویج کرد فاطمه را با علی رضی الله علیه السلام بر مهر
 چهار صد مثقال زلفنه و گفت قبول کردی و راضی شدی ای علی پسر ترا گفت
 آنحضرت طبعی از حزن و پرانگنده کرد میان قوم و ازینجا گفته اند قومی زلفنا که
 اسبخت پرانگنده کردن تنگ و با دام در صیانت عقد نکاح و در مو اهب لدنیه نقل
 می کند خطبه را الحمد لله المجدوب المعبود بقدرته المطاع بسطاته المرهوب من
 عذابه و سلطوته الفانده امره فی سایه وارضه الذی خلق الخلق بقدرته و میزهرم با حکم

از رسول خدا صلی الله علیه وآله و گفت رو کرد حضرت خوستگاری بوکر و عمر را بمن چون
 بره گفتند تو نزد یک ترین مردی بومی و ابن عم ای و سپهر ابو طالب برسد و شرم
 مکن پس بر علی نزد رسول خدا صلی الله علیه وآله و سلام داد بروی پس جواب سلام
 وی داد حضرت و گفت چه چیز آورده است ترا نزد ما ای سپهر ابو طالب گفت
 آمده ام تا خوستگاری کنم فاطمه را پس گفت رسول خدا صلی الله علیه وآله مرحبا و اهلما
 و زیاده نه کردیرین و روایت می کند انس که بودم من نزد رسول خدا صلی الله
 علیه وآله پس در گرفت آنحضرت را حال تنبکه در میگرفت او را نزد وی در بوده شد
 از خود دست کشاده شد آنحال و بحال خود باز آمد پس گفت آمد مرا بر صریح از نزد
 پروردگار عرض گفت بدرستی که خدا تعالی امر می کند ترا که تزویج کنی فاطمه را با علی
 ای نس برو و بخوان ابا بکر و عمر و عثمان و طلحه و زبیر را و جماعه ارضاء را
 پس حاضر شدند این قوم و خطبه خواند آنحضرت خطبه بلخ پس حمد گفت مر خدا را و ثنا
 کرد بر او و ترغیب کرد در نکاح پس تزویج کرد فاطمه را با علی رضی الله علیه السلام بر مهر
 چهار صد مثقال زلفنه و گفت قبول کردی و راضی شدی ای علی پسر ترا گفت
 آنحضرت طبعی از حزن و پرانگنده کرد میان قوم و ازینجا گفته اند قومی زلفنا که
 اسبخت پرانگنده کردن تنگ و با دام در صیانت عقد نکاح و در مو اهب لدنیه نقل
 می کند خطبه را الحمد لله المجدوب المعبود بقدرته المطاع بسطاته المرهوب من
 عذابه و سلطوته الفانده امره فی سایه وارضه الذی خلق الخلق بقدرته و میزهرم با حکم

از رسول خدا صلی الله علیه وآله و گفت رو کرد حضرت خوستگاری بوکر و عمر را بمن چون
 بره گفتند تو نزد یک ترین مردی بومی و ابن عم ای و سپهر ابو طالب برسد و شرم
 مکن پس بر علی نزد رسول خدا صلی الله علیه وآله و سلام داد بروی پس جواب سلام
 وی داد حضرت و گفت چه چیز آورده است ترا نزد ما ای سپهر ابو طالب گفت
 آمده ام تا خوستگاری کنم فاطمه را پس گفت رسول خدا صلی الله علیه وآله مرحبا و اهلما
 و زیاده نه کردیرین و روایت می کند انس که بودم من نزد رسول خدا صلی الله
 علیه وآله پس در گرفت آنحضرت را حال تنبکه در میگرفت او را نزد وی در بوده شد
 از خود دست کشاده شد آنحال و بحال خود باز آمد پس گفت آمد مرا بر صریح از نزد
 پروردگار عرض گفت بدرستی که خدا تعالی امر می کند ترا که تزویج کنی فاطمه را با علی
 ای نس برو و بخوان ابا بکر و عمر و عثمان و طلحه و زبیر را و جماعه ارضاء را
 پس حاضر شدند این قوم و خطبه خواند آنحضرت خطبه بلخ پس حمد گفت مر خدا را و ثنا
 کرد بر او و ترغیب کرد در نکاح پس تزویج کرد فاطمه را با علی رضی الله علیه السلام بر مهر
 چهار صد مثقال زلفنه و گفت قبول کردی و راضی شدی ای علی پسر ترا گفت
 آنحضرت طبعی از حزن و پرانگنده کرد میان قوم و ازینجا گفته اند قومی زلفنا که
 اسبخت پرانگنده کردن تنگ و با دام در صیانت عقد نکاح و در مو اهب لدنیه نقل
 می کند خطبه را الحمد لله المجدوب المعبود بقدرته المطاع بسطاته المرهوب من
 عذابه و سلطوته الفانده امره فی سایه وارضه الذی خلق الخلق بقدرته و میزهرم با حکم

از رسول خدا صلی الله علیه وآله و گفت رو کرد حضرت خوستگاری بوکر و عمر را بمن چون
 بره گفتند تو نزد یک ترین مردی بومی و ابن عم ای و سپهر ابو طالب برسد و شرم
 مکن پس بر علی نزد رسول خدا صلی الله علیه وآله و سلام داد بروی پس جواب سلام
 وی داد حضرت و گفت چه چیز آورده است ترا نزد ما ای سپهر ابو طالب گفت
 آمده ام تا خوستگاری کنم فاطمه را پس گفت رسول خدا صلی الله علیه وآله مرحبا و اهلما
 و زیاده نه کردیرین و روایت می کند انس که بودم من نزد رسول خدا صلی الله
 علیه وآله پس در گرفت آنحضرت را حال تنبکه در میگرفت او را نزد وی در بوده شد
 از خود دست کشاده شد آنحال و بحال خود باز آمد پس گفت آمد مرا بر صریح از نزد
 پروردگار عرض گفت بدرستی که خدا تعالی امر می کند ترا که تزویج کنی فاطمه را با علی
 ای نس برو و بخوان ابا بکر و عمر و عثمان و طلحه و زبیر را و جماعه ارضاء را
 پس حاضر شدند این قوم و خطبه خواند آنحضرت خطبه بلخ پس حمد گفت مر خدا را و ثنا
 کرد بر او و ترغیب کرد در نکاح پس تزویج کرد فاطمه را با علی رضی الله علیه السلام بر مهر
 چهار صد مثقال زلفنه و گفت قبول کردی و راضی شدی ای علی پسر ترا گفت
 آنحضرت طبعی از حزن و پرانگنده کرد میان قوم و ازینجا گفته اند قومی زلفنا که
 اسبخت پرانگنده کردن تنگ و با دام در صیانت عقد نکاح و در مو اهب لدنیه نقل
 می کند خطبه را الحمد لله المجدوب المعبود بقدرته المطاع بسطاته المرهوب من
 عذابه و سلطوته الفانده امره فی سایه وارضه الذی خلق الخلق بقدرته و میزهرم با حکم

که یکی از آن دو مرد پدراست و دیگرے شوهر تو و در روایت حاکم از ابی
 هريره آمده گفت آيا راضی نیستی تو که تزویج کردم ترا با اولین مسلمانان از
 روی اسلام و دادا ترین ایشان از روی علم و تو بهترین نشان امت منی چنانکه
 مردم در قوم خود و در روایت طبرانی آمده تزویج کردم ترا با نیکبختی در
 دنیا و در آخرت از صالحان است و منقولست که آنحضرت از علی پرسید که
 بهیچ چیز در دست داری علی صلوات الله علی نبینا و علیہ کفایت اسپه و ز رسته
 دارم فرمود اسپ تر اضرو رسته لیکن زره را بفروش و بهائی آنرا پیش
 من بیار پس آنرا بچهار صد و هشتاد درهم فروخت و نزد حضرت صلعم آورد حضرت
 مشتقی از آن گرفت و به بلال داد تا در بوی خوش صحن کند و بقیه بام سلمه
 سپرد که در جاز فاطمه صحن کند و کار سازی و کند و متاع خانه و اثاث است
 بخرد پس دو جامه برد و دو نمائی از کتان و چار بالش و دو یا بند و نقره و قطیف
 و تکیه و قدحی و آبنما و سبوی و مشکلی و مشربیه و اماثل آن خرید و در مواهب بیت
 گوید که ولیمه کرد علی بر فاطمه صلوات الله علی نبینا علیهما و نبود هیچ ولیمه در آن
 زمین بیشتر از ولیمه وی کرد و نهاد زره خود را نزد یهودی ب نصف بیانه شعیر و بود
 ولیمه وی چند صاع شعیر و تمر و حلیس و آن طعمی است که از تمر و سمن و فروز و بوم سخت
 می شود روایت کرد آنرا احمد در مناقب هزارانی در ارج النبوة و قال شیخ
 الامام الاجل ابو نصر محمد بن عبد الرحمن الصعلانی رحمه الله علیه بسید عات الخیر الساجد الموحود

دوسری از آن دو حضرت امیر ایمن بن ابی جابر است و در روایت حاکم از ابی هریره آمده است که فرمود که از این دو مرد یکی از شماست که مرا با او تزویج کردم و در آخرت از صالحان است و منقولست که آنحضرت از علی پرسید که بهیچ چیز در دست داری علی صلوات الله علی نبینا و علیہ کفایت اسپه و ز رسته دارم فرمود اسپ تر اضرو رسته لیکن زره را بفروش و بهائی آنرا پیش من بیار پس آنرا بچهار صد و هشتاد درهم فروخت و نزد حضرت صلعم آورد حضرت مشتقی از آن گرفت و به بلال داد تا در بوی خوش صحن کند و بقیه بام سلمه سپرد که در جاز فاطمه صحن کند و کار سازی و کند و متاع خانه و اثاث است بخرد پس دو جامه برد و دو نمائی از کتان و چار بالش و دو یا بند و نقره و قطیف و تکیه و قدحی و آبنما و سبوی و مشکلی و مشربیه و اماثل آن خرید و در مواهب بیت گوید که ولیمه کرد علی بر فاطمه صلوات الله علی نبینا علیهما و نبود هیچ ولیمه در آن زمین بیشتر از ولیمه وی کرد و نهاد زره خود را نزد یهودی ب نصف بیانه شعیر و بود ولیمه وی چند صاع شعیر و تمر و حلیس و آن طعمی است که از تمر و سمن و فروز و بوم سخت می شود روایت کرد آنرا احمد در مناقب هزارانی در ارج النبوة و قال شیخ الامام الاجل ابو نصر محمد بن عبد الرحمن الصعلانی رحمه الله علیه بسید عات الخیر الساجد الموحود

حضرت علی
 حضرت امیر ایمن
 حضرت ابو جابر
 حضرت بلال
 حضرت بلال
 حضرت بلال

۲۱۴
 حضرت امیر ایمن
 حضرت ابو جابر
 حضرت بلال
 حضرت بلال

حضرت امیر ایمن
 حضرت ابو جابر
 حضرت بلال
 حضرت بلال

عنه عن ابن عباس قال لما قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اني ابعث اليكم رسلنا من انفسنا وما خفي عن احدكم شيئا قالوا يا رسول الله انفسنا من اجسادنا قال نعم انفسنا من اجسادنا قالوا يا رسول الله انفسنا من اجسادنا قال نعم انفسنا من اجسادنا

فلما بلغت فاطمة مبلغ السمار كان رسول الله يعتم على اجسامه ويقول ليا والدة
يربها ومنعني اسباب تزويجها فنزل جبرئيل وقال ليجازي بك السلام ويقول
يا محمد لا تعتم في امر تزويجها فانما احب الي منك قفوض امر تزويجها منك الى فاني ازواجها
من احب سجد رسول الله سجدة الشكر ثم رجع جبرئيل فلما كان يوم الجمعة جا جبرئيل
الى رسول الله وسيد مطبق وميكائيل واسرافيل وعزرائيل عليهم السلام بيك وهد
منهم مطبق مغطى بميدل وعند كل واحد منهم الف ملك ووضعوا الاطباق بين يري
رسول الله فقال يا هذا جبرئيل قال فان الله يقول اني زوجت فاطمة من علي بن طالب
فصلوات الله على نبينا وعليه وهذا الثواب الجنان واشارها اليه عليا القتياب واشر
عليها الثمار فسجد رسول الله ثم رفع راسه فقال لجبرئيل فاطمة تزويجا بايرضي والى
احب منك هذه الهدايا والعطايا في دار البقاء لاني دار العناء ولكن اجبرئيل
انخبرني كيف كان تزويج فاطمة في السمار قال جبرئيل يا محمد ان الله تعالى امرنا بان
نفتح ابواب الجنان ونخلق ابواب النيران فخلقنا ثم زين العرش والكرسي وشجرة طوبى
وسدرة المنتهى ثم امر الله تعالى الولدان والعلماء ان يعصبوا في كل قصر امرتهم
وكل غرقته اى حمله ويجلسوا الوليمة عن فاطمة وامر ملائكة السموات المقربين والجن
بان يحتموا تحت شجرة طوبى ثم ارسل الله تعالى الريح الهبيرة في الجنان فاسقطت
اشجارها الكافور والمنك والعبثر على الملكة ثم امر الله تعالى طيور الجنة بان تنحي
فرفقت الحور العين ونشرت الاشجار الحلى والجواهر الطيبين وحبت الولدان والعلماء

الذي يبعث اليكم رسلنا من انفسنا وما خفي عن احدكم شيئا قالوا يا رسول الله انفسنا من اجسادنا قال نعم انفسنا من اجسادنا قالوا يا رسول الله انفسنا من اجسادنا قال نعم انفسنا من اجسادنا

عنه عن ابن عباس قال لما قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اني ابعث اليكم رسلنا من انفسنا وما خفي عن احدكم شيئا قالوا يا رسول الله انفسنا من اجسادنا قال نعم انفسنا من اجسادنا

بہار گروان این را بر البیت رضی اللہ عنہم ایا قالوا

فصل در بیان صبری

بر مصائب مشتقاً و بگمی معشیت و کفایتی کہ برای رضای خدا و رفع درجات عقبی دین دنیا کشیده و نفس نفیس خود گوارا ساخته اخرج ابو بکر عن ضمیرة قال قضی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ علی ابنتہ فاطمہ الخدمہ فی البیت و قضی علی علی باکان فاربا من البیت و اخرج ابو بکر عن ابی التحیری قال قال علی لائسہ فاطمہ بنت اسد الکفی فاطمہ بنت رسول اللہ الخدمتہ خارجاً شقا ئیة المما، و الحاجتہ و کفینہما اهل فی البیت اللجن و النجر و الطنج و اخرج اصحن عن عطاء بن الشایب عن اسمع عن علی ان رسول اللہ علیہ وآلہ لاز و جہة فاطمہ بعوت معہا بجمیلہ و وسادۃ من ولیم حشو بالیف و رجی و سفار و صبر من فقال لی بفاطمہ ذات یوم واحد و اللہ لقد شنوت حتی قد اشتکت صدری قال و قد جار اللہ باک بسنی فاذا ہی فاستقمیہ فقالت و انا و اللہ قد عنت حتی فحلت یدری فایت الہنی صلی اللہ علیہ وآلہ فقال ماجاء بک ای نبتہ قالت جبت لاسلم علیک فاستجبت ان نسالہ فرجعت فقال انقلت قالت ریحیت ان اسالہ فاجاہہ جمیعاً فقال علی یا رسول اللہ و اللہ لقد شنوت حتی اشتکیب صدری و قالت فاطمہ تلحنت حتی محلت یراسی و قد جاک اللہ سبی و مسعتہ فاذننا فقال و اللہ لای اعطیکم اذ روع اهل الصفتہ و اولی بطونہم ما انفق علیہم لکن ما یسعیم و انفق علیہم انما نعم نانا ہما اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ و قد دضنا فی تظنقینا و اذ اعطینا اوسما کیشت اقدامنا و اذ اعطینا اقدامنا کیشت روسما

۲۳۳

اور خدا و زمین بری می باران
ایک قول من عنین صبی بری تعین
ت از صاحب خلقش در غیبت کرب
س از نعل کبابه کرب نذر کرب
بلات و کاف و فایانم کرب
در روزہ معلوم و از حضرت فاطمہ
فصل در بیان صبری
بر مصائب مشتقاً و بگمی معشیت
دنیا کشیده و نفس نفیس خود
صلی اللہ علیہ وآلہ علی ابنتہ
فاطمہ الخدمہ فی البیت و قضی
علی علی باکان فاربا من البیت
و اخرج ابو بکر عن ابی التحیری
قال قال علی لائسہ فاطمہ بنت
اسد الکفی فاطمہ بنت رسول اللہ
الخدمتہ خارجاً شقا ئیة المما،
و الحاجتہ و کفینہما اهل فی
البیت اللجن و النجر و الطنج و
اخرج اصحن عن عطاء بن الشایب
عن اسمع عن علی ان رسول اللہ
علیہ وآلہ لاز و جہة فاطمہ
بعوت معہا بجمیلہ و وسادۃ
من ولیم حشو بالیف و رجی و
سفار و صبر من فقال لی بفاطمہ
ذات یوم واحد و اللہ لقد
شنوت حتی قد اشتکت صدری
قال و قد جار اللہ باک بسنی
فاذا ہی فاستقمیہ فقالت و
انا و اللہ قد عنت حتی فحلت
یدری فایت الہنی صلی اللہ
علیہ وآلہ فقال ماجاء بک
ای نبتہ قالت جبت لاسلم
علیک فاستجبت ان نسالہ
فرجعت فقال انقلت قالت
ریحیت ان اسالہ فاجاہہ
جمیعاً فقال علی یا رسول
اللہ و اللہ لقد شنوت
حتی اشتکیب صدری و
قالت فاطمہ تلحنت
حتی محلت یراسی و
قد جاک اللہ سبی و
مسعتہ فاذننا فقال
و اللہ لای اعطیکم
اذ روع اهل الصفتہ
و اولی بطونہم
ما انفق علیہم
لکن ما یسعیم و
انفق علیہم
انما نعم نانا
ہما اللہ صلی
اللہ علیہ
و آلہ و قد
دضنا فی
تظنقینا و
اذ اعطینا
اوسما کیشت
اقدامنا و
اذ اعطینا
اقدامنا کیشت
روسما

در بیان این که غضب را از دل بیرون بیاورد
و در بیان این که غضب را از دل بیرون بیاورد
و در بیان این که غضب را از دل بیرون بیاورد
و در بیان این که غضب را از دل بیرون بیاورد

در بیان این که غضب را از دل بیرون بیاورد
و در بیان این که غضب را از دل بیرون بیاورد
و در بیان این که غضب را از دل بیرون بیاورد
و در بیان این که غضب را از دل بیرون بیاورد

فاطمه زهر ا عرض کرد که یا رسول الله صلی الله علیه و آله تو پوشیدن این را بر سرنا
است خود رو داداشتی حضرت فرمود بر سرنا رمت خود نه بر تو که فضل و کمال
داری و خدا تعالی برای تو در آخرت هم چیز میتا ساخته نه برای دنیا و لذت
آن آفریده فی الصواعق واخرج احمد وغيره انه صلعم کان اذا قدم من سفر
الی فاطمة و اطال الملكث عندها فحفره لنفسها و سانه سکتن من ورق و فلا در
و قرطین و ستر الباب بیتها تقدم صلعم و دخل علیها ثم خرج و قد عرف لغضب
و جرت جلس علی المنبر فظننت انه انما فعل کبارای ما صنعته فارسلت به الیه یجله
فی سبیل الله تعالی فقال فعلت خدا با ابوها ثمان مرات لیست الدنیا محض کما من
آل محمد ولو كانت الدنیا یعدل عند الله تعالی فی الخیر خراج بعودته الملقى منها
کافر اشرته ایشم قام فدخل صلی الله علیه و آله و سلم علیها و زاد احمد انه صلعم فرسان
بیرونه ذلک الی بعض اصحابه و بان یشتري لها فلاذة من غضب و سوارین من
عاج و قال ان هولاء الین منی و لا احب ان یا کلوا طیبانی حیث یقسم الدنیا و اخرج
ابو بکر عن الحارث عن علی قال هدایت لی و تحتها لا یجلد کبش بزمانی ازالة النخاع غیره
و این ضیق و قلت میشت مرا حضرت را و آل و اصحاب او از جهت محتاج و افلاک
و نایافت نبود بلکه گاهی بجهت اختیار و اختیار بود و گاهی به جهت کراهت سببی
و کثرت خوردن و اختیار را مضت و تکلیف اختیاری بود برای رضای باری
نه مضطاری بنا چاری ورنه اگر میخواستند که او را برای ایشان حق تعالی از طلا میست

در بیان این که غضب را از دل بیرون بیاورد
و در بیان این که غضب را از دل بیرون بیاورد
و در بیان این که غضب را از دل بیرون بیاورد
و در بیان این که غضب را از دل بیرون بیاورد

در بیان این که غضب را از دل بیرون بیاورد
و در بیان این که غضب را از دل بیرون بیاورد
و در بیان این که غضب را از دل بیرون بیاورد
و در بیان این که غضب را از دل بیرون بیاورد

روایت سے حضرت علیؑ کے ہونے کا ثبوت ہے اور اس سے ظاہر ہے کہ حضرت علیؑ کی ولادت سے پہلے ہی آپؐ کی ولادت ہوئی تھی۔
 روایت سے ظاہر ہے کہ حضرت علیؑ کی ولادت سے پہلے ہی آپؐ کی ولادت ہوئی تھی۔
 روایت سے ظاہر ہے کہ حضرت علیؑ کی ولادت سے پہلے ہی آپؐ کی ولادت ہوئی تھی۔

بستہ شہر ولم یولد بستہ اشہر مولود فحاش الحسن بن علیؑ و عیسیٰ بن مریمؑ فی روایت
 غیرہ الا الحسن و عیسیٰ بن زکریا المشہورانہ و لدن تسعة اشہر ولما ولد اذن البیہنی فی اذنیہ البیہنی
 واقام فی ذلہ البیہری و ختمتہ یوم السابع من ولادتہ و عن عتہ کتباتی روایتہ کیشین
 وقال لفظتہ ترنی شعرہ و تصاتی بوزنہ فضتہ و عطی القابلتہ صل العقیقتہ ولادت
 باسواتش بقول صح روز شنبہ بانزدہم شہر رمضان سنہ ثلث از ہجرۃ در
 مدینہ منورہ وقوع یافتہ از ظلم و ولایت کہ چون آن مولود مسعود تولد نمود
 حضرت خیر الانام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر رسید کہ ابن فرزند ارجمند را چه نام
 کردہ آید گفتنہ حرب پس خیر العباد نام انوالا نزا و بحسن تغیر داد و در اخبار آمد
 کہ جبرئیل نام ویرا ہدیہ پیش رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ آورد بر قطعہ از حریر پشت
 نوشتہ و در مشکاۃ از حضرت امام محمد باقر صلوات اللہ علیہ بنیاد علیہ آوردہ کہ
 رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ از حضرت امام حسن صلوات اللہ علیہ بنیاد علیہ بیگ کہ سفند
 عقیقہ کرد و بوزن سوی سترش نقرہ تصدق نمود و زرش یکدرم با بعض درم
 بود و در روایت نسائی گو سفند عقیقہ و تا آمدہ اعلیہ مبارک ان امام کان
 ابيض مشر باحمرۃ او عجب العینین شیخ الحدیث دقیق المسربتہ کث اللیجۃ و اذ بان کان عتقہ
 ابرقین فضتہ عظیم الکرا و یس عیبہ امین الکبیین ربیعہ لیس الطویل و لقصیرہ لیس
 حسن الناس و جبارہا کان اشبہ الناس سوال اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ و کان جعدہ اشہر
 و یغیب بالسواد و قبل الخمار و الکتم یعنی بو حضرت حسنؑ شیخ و سفید و بود چشمہا

روایت سے ظاہر ہے کہ حضرت علیؑ کی ولادت سے پہلے ہی آپؐ کی ولادت ہوئی تھی۔
 روایت سے ظاہر ہے کہ حضرت علیؑ کی ولادت سے پہلے ہی آپؐ کی ولادت ہوئی تھی۔
 روایت سے ظاہر ہے کہ حضرت علیؑ کی ولادت سے پہلے ہی آپؐ کی ولادت ہوئی تھی۔

حضرت علیؑ کی ولادت سے پہلے ہی آپؐ کی ولادت ہوئی تھی۔
 حضرت علیؑ کی ولادت سے پہلے ہی آپؐ کی ولادت ہوئی تھی۔
 حضرت علیؑ کی ولادت سے پہلے ہی آپؐ کی ولادت ہوئی تھی۔

حضرت علیؑ کی ولادت سے پہلے ہی آپؐ کی ولادت ہوئی تھی۔
 حضرت علیؑ کی ولادت سے پہلے ہی آپؐ کی ولادت ہوئی تھی۔
 حضرت علیؑ کی ولادت سے پہلے ہی آپؐ کی ولادت ہوئی تھی۔

و بیست و هادی بحکم او سکا و در میان او سکا
 آسمان بنی ادراس که او سکا خلق و در آن بزرگ است
 بنی ادراس که او سکا در آن بزرگ است و در آن بزرگ است
 بنی ادراس که او سکا در آن بزرگ است و در آن بزرگ است
 بنی ادراس که او سکا در آن بزرگ است و در آن بزرگ است
 بنی ادراس که او سکا در آن بزرگ است و در آن بزرگ است
 بنی ادراس که او سکا در آن بزرگ است و در آن بزرگ است
 بنی ادراس که او سکا در آن بزرگ است و در آن بزرگ است
 بنی ادراس که او سکا در آن بزرگ است و در آن بزرگ است
 بنی ادراس که او سکا در آن بزرگ است و در آن بزرگ است
 بنی ادراس که او سکا در آن بزرگ است و در آن بزرگ است

آنحضرت بزرگ و سیاه گو یا سرمه کشیده است و رخسارهای آنحضرت هموار و صاف
 و لطیف بود و خلی باریک زموها میان سینه از بالانات و ریشین با کشانوه بسیار
 گردن شریف آنحضرت بصفا مانند کوزه نقره و دستخوانای شانوه بازویش گنده
 و میان دو شانوه بازوئی آنحضرت فاصله بسیار بود یعنی پن سینه بود و میان
 قدند و زانو کوتاه و رنگ مبارکش نلین بود و نیکوترین آد میان و خلق و خلق
 و مغزول سوئی خوبصاف میگرفت و ریش مبارکش بسیار گنده اندک بکم و خدا و شباه
 ترین مردمان بود بر رسول خدا صلی الله علیه و آله در صورت و تیغ و تی مشکو
 عن عقبه بن الحارث قال صلی ابو بکر العصر ثم خرج میثی و معه علی فرای الحسن یعب
 مع الصبان فحمد علی عانقه و قال بابی شمیه بالبنی صلی الله علیه و آله و سلم سن شمیهما
 بعلی و عانی الفحک رواه البخاری و عن علی قال الحسن شبه برسول الله ما بین الصدر
 الی الارس و اه الترمذی و المقاب شریفش السید العقی و الطیب و الزکی و السبط
 و الولی و غیر ذلک و لقب کرده میشد بکریم و حلیم و زاهد بود صاحب سکینه
 و وقار و امامه آورده اند که ولادت حضرت امام حسن صلوات الله علی نبیا و علیه
 شب شنبه نیمه ماه مبارک رمضان سال سیم هجرت واقع شد و بعضی سال دوم
 گفته اند و افضل بن عباس ای حضرت امام حسن صلوات الله علی نبیا و علیه بود
 و آورده اند رنگ مبارکش سرخ و سفید و دیده های مبارکش بسیار سیاه بود
 و قدم مبارکش هموار بود و بر آمده نبود و موئی باریک در میان شکر و ریش مبارکش

آنحضرت بزرگ و سیاه گو یا سرمه کشیده است و رخسارهای آنحضرت هموار و صاف
 و لطیف بود و خلی باریک زموها میان سینه از بالانات و ریشین با کشانوه بسیار
 گردن شریف آنحضرت بصفا مانند کوزه نقره و دستخوانای شانوه بازویش گنده
 و میان دو شانوه بازوئی آنحضرت فاصله بسیار بود یعنی پن سینه بود و میان
 قدند و زانو کوتاه و رنگ مبارکش نلین بود و نیکوترین آد میان و خلق و خلق
 و مغزول سوئی خوبصاف میگرفت و ریش مبارکش بسیار گنده اندک بکم و خدا و شباه
 ترین مردمان بود بر رسول خدا صلی الله علیه و آله در صورت و تیغ و تی مشکو
 عن عقبه بن الحارث قال صلی ابو بکر العصر ثم خرج میثی و معه علی فرای الحسن یعب
 مع الصبان فحمد علی عانقه و قال بابی شمیه بالبنی صلی الله علیه و آله و سلم سن شمیهما
 بعلی و عانی الفحک رواه البخاری و عن علی قال الحسن شبه برسول الله ما بین الصدر
 الی الارس و اه الترمذی و المقاب شریفش السید العقی و الطیب و الزکی و السبط
 و الولی و غیر ذلک و لقب کرده میشد بکریم و حلیم و زاهد بود صاحب سکینه
 و وقار و امامه آورده اند که ولادت حضرت امام حسن صلوات الله علی نبیا و علیه
 شب شنبه نیمه ماه مبارک رمضان سال سیم هجرت واقع شد و بعضی سال دوم
 گفته اند و افضل بن عباس ای حضرت امام حسن صلوات الله علی نبیا و علیه بود
 و آورده اند رنگ مبارکش سرخ و سفید و دیده های مبارکش بسیار سیاه بود
 و قدم مبارکش هموار بود و بر آمده نبود و موئی باریک در میان شکر و ریش مبارکش

بزرگ و سیاه گو یا سرمه کشیده است و رخسارهای آنحضرت هموار و صاف
 و لطیف بود و خلی باریک زموها میان سینه از بالانات و ریشین با کشانوه بسیار
 گردن شریف آنحضرت بصفا مانند کوزه نقره و دستخوانای شانوه بازویش گنده
 و میان دو شانوه بازوئی آنحضرت فاصله بسیار بود یعنی پن سینه بود و میان
 قدند و زانو کوتاه و رنگ مبارکش نلین بود و نیکوترین آد میان و خلق و خلق
 و مغزول سوئی خوبصاف میگرفت و ریش مبارکش بسیار گنده اندک بکم و خدا و شباه
 ترین مردمان بود بر رسول خدا صلی الله علیه و آله در صورت و تیغ و تی مشکو
 عن عقبه بن الحارث قال صلی ابو بکر العصر ثم خرج میثی و معه علی فرای الحسن یعب
 مع الصبان فحمد علی عانقه و قال بابی شمیه بالبنی صلی الله علیه و آله و سلم سن شمیهما
 بعلی و عانی الفحک رواه البخاری و عن علی قال الحسن شبه برسول الله ما بین الصدر
 الی الارس و اه الترمذی و المقاب شریفش السید العقی و الطیب و الزکی و السبط
 و الولی و غیر ذلک و لقب کرده میشد بکریم و حلیم و زاهد بود صاحب سکینه
 و وقار و امامه آورده اند که ولادت حضرت امام حسن صلوات الله علی نبیا و علیه
 شب شنبه نیمه ماه مبارک رمضان سال سیم هجرت واقع شد و بعضی سال دوم
 گفته اند و افضل بن عباس ای حضرت امام حسن صلوات الله علی نبیا و علیه بود
 و آورده اند رنگ مبارکش سرخ و سفید و دیده های مبارکش بسیار سیاه بود
 و قدم مبارکش هموار بود و بر آمده نبود و موئی باریک در میان شکر و ریش مبارکش

اس پر چونکہ وہ پارسا اور پارسا
 ملکوں میں سے تھا اور وہ
 اس ملک کو دیکھ کر کہ وہ
 اس ملک کو دیکھ کر کہ وہ
 اس ملک کو دیکھ کر کہ وہ
 اس ملک کو دیکھ کر کہ وہ

البت کل قیمتہ لاتمفع و بعنو و قتیکہ مرگ فرومی برد ناخنا سے خود را تعویز و حرز
 ہیچ فائدہ نمیکند و حیلہ و مکسے بکار کے آید و از آنجمله است کہ گاہر کلمہ تحشس
 و ستمی کہ موجب خیش خاطر کسی باشد بہ زبان نیاورد و با هر کس ن خلاق حمیدہ پیش می آمد
 اخرج ابن سعد عن عمر بن ام قیس قال سمعت الحسن بن علی بن ابراهیم بن ابی ذر
 واذ فی الامرة فان کان من السیدین عمر بن عثمان بن صفوان بن عمرو بن ارض فیوض
 الحسین امرالم برضیعہ عمر فقال الحسن فلیس لیس عمده اما انعم انعم قال فعذا اشد کلین وما
 سمعنا منه قط و اخرج ابن سعد عن اشعث بن موارق عن رجل قال جلس علی بن ابي الحسن
 فقال ملک طیست الی داعی حسیتم منا انما ذن هذا ما ادره السیوطی وغیره و از کلمه
 است کہ مستجاب الدعوات بود روزے در سفر بایکے از اولاد زبیر در
 نخلستانے کہ خشک شده بود فرد آدمند و برای امیر المؤمنین امام حسن
 در پای نخلی فرستادند و بر لے این زبیر در پاسے نخلی دیگر بن زبیر گفت
 کاش این نخل خرباز تر داشتی تا بخوردی امیر المؤمنین امام حسن صلوات اللہ علی
 نبینا و علیہ فرمود کہ خربازی تر میخوردی بن زبیر گفت آرسے امام حسن علیہ السلام
 دست بہ دعا برداشت و در زیر کلب خربازے میگفت کہ کسی نمی فهمیدے الحال
 کلب خرت سبز شد و برگ بر آورد و خربازی تر بارور شد شتر بایکے کہ با ایشان
 بود گفت بن مھر است امیر المؤمنین امام حسن صلوة اللہ علی نبینا و علیہ فرمود این
 سخن نیست بلکہ دعائے است مستجاب کہ از فرزند پیغمبر واقع شده است پس بالاسے

اس پر چونکہ وہ پارسا اور پارسا
 ملکوں میں سے تھا اور وہ
 اس ملک کو دیکھ کر کہ وہ
 اس ملک کو دیکھ کر کہ وہ
 اس ملک کو دیکھ کر کہ وہ
 اس ملک کو دیکھ کر کہ وہ

حضرت سیدہ زینب علیہا السلام نے فرمایا کہ
 میں نے اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو
 دیکھا اور وہ میرے پاس تھے اور وہ
 میرے پاس تھے اور وہ میرے پاس تھے
 اور وہ میرے پاس تھے اور وہ میرے پاس تھے
 اور وہ میرے پاس تھے اور وہ میرے پاس تھے
 اور وہ میرے پاس تھے اور وہ میرے پاس تھے

اس پر چونکہ وہ پارسا اور پارسا
 ملکوں میں سے تھا اور وہ
 اس ملک کو دیکھ کر کہ وہ
 اس ملک کو دیکھ کر کہ وہ
 اس ملک کو دیکھ کر کہ وہ
 اس ملک کو دیکھ کر کہ وہ

در وقت صلوات بر محمد و آل محمد

درخت رفتند و بارش بچینند و همه را کفایت کرد و از آنجمله آنست که از علم تو مید
 و دقائق آن حقی و انفرادت و وصیت فرمود علیکم بحفظ السیرة لیرفان الله مطیع
 علی الضمائر بر خود لازم گیرید رنگبانی را از بار که خداوند عزوجل آگاه است بر آنچه
 در دل است و از آنجمله آنست که چون قدریان غلبه گرفتند و مذہب اعتراف
 در جهان پراکنده شد من بصری بخدم حضرت امام حسن صلواته الله علیہ و علیہ
 نامه نوشت و گفت بسم الله الرحمن الرحیم السلام علیک یا ابن رسول الله و فرة
 عینہ و رحمة الله و بركاته اما بعد فانکم معاشرتی باسم کافک الجار تبه فی المخرج
 و مصابیح الدجی و اعلام الهدی و الائمة القادة الذین تن تبهم بحا کسفینة نوح
 المشحونة الی یوم الیوم المومنون و بنحو انیما التمسکون فما قولک یا ابن رسول الله
 عند خزیثانی القدر و اختلافاتی الاستطاعة لتعلمنا بما تقر علیہ ایک فانکم ذریة
 بعضنا من بعض لعلم الله علمت و هو الشاهد علیکم و اتم شهدا الله علی الناس السلام
 معنی این بود که سلام و رحمت و بركات خدا بر تو باد ای پسر پیغمبر و روشنائی
 چشم دس که شاگرد و بی اشم چون کشتیهای روانید و در ریاض زرت
 و چراغهای تاریکی و نشانهای هدایت و امان براه دین کشته بخدا که
 پیر دشمنانجات یابد و شما مید چون کشتی نوح که رجوع آورند بدان مومنان
 و نجات یافتند جنگ خندگان بان پس چه میگویی ای پسر پیغمبر و در امر
 حیرت که در قدرت و اختلافی که در قدرت داریم تا آگاه کنی ما را بجزیر کبرای

کلمه اولی و عرض کیا نوشتن اولی
 از وی زبان من کلمت حق اولی
 یعنی آواز من که کلمت حق است
 از وی زبان من کلمت حق است
 از وی زبان من کلمت حق است
 از وی زبان من کلمت حق است

علیه السلام که در تمام کلمات
 از وی زبان من کلمت حق است
 از وی زبان من کلمت حق است
 از وی زبان من کلمت حق است
 از وی زبان من کلمت حق است

۲۴۳
 در وقت صلوات بر محمد و آل محمد
 در وقت صلوات بر محمد و آل محمد
 در وقت صلوات بر محمد و آل محمد
 در وقت صلوات بر محمد و آل محمد

در وقت صلوات بر محمد و آل محمد
 در وقت صلوات بر محمد و آل محمد
 در وقت صلوات بر محمد و آل محمد
 در وقت صلوات بر محمد و آل محمد

کما یؤید السلام اور صلوات علی محمد و آلہ الطیبین الطاهرین
 علیہم السلام و السلام علی من اتبع الهدى
 و السلام علی ابائکم الذین علیکم
 اذنا و السلام علی من اتبع الهدى
 و السلام علی من اتبع الهدى
 و السلام علی من اتبع الهدى
 و السلام علی من اتبع الهدى

برآن قرار گرفتہ پس شام آل سلید کہ کی از دگیری علم آئی فرا گرفتہ اند و بعلم خدا یتعالی
 داناشدہ آید و ادجل و علی گوہرست بر شما و شما کو با بنید بر مردم و السلام چون
 این نام بحضرت امام حسن صلوات اللہ علیہ و علیہم و آلہم و سلم رسید جواب نوشتیم اللہ تعالیٰ رحم
 ما بعد نقد تہی الی کتابک عند جیر تک و حیرت من زعمت من اعتنا و الذی علیہ راسی
 ان من لم یؤمن بالقدر خیرہ و شرہ من اللہ تعالیٰ فقد کفر و من حمل المعاصی علی اللہ
 فقد فخر ان اللہ لا یطاع باکراہ و لا بعضی بغلبۃ و لا یصل العباد من الملک الکنۃ الملک الملک
 ملککم و القادر علی ما علیہ قدر ہم فان اتیموا بالاطاعتہ لم یکن لهم صاد و لا الم عنہا مانعا
 و ان اتوا بالعصیۃ و شاد ان ین علیہم فحول بجمعہ و بینا فخل و ان لم یفضل فلیس علیہم
 علیہا اجبار و لا الرہم لکرا با جمہا ج علیہم ان عرفتم و کتمتم و جعل ہم بسبیل الی اخذ ما دعاهم
 اللہ و ترک ما نہا ہم عنہ و اللہ الحجۃ البالغۃ و السلام یعنی رسید بن نامہ تو در باب
 حیرت تو و حیرت کسی گمان میکنی او را از امت ما و آنچه راسی من بران مستقیم است
 آنت کسی کہ ایمان نیارد با کتہ قدر خیر و شر ہمہ زخدا استمالے است کافر است و ہر کہ
 گناہان را بخند نسبت دہد فاجر یعنی انکار بقدر مذہب قدر یہ بود و حوالہ معاصی
 و گناہان بخند مذہب جیریہ پس منہد مختار است در کسب خود بقدر استطاعت از
 خدا جل و علا و دین در میان قدر و جبر است ہذا فی ثقت المحجوب فی الصواع و فی
 ما یخ السیوطی اخرج ابن عساکر عن ابن عمر و قال قیل الحسن بن علی ان ابازریق العقیلی
 من الغنی السقم حبلی من العصۃ فقال رحمہ اللہ ابازریق انما اقول من لم یتمن غیر ما خالف اللہ

کہ کیوں پوچھا کہ کتبہ اللہ تعالیٰ
 در بارہ حق تعالیٰ است کہ ما را در
 حق تعالیٰ است کہ ما را در حق تعالیٰ
 حق تعالیٰ است کہ ما را در حق تعالیٰ
 حق تعالیٰ است کہ ما را در حق تعالیٰ
 حق تعالیٰ است کہ ما را در حق تعالیٰ
 حق تعالیٰ است کہ ما را در حق تعالیٰ

کہ کیوں پوچھا کہ کتبہ اللہ تعالیٰ
 در بارہ حق تعالیٰ است کہ ما را در
 حق تعالیٰ است کہ ما را در حق تعالیٰ
 حق تعالیٰ است کہ ما را در حق تعالیٰ
 حق تعالیٰ است کہ ما را در حق تعالیٰ
 حق تعالیٰ است کہ ما را در حق تعالیٰ

لا بد کہ جو کسی نے اسے ...
... سیدہ بنت ابی اسلمہ ...
... حضرت امیر معاویہ سے ...
... حضرت امیر المومنین ...
... حضرت امیر معاویہ سے ...

فقہ اھل علی حسن اصحاب الیومۃ الحدیث علی الرضا ما یرف الفضل

فصل در بیان خلافت آنحضرت و خلع آن برای حفظ خونہا می مسلمانان

بر آنکہ در روز وفات حضرت علی مرتضیٰ علیہ السلام حضرت امام حسن صلوات اللہ علی
بنینا وعلیہ خطبہ خواند مردمان را از مرتبہ قدر و منزلت خود خبردار ساخت و تحریر
برمود و محبت اہلبیت نبوت نمود فی ازل اللہ الخفا اخرج الحاکم مسلا باسالات الأئمت
صدیقاً ابو محمد الحسن بن محمد بن یحییٰ بن ابی طالب العقیلی الحسینی حدیثاً سمعہ بن محمد بن احمد
بن جعفر صادق بن محمد بن علی بن الحسین بن علی بن جعفر بن محمد بن شعیب بن الحسن بن زید بن
عمر بن علی بن ابی طالب بن جعفر بن محمد بن علی بن محمد بن علی بن محمد بن علی بن
ثم قال بعد قبض فی ہذہ اللیلۃ جل الیسبقہ الاولون یمل ولا یرکہ الا حزون فکان
رسول اللہ یعطی رایۃ فیقتال حیرین عن یمینہ و میکائیل عن سارہ فایرجح فی یقبح اللہ
علیہ و اترک علی الارض صغیراً و لا یمیزہ الا سبعاً در اہم فضلت عن عطاء باہ اراد
یتباع بہا خاد ما لا یمیزہ قال بہا الناس من عرفنی فقد عرفنی و من لم یرقنی فانما الحسن
بن علی و انا ابن اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و انا ابن الوصی و انا ابن اللہ شہید و انا ابن
المنذوب و انا ابن الداعی الی اللہ باذنتہ و انا ابن سراج المنیر و انا من اہل البیت الذی
کان جبرئیل نزل الینا و یصعق من عندنا و انا من اہل البیت الذی ذہب اللہ عنہم

۲۴۵
... حضرت امیر معاویہ سے ...
... حضرت امیر المومنین ...
... حضرت امیر معاویہ سے ...
... حضرت امیر المومنین ...
... حضرت امیر معاویہ سے ...

... حضرت امیر معاویہ سے ...
... حضرت امیر المومنین ...
... حضرت امیر معاویہ سے ...
... حضرت امیر المومنین ...
... حضرت امیر معاویہ سے ...

ببین کیلئے حضرت ابی ہریرہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص نے میری امت کو بگاڑ دیا میں اس کو ماروں گا...
۲۴۶

ابن ابی عمیر نے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص نے میری امت کو بگاڑ دیا میں اس کو ماروں گا...
ابن ابی عمیر نے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص نے میری امت کو بگاڑ دیا میں اس کو ماروں گا...

الرجس فخرہم تطییرہ وانا من البریت الذی انقضض شد مودتہم علی کل مسلم فقال تبارک وتعالی
ومن یقینن نزولہ فیہا حسنا فاقران کسنتہ مودتنا الی بیت وخرج السنائی فی الحدیث
من طریق آخرالی قولہ خادمالاہ فقط وخرج الطبرانی والبر الوصلی علیہ السلام من طریق
بعضنا احسان ان خطبہ خطبہ من علمتنا من عرفنی فقد عرفنی ومن لم یعرفنی فانا الحسن بن
محمّد ثم ما وابتعت ملۃ ابائی ابراهیم ثم قال تالیہ البشیر علی خذانی الصواعق ولبند
ونات پر خود علی رضی علیہ السلام ہو صیت آنحضرت سے سیر خلافت
نشست و ششماہ خلافت کرد و بہ تہیم اختلافہ ثلثون سنتہ و در بعضی روایات
با جماع الحلی وال عقد و میا نفاہ اہل کو ذہ خلافت اختیار فرمود و الابر ای ششماہ
و چند رو ذ اختیار فرمود و ہو خلافت آنحضرت در سبت و دویم ماہ رمضان سنتہ
اربعین من الحجرة و تمال و امر از بچوانب و اطراف روانہ ساخت و متوجہ بافطار
امور خلافت گردید چون معاویہ این خبر شنید و وفات علی رضی صلوات اللہ
علی نبینا وعلیہ وآلہ بیہمش رسید بشا کہ کثیر باجم غیفر متوجہ بعراق گردید و در
رکاب حضرت امام حسن صلوات اللہ علی نبینا وعلیہ چار ہزار کس جمع ہو دند
چون بیونای مردم کو فہ معلوم کرد در سنہ احدی و اربعین بے معاویہ بچند شرط
مصالحہ نمود اول آنکہ ہرچ مواخذہ باہل بر بنیہ دہل مجاز و عراق کہ در ایام خلافت
حضرت علی رضی علیہ السلام میکرو بعد ازین مصالحہ نکند و دویم آنکہ انچہ قضیہ ان
امام علیہ السلام است اد اگند و سیوم آنکہ اگر اورا واقفہ تاگرب اجمل موعود پیش آید

ابن ابی عمیر نے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص نے میری امت کو بگاڑ دیا میں اس کو ماروں گا...
ابن ابی عمیر نے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص نے میری امت کو بگاڑ دیا میں اس کو ماروں گا...

ابن ابی عمیر نے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص نے میری امت کو بگاڑ دیا میں اس کو ماروں گا...
ابن ابی عمیر نے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص نے میری امت کو بگاڑ دیا میں اس کو ماروں گا...

انور بن محمد دعالی و انور بن محمد
 محمد بن ابی بکر بن عبد الله بن محمد بن
 ابی بکر بن عبد الله بن محمد بن
 ابی بکر بن عبد الله بن محمد بن
 ابی بکر بن عبد الله بن محمد بن

حضرت امام علیہ السلام را بر سر پد امامت مجلس فرمایند و این خلافت به دیگر کسی
 حواله نکرده معاذیہ قبول کرد و گفت ای ابو محمد بخیر می جو ان فردی کردی که هرگز نفوس
 مردان بشکل آن جو ان فردی نگردد ان بعد از ان آن حضرت خطبه خوانند و فرمود ای مردمان
 من همیشه فتنه را کرده مید منتهم امر و ز مصلحه کردم و این کار را بجا و به گذر استم
 از جهت صلاح امت محمد صلعم و خدای تعالی ترا دالی ساخت ای معاذیہ از برای
 خیری که دهنده است نزدیک خود یا از برای شریکه دیده است در تو و آن اور بی غله
 فتنه گم و متاع الی من پس از بنم فرود آمد و یکی از حاضران مجلس رو بوی کرد و گفت
 یا مسود و جوه المسلمین بر او بیعت کردی حضرت امام حسن صلوات الله علی نبینا و علیهم
 فرمود خدا متعالی بکاک بنی امیه رسوخدا صلی الله علیه آله را خبر داد و دید ایشان را
 که مانند بوزینه پیبری وی بالا بر و نریکی بعد از دیگری و بر پیغمبر و شوار آمد خدا تعالی
 انما عطيناک الکوثر و انما انزلناه فی لیلته القدر بر وی نازل کرد تا تکلیف قاطن
 بهما رکش شود و اخرج عن یوسف بن سعید قال قام رجل لی الحسن بن علی صلوة الله
 علی نبینا و علیهم بعد ان باج معاذیة فقال سووت و جره المؤمنین فقال لا تو بجنی
 رکحک الله فان النبی صلی الله علیه و آله اری بنی امیه علی منبره فساوه ذلک فتنزل
 انما عطيناک الکوثر و انما انزلناه فی لیلته القدر نهامانی در پشتور و غیره ولی الحس
 الخ لفته بعدة قتل میده بیا لفته اهل کوفته و الاما قام فیها ستة اشهر و ایا ما ثم سار الیه
 معاذیة تیرعی هذ الامر فارسل الیه الحسین علیه السلام لیسلم الیه علی ان یكون له الخلافة

روایت کیا اسکو اور حضرت سید الشهدا
 صحیح کیا اسکو اور حضرت سید الشهدا
 صحیح کیا اسکو اور حضرت سید الشهدا
 صحیح کیا اسکو اور حضرت سید الشهدا
 صحیح کیا اسکو اور حضرت سید الشهدا

ادرا بسا اور واسطه
 ادرا بسا اور واسطه
 ادرا بسا اور واسطه
 ادرا بسا اور واسطه
 ادرا بسا اور واسطه

من بعد هـ وعلى ان يكون لا يطلب احد اهل المدينة اهل الجاهل والعراق شبي مما
 كان ايام حيوة ابيهم وعلى ان يقضي ما عليه من ديونته فاجابهم بعبارة الى ما طلبنا
 على ذلك فظهرت المعجزات العتبية في حداثته صلح بين يفتين من المسلمين وهو نزوله
 عن الخلافة وكان نزوله في سنة اصد واربعين في شهر ربيع الاول وولني في محمدي الاول
 فكان الصحابة يقولون له يا عارا لعار المسلمين فيقول لعار خير من النار وقال رسول السلام عليك
 يا بطل المؤمنين فقال استبدال المؤمنين ولكن كرهت ان اقلكم على الكلب ثم اتحل الحسن
 ان الكوفة الى المدينة فاقام بها واخرج الحاكم عن جبرين تفسير قال قلت للحسن
 ان الناس يقولون انك تترك الخلافة فقال قد كان لجام العرس في يد جبرين
 من حاريت ديسامون من سالت تركته انما اوجد الله وحقن دمه وانه الله صلوات
 ثم اتبرأ بالانسان اهل النجاشي الى ان خرج الى المدينة في استقبال النبي صلى الله عليه وسلم
 فبوت على علي بن ابي طالب فبعضه من بايع جيشه نحو العراق وخرج الى حجة بن يقطين
 فاشا لخواصه فخرج معه وكانوا اربعين الفا فبعضه من بايعه في بيعة صلح الجمل
 ثم ارب بعضه في حجة بن يقطين فبعضه من بايعه في بيعة صلح الجمل
 ثم ارب بعضه في حجة بن يقطين فبعضه من بايعه في بيعة صلح الجمل
 ثم ارب بعضه في حجة بن يقطين فبعضه من بايعه في بيعة صلح الجمل

من بعد هـ وعلى ان يكون لا يطلب احد اهل المدينة اهل الجاهل والعراق شبي مما
 كان ايام حيوة ابيهم وعلى ان يقضي ما عليه من ديونته فاجابهم بعبارة الى ما طلبنا
 على ذلك فظهرت المعجزات العتبية في حداثته صلح بين يفتين من المسلمين وهو نزوله
 عن الخلافة وكان نزوله في سنة اصد واربعين في شهر ربيع الاول وولني في محمدي الاول
 فكان الصحابة يقولون له يا عارا لعار المسلمين فيقول لعار خير من النار وقال رسول السلام عليك
 يا بطل المؤمنين فقال استبدال المؤمنين ولكن كرهت ان اقلكم على الكلب ثم اتحل الحسن
 ان الكوفة الى المدينة فاقام بها واخرج الحاكم عن جبرين تفسير قال قلت للحسن
 ان الناس يقولون انك تترك الخلافة فقال قد كان لجام العرس في يد جبرين
 من حاريت ديسامون من سالت تركته انما اوجد الله وحقن دمه وانه الله صلوات
 ثم اتبرأ بالانسان اهل النجاشي الى ان خرج الى المدينة في استقبال النبي صلى الله عليه وسلم
 فبوت على علي بن ابي طالب فبعضه من بايع جيشه نحو العراق وخرج الى حجة بن يقطين
 فاشا لخواصه فخرج معه وكانوا اربعين الفا فبعضه من بايعه في بيعة صلح الجمل
 ثم ارب بعضه في حجة بن يقطين فبعضه من بايعه في بيعة صلح الجمل
 ثم ارب بعضه في حجة بن يقطين فبعضه من بايعه في بيعة صلح الجمل
 ثم ارب بعضه في حجة بن يقطين فبعضه من بايعه في بيعة صلح الجمل

من بعد هـ وعلى ان يكون لا يطلب احد اهل المدينة اهل الجاهل والعراق شبي مما
 كان ايام حيوة ابيهم وعلى ان يقضي ما عليه من ديونته فاجابهم بعبارة الى ما طلبنا
 على ذلك فظهرت المعجزات العتبية في حداثته صلح بين يفتين من المسلمين وهو نزوله
 عن الخلافة وكان نزوله في سنة اصد واربعين في شهر ربيع الاول وولني في محمدي الاول
 فكان الصحابة يقولون له يا عارا لعار المسلمين فيقول لعار خير من النار وقال رسول السلام عليك
 يا بطل المؤمنين فقال استبدال المؤمنين ولكن كرهت ان اقلكم على الكلب ثم اتحل الحسن
 ان الكوفة الى المدينة فاقام بها واخرج الحاكم عن جبرين تفسير قال قلت للحسن
 ان الناس يقولون انك تترك الخلافة فقال قد كان لجام العرس في يد جبرين
 من حاريت ديسامون من سالت تركته انما اوجد الله وحقن دمه وانه الله صلوات
 ثم اتبرأ بالانسان اهل النجاشي الى ان خرج الى المدينة في استقبال النبي صلى الله عليه وسلم
 فبوت على علي بن ابي طالب فبعضه من بايع جيشه نحو العراق وخرج الى حجة بن يقطين
 فاشا لخواصه فخرج معه وكانوا اربعين الفا فبعضه من بايعه في بيعة صلح الجمل
 ثم ارب بعضه في حجة بن يقطين فبعضه من بايعه في بيعة صلح الجمل
 ثم ارب بعضه في حجة بن يقطين فبعضه من بايعه في بيعة صلح الجمل
 ثم ارب بعضه في حجة بن يقطين فبعضه من بايعه في بيعة صلح الجمل

وبمقت الخلفاء النبويه التي وردت في الحديث الذي روى عن احمد وابي داود
 والترقي وابن جبران في صحيحه عن صفينة قال النبي صلى الله عليه وآله الخلفاء ثلثون
 سنة ثم يكون ملكا عوضا ولما تصالحا كتب له الحسن كتابا بالمواعيد وصورة بناسم الله
 الرحمن الرحيم هذا صلح علي عليه الحسن بن علي عليهما السلام معاوية بن سفيان صلحا على
 ان يسلم اليه ولايته امر المسلمين على ان يعلى كتاب الله وسنة رسول الله وسيرة
 الراشدين لسدين وليس معاوية بن ابى سفيان ان يعمد الى احد من بعده
 عمدا بل يكون الامر من بعده شورس بين المسلمين وعلى ان الناس امنوا حيث كانوا
 من ارض الله تعالى في شامهم وعراقهم وحجازهم ويمهم وعلي ان اصحاب علي وشيعته
 امنوا على نفسهم وامنوا لهم وامنوا لاولادهم حيث كانوا وعلي معاوية بن ابى
 سفيان بذلك عند الله وميثاقه وعلي ان لا يتبع الحسن بن علي ولا الاجرة الحسين
 ولا الاحد من اهل بيت رسول الله صلى الله عليه وآله غابله سرا ولا جهرا ولا يخيف
 احد منهم في ارض من لا فاق شهده عليه فلان وكلني بالتهمة والما انبرم
 الصلح ودخل معاوية الكوفة كالمعص معاوية ان يامر بالخطب الناس
 ذكره ذلك معاوية وقال لاماجته لثاني ذلك قال عمر وكتني اريد ذلك ليس به
 فانك لتدري هذه الامور ما هي فلم تريل بمعاوية حتى امره ان يخطب قال له قم يا حسن
 وكلم الناس فيما جرى بيننا فقام الحسن محمد الله وصلى على منبته ثم قال ايها الناس ان ليس
 اليكس التقى وحق الحق فخور وانكم لو طلبت بين جابلق وجابلق جابلقه رسول الله

هذا هو الصلح بين علي والحسن بن علي عليهما السلام
 الذي روى عنه احمد وابي داود والترقي وابن جبران
 في صحيحهم عن صفينة قال النبي صلى الله عليه وآله
 الخلفاء ثلثون سنة ثم يكون ملكا عوضا ولما تصالحا
 كتب له الحسن كتابا بالمواعيد وصورة بناسم الله
 الرحمن الرحيم هذا صلح علي عليه الحسن بن علي
 عليهما السلام معاوية بن سفيان صلحا على ان يسلم
 اليه ولايته امر المسلمين على ان يعلى كتاب الله
 وسنة رسول الله وسيرة الراشدين لسدين وليس
 معاوية بن ابى سفيان ان يعمد الى احد من بعده
 عمدا بل يكون الامر من بعده شورس بين المسلمين
 وعلى ان الناس امنوا حيث كانوا من ارض الله
 تعالى في شامهم وعراقهم وحجازهم ويمهم
 وعلي ان اصحاب علي وشيعته امنوا على نفسهم
 وامنوا لهم وامنوا لاولادهم حيث كانوا وعلي
 معاوية بن ابى سفيان بذلك عند الله وميثاقه
 وعلي ان لا يتبع الحسن بن علي ولا الاجرة الحسين
 ولا الاحد من اهل بيت رسول الله صلى الله عليه
 وآله غابله سرا ولا جهرا ولا يخيف احد منهم
 في ارض من لا فاق شهده عليه فلان وكلني
 بالتهمة والما انبرم الصلح ودخل معاوية
 الكوفة كالمعص معاوية ان يامر بالخطب
 الناس ذكره ذلك معاوية وقال لاماجته
 لثاني ذلك قال عمر وكتني اريد ذلك ليس
 به فانك لتدري هذه الامور ما هي فلم تريل
 بمعاوية حتى امره ان يخطب قال له قم يا حسن
 وكلم الناس فيما جرى بيننا فقام الحسن محمد
 الله وصلى على منبته ثم قال ايها الناس ان ليس
 اليكس التقى وحق الحق فخور وانكم لو طلبت
 بين جابلق وجابلق جابلقه رسول الله

هذا هو الصلح بين علي والحسن بن علي عليهما السلام
 الذي روى عنه احمد وابي داود والترقي وابن جبران
 في صحيحهم عن صفينة قال النبي صلى الله عليه وآله
 الخلفاء ثلثون سنة ثم يكون ملكا عوضا ولما تصالحا
 كتب له الحسن كتابا بالمواعيد وصورة بناسم الله
 الرحمن الرحيم هذا صلح علي عليه الحسن بن علي
 عليهما السلام معاوية بن سفيان صلحا على ان يسلم
 اليه ولايته امر المسلمين على ان يعلى كتاب الله
 وسنة رسول الله وسيرة الراشدين لسدين وليس
 معاوية بن ابى سفيان ان يعمد الى احد من بعده
 عمدا بل يكون الامر من بعده شورس بين المسلمين
 وعلى ان الناس امنوا حيث كانوا من ارض الله
 تعالى في شامهم وعراقهم وحجازهم ويمهم
 وعلي ان اصحاب علي وشيعته امنوا على نفسهم
 وامنوا لهم وامنوا لاولادهم حيث كانوا وعلي
 معاوية بن ابى سفيان بذلك عند الله وميثاقه
 وعلي ان لا يتبع الحسن بن علي ولا الاجرة الحسين
 ولا الاحد من اهل بيت رسول الله صلى الله عليه
 وآله غابله سرا ولا جهرا ولا يخيف احد منهم
 في ارض من لا فاق شهده عليه فلان وكلني
 بالتهمة والما انبرم الصلح ودخل معاوية
 الكوفة كالمعص معاوية ان يامر بالخطب
 الناس ذكره ذلك معاوية وقال لاماجته
 لثاني ذلك قال عمر وكتني اريد ذلك ليس
 به فانك لتدري هذه الامور ما هي فلم تريل
 بمعاوية حتى امره ان يخطب قال له قم يا حسن
 وكلم الناس فيما جرى بيننا فقام الحسن محمد
 الله وصلى على منبته ثم قال ايها الناس ان ليس
 اليكس التقى وحق الحق فخور وانكم لو طلبت
 بين جابلق وجابلق جابلقه رسول الله

٢٣٩

بزرگوار و بزم امامت الف در جماعت غفلت فریض الحسن لعین یوما تم مات نبقت جمعت
الاشعب الی زیره تساله انوفاء با و عدا نقال اذ انتم کن برضا کما الحسن انفرضا ک انفسنا
مضاروت سورده قوله تعالی خسر الدنیا و الآخرة و کاسه هو الخمر ان لعین هذا فی الطوق
چون حضرت امام حسن صلوات الله علی بنبیا و علیه خلائت را خلع نموده بعد نیمه منوره
آشرف ایف آورد و قریب ده سال در آن بلده معظمه بسر برده در اوایل سنه چهل
از هجرت سید المرسلین صلی الله علیه و آله و عقبه با عوامی زیر پرچم الماس سوده آن
جناب را خوار آیند و آنحضرت تا جمل روز بیماری کشیده روز پنجشنبه شب اول
ربیع الاول و بقولے است و هفتقم صفر سمر که زره ازین محنت سرای رحلت فرمود
بفرود و سالی منزل گزید و در مطبوعی جمله خود فاطمه بنت اسد مدفون گردیدند
تا پنج سیوطی کانت و فاته ستته تسع و اربعین و قبل فی فامس ربیع الاول سنه عین
و قبل سنه احدی و خمسین و هر چند حضرت امام حسن صلواته الله علی بنبیا و علیه جم
فرمود که خبر دهد که زهر خورانید آنحضرت را هرگز نمبر نداد و فرمود انداخته نمبت
انکان الذی اظن به و الا فلا یقتل لی و انه بری در فصل الخطاب است که شش ارا نام
همام را زهر دادند پنج بار کاز کرد بار ششم کار کرد حسین ابن علی علیهما السلام به البین
آمد گفت ای برادر اگر دانی که ترا زهر داده است مرا خبر ده تا اگر کار تو آخر شود
با وضعی کنم گفت آبرو در پدر علی مرتضی علیهما السلام نماز بنود داد ما فاطمه زهر نماز
بنود و جدا محمد مصطفی نماز بنود و جدّه مانند حیه کبری نماز بنود از ما اهل بیت نماز بنود

از دست پوچا و دیگایات حتی بوزان
نیز با او بخوان که اول بار صلوات
فرا بکامل بین در حال قرائت
بلکن و در دست بر نفس حق
که از اجل بر شتر بی بوجبی
مین رود ای و سری ارا رضا
من منسد یا اورا کله بری

این باب در کتاب
کتابت در روز
و نه در نیمه
از زهر ارا خور
باز سر اول
حقیقت که در
کتابت در روز
کتابت در روز
کتابت در روز
کتابت در روز

در اطفال مبارک
بعد از وقت
مقتضی علیه
کتابت در روز
کتابت در روز
کتابت در روز
کتابت در روز

روایت سے اور بعض روایت سے
 روایت سے اور بعض روایت سے
 روایت سے اور بعض روایت سے
 روایت سے اور بعض روایت سے
 روایت سے اور بعض روایت سے

روایت سے اور بعض روایت سے
 روایت سے اور بعض روایت سے
 روایت سے اور بعض روایت سے
 روایت سے اور بعض روایت سے
 روایت سے اور بعض روایت سے

دینا یہ اگر خدا می عز وجل مرابہ قیامت یا امر زد تا آنکس را که مر از هر داده است بمن
 نه بخشد و پشت نروم فی السطیوربات عن مسلم بن عسقی قاری الکوته قال لما حضرت الوفاة
 خرج فقال الحسين یا اخی ما هذا الخبز انک تر دعلی رسول الله وعلی علی وها ابو اک
 وعلی ضد یحبه وفاطمه وها اناک وعلی القاسم وعلی الطاهر وها جلالک علی خزنة وجعفر وها عاک
 فقال له الحسن لعلی انی ادخل فی امر من امر الله لم ادخل فی شئله دار می خلقا من قتلین
 الله لم امر الله فطنی الصو عن ورامی کان مکتوباً بمن عصیته قل هو الله احد بشتره هو
 الهدیة نقضوا علی بن الشیب فقال ان صدقة ربه فتن العی من علیه فربنا بقی الایام
 حقی مات قال بن عبد البر فی کتابه روى ینا من وجهه ان الحسن لما حضرته الوفاة قال
 الحسين انیہ یا اخی ان اباک یمن قبض رسول الله صلى الله علیه وآله التمشرف لهذا الامر
 ورجا ان یكون صاحبه تصرفه الله عنه ولیها ابو بکر فلما حضرت ابوبکر الوفاة التمشرف
 لهذا یافضرت عنه الی عمر فلما قبض عمر فلما اشور می بن ستمه هو احد هم فلیکم الناس
 لا تعدوه تصرف عن الی عثمان فلما ملک عثمان یومع لزم فزع حتی تجرد لیس فی طلبها
 فاصفا لشی منسوانی والیه امر ای الحق التمشرف الی بیت البنوة والخلایف ولا
 عرفن ما استخفک سفوا الی الکوته فاخرجوک وقد کنتم طمیت الی عایشة اذا نامت
 ان ادفن فی بیتها مع رسول الله فقالت نعم وانی لا ادری لعله کان ذلك منها حیاً
 فاذا انامت فاطلب ذلك لیسها فان طابنت نفیسها فاو فی فی بیتها واطن القوم
 الایمنوا اذا اردت ذلك فان فعلوا فلا تر اجم فی ذلك وادفن فی بیتها الغرق فانی

روایت سے اور بعض روایت سے
 روایت سے اور بعض روایت سے
 روایت سے اور بعض روایت سے
 روایت سے اور بعض روایت سے
 روایت سے اور بعض روایت سے

عالم حضرت زین العابدین علیه السلام را
صلوات خداوند بر او باد
حضرت عایشه زینب را
صلوات خداوند بر او باد
حضرت زینب را
صلوات خداوند بر او باد
حضرت زینب را
صلوات خداوند بر او باد
حضرت زینب را
صلوات خداوند بر او باد

هرگاه عمر بن الخطاب زین عالم رحلت نمود و خلافت را بشوری میان شش کس
گذاشت که بر تو کی از دنیا بود پس در آنوقت تنگ داشت که خلافت بر تو قرار
خواهد گشت خلافت توقع بطور آمد و خلافت بجانب عثمان عقیان رفت و بعد از قتل
عثمان مردان جمعیت او گردید و بعد از آن تخلف در زینب و شمشیر کشیدند و طلب
خلافت پس صفائی نشد مراد از امر خلافت و انتظام نیافت بر سنی که من قسم بخدا
گمان ندارم که هیچ کس خدا در میان ما که اهل بیت رسالت هستیم نبوده و خلافت را
و میدانم که برادر من امام حسین استخفاف تو خواهد نمود و حقا و سفها را اهل کوفه
که بیرون خواهند کرد ترا از مدینه بعد از آن فرمود که من از عایشه اجازت خواهم
که اگر بپذیرم مراد در روئند و قدره جدم محمد مصطفی صلی الله علیه و آله و سلم
و عایشه اجازت داده است نمیدانم که این اجازت همین در زندگی من هست یا بعد
از مرگ من هم بر من مستقر خواهد ماند پس هرگاه بپذیرم طلب اجازت کینه از عایشه
اگر بر نماز و زینت خود و طلب نفس اجازت دهد در روئند منور مراد من که میستند
و گمان می برم که مردان ترا منع خواهند کرد و نخواهند گذاشت که مراد من کنی
اگر این واقعه پیش آید جنگ با ایشان نکنی و مراد حجت الیقین و فن غالی هرگاه حضرت
امام حسن ازین عالم انتقال فرمود حضرت امام حسین صلوات الله علی بنیما و علیها
بزد عایشه آمد و طلب اجازت و نفی کرد عایشه گفت بشر است و آنچه فرمود آن
دی چون عارضه ذاتی با اهل بیت رسول خدا صلی الله علیه و آله و سلم داشت گفت که دروغ

حضرت عایشه زینب را
صلوات خداوند بر او باد
حضرت زینب را
صلوات خداوند بر او باد
حضرت زینب را
صلوات خداوند بر او باد
حضرت زینب را
صلوات خداوند بر او باد
حضرت زینب را
صلوات خداوند بر او باد
حضرت زینب را
صلوات خداوند بر او باد

۲۵۴

صلوات خداوند بر او باد
حضرت زینب را
صلوات خداوند بر او باد
حضرت زینب را
صلوات خداوند بر او باد
حضرت زینب را
صلوات خداوند بر او باد
حضرت زینب را
صلوات خداوند بر او باد
حضرت زینب را
صلوات خداوند بر او باد

چنانکه در حدیث آمده است که هر کس در روز نهم ماه رمضان صد بار صلوات بر امام حسین علیه السلام بخواند...

میگویند بر دروغ گفت عایشه چون عثمان را از دهن آب نما باز داشتند حسن را میخواستند که در خانه عایشه دفن کنند مگو کند خدا که من امام حسن صلواته الله علی نبینا وعلیه وآله را هرگز نخوابم که داشت مادر روضه مبارک مدفون گردید این خبر حضرت امام حسین علیه السلام را شنید و عارضه شد که در آن روز در کربلا آن خبر را شنید و عارضه شد که در آن روز در کربلا آن خبر را شنید و عارضه شد...

عاشقان کربلا را که در روز نهم ماه رمضان صد بار صلوات بر امام حسین علیه السلام بخوانند... ۲۵۵

در روز نهم ماه رمضان صد بار صلوات بر امام حسین علیه السلام بخواند...

هفت سال نذر و بعد از حضرت رسالت صلی الله علیه و آله با حضرت امیرالمؤمنین
 صلوات الله علی نبینا وعلیه وآله سالی بود و بعد از وفات جناب حضرت
 امیرالمؤمنین علیه السلام ده سال زندگانی کردند اما قالوا اما مرا حروبا الحسن
 صلوات الله علی نبینا وعلیه عن جده ثلثه عشر حدیثا دروی عن آیه و غیره
 من الصحابه ایضا و روی عن ابوهریره و عایشه و ابناه الحسن و عبید بن
 بن الحسین و الشعمی و ابوی ابل و شقیق بن سلمه و ابوی الحور و در میه بن سنان و غیره
 و اما از وجه فکان کثیر التوج و لذالم یضبط عدوتهم و کان نیز و ج
 و یطلق و کان لا یفارقه امرأه الاهی یحبه و اخرج عن ابن سعد بن جعفر
 بن محمد قال قال علی لاتزوجوا الحسن فانه رجل مطلق فقال رجل من جهدان
 و الله لزوجته فما برضی مسک و ما کره طلق و اما اولاد الاناदान امام
 المسلمین بر وایت اکثر مؤمنین پانزده پسر بودند زید و حسن و ابویکر و محمد
 و قاسم و عبید الله اکبر و حسین و عبید الرحمن ابراهیم و عبید الله صغیر
 و اسمعیل و محمد یعقوب و جعفر و طلحه و احنی و پنج دختر ام حسن فاطمه و الهه
 حضرت امام محمد باقر صلوات الله علی نبینا وعلیه و ام عبید الله و ام زینب و ام سلمه
 و بانفاق علما از زید بن جریج حسن بن حسن نسل نذر و از فرزندان دیگر
 نازده و اما اولاده فاختلت اهل الاجارنی عدد المذکور من خسته الی
 خمسته عشر و المتفق علیه منهم اربعه زید و الحسن و عمر و عبید الله و اما خلف

در این کتاب که در بیان فضیلت حضرت امیرالمؤمنین علیه السلام است
 در بیان آنکه حضرت امیرالمؤمنین علیه السلام را در روز غدیر خم
 از جانب خداوند تعالی مقرر فرمودند و این است که در این کتاب
 در بیان آنکه حضرت امیرالمؤمنین علیه السلام را در روز غدیر خم
 از جانب خداوند تعالی مقرر فرمودند و این است که در این کتاب

حضرت امیرالمؤمنین علیه السلام را در روز غدیر خم
 از جانب خداوند تعالی مقرر فرمودند و این است که در این کتاب
 در بیان آنکه حضرت امیرالمؤمنین علیه السلام را در روز غدیر خم
 از جانب خداوند تعالی مقرر فرمودند و این است که در این کتاب
 در بیان آنکه حضرت امیرالمؤمنین علیه السلام را در روز غدیر خم
 از جانب خداوند تعالی مقرر فرمودند و این است که در این کتاب

در بیان آنکه حضرت امیرالمؤمنین علیه السلام را در روز غدیر خم
 از جانب خداوند تعالی مقرر فرمودند و این است که در این کتاب
 در بیان آنکه حضرت امیرالمؤمنین علیه السلام را در روز غدیر خم
 از جانب خداوند تعالی مقرر فرمودند و این است که در این کتاب

ابن زینار و ابی بنی اسحاق و ابی بنی اسحاق و ابی بنی اسحاق و ابی بنی اسحاق
 بن زینار و ابی بنی اسحاق و ابی بنی اسحاق و ابی بنی اسحاق و ابی بنی اسحاق
 بن زینار و ابی بنی اسحاق و ابی بنی اسحاق و ابی بنی اسحاق و ابی بنی اسحاق
 بن زینار و ابی بنی اسحاق و ابی بنی اسحاق و ابی بنی اسحاق و ابی بنی اسحاق
 بن زینار و ابی بنی اسحاق و ابی بنی اسحاق و ابی بنی اسحاق و ابی بنی اسحاق

یا الحسن المثنیٰ بالاتفاق و امام عمرو بن الحسن و الحسن بن زینار و فاطمہ الکبریٰ و امام
 الحسن و امام محمد بن ابی سعید و ابن عقبہ بن عمر البدری الخرزجی الانصاری
 و الحسن المثنیٰ امر خولہ بنت منقولہ الثمرانیہ و حسین و فاطمہ الصغریٰ امام سمیع بنت
 طلحہ بن عبد اللہ التمیمیہ و عمرو القاسم و عبد اللہ اسم ولد و یقینہ اولادہ لامعات
 شتی و العلم عند الملک العزیز الاعلیٰ

الباب الثالث فی ذکر سید الشهداء و اهل صفاء
 مجبوب رسول خدا گدسته حقیقہ علی مرتضیٰ
 نور چشم فاطمہ و جسد اشجع الناس حضرت
 امام حسین شہید کربلا علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ
 و السلام ولد علیہ السلام

لخصّ خلون من شعبان سنۃ اربع من الحجة علی الریح الروایات وکان بن
 ولادۃ الحسن و علق فاطمہ بالحسین حسون بیلمتہ و روی عن جعفر بن محمد بن یقال
 لم یکن من الحسن والحسین الاظهر واحد و قال بعض الرواة انه سنۃ اشر و در راج
 شعبان ریگانه رسول شہر و قرۃ العین قبول امام سعید شہید ابو عبد اللہ الحسین
 علیہ السلام شہرت شد و حامل شد و بار گرفت حضرت فاطمہ زہرا صلوٰۃ اللہ علی نبینا
 وعلیہا و الحسین شہید کربلا بعد از ولادت امام حسن صلوٰۃ اللہ علی نبینا وعلیہ

بہترین روایت است که در کتب معتبره مذکور است
 و در بعضی روایات دیگر نیز مذکور است
 و این روایات در کتب معتبره مذکور است
 و در بعضی روایات دیگر نیز مذکور است
 و این روایات در کتب معتبره مذکور است
 و در بعضی روایات دیگر نیز مذکور است

و در بعضی روایات دیگر نیز مذکور است
 و این روایات در کتب معتبره مذکور است
 و در بعضی روایات دیگر نیز مذکور است
 و این روایات در کتب معتبره مذکور است
 و در بعضی روایات دیگر نیز مذکور است
 و این روایات در کتب معتبره مذکور است

وای که در این کتاب در حدیث
سال که در این کتاب در حدیث
عظمت عبادت است و این کتاب در حدیث
اما عظمت عبادت است و این کتاب در حدیث
مگر کتابی که در حدیث عبادت است و این کتاب در حدیث
سپه عبادت است و این کتاب در حدیث
تعداد از این کتاب در حدیث
با این کتاب در حدیث

بهر ایشان هم فرزند گزیننی لالت از ولا آن یک است مرقی وان یک نام مقتدا آن خسته زهر عیان کشته تیغ جفا آن یک سیر در بر آن ان یک شهید کربلا	بهر حسین است حسن را هم بی جان من آن قره العین علی وان سینه مانع نمی آن روز و شب و آن سال از کربلا از دست طعن ناچاران نشوی من گزین
--	--

عن انس قال لم یکن احد سبهم بر رسول الله من بحسین رواه البخاری وفي الصواعق
اخرج الجعفی وعبد الغنی فی الاصلح عن سلمان رضی الله عنه ان النبی صلی الله علیه
و آله قال سبی بیرون امة شبر و شبر و انا سمیت ابی الحسن والحسین کما سمی بیرون
واخرج ابن سعد عن عمران بن سلمان قال الحسن والحسین اسمان من اسماء الالهة
اسمعت العرب لهما فی الجاهلیة و کنی بنی عبد الله و یلقب باسید و الطیب الزکی
و السبط و الرشید و اتونی و المبارک التابع برضات الله و الدلیل علی ان الله

فصل در بیان فضائل و مناقب و اثر آنحضرت علیت السلام

ذات بابر کاش در او صان جمیله عدیم التظیر بود و شجاعت و سخاوت
و فصاحت و بلاغت و علم و عمل و زهد و اومه بجدی داشت که به رقم خواند در آمد
کان عالماً عالماً عابداً از اهل اجواد اشیا خاضیعاً بیغاس تبصیحاً کج صفات
الکمال البشریة لجمده و امیه و اخیه و از آنجا است که رسول خدا صلی الله علیه
و آله او را بران خود می نشانده و میفرمود انی اجتبا بار خدا یا من و دست میزدیم

بهر حسین است حسن را هم بی جان من
آن قره العین علی وان سینه مانع نمی
آن روز و شب و آن سال از کربلا
از دست طعن ناچاران نشوی من گزین

بهر حسین است حسن را هم بی جان من
آن قره العین علی وان سینه مانع نمی
آن روز و شب و آن سال از کربلا
از دست طعن ناچاران نشوی من گزین

بهر حسین است حسن را هم بی جان من
آن قره العین علی وان سینه مانع نمی
آن روز و شب و آن سال از کربلا
از دست طعن ناچاران نشوی من گزین

در روایت است که امام رضا علیه السلام در مجلسی فرمودند که هر که از ما را از این جمله است که فرموده است ما عار باین
 که در روایت است که امام رضا علیه السلام فرمودند که هر که از ما را از این جمله است که فرموده است ما عار باین
 کتاب رسیده است از امام رضا علیه السلام که در روایت است که امام رضا علیه السلام فرمودند که هر که از ما را از این جمله است که فرموده است ما عار باین
 که در روایت است که امام رضا علیه السلام فرمودند که هر که از ما را از این جمله است که فرموده است ما عار باین
 که در روایت است که امام رضا علیه السلام فرمودند که هر که از ما را از این جمله است که فرموده است ما عار باین

این مرد و در این وقت دوست دار اینها را از این جمله است که فرموده است ما عار باین
 جابریم و سالمه من سالمم رواة الترمذی و از این جمله است که فرموده است ما عار باین
 شهاب اهل الجنة رواة الترمذی و از این جمله است که فرموده است ما عار باین
 صلوة الله علی بنیاء و علیه روایت کرد که فرموده رسول خدا صلی الله علیه و آله
 و قتیله سوال کنید خدا را سوال کنید برای من و سید گفتند یا رسول الله رسالت
 می کند با تو در آن گفت علی وفاطمة و حسن و حسین و ابن حاتم از حدیث علی آورد
 که بر منبر کوفه میفرمود ایها الناس بیعت دو مرد واری است یکی سفید و
 دیگری زرد پس مقام محمود از مرد واری سفید است و آنرا هفتاد هزار نفر است
 و هر بیت از وی سه میل است و هم آن وسیله آن برای ابراهیم و ایت
 اوست علیه السلام بزمانی در ارج النبوة و عن ابی عمران رسول الله
 قال الحسن و حسین هماریکانی من الدینار رواة الترمذی و البخاری فی مشکوٰة
 عن عبد الرحمن بن ابی نعیم قال سمعت عبد الله بن عمر سأل رجل عن المحرم قال
 شعبته حسب تقبل الذباب قال یا اهل العراق تشاریونی عن الذباب و قد
 قتلوا ابن هبث رسول الله و قال رسول الله صلی الله علیه و آله و سلم
 هماریکانی من الدینار رواة البخاری و صحیحهم یکی از اهل عراق نزد عبد الله
 بن عمر آمده سوال کرد که شخصی حرام حج بسته باشد و گسار بکشد بروی
 چه چیز لازم می آید بعد از آن عمر جواب داد که ای اهل عراق از من پرسید

این روایت است که امام رضا علیه السلام فرمودند که هر که از ما را از این جمله است که فرموده است ما عار باین
 که در روایت است که امام رضا علیه السلام فرمودند که هر که از ما را از این جمله است که فرموده است ما عار باین
 که در روایت است که امام رضا علیه السلام فرمودند که هر که از ما را از این جمله است که فرموده است ما عار باین
 که در روایت است که امام رضا علیه السلام فرمودند که هر که از ما را از این جمله است که فرموده است ما عار باین
 که در روایت است که امام رضا علیه السلام فرمودند که هر که از ما را از این جمله است که فرموده است ما عار باین

این روایت است که امام رضا علیه السلام فرمودند که هر که از ما را از این جمله است که فرموده است ما عار باین
 که در روایت است که امام رضا علیه السلام فرمودند که هر که از ما را از این جمله است که فرموده است ما عار باین
 که در روایت است که امام رضا علیه السلام فرمودند که هر که از ما را از این جمله است که فرموده است ما عار باین
 که در روایت است که امام رضا علیه السلام فرمودند که هر که از ما را از این جمله است که فرموده است ما عار باین
 که در روایت است که امام رضا علیه السلام فرمودند که هر که از ما را از این جمله است که فرموده است ما عار باین

این روایت است که امام رضا علیه السلام فرمودند که هر که از ما را از این جمله است که فرموده است ما عار باین
 که در روایت است که امام رضا علیه السلام فرمودند که هر که از ما را از این جمله است که فرموده است ما عار باین
 که در روایت است که امام رضا علیه السلام فرمودند که هر که از ما را از این جمله است که فرموده است ما عار باین
 که در روایت است که امام رضا علیه السلام فرمودند که هر که از ما را از این جمله است که فرموده است ما عار باین
 که در روایت است که امام رضا علیه السلام فرمودند که هر که از ما را از این جمله است که فرموده است ما عار باین

نشست است که صدای سنان
نشست است که صدای سنان
نشست است که صدای سنان

بمطابق روایات
بمطابق روایات
بمطابق روایات

بمطابق روایات
بمطابق روایات
بمطابق روایات

یا رسول الله صلی الله علیه وآله فرمود الحسن و حسین و لقا طه زهد را
می فرمود که طلب کن پسران مرا می بویید حسین را و در کنار خود می گزیند
عن انس قال سئل رسول الله اشی ابلبیت احب الیک قال الحسن
و الحسین و کان یقول لقا طه ادعی لی ابنی فیشها و یضعها رواه الترمذی
و از آنجا است که رسول خدا صلی الله علیه وآله روزی خطبه میخواند که جناب امام حسن
و امام حسین صلوات الله علی بنیاد علیهما تشریف آوردند و برایشان پیراهنی
بود سرخ و با هم بازیهای کردند و میدویدند و نزد یک بود که پاهای ایشان
بلغزد و بر زمین میفتند جناب رسول الله خطبه را بگذاشت و از منبر فرود آمد و
ایشان را بردوش برداشت و بعد از آن پیش خود نشاند و فرمود مرا صبر نماید
تا حدیث را قطع کردم و اینها را برداشتم عن بریده قال کان رسول الله صلی الله
علیه و آله اذا با الحسین و علیهما قبصان امران یشیان و یتران فنزل رسول الله
صلی الله علیه و آله و سلم عن المنبر تکلموا و وضعهما من یدیه و قال صدق الله انما اموالکم
و اولادکم فخذت نظر الی هذین الصبیین یشیان و یتران فلم یبر حتی قطعت حدیثی و فوضت
رواه الترمذی و والده اود و النسائی و از آنجا است که در حدیثی فرمود حسین از من
است و من از حسین ام و خدا دوست میدارد کسی که دوست میدارد حسین را
و حسین سبطی است از سبط اسباط کسبین و سکون موعده فرزند و درخت که
در اشانتای بسیار باشد اشاره بکثرت اولاد حضرت امام حسین است عن علی بن حمزه

بمطابق روایات
بمطابق روایات
بمطابق روایات

بمطابق روایات
بمطابق روایات
بمطابق روایات

بمطابق روایات
بمطابق روایات
بمطابق روایات

بمطابق روایات
بمطابق روایات
بمطابق روایات

دست نرانی امام زکریا
 در زمان او که در کربلا
 و در کربلا که در کربلا
 و در کربلا که در کربلا
 و در کربلا که در کربلا
 و در کربلا که در کربلا

پس فوت ابراهیم اختیار نمود بعد از سه روز آن فرزند دل فروز رحلت نمود
 آنجانب هرگاه حسین صلوات الله علی نبینا وعلیه راسی ویدر کنارش میگرفت و
 میگفت ایا در جواب من قدمی نه با بنی ابراهیم روی صاحب کتاب کفایت الکلب
 و فاتیمة السیول الحسنی با مناده الی بن عباس قال کنت عند النبی صلی الله علیه و آله
 و علی فخره الامین الحسین و هو یقبل بذا تارة و ذلک اخری او سباجیریل فقال
 الحمد لله ان الله فیک السلام و قال ان الله تعالی لایحجج لک ذرین فاجر التائیت
 فظفر الی ابراهیم و بکی نظر الی الحسین و بکی فخر قال ان ابراهیم ان مات لم یجرن علی غیری
 و الحسین فاطمة و ابو علی ابن عمی محمی و ذمی تی مات خزنت انبی و جزن ابن عمی را
 خزنت انا فنا و خزنتی علی خزنتا فقبض ابراهیم فقصد فدیة الحسین فقبض بعد ثلث مکان
 از امر ائمه الحسین مقبلا قبله و ضمت الی صدره در سن ثنایاه و قال قد تبت من فدیة
 با بنی ابراهیم نبتی و آنچه عمر بن الخطاب روایت کرده که روزی بخدیجه پیغمبر
 آمد و یدم رسول خدا صلی الله علیه و آله را که حسین صلوات الله علی نبینا وعلیه ا
 بر پشت خود نشاندند بود و رشتند اندر دهن خود گرفته و یک سر رشتند بر ست
 حسین داده تا حسین میراند و می از عقب حسین میرفت بر زانو می خود چون
 آن بدیدم گفتم نعم لعل جعلک اجد اجد فیما برگشت نعم الراكب هو یا عمر بذان
 کشف الحجاب و در بعضی روایات آمده که حضرت امام حسین صلواته الله علی
 نبینا وعلیه گفت که شتر آوازی کند رسول خدا صلی الله علیه و آله برای خاطر آن

او سباجیریل فقال
 الحمد لله ان الله فیک
 السلام و قال ان الله
 تعالی لایحجج لک ذرین
 فاجر التائیت فظفر الی
 ابراهیم و بکی نظر الی
 الحسین و بکی فخر قال
 ان ابراهیم ان مات لم
 یجرن علی غیری و الحسین
 فاطمة و ابو علی ابن
 عمی محمی و ذمی تی
 مات خزنت انبی و جزن
 ابن عمی را خزنت انا
 فنا و خزنتی علی
 خزنتا فقبض ابراهیم
 فقصد فدیة الحسین
 فقبض بعد ثلث مکان
 از امر ائمه الحسین
 مقبلا قبله و ضمت الی
 صدره در سن ثنایاه
 و قال قد تبت من فدیة
 با بنی ابراهیم نبتی
 و آنچه عمر بن الخطاب
 روایت کرده که روزی
 بخدیجه پیغمبر
 آمد و یدم رسول خدا
 صلی الله علیه و آله را
 که حسین صلوات الله
 علی نبینا وعلیه ا
 بر پشت خود نشاندند
 بود و رشتند اندر
 دهن خود گرفته و یک
 سر رشتند بر ست
 حسین داده تا حسین
 میراند و می از عقب
 حسین میرفت بر زانو
 می خود چون آن بدیدم
 گفتم نعم لعل جعلک
 اجد اجد فیما برگشت
 نعم الراكب هو یا عمر
 بذان کشف الحجاب
 و در بعضی روایات
 آمده که حضرت امام
 حسین صلواته الله علی
 نبینا وعلیه گفت که
 شتر آوازی کند رسول
 خدا صلی الله علیه و
 آله برای خاطر آن

در روزی که در کربلا
 و در کربلا که در کربلا
 و در کربلا که در کربلا
 و در کربلا که در کربلا
 و در کربلا که در کربلا

این سخن را در کتب معتبره
 فی حدیث قدسی حدیث است
 در فضیلت امیرالمؤمنین
 که فرموده اند در حدیث
 که روزی امیرالمؤمنین
 در میان اهل بیت خود
 گفت که من میگویم که
 در این روزگار هیچ کس
 را نماند که در حق ما
 راستی را بگوید مگر
 ما را که در حق خدا
 راستی را میگوئیم

برگزیده حق جل و علا در مرتبه عفت فرمود که جبرئیل ازل گشت و گفت که اگر
 باریسوم خواهی فرمود آتش و زنجبالک سرد خواهد شد و از آنجا آمنت که روزی
 مهاجرت حسن و حسین پیش رسول خدا صلی الله علیه آله گشتی میگردد رسول خدا صلی
 الله علیه و آله گفت که بگیر حسین را قاطله گفت یا رسول الله خبرم که خود را را بگیر
 رسول خدا فرمود اینک جبرئیل حسین را میگردد که حسن را بگیر از آنجا آمنت که
 روزی عمر بن الخطاب مال را که از مائین مقتوحه آمده بود تقسیم نمود
 که حسن ابن علی صلوات الله علی بنیاد علیها پیش آمد و فرمود بده حق مرا از آنچه
 فسخ کردی خدائی تعالی بر مسلمانان پس گفت عمر بن الخطاب بالرحم الکرامت
 پس هزار درهم ملوی داد بعد از آن امام حسین شریف آورد آن حضرت را
 نیز هزار درهم داد بعد عبد الله سپر عمر بن الخطاب آمد و گفت بده حق مرا
 و او را پانصد درهم داد عبد الله بن عمر گفت یا امیرالمؤمنین من مردم قومی ام
 و جنگ میگردد و شمشیر میزدم بر کافران در حضور رسول خدا صلی الله علیه و آله
 و امام حسن و امام حسین در کوهه بانی مدینه بازی میکردند و طفل بودند
 ایشان را هزار هزار درم دادی و مرا پانصد عمر بن الخطاب جواب داد که آنچه
 مرا تب علیا و درجات قصوی این هر دو مؤخره شجره مصطفی عز و علا صلعم دارند
 ترا کجا میرسد بر رویار یاوری مانند ما در ایشان قاطله زنیها را و پدر که
 همچو پدر ایشان علی مرتضی و جدی مثل جد ایشان محمد مصطفی صلی الله علیه و آله

این سخن را در کتب معتبره
 فی حدیث قدسی حدیث است
 در فضیلت امیرالمؤمنین
 که فرموده اند در حدیث
 که روزی امیرالمؤمنین
 در میان اهل بیت خود
 گفت که من میگویم که
 در این روزگار هیچ کس
 را نماند که در حق ما
 راستی را بگوید مگر
 ما را که در حق خدا
 راستی را میگوئیم

این سخن را در کتب معتبره
 فی حدیث قدسی حدیث است
 در فضیلت امیرالمؤمنین
 که فرموده اند در حدیث
 که روزی امیرالمؤمنین
 در میان اهل بیت خود
 گفت که من میگویم که
 در این روزگار هیچ کس
 را نماند که در حق ما
 راستی را بگوید مگر
 ما را که در حق خدا
 راستی را میگوئیم

انس روایت کرد کہ کینہ کن حضرت روزی شاخ ریحان برائی حضرت آورد پس فرمود کہ ترا آزاد ساختم برائی خدا انس گفت من عرض کردم کہ این ہریدہ کہ کینہ کن آورد چندان قدر نداشت کہ تو اور آزاد فرمودی حضرت امام حسین علیہ السلام جواب داد و پچھین ادب دادہ مارا خدائی تعالیٰ و فرمودہ در کلام خود کہ ہر گاہ بیار دکسے ہریدہ برائی شتا پس ہر ہمد با و عوض آن ہریدہ بہتر از ان یا مانند آن پس من ہریدہ بہتر را کہ آزادی است اور ادا دم روی عن الشئ قال کنت عند الحسین فقلت علیہ جاریتہ فجاہتہ بطاقیر ریحان فقال لمانت لمانت صرۃ لوجہ اللہ نقلت جاہتک بطاقیرہ ریحان لا خطر لمانا فاعتقمتا قال کذا ادنا اللہ تعالیٰ قال اذا حیمت جتیبہ فنجبوا باحسن منہا آورد و ہا فکان حسن منہا عقما و از آنجہ نسبت کہ گوہ صبر و علم و دور روایت است کہ روزی با ایران خود بیرون مدینہ سیر میفرمود شخصی آمد پرسید کہ این کیست عمارہ موسیٰ لحداصلی اللہ علیہ وآلہ بر سر و پیراہن مبارکش در بردار و دشمنش شش کمال کردہ می دید مردان گفتند کہ حسین ابن علی است اولاد ہنہ علی بنیاری علیہ انگس کیے از معاندان علی مرتضیٰ صلوات اللہ علی نبیہا و علیہ و آلہ حضور آبرہ آنحضرت را دشنام داد و ناسزا گفت امام حسین تبسم فرمود و گفت اسے عزیزا اگر ترا خشکی بادیہ اثر کردہ است بیاتزد من و چندی باش تا ما او اسے تو نمایم و اگر زن تو عاجز ساختہ و ناخوش کردہ اینک زیر بگرد با و برہ و زیادہ از حد باد بکارم اخلاق پیشا مرد و ہرگز اثر ناخوشی بر چہرہ مبارکش نظر نگشت از وقت

عبارتوں میں دیکھا جاتا ہے کہ روزی شاخ ریحان برائی حضرت آورد پس فرمود کہ ترا آزاد ساختم برائی خدا انس گفت من عرض کردم کہ این ہریدہ کہ کینہ کن آورد چندان قدر نداشت کہ تو اور آزاد فرمودی حضرت امام حسین علیہ السلام جواب داد و پچھین ادب دادہ مارا خدائی تعالیٰ و فرمودہ در کلام خود کہ ہر گاہ بیار دکسے ہریدہ برائی شتا پس ہر ہمد با و عوض آن ہریدہ بہتر از ان یا مانند آن پس من ہریدہ بہتر را کہ آزادی است اور ادا دم روی عن الشئ قال کنت عند الحسین فقلت علیہ جاریتہ فجاہتہ بطاقیر ریحان فقال لمانت لمانت صرۃ لوجہ اللہ نقلت جاہتک بطاقیرہ ریحان لا خطر لمانا فاعتقمتا قال کذا ادنا اللہ تعالیٰ قال اذا حیمت جتیبہ فنجبوا باحسن منہا آورد و ہا فکان حسن منہا عقما و از آنجہ نسبت کہ گوہ صبر و علم و دور روایت است کہ روزی با ایران خود بیرون مدینہ سیر میفرمود شخصی آمد پرسید کہ این کیست عمارہ موسیٰ لحداصلی اللہ علیہ وآلہ بر سر و پیراہن مبارکش در بردار و دشمنش شش کمال کردہ می دید مردان گفتند کہ حسین ابن علی است اولاد ہنہ علی بنیاری علیہ انگس کیے از معاندان علی مرتضیٰ صلوات اللہ علی نبیہا و علیہ و آلہ حضور آبرہ آنحضرت را دشنام داد و ناسزا گفت امام حسین تبسم فرمود و گفت اسے عزیزا اگر ترا خشکی بادیہ اثر کردہ است بیاتزد من و چندی باش تا ما او اسے تو نمایم و اگر زن تو عاجز ساختہ و ناخوش کردہ اینک زیر بگرد با و برہ و زیادہ از حد باد بکارم اخلاق پیشا مرد و ہرگز اثر ناخوشی بر چہرہ مبارکش نظر نگشت از وقت

عبارتوں میں دیکھا جاتا ہے کہ روزی شاخ ریحان برائی حضرت آورد پس فرمود کہ ترا آزاد ساختم برائی خدا انس گفت من عرض کردم کہ این ہریدہ کہ کینہ کن آورد چندان قدر نداشت کہ تو اور آزاد فرمودی حضرت امام حسین علیہ السلام جواب داد و پچھین ادب دادہ مارا خدائی تعالیٰ و فرمودہ در کلام خود کہ ہر گاہ بیار دکسے ہریدہ برائی شتا پس ہر ہمد با و عوض آن ہریدہ بہتر از ان یا مانند آن پس من ہریدہ بہتر را کہ آزادی است اور ادا دم روی عن الشئ قال کنت عند الحسین فقلت علیہ جاریتہ فجاہتہ بطاقیر ریحان فقال لمانت لمانت صرۃ لوجہ اللہ نقلت جاہتک بطاقیرہ ریحان لا خطر لمانا فاعتقمتا قال کذا ادنا اللہ تعالیٰ قال اذا حیمت جتیبہ فنجبوا باحسن منہا آورد و ہا فکان حسن منہا عقما و از آنجہ نسبت کہ گوہ صبر و علم و دور روایت است کہ روزی با ایران خود بیرون مدینہ سیر میفرمود شخصی آمد پرسید کہ این کیست عمارہ موسیٰ لحداصلی اللہ علیہ وآلہ بر سر و پیراہن مبارکش در بردار و دشمنش شش کمال کردہ می دید مردان گفتند کہ حسین ابن علی است اولاد ہنہ علی بنیاری علیہ انگس کیے از معاندان علی مرتضیٰ صلوات اللہ علی نبیہا و علیہ و آلہ حضور آبرہ آنحضرت را دشنام داد و ناسزا گفت امام حسین تبسم فرمود و گفت اسے عزیزا اگر ترا خشکی بادیہ اثر کردہ است بیاتزد من و چندی باش تا ما او اسے تو نمایم و اگر زن تو عاجز ساختہ و ناخوش کردہ اینک زیر بگرد با و برہ و زیادہ از حد باد بکارم اخلاق پیشا مرد و ہرگز اثر ناخوشی بر چہرہ مبارکش نظر نگشت از وقت

عبارتوں میں دیکھا جاتا ہے کہ روزی شاخ ریحان برائی حضرت آورد پس فرمود کہ ترا آزاد ساختم برائی خدا انس گفت من عرض کردم کہ این ہریدہ کہ کینہ کن آورد چندان قدر نداشت کہ تو اور آزاد فرمودی حضرت امام حسین علیہ السلام جواب داد و پچھین ادب دادہ مارا خدائی تعالیٰ و فرمودہ در کلام خود کہ ہر گاہ بیار دکسے ہریدہ برائی شتا پس ہر ہمد با و عوض آن ہریدہ بہتر از ان یا مانند آن پس من ہریدہ بہتر را کہ آزادی است اور ادا دم روی عن الشئ قال کنت عند الحسین فقلت علیہ جاریتہ فجاہتہ بطاقیر ریحان فقال لمانت لمانت صرۃ لوجہ اللہ نقلت جاہتک بطاقیرہ ریحان لا خطر لمانا فاعتقمتا قال کذا ادنا اللہ تعالیٰ قال اذا حیمت جتیبہ فنجبوا باحسن منہا آورد و ہا فکان حسن منہا عقما و از آنجہ نسبت کہ گوہ صبر و علم و دور روایت است کہ روزی با ایران خود بیرون مدینہ سیر میفرمود شخصی آمد پرسید کہ این کیست عمارہ موسیٰ لحداصلی اللہ علیہ وآلہ بر سر و پیراہن مبارکش در بردار و دشمنش شش کمال کردہ می دید مردان گفتند کہ حسین ابن علی است اولاد ہنہ علی بنیاری علیہ انگس کیے از معاندان علی مرتضیٰ صلوات اللہ علی نبیہا و علیہ و آلہ حضور آبرہ آنحضرت را دشنام داد و ناسزا گفت امام حسین تبسم فرمود و گفت اسے عزیزا اگر ترا خشکی بادیہ اثر کردہ است بیاتزد من و چندی باش تا ما او اسے تو نمایم و اگر زن تو عاجز ساختہ و ناخوش کردہ اینک زیر بگرد با و برہ و زیادہ از حد باد بکارم اخلاق پیشا مرد و ہرگز اثر ناخوشی بر چہرہ مبارکش نظر نگشت از وقت

و بر او بر منبر پدران خود عمر بن الخطاب او را در کفار گرفت و تطف نمود و گفت
 که پدران مرا بمنبر نمودند و بجانب علی مرتضی صلوات الله علی نبینا و علیه نگاه کرد
 علی مرتضی علیه السلام فرمود که هرگز کسی این طفل را از منبر نبرد بلکه از خود این سخن گفته است
 و در روایتی آمده که حضرت علی مرتضی فرمود که زهر کشتم این طفل را عسر بن الخطاب
 مانع آمد و گفت رست گفته است بمنبر چه و پیراوست اخراج این سخن را بی
 التجرنی قال کان عمر بن الخطاب یخطب علی المنبر فقام ابي الحسن بن علی فقال نزل ان
 منبر لی و جدی فقال عمر منبر لی یک لا منبر لی من امرک لانه ان قام علی و قال ما امره
 به ان یخذ الا ما و حبیک فاخذ فقال لا توجه این سخن فقد صدق منبر ایبه سنا و صحیح
 هذا فی تاریخ السیوطی و از الاله الحقا و الله و اعین فی الریاض عن الحسن بن علی بن سبط
 قال اتیت علی عمر بن الخطاب و هو علی المنبر فصدت الیه و قلت لله نزل عن منبر لی و اذن
 الی منبر لی یک فقال عمر لم یکن لی منبر و اخذ لی فاجله فی معنی جعلت اقلب حسابی فیها
 نزل ان یطلق لی الی منبر له فقال لی من حکم فقلت و الله ما علمنی احد فقال یا بنی لو علمت
 فشا تا و اذ انجلت انت که روزی بر و عمر بن الخطاب آمد و دید که پیشش عبد الله بن
 عسر سینه ان خوست و اجازت نیافت اما حسین صلوات الله علی نبینا و علیها عزت
 نیه طلبید و باز گشت و گفت هر گاه با من عذر اجازت نشد مرا چگونه اجازت خواهد داد
 این خبر به عمر بن الخطاب رسید فرمود آیا خبر نهال که ام کس است که بدولت نشانه شود
 و بر سر ما مونا توجه شماره ستم فی الریاض عن عبید بن جحسین قال احسن الحسن بن علی بن
 سبط

اسطوخودوس است که در کفار گرفتند
 که در کفار گرفتند و تطف نمودند
 و بر او بر منبر پدران خود عمر بن الخطاب او را در کفار گرفت و تطف نمود و گفت
 که پدران مرا بمنبر نمودند و بجانب علی مرتضی صلوات الله علی نبینا و علیه نگاه کرد
 علی مرتضی علیه السلام فرمود که هرگز کسی این طفل را از منبر نبرد بلکه از خود این سخن گفته است
 و در روایتی آمده که حضرت علی مرتضی فرمود که زهر کشتم این طفل را عسر بن الخطاب
 مانع آمد و گفت رست گفته است بمنبر چه و پیراوست اخراج این سخن را بی
 التجرنی قال کان عمر بن الخطاب یخطب علی المنبر فقام ابي الحسن بن علی فقال نزل ان
 منبر لی و جدی فقال عمر منبر لی یک لا منبر لی من امرک لانه ان قام علی و قال ما امره
 به ان یخذ الا ما و حبیک فاخذ فقال لا توجه این سخن فقد صدق منبر ایبه سنا و صحیح
 هذا فی تاریخ السیوطی و از الاله الحقا و الله و اعین فی الریاض عن الحسن بن علی بن سبط
 قال اتیت علی عمر بن الخطاب و هو علی المنبر فصدت الیه و قلت لله نزل عن منبر لی و اذن
 الی منبر لی یک فقال عمر لم یکن لی منبر و اخذ لی فاجله فی معنی جعلت اقلب حسابی فیها
 نزل ان یطلق لی الی منبر له فقال لی من حکم فقلت و الله ما علمنی احد فقال یا بنی لو علمت
 فشا تا و اذ انجلت انت که روزی بر و عمر بن الخطاب آمد و دید که پیشش عبد الله بن
 عسر سینه ان خوست و اجازت نیافت اما حسین صلوات الله علی نبینا و علیها عزت
 نیه طلبید و باز گشت و گفت هر گاه با من عذر اجازت نشد مرا چگونه اجازت خواهد داد
 این خبر به عمر بن الخطاب رسید فرمود آیا خبر نهال که ام کس است که بدولت نشانه شود
 و بر سر ما مونا توجه شماره ستم فی الریاض عن عبید بن جحسین قال احسن الحسن بن علی بن
 سبط

این سخن را بی التجرنی
 قال کان عمر بن الخطاب یخطب علی المنبر
 فقام ابي الحسن بن علی فقال نزل ان منبر لی
 و جدی فقال عمر منبر لی یک لا منبر لی من امرک
 لانه ان قام علی و قال ما امره به ان یخذ الا ما
 و حبیک فاخذ فقال لا توجه این سخن فقد صدق
 منبر ایبه سنا و صحیح هذا فی تاریخ السیوطی
 و از الاله الحقا و الله و اعین فی الریاض عن الحسن
 بن علی بن سبط قال اتیت علی عمر بن الخطاب و هو
 علی المنبر فصدت الیه و قلت لله نزل عن منبر لی
 و اذن الی منبر لی یک فقال عمر لم یکن لی منبر
 و اخذ لی فاجله فی معنی جعلت اقلب حسابی فیها
 نزل ان یطلق لی الی منبر له فقال لی من حکم
 فقلت و الله ما علمنی احد فقال یا بنی لو علمت
 فشا تا و اذ انجلت انت که روزی بر و عمر بن
 الخطاب آمد و دید که پیشش عبد الله بن عسر
 سینه ان خوست و اجازت نیافت اما حسین صلوات
 الله علی نبینا و علیها عزت نیه طلبید و باز
 گشت و گفت هر گاه با من عذر اجازت نشد مرا
 چگونه اجازت خواهد داد این خبر به عمر بن
 الخطاب رسید فرمود آیا خبر نهال که ام کس است
 که بدولت نشانه شود و بر سر ما مونا توجه
 شماره ستم فی الریاض عن عبید بن جحسین قال
 احسن الحسن بن علی بن سبط

این سخن را بی التجرنی
 قال کان عمر بن الخطاب یخطب علی المنبر
 فقام ابي الحسن بن علی فقال نزل ان منبر لی
 و جدی فقال عمر منبر لی یک لا منبر لی من امرک
 لانه ان قام علی و قال ما امره به ان یخذ الا ما
 و حبیک فاخذ فقال لا توجه این سخن فقد صدق
 منبر ایبه سنا و صحیح هذا فی تاریخ السیوطی
 و از الاله الحقا و الله و اعین فی الریاض عن الحسن
 بن علی بن سبط قال اتیت علی عمر بن الخطاب و هو
 علی المنبر فصدت الیه و قلت لله نزل عن منبر لی
 و اذن الی منبر لی یک فقال عمر لم یکن لی منبر
 و اخذ لی فاجله فی معنی جعلت اقلب حسابی فیها
 نزل ان یطلق لی الی منبر له فقال لی من حکم
 فقلت و الله ما علمنی احد فقال یا بنی لو علمت
 فشا تا و اذ انجلت انت که روزی بر و عمر بن
 الخطاب آمد و دید که پیشش عبد الله بن عسر
 سینه ان خوست و اجازت نیافت اما حسین صلوات
 الله علی نبینا و علیها عزت نیه طلبید و باز
 گشت و گفت هر گاه با من عذر اجازت نشد مرا
 چگونه اجازت خواهد داد این خبر به عمر بن
 الخطاب رسید فرمود آیا خبر نهال که ام کس است
 که بدولت نشانه شود و بر سر ما مونا توجه
 شماره ستم فی الریاض عن عبید بن جحسین قال
 احسن الحسن بن علی بن سبط

حج معاویه بنیها انصرفت من المذنبه فقال الحسن بن علی لا یخیر الله فی ما یلقاه ولا یسلم علیه
فقال فرج مسمونه قال الحسن ان علینا وینا وانا با من ایتانه ذکرت فی اثره فلیتقه فقم علیه
وانه یبره به شیء ثم دعا علیه فبین علیه ثانیون الف وینار وکله جمی وکملت عن الامام
فقال معاویه یتما هذا ذکرت ففقال فرج فواکما علیه ای محرمه ففقال وکتاب
حضرت امام حسین صلوات الله علی بنیها وعلیه جمیع ویدید هست ودر یکس از همت
مجیدی پوشیده نیست و هشتاد سال آنحضرت در امانوشی که سابق در فضائل این است
هر تویم شده اظهر من الشمس و امین من الامس است

در شهر رجب پیش شده است آنقار

فصل در بیان حادثی که در شهادت آن سید الشهدا واقع شده

و حقه مالی رسول خود صلی الله علیه و آله را باین آگاهی داده تا بمناظر مبارکشش نه
تصور و توقع این واقعه بلایه طال آمد و آب از دیده روان ساخت و بیه زنج
مطهرات و صحابه کرام از ان خبر داد از آنجمله آنست که خبر داد بشمارت حضرت
امام حسین صلوات الله علی بنیها علیه طلعت یعنی بموضع کربلا و نشان داد که تو آگوست
او را کتب الفیضه سگی که در آن زمان اوست و می باشد فی کتاب حیوة الحیوان
تعلما عن عیبه المجلد و اسن الجالس الذقین محضر الصاوق صلوات الله علی بنیها
وعلیه و هو احد الایة اثنا عشر کم تیاخر الزو یا فقال حسین سئنه فان البنی را می گان

این کلمات در حاشیه ها و در میان خطوط اصلی نوشته شده است و به خط نستعلیق و کوفی است. در بالا و پایین حاشیه ها، عباراتی مانند «در روز شهادت آن سید الشهدا...» و «در روز شهادت آن سید الشهدا...» دیده می شود. همچنین در حاشیه چپ و راست، عباراتی مانند «در روز شهادت آن سید الشهدا...» و «در روز شهادت آن سید الشهدا...» دیده می شود. این کلمات به خط نستعلیق و کوفی نوشته شده است و به خط نستعلیق و کوفی است.

و در کنار ام الفضل و او فرخا پنجم رسول خدا صلی الله علیه و آله فرود برد و روزی
حضرت امام حسین علیه السلام را ام الفضل نزد جناب رسول خدا برد آن حضرت صلی الله
علیه و آله سید الشهدا را دیده آب از دیده با بر سخت و بگریه است ام الفضل عرض کرد
یا رسول خدا در و پدر من فداتو باد چه چیز سبب شد ترا که گریه میکنی آن حضرت
فرمود که جبرئیل آمد و مرا خبر داد که امت تو این فرزند زنجیر بند ترا خواهند کشت
گفتم قسم این را که این فضل و کرامت دارد و نزد من محبوبترین مردم است
آهت من خواهند کشت جبرئیل گفت بی و داد مرا خاکی سستیز از من شد و می
وان از آنجمله است که آنچه بنی نبل در سینه خود آورده که هر شسته که موکل بر باران
است آمده بخرایین واقعه با کلمه بر رسول خدا صلی الله علیه و آله و سلم رسانید
و اخرج الامام احمد اینانی مسنده بسنده الی السنن ملک المطر استاذان ان بان
رسول الله فان له وقال الام سلمة علی علی علینا الباب لایرض علینا احد قال جابر
لیدخل تمنه فوثب فدخل فجلس لیه یقصد علی بن ابی طالب صلی الله علیه و آله و علی منکبیه و علی
عائقة فقال الملک ابی بنیة قال نعم قال ان اتیک ستقبله ان شئت اریک الملک
الذی یقیل فیه نصرت بیده فیا الطننه حمرا فاخذتها ام سلمة فی حمارها فصیرت نانی
قارورة فاذا البلین قد استمالت و ما دور جذب انقلب از امیر المؤمنین
علی بن ابیطالب صلوات الله علی نبینا وعلیه و آله روایت کرده اند که روزی
آن حضرت بخانه ما آمد و دعای برای آن حضرت مینا ساختم و ام امین برای ناشر

من عرفت این که یک کجک اولیاد
رسول خدا صلی الله علیه و آله
و او فرود برد و روزی
حضرت امام حسین علیه السلام را ام الفضل نزد جناب رسول خدا برد آن حضرت صلی الله علیه و آله سید الشهدا را دیده آب از دیده با بر سخت و بگریه است ام الفضل عرض کرد یا رسول خدا در و پدر من فداتو باد چه چیز سبب شد ترا که گریه میکنی آن حضرت فرمود که جبرئیل آمد و مرا خبر داد که امت تو این فرزند زنجیر بند ترا خواهند کشت گفتم قسم این را که این فضل و کرامت دارد و نزد من محبوبترین مردم است آهت من خواهند کشت جبرئیل گفت بی و داد مرا خاکی سستیز از من شد و می وان از آنجمله است که آنچه بنی نبل در سینه خود آورده که هر شسته که موکل بر باران است آمده بخرایین واقعه با کلمه بر رسول خدا صلی الله علیه و آله و سلم رسانید و اخرج الامام احمد اینانی مسنده بسنده الی السنن ملک المطر استاذان ان بان رسول الله فان له وقال الام سلمة علی علی علینا الباب لایرض علینا احد قال جابر لیدخل تمنه فوثب فدخل فجلس لیه یقصد علی بن ابی طالب صلی الله علیه و آله و علی منکبیه و علی عائقة فقال الملک ابی بنیة قال نعم قال ان اتیک ستقبله ان شئت اریک الملک الذی یقیل فیه نصرت بیده فیا الطننه حمرا فاخذتها ام سلمة فی حمارها فصیرت نانی قارورة فاذا البلین قد استمالت و ما دور جذب انقلب از امیر المؤمنین علی بن ابیطالب صلوات الله علی نبینا وعلیه و آله روایت کرده اند که روزی آن حضرت بخانه ما آمد و دعای برای آن حضرت مینا ساختم و ام امین برای ناشر

بسیار است سیاه که بخت
مسلمانان که فرموده ایم
مگر جوهری که بیخود است
تحقیق و بیان می کند
و مسلمانی که بیخود است
معلوم است از کتب
از عین الکریم از امام زین العابدین
که بسیار است سیاه که بخت
در تمام کتب معتبره
عقالت و عقیده که در تمام کتب معتبره
ادبیات و عقاید که در تمام کتب معتبره
اسلامی که در تمام کتب معتبره
عقالت و عقیده که در تمام کتب معتبره

بسیار است سیاه که بخت
در تمام کتب معتبره
عقالت و عقیده که در تمام کتب معتبره
ادبیات و عقاید که در تمام کتب معتبره
اسلامی که در تمام کتب معتبره
عقالت و عقیده که در تمام کتب معتبره

دلیل است که حضرت علی رضی اللہ عنہ و اولاد و اصحاب
ارضا و کفر و کفر و کفر و کفر و کفر و کفر و کفر و کفر و کفر
معاذ بن جبل و معاذ بن جبل و معاذ بن جبل و معاذ بن جبل
امام رضا علیه السلام را در این باب و کفر و کفر و کفر و کفر

علی مرتضیٰ خاندانی را در این باب و کفر و کفر و کفر و کفر
بر کفر و کفر و کفر و کفر و کفر و کفر و کفر و کفر و کفر
دلیل است که حضرت علی رضی اللہ عنہ و اولاد و اصحاب

مردمان بتقریب خود عمر بن الخطاب را افضل یافتند و خلیفه ساختند و اما عمر بن الخطاب
تظکر کرد و قابل خلافت ششمین کس یافت میمان ایشان شغوری گذاشت پس
اختیار کردند مردمان کی را از ان ششمین تونیز کی ازین طریق اختیار کردند پس
خاموش شد معاویه بعد از ان گفت که فردا بر منبر خواهد داد وقت معهود
بر منبر بر آمد و شجاعت و غیره اوصاف و احوال پیش خود بیان کرد و گفت که اهل الشام
همه بیعت نمودند با او بعد از ان گفت که این ستمی است که بر من روا شده است
بجانب عبد الرحمن بن ابوبکر و عبد الله بن الزبیر و بعد از ان عمر کرد و آنوقت
ایشان طاقت نیاقتند که دم نزنند ساکت آمدند پس اهل حجاز این مقاله شنیده
بیعت نمودند و هر گاه که مجلس بر شکست این کسین بایستادند و گفتند که ما هرگز
بیعت نکردیم مردمان با او نکردند و در همین شب معاویه بدشام رفت و بود این
معاوله در سنه پنجاه و دو و هزادانی مصلح النجاشی با تبت بالسنه و غیره ان فی سنته
شمسین دعا معاویه اهل الشام الی البیعه بولایت الی العهد من بعد لانبه نیز بیعوه
و هو اول من عهد بالخلافه لانبه و اول من عهد بمانی صحته ثم انه کتب الی
مردان بالمدینه ان یاخذ البیعه له فخطب مروان فقال ان امیر المؤمنین ائی ان
یستخلف علیکم و لده نیز بیع علی سنته ابی بکر و عمر فقام عبد الرحمن بن ابی بکر ان
لصدیق فقال سنته کسری و قیصر ان ابابکر و عمر لم یجیلا فی اولادهما و لا
فی احد من اهل بیتهما ثم حج معاویه سنه احدی و خمسین و اذ اخذ البیعه لانبه فبعث

و اینست که معاویه کسر بکسین بعد
سب کسین و توبه کسین و غلات این بود
پس معاویه در سنه پنجاه و دو و هزادانی
معاویه بدشام رفت و بود این
معاوله در سنه پنجاه و دو و هزادانی
معاوله در سنه پنجاه و دو و هزادانی

معاویه بدشام رفت و بود این
معاوله در سنه پنجاه و دو و هزادانی
معاوله در سنه پنجاه و دو و هزادانی
معاوله در سنه پنجاه و دو و هزادانی

از حسن بن علی السلام که در خطبه و در حدیث
 روایت کرده که در این اسلو معاویة بن
 ابی سفیان که در کتب صحیحین است
 که معاویة بن ابی سفیان را در حدیث
 روایت کرده که معاویة بن ابی سفیان
 در حدیث روایت کرده که معاویة بن ابی سفیان

الی ابن عمر قشمد و قال با بعد یا ابن عمر انک مدتی اکت لا تحب ان بیت یلیتہ سو دا ایما
 علیک ینما امیر وانی احذر نک ان قشع عسا الجلیل اقرتس فی فساد ذات بیتم نجر امین
 عمر امیر شیخی علیه شیم قال با بعد فانک قد کانت قبک خلفا رهم ابنار و لیس بک بکیر من
 ابنا شیم فلتمه و فی ابنا شیم مارا یتیه فی ابنا کتم کنتم اختار و المسلمین حیث علم انما را ک
 تخر رتی ان قشع عسا المسلمین لم الکن لاعتقل انما راجل من المسلمین فاذا اجتماع علی امر
 فانما انما جل من المسلمین نقال رحمتک شد فخر ج ابن عمر ثم رسل الی ابن ابی بکر قشمد
 ثم اخذ فی الکلام فقطع علیه الکلام و قال نک و الله یو ورت ان الا او کلکما فی امر انک
 سله الله ان لا تقفل و الله یو ورت ان بذا امر شورى من المسلمین و تنقر فیتما علیک خصه
 ثم و ثب و مضی ثم رسل الی ابن الزبیر فقال ابن الزبیر انما اخذت تعلب روح کما اخرج
 من نجر و دخل فی حجر اخذ انک عمدت الی حزمین الرطلین ففی مناخرها و عملتها علی غیرها
 قال ابن الزبیر انک قد کانت الامارة فاغرا لها و تم انک فساله انما لانایع انک
 معک لاسکما نسیم و نطیح لانما لایع البعیتة بذا ثم راج و صعد معو تیه الزبیر بنجر شد و انشی
 علیه ثم قال انما وجدنا احادیث الناس ذات اغوار رغو ان ابن عمر و ابن ابی بکر
 و ابن الزبیر بن یابیمو یتزید و قد سمعو و اطاعوا و با یعوا له فقال هل لاشام و انشد
 لامرئیت حق یبا یعوا له علی روس لاشاد و الاضربنا اعناقهم فقال سبحان
 ما سمع الناس الی قریش بشیر الی مع ذره المقال من احدکم بعد الیوم ثم فقال الناس
 بالی ابن عمر و ابن ابی بکر و ابن الزبیر و هم یقولون لا و الله فیقول الناس علی و اتحل

من عادی و جعل علی ما
 ابنه انما سوال فصار علی ما
 از حسن بن علی السلام که در خطبه و در حدیث
 روایت کرده که معاویة بن ابی سفیان
 در حدیث روایت کرده که معاویة بن ابی سفیان
 در حدیث روایت کرده که معاویة بن ابی سفیان

از حسن بن علی السلام که در خطبه و در حدیث
 روایت کرده که معاویة بن ابی سفیان
 در حدیث روایت کرده که معاویة بن ابی سفیان
 در حدیث روایت کرده که معاویة بن ابی سفیان

فقال عبد الرحمن سنته هر قل وقصير فقال مروان هذا الذي نزل بيده لذي قال لوالده
افت كما لا فيسبغ ذلك ما يشته فقال كذب مروان والله ما هو فيه ولو شئت ان سمى
الذي نزلت في سميت ولكن رسول الله لعن ابا مروان ومروان في صلبه فلم وان
حصص من لغته ابيه واخرج ابي حاتم عن عبد الله قال قال النبي حين خطب مروان
فقال ان معاوية سته والله في زيها يا حسبا ان يستخلفه واستخلف ابو بكر فقال
عبد الرحمن بن ابي بكر ان ابا بكر اجلسا في احد من ولده ولا احد من اهل بيته ولا جلسا
معاوية الا رحمة وكرامته ولده فقال مروان الست الذي قال لوالده يرفق لكما
فقال عبد الرحمن الست ابن اللعين الذي لعن اباك رسول الله وسمعتا عايشة فقال لمروان
انت القابل عبد الرحمن كذا وكذا ولكن نزل في فلان ابن فلان هذا في دفعه وخرجه
واخرج ابو يعلى والحكم بن ابى هريرة ان النبي صلى الله عليه وآله وسلم قال رايت
في النوم نبي الحكم بن دن علي بن زي كما ترو القروة فاراسي النبي صلى الله عليه وآله وسلم ضاحكا
مستجما حتى توفي وفي اناث بائنة قال الحسن البصري اخذ امر الناس ثمان عمرو بن
المصعب بن عمار على معاوية فرفع المصاحف فجلت وقال ابن القرى حكم الخوارج واليزال
هذا الحكم الى يوم القيامة والمغيرة بن شعبه فانه كان عامل معاوية على الكوفة فكتب
اليه معاوية اذا قرأت كتابي فا قبل معرو ولا فاطماعة فلما ورد عليه قال ابطابك
قال امركت او طيبت قال هو قال البيهقي من بعدك قال فعلت قال نعم قال اسرج
الي عكاسه قال لم يجلب اداك وصدف جعل معاوية في غير غمسي لليزال لذي يوم لقيت

وروى غيره من رواها اسما
وروى غيره من رواها اسما
وروى غيره من رواها اسما

انتهى واصلة
انتهى واصلة
انتهى واصلة
انتهى واصلة
انتهى واصلة
انتهى واصلة
انتهى واصلة
انتهى واصلة
انتهى واصلة
انتهى واصلة

انتهى واصلة
انتهى واصلة
انتهى واصلة
انتهى واصلة
انتهى واصلة
انتهى واصلة
انتهى واصلة
انتهى واصلة

صلوات اللہ علی نبیہا وعلیہم وآلہم فرمود معلوم شد کہ معاویہ مرد مردان گفت چگونہ دستی
 فرمود اگر زنده می بود مرا اگر اہر بیعت نیکو د آخر مردان آنحضرت را بموت معاویہ
 خبر داد و متدیہر بیعت نمود امام حسین علیہ السلام فرمود از بابنی ہاشم کفر فرود اجواب
 تو چو یک شب بکینہ بست و ہفتم جب متوجہ شد و بعضی روایات آمدہ عبد اللہ بن
 زبیر را ہم اگر اہر کرد ہر دو گفتند ما را لایق نیست کہ تخفی بیعت کنیم علی رسول اللہ
 فردا آنچه خواہد شد بظہور خواہد آمد پس خانہ خود ہا تشریف آوردند و حضرت امام حسین
 و عبد اللہ بن زبیر در شبیکہ و شب زماہ جب با یقمانہ بود از مدینہ بیرون آمدند
 و سیم شعبان در مکہ داخل شدند و بعضی روایات در ہمین ماہ قبول زاد اسی حج تمتع
 کوفہ شد و بعضی پنجم ذی حجہ بعضی ہشتم ذی حجہ گفتند اندوہمان روز امیر مسلم شہید شدہ بود
 و عبد اللہ بن زبیر خود در مکہ ماند ملبہ حضرت امام حسین را ہم زلفتن منکر و لیکن حضرت
 امام حسین صلوات اللہ علی نبیہا وعلیہم آہل کوفہ مکاتب بسیار در سائل مبیہا فرستادہ
 و بمیانہ تمام نوشتند کہ را بیعت نیز بی ظالم ناسق فاجر قبول نیست اگر ان امام بحق
 اینجا تشریف آورد گردن اطاعت پیش اقدام شیدا امام خواہم نداد و جان خود را
 فدای اہر (مرجان رسول ملک علام خود ہم ساخت و ہر چند در زمان امارت معاویہ
 نیز ہمین می نوشتند حضرت امام حسین علیہ السلام نظر بر جو فامی این قوم کہ سابق با
 پیر و برادر زبیر گوارا و کرده بودند با او ایکنار میفرمود و اصلا التفات باصرار
 ایشان نمیفرمود چون الحاح و سماجت و لمجاہت انیقوم از مد و رگزشنت و نظاہر

مردان سے پوچھا گیا کہ کیا آپ کے
 امام حسین علیہ السلام کے پاس
 جاتی تھی اور آپ کے
 اپنے ہاتھوں سے لکھی گئی تھی
 اور ان کے پاس تھی اور ان کے پاس
 اور ان کے پاس تھی اور ان کے پاس

روایت کردہ کہ امام حسین علیہ السلام
 اور ان کے پاس تھی اور ان کے پاس
 اور ان کے پاس تھی اور ان کے پاس
 اور ان کے پاس تھی اور ان کے پاس
 اور ان کے پاس تھی اور ان کے پاس
 اور ان کے پاس تھی اور ان کے پاس

اور ان کے پاس تھی اور ان کے پاس
 اور ان کے پاس تھی اور ان کے پاس
 اور ان کے پاس تھی اور ان کے پاس
 اور ان کے پاس تھی اور ان کے پاس
 اور ان کے پاس تھی اور ان کے پاس
 اور ان کے پاس تھی اور ان کے پاس

من بعد الصبا به من الظلم علی این بیت من الظهور بحیث الاحقاد ومن الشناعة
 بحیث الاشیاء علی الاراذل ویکادیشهدیه الحما والجمها ویکبکی له الارض و السماء میندیمه کمال
 وشیق الصخور وحقیقی مودع علی کراشور و مراله مور فلقته اشعلی من باشر و یسعی
 ولعذاب الاخرة اشد و العنی و فی تاریخ السیوطی و شاع عن احمد فی الهدی و ما یزید
 و بنو الحکم فتم طعنون علی لسان النبی صلی الله علیه و آله و سلم ولذا قال احمد بن حنبل رحمه الله
 علیه صین سئل عن یزید قال کیف لایعلن من لعنه الله فی کتابه فقال قد قرأت کتابه
 فلم اذ فیة لکن یزید فقال ان الله یقول فعل مستقیم ان توستتم ان نقسه وانی الارض
 و تقطعوا احکام اولئک لنعنم الله فاصمم و عمی ابصارهم و اسی فساد و قطعه اشع ما فعله
 یزید و هو امته نعم عمر بن عبد العزیز من الائمة الراشدین و محمد الهیبت یجب استثناءه
 کما استثناءه النبی صلی الله علیه و آله و سلم و قال الاصل الحون و هم قلیل اهم بخلاف بقیته بنی امیه و قد تفسیر
 و اجملنا الترویای التي انما کافقت الناس الشجره الملعونه فی القرآن مینا و ی و غیره
 آورده که هر گاه رسول خدا صلی الله علیه و آله بنی امیه را دید که مانند نوزینه با برهنه
 می چندین آینه نازل گشت و روایت است از نوفل بن ابی العزات که گفت بودم نزد
 عمر ابن عبد العزیز که مردی ذکر یزید پدید کرد و نامش خفیف بود و عمر بن عبد العزیز
 کرد که او را بست تا زیاده زد و کچین و جوه و اله برحمت الهیبت از بنی امیه استثنی
 شده و ابو هریره همیشه متعاذه از ازارت شست سال مینود و دعا میکرد اللهم فی
 اعوذ بک من اس السنین المارة الصبیان و ان امارت یزید برحمت بود که رسول خدا

من بعد الصبا به من الظلم علی این بیت من الظهور بحیث الاحقاد ومن الشناعة
 بحیث الاشیاء علی الاراذل ویکادیشهدیه الحما والجمها ویکبکی له الارض و السماء میندیمه کمال
 وشیق الصخور وحقیقی مودع علی کراشور و مراله مور فلقته اشعلی من باشر و یسعی
 ولعذاب الاخرة اشد و العنی و فی تاریخ السیوطی و شاع عن احمد فی الهدی و ما یزید
 و بنو الحکم فتم طعنون علی لسان النبی صلی الله علیه و آله و سلم ولذا قال احمد بن حنبل رحمه الله
 علیه صین سئل عن یزید قال کیف لایعلن من لعنه الله فی کتابه فقال قد قرأت کتابه
 فلم اذ فیة لکن یزید فقال ان الله یقول فعل مستقیم ان توستتم ان نقسه وانی الارض
 و تقطعوا احکام اولئک لنعنم الله فاصمم و عمی ابصارهم و اسی فساد و قطعه اشع ما فعله
 یزید و هو امته نعم عمر بن عبد العزیز من الائمة الراشدین و محمد الهیبت یجب استثناءه
 کما استثناءه النبی صلی الله علیه و آله و سلم و قال الاصل الحون و هم قلیل اهم بخلاف بقیته بنی امیه و قد تفسیر
 و اجملنا الترویای التي انما کافقت الناس الشجره الملعونه فی القرآن مینا و ی و غیره
 آورده که هر گاه رسول خدا صلی الله علیه و آله بنی امیه را دید که مانند نوزینه با برهنه
 می چندین آینه نازل گشت و روایت است از نوفل بن ابی العزات که گفت بودم نزد
 عمر ابن عبد العزیز که مردی ذکر یزید پدید کرد و نامش خفیف بود و عمر بن عبد العزیز
 کرد که او را بست تا زیاده زد و کچین و جوه و اله برحمت الهیبت از بنی امیه استثنی
 شده و ابو هریره همیشه متعاذه از ازارت شست سال مینود و دعا میکرد اللهم فی
 اعوذ بک من اس السنین المارة الصبیان و ان امارت یزید برحمت بود که رسول خدا

او را عالم بلایان حضرت امام علی علیه السلام استثناء کرده است
 از لعن بنی امیه و در کتب معتبره از حضرت امام علی علیه السلام
 در بیان احوال بنی امیه آمده که در کتب معتبره از حضرت امام علی علیه السلام
 در بیان احوال بنی امیه آمده که در کتب معتبره از حضرت امام علی علیه السلام
 در بیان احوال بنی امیه آمده که در کتب معتبره از حضرت امام علی علیه السلام

او را یک روز در وقت نماز از پیشانی او نعلین بر انداختند و او را در میان دو کوه پاره کردند و او را در میان دو کوه پاره کردند و او را در میان دو کوه پاره کردند
 او را یک روز در وقت نماز از پیشانی او نعلین بر انداختند و او را در میان دو کوه پاره کردند و او را در میان دو کوه پاره کردند و او را در میان دو کوه پاره کردند
 او را یک روز در وقت نماز از پیشانی او نعلین بر انداختند و او را در میان دو کوه پاره کردند و او را در میان دو کوه پاره کردند و او را در میان دو کوه پاره کردند

صلی الله علیه و آله فساد و فتنه با ابی هریره بیان فرمود و از نام آن بد بخت هم
 به ابی هریره خبر داده بود و ابو هریره میگفت که اگر بخوابم نام او بر زبان بیارم
 لیکن من از نه بخوابم که از آن است و اخرج البخاری من حدیث ابی هریره که بلکه امتی
 علی بن ابی سلمه من قریش فقال من وان لعنة الله عليهم علمه قال ابو هریره تو شئت عن
 اقول فلان بن فلان اخرج الحاکم ان ابی ذر سمع ابی هریره یقول ان الله یقول ذابعت
 بنو امیه اربعین اخذوا عباد الله فجعلوا عبید او اذ قال الله یخاد کتاب الله و علفا و
 اخرج البیهقی عن ابی السید ثمال رای بنو امیه علی مبره فساءه ذکات لم یرضوا حکا فادعوا
 انما یرینا اعطوا با فقرت عینة و فی روایة فذرت انا اعطینا الک کوشرو انا انزلناه
 فی لیلة القدر ذانی ازاله الخفاء و فی ما ثبت بالنسبة عن ابی عبیده قال رسول الله لا یر
 امر استی قائما بالسطحی کیون اول من یتلمع رجل من بنی امیه یقال له یزید و اخرج الحاکم
 فی مسنده عن ابی هریره سمعت رسول الله یقول اول من یتلمع رجل من بنی امیه
 يقال له یزید هذانی الصواعق تمر حمیم رسول خدا صلوات الله علیه و آله و سلم فرمود
 که امر امت من قائم خواهد ماند بعد از من و انصاف و اول که یزید در دین رخنه خواهد کرد
 و سنت و طریق را مبدل خواهد ساخت تا ماش یزید خواهد بود چنانچه یزید پلید بد بخت
 ستون دین و بنیاد خانه حضرت سید المرسلین را بر انداخت و امارت ایمان و قصر
 امن و امان را مندم ساخت بزرگی نوشته که کار یزید کرد کسی که فر فرنگ بهم کرد و
 و بعد شهادت آنحضرت خانه کعبه را نیز خراب کرد و در آنجا بر عتقا پید آرد و در مدینه

او را یک روز در وقت نماز از پیشانی او نعلین بر انداختند و او را در میان دو کوه پاره کردند و او را در میان دو کوه پاره کردند و او را در میان دو کوه پاره کردند
 او را یک روز در وقت نماز از پیشانی او نعلین بر انداختند و او را در میان دو کوه پاره کردند و او را در میان دو کوه پاره کردند و او را در میان دو کوه پاره کردند
 او را یک روز در وقت نماز از پیشانی او نعلین بر انداختند و او را در میان دو کوه پاره کردند و او را در میان دو کوه پاره کردند و او را در میان دو کوه پاره کردند

او را یک روز در وقت نماز از پیشانی او نعلین بر انداختند و او را در میان دو کوه پاره کردند و او را در میان دو کوه پاره کردند و او را در میان دو کوه پاره کردند
 او را یک روز در وقت نماز از پیشانی او نعلین بر انداختند و او را در میان دو کوه پاره کردند و او را در میان دو کوه پاره کردند و او را در میان دو کوه پاره کردند
 او را یک روز در وقت نماز از پیشانی او نعلین بر انداختند و او را در میان دو کوه پاره کردند و او را در میان دو کوه پاره کردند و او را در میان دو کوه پاره کردند

ابن زینیا و محمد مقدمه و معاویة من الناس الى ان اجمع عنه عمر بن سعد اثنا عشر و
 القامین فارس و راصل فنزلوا الباطل الفرات و قالوا بین الماء و بین الحسین و اصحابه
 و قال اکثر الخاریجین لعقاله و یلکم ما تنظرون بالرجل و قد انخست الهراج فتوات علیه
 علیه السلام و الراح فسقط علی الارض فوقت علیه عمر بن سعد و قال لاصحابه انزلوا
 او خیر و اراسه فنزل لیه نصر بن حشبه البصابی ثم جعل نصر بیض فیرجع الخسین
 عمرون سعد و قال رجل عن یمنیه و ینک نزل الی الحسین صلوات الله علی نبینا و علی
 فارجه فنزل لیه خولی بن یزید الاصمعی فاحتر راسه ثم سلبه و دخلوا علی حرمه فمسه
 اثنا عشر غلاما منی بنی هاشم و اهل الحسین و نباته و من کان من النساء معه و امر عمر بن
 و الشمر و ذی الجوشن نفرأ فکیوا خیلهم و اوطأ الحسین علیه السلام ثم ارسل عمر بن سعد
 بالراس المکرم الی عبید الله بن زیاد سقیه برین مالک او خولی بن یزید فوضع الراس
 بین یدیه بن زیاد و انصرفه اطرافی فضته و فیه ما به فقتلت مالک المحبت ابه
 و من لصلی القلیتین فی الصیاب یه خیرکم او تذکره و النسابه فقتلت خیر الناس با و اما
 فصعب بن زیاد من قوله ثم قال له اذ علمت انه كذلك فقم قلته و الله لا تخی خیر
 و لا حقیقک به ثم قدمه فصب عنقه و جعلت فمین ابشر قبل الحسین فضیل شمر بن ذی الجوشن
 السکوئی و قیل لسان بن انس النخعی قیل خولی بن یزید بصریح و قیل ان شمر ضرب علی وجه
 فادرکه سنان قطعته فالقاه عن فرسه و نزل خولی بن یزید ففخر الله و فعد الی اخیه
 خولی و انشد مع الحسین کبر بالاسن اهل مبعده العباس و عثمان و محمد و عبدا الله و جعفر بن علی

... عمنه عمر بن سعد ...
 ... الفرات و قالوا ...
 ... الخاریجین ...
 ... علیه السلام ...
 ... انزلوا ...
 ... الخسین ...
 ... نبینا و علی ...
 ... حرمه فمسه ...
 ... الحسین ...
 ... الراس ...
 ... بن زیاد ...
 ... النسابه ...
 ... الخسین ...
 ... النخعی ...
 ... النخعی ...
 ... النخعی ...

٢٩٨

... النخعی ...
 ... النخعی ...
 ... النخعی ...

و حضرت زین العابدین علیه السلام را در کربلا کشته شد و او را در کربلا دفن کردند
 و حضرت زین العابدین علیه السلام را در کربلا کشته شد و او را در کربلا دفن کردند
 و حضرت زین العابدین علیه السلام را در کربلا کشته شد و او را در کربلا دفن کردند

حیرت جابه ولا حتی نزل به ذره ولا بیات مشهوره و زاد بریدر منما بتین شختلبتین علی
 صریح الکفر ثم وجه ذریه الحسین و راسه مع علی بن الحسین الی الدنیه قال بن الجوزی لیس
 اعجب من قتال بن زیاد الحسین و انما العجب عندنا ان یزید و صخریه بالقتضیا یا الحسین
 و جملة الرسول صلی الله علیه و آله سبایا علی اتقات الجمال موقعتین فی الجمال و النساء
 مکشفات الوجوه و الرؤس و ذکر اشیا من تیحج ما شرعته و رد الراس الی الدنیه قد
 تعقیق قال و ما کان مقصوده الا الافضیحة فنجوز ان فعلی هذا بالخارج الیس بالاجماع المسلمین
 و مثل ذنابی الصواعق و فی شرح العقائد النسفیة و الحق ان رضا یزید تقبل الحسین
 و استبشاره بذلك و انما نهیته صلی الله علیه و آله ما تو اتر معناه و انما کان
 لغاصیلها احد افمن لا یتوقف فی شأنه بل فی ایمانته لعتما الله علیه و علی اعوانه انصاره
 و کان شهادة الحسین یوم عاشوراً سنة احدى و ستین من الهجرة و له یوم من سنة و خمسون
 سنة فخمسة شهر و خمسة ايام علی الاربع قبل اکثر من ذلك و قیل قل و دفن علیه السلام
 کربلا و هو موضع من مضافات الکوفة و عبرت بالطفح ایضا و مشتهر معروف بزار
 و یصان من الاثات و قال الشنودی فی خلاصته الوفا جسد الحسین مدفون کربلا و در آس
 مدفون بالمدینة فی البقیع فی جنب اخیه الحسن علیه السلام و انما علم انتی کلاما امیسه و
 آورده اند که توجیه فرمود امام حسین علیه السلام بسوی عراق در سوم شعبان سال ششم
 از هجرت و مکه مظهر یا بنور قدوم خود منور گردانید و بقید آن ماه و ماه رمضان
 و شوال و ذیقعد دران بلده محترم بعبادت حقتا لقیام نمود و دران مدت

و در آن روز که از ائمه اهل بیت علیهم السلام جدا شد و در آن روز که از ائمه اهل بیت علیهم السلام جدا شد
 و در آن روز که از ائمه اهل بیت علیهم السلام جدا شد و در آن روز که از ائمه اهل بیت علیهم السلام جدا شد
 و در آن روز که از ائمه اهل بیت علیهم السلام جدا شد و در آن روز که از ائمه اهل بیت علیهم السلام جدا شد
 و در آن روز که از ائمه اهل بیت علیهم السلام جدا شد و در آن روز که از ائمه اهل بیت علیهم السلام جدا شد

بیر

و در آن روز که از ائمه اهل بیت علیهم السلام جدا شد و در آن روز که از ائمه اهل بیت علیهم السلام جدا شد
 و در آن روز که از ائمه اهل بیت علیهم السلام جدا شد و در آن روز که از ائمه اهل بیت علیهم السلام جدا شد
 و در آن روز که از ائمه اهل بیت علیهم السلام جدا شد و در آن روز که از ائمه اهل بیت علیهم السلام جدا شد
 و در آن روز که از ائمه اهل بیت علیهم السلام جدا شد و در آن روز که از ائمه اهل بیت علیهم السلام جدا شد

و در آن روز که از ائمه اهل بیت علیهم السلام جدا شد و در آن روز که از ائمه اهل بیت علیهم السلام جدا شد
 و در آن روز که از ائمه اهل بیت علیهم السلام جدا شد و در آن روز که از ائمه اهل بیت علیهم السلام جدا شد
 و در آن روز که از ائمه اهل بیت علیهم السلام جدا شد و در آن روز که از ائمه اهل بیت علیهم السلام جدا شد
 و در آن روز که از ائمه اهل بیت علیهم السلام جدا شد و در آن روز که از ائمه اهل بیت علیهم السلام جدا شد

ان وقت جب تک کہ کتب میں نہ ہو
 کہ جبکہ در وقت نماز میں کتب
 حضرت عمار بن قیس سے آیا تھا قسم کرے
 کہ جس نے اس سے کتب لیا وہ
 عمار بن قیس سے لیا گیا اور
 ان وقت جب تک کہ کتب میں نہ ہو
 کہ جبکہ در وقت نماز میں کتب
 حضرت عمار بن قیس سے آیا تھا قسم کرے
 کہ جس نے اس سے کتب لیا وہ
 عمار بن قیس سے لیا گیا اور

جمعہ از شیعان اہل جہاز و بصرہ و ساثر بلاد نزد آنحضرت حج شدند تا ماہ ذی الحجہ در آمد
 احرام حج بستند و چون نیرید پید جمعی از سرستادہ بود کہ بہ بہانہ حج آنحضرت را گرفتہ
 نزد او بنزدیا بقتل کردند حضرت احرام حج را بصرہ عدول نمود و اعمال عمرہ بعمل
 آورد و محل شد و متوجہ عراق گردید و از حضرت امام جعفر صادق صلوات اللہ
 علیہ سئیا و علیہ نقل کردہ اند کہ چون آنحضرت میدانست بخوابند تا او حج را تمام فرماید
 احرام حج بصرہ مفرد بست و عمرہ را با تمام رسانید و در روز ہفتم ماہ ذی الحجہ از مکہ
 بیرون شد و بعضی گفتند کہ در روز عرفہ بیرون رفت و از سید ابن طاووس
 روایت کردہ اند کہ در روز سوم ماہ مذکور بیرون رفت و در ہمان روز حضرت سلم
 را شہید کردہ بودند و فرود آمدن کہ بلا بقول جمعی روز چہار شنبہ یا پنج شنبہ دوم
 ماہ محرم سال شست و یکم از ہجرت بود و بقیولی روز ہشتم ماہ مذکور بود و در وقت
 شہادت عمر شریف آنحضرت بہ پنجاہ ہفت و سال رسیدہ بود ہذا ما قالوا
فصل در بیان عظم مکرم کہ بر روح عظیم رسول مکرم گذشت
 و روز واقعه کہ بلا آن رسول باصفار اہل مدینہ گریان و از درد و غم نالان در
 خواب دیدند و از آنحضرت شنیدند کہ فرمود من در قضیہ نامرضیہ کہ بلا حاضر
 بودم و خون ہاسے شہیدان نزد خدا می برمی فی المشکاۃ عن ابن عباس نہ قال
 را بہ ابنی صدی اللہ علیہ وآلہ وسلم فیامیری التامیم ذات یوم بہ نصف النہار شعب
 اغیر میدہ قارورہ فہا دم نقلت بانی انت دایم ما ہذا قال ہذا دم حسین و اصحابہ ازل نقطہ

اور اس کے بعد حضرت عمار بن قیس سے لیا گیا اور
 ان وقت جب تک کہ کتب میں نہ ہو کہ جبکہ در وقت نماز میں کتب
 حضرت عمار بن قیس سے آیا تھا قسم کرے کہ جس نے اس سے کتب لیا وہ
 عمار بن قیس سے لیا گیا اور ان وقت جب تک کہ کتب میں نہ ہو
 کہ جبکہ در وقت نماز میں کتب حضرت عمار بن قیس سے آیا تھا
 قسم کرے کہ جس نے اس سے کتب لیا وہ عمار بن قیس سے لیا گیا اور
 ان وقت جب تک کہ کتب میں نہ ہو کہ جبکہ در وقت نماز میں کتب
 حضرت عمار بن قیس سے آیا تھا قسم کرے کہ جس نے اس سے کتب لیا وہ
 عمار بن قیس سے لیا گیا اور

۲۰۱

اور اس کے بعد حضرت عمار بن قیس سے لیا گیا اور
 ان وقت جب تک کہ کتب میں نہ ہو کہ جبکہ در وقت نماز میں کتب
 حضرت عمار بن قیس سے آیا تھا قسم کرے کہ جس نے اس سے کتب لیا وہ
 عمار بن قیس سے لیا گیا اور ان وقت جب تک کہ کتب میں نہ ہو
 کہ جبکہ در وقت نماز میں کتب حضرت عمار بن قیس سے آیا تھا
 قسم کرے کہ جس نے اس سے کتب لیا وہ عمار بن قیس سے لیا گیا اور
 ان وقت جب تک کہ کتب میں نہ ہو کہ جبکہ در وقت نماز میں کتب
 حضرت عمار بن قیس سے آیا تھا قسم کرے کہ جس نے اس سے کتب لیا وہ
 عمار بن قیس سے لیا گیا اور

ما رواه عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم
 من مات على غير ما مات عليه مات ميتة جاهلية
 ما رواه عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم
 من مات على غير ما مات عليه مات ميتة جاهلية
 ما رواه عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم
 من مات على غير ما مات عليه مات ميتة جاهلية

مسند اليوم فاحسب ذلك الوقت جد قتل في ذلك الوقت عن علي قال قلت لعلي عليه السلام
 وحي لي نقات ما ليك قالت رايت النبي صلى الله عليه وآله وسلم يعني في المنام و علي
 راسه و لحية الثياب نقلت مالك يا رسول الله قال شهدت قتل الحسين الفاروا الهدي
 ثم رجعت عينا من گفت که دریم رسول خدا صلی الله علیه و آله را که در خواب نیمه در که چهره
 مبارکش گریه و غبار آلوده ماتم زده و در دست آنحضرت شیشه است پر خون عرض کردم
 که یا رسول الله ما در و پر زین فدای تو باد چه چیز است این فرمود این خون جگر گوشه
 امام حسین معلوات الله علی نبینا وعلیه ویران اوست و گفت ابن عباس من نظر میکنم
 و روزی شوم آخورد یا فتم که روزیکه این خواب دیدم همان روز شهادت امام حسین
 شده بود و در همان روز این خواب را امام سلمه زوجه حضرت دیده گریه و
 زاری نمود و اهل مریند را بران اطلاع داد و ذکر امام القاسمی فی کتاب التذکره عن
 امام احمد بن حنبل قال حدثنا عبد الرحمن بن ممدی قال حدثنا حماد بن سلمه عن عمار بن ابی
 عمار عن ابن عباس قال رايت النبي صلى الله عليه وآله لصف الثمار شعب اغبر و مقبرة
 ينمادم قال فنقلت يا رسول الله هذا قال والحسين واصحابه لم ازل تبعه منذ اليوم
 قال فحفظنا ذلك فوما جد قتل في ذلك و خاکه که حواله امام سلمه نموده بود و خبر داده بود
 مقبول که در روز شهادت امام حسین صلوات الله علی نبینا وعلیه و آله و سلمه خون خوا شد
 در غیر و زام سلمه چون از خواب بیدار شدند خاک را دید که خون شده بود
فصل در بیان کرامات که بعد از شهادت از امام همام صادر شد و لا روز

ما رواه عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم
 من مات على غير ما مات عليه مات ميتة جاهلية
 ما رواه عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم
 من مات على غير ما مات عليه مات ميتة جاهلية
 ما رواه عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم
 من مات على غير ما مات عليه مات ميتة جاهلية

ما رواه عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم
 من مات على غير ما مات عليه مات ميتة جاهلية
 ما رواه عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم
 من مات على غير ما مات عليه مات ميتة جاهلية
 ما رواه عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم
 من مات على غير ما مات عليه مات ميتة جاهلية

کلمه اولیٰ و در اندر با او باله و ابی ادر
 کلمه ثانی ام سے پیشوں میں سے
 کلمہ سوم کلمہ اولیٰ و در اندر با او باله و ابی ادر
 کلمہ چہارم کلمہ اولیٰ و در اندر با او باله و ابی ادر
 کلمہ پنجم کلمہ اولیٰ و در اندر با او باله و ابی ادر
 کلمہ ششم کلمہ اولیٰ و در اندر با او باله و ابی ادر
 کلمہ ہفتم کلمہ اولیٰ و در اندر با او باله و ابی ادر
 کلمہ ہشتم کلمہ اولیٰ و در اندر با او باله و ابی ادر
 کلمہ نہم کلمہ اولیٰ و در اندر با او باله و ابی ادر
 کلمہ دہم کلمہ اولیٰ و در اندر با او باله و ابی ادر

کافوس آیاتنا عجبا و از مہیت آن سوی براندر امر برخواست نذا کردم کہ و اندرین
 سرتست یا بن سول اللہ و ام تو عجمیت است و از آنجا آنست کہ در میدان کہ بلا نش
 مبارکش و قتادہ بود شخصی خواست کہ تکلمہ قبای شدیف را بگیرد و آنحضرت طلبا پنچہ زد
 او نا بینا شد و با سعد سعادی صحابی نیز سہر مبارک دران سفر بہ سخن در آمد و سعد
 السعدی خواست کہ سہر مبارک را از ان اشقیاء بگیرد و جد و جد بسیار نمود لکن پیش رفت
 و در بعضی منازل دیدند کہ آدم و نوح و غیرہ انبیا را اولوا العزم آمدند و سہر مبارک
 را در کنار گرفتہ نوح و زاری میکردند و چہنیں بسیاری از حالات در صواعق و غیرہ
 منقول اند و سہر و زہری در مجلس ولید بن عبد الملک بودند و ولید پرسید کہ ام
 از شما میدانید کہ در روز قتل امام حسین علیہ السلام سنگمانی بہت المقدس چہ بود
 زہری گفت چہنیں بہن رسیده است کہ پیچ سنگی را بر بنداشند مگر آنکہ در زیر آن
 خون بافتند و از دیگر می نقل کردہ اند کہ گفت چون حسین بن علی شہید شد از آسمان
 خون بارید و ہر چیز کہ از ما را بود پر خون شد و چہنہ در آسمان و چشم ما خون بستہ
 سے نمود و اخرج ابن ابی حاتم عن عبد الملک عن ابراہیم قال اکتبت السمار مندکات
 الدنیا الاعلیٰ اثین قیل بعد الملک السمار و الارض تنکی علی المؤمن قال ذلک مقامہ
 حیث بعدہ عذرا قتل و تمدی ما بکا السمار لاقال تجیر و تصیر و ردۃ کالذہان
 ان مجی بن ذکر بالما قتل احرمت السمار و قطرت دما وان حسین بن علی یوم قتل احرمت
 السمار و لما قتل حسین احرما ق السمار و اربعۃ اشہر و بکا السمار و حمرۃ اطرافنا ہذا ما فی

کلمہ اولیٰ و در اندر با او باله و ابی ادر
 کلمہ ثانی ام سے پیشوں میں سے
 کلمہ سوم کلمہ اولیٰ و در اندر با او باله و ابی ادر
 کلمہ چہارم کلمہ اولیٰ و در اندر با او باله و ابی ادر
 کلمہ پنجم کلمہ اولیٰ و در اندر با او باله و ابی ادر
 کلمہ ششم کلمہ اولیٰ و در اندر با او باله و ابی ادر
 کلمہ ہفتم کلمہ اولیٰ و در اندر با او باله و ابی ادر
 کلمہ ہشتم کلمہ اولیٰ و در اندر با او باله و ابی ادر
 کلمہ نہم کلمہ اولیٰ و در اندر با او باله و ابی ادر
 کلمہ دہم کلمہ اولیٰ و در اندر با او باله و ابی ادر

کلمہ اولیٰ و در اندر با او باله و ابی ادر
 کلمہ ثانی ام سے پیشوں میں سے
 کلمہ سوم کلمہ اولیٰ و در اندر با او باله و ابی ادر
 کلمہ چہارم کلمہ اولیٰ و در اندر با او باله و ابی ادر
 کلمہ پنجم کلمہ اولیٰ و در اندر با او باله و ابی ادر
 کلمہ ششم کلمہ اولیٰ و در اندر با او باله و ابی ادر
 کلمہ ہفتم کلمہ اولیٰ و در اندر با او باله و ابی ادر
 کلمہ ہشتم کلمہ اولیٰ و در اندر با او باله و ابی ادر
 کلمہ نہم کلمہ اولیٰ و در اندر با او باله و ابی ادر
 کلمہ دہم کلمہ اولیٰ و در اندر با او باله و ابی ادر

انصافاً علی ما جازت ما جازت بنی
 الامم علی السلام من اجازت بنی
 انصافاً علی ما جازت ما جازت بنی
 الامم علی السلام من اجازت بنی

روایت است که در روز شنبه
 در ایام سید الشهدا علیه السلام
 در روز شنبه در ایام سید الشهدا
 در روز شنبه در ایام سید الشهدا
 در روز شنبه در ایام سید الشهدا

۳۰۸

الا لعقب فی الدنيا اما بقتل او سواد الوجه او عی وزوال الملك فی مدة يسيرة ولا شك
 فی ذرفان نیزیدلم تتبع من كلاً الا قليلاً وكذا ابن زياد وعمر بن سعد والشمر بن ذي الجوشن
 وسائر الاشقياء وحمل ذلك ان نيزير مات في ربيع الاول سنة اربع وستين وعهد
 عند موته الى ابنه معاوية وكان معاوية ذرا جلاً لخاله وخاله معاوية ولد له يومئذ
 عشرون سنة سعد المبرقع شهد واثني عليه وصلى على رسول الله ثم قال ان هذه الخلة
 حملت انشد وان جدي معاوية تابع الامر له ومن هو احق منه علي بن ابي طالب ركب
 بكرم القتلون حتى اتمته نيتهم فصار في قبره ربهنا يزوبه ثم قلنا في الامر وكان غير بله ونافع
 بن بنت رسول الله فقصت عمره ودا بر عقبه وصار في قبره ربهنا يزوبه ثم قلنا في الامر
 ان من اعظم الامور علينا علنا بسوء مصرعه ونس متقلية فقل عتره رسول الله والمخ الغمر
 وخرب الكعبنة واني لم ذوق حلاوة الخلة فلهذا تجرع مراراً فاشتمكم امركم وامتلين
 كانت الدنيا خيراً فقد ملنا منها خطاً ولين كانت الدنيا شرراً فكفى ذرئتها ابني سفيان
 ما اصابوا منها وفي رواية قال في آخره فاشتمكم امركم فذوه ومن رضيتهم فذوه فقد طلعت
 بعيتي من اعناقكم والسلام ثم نزل الغيب في بيته وما خرج منها حتى مات ولم يك
 بعد ذلك في قطر من قطار العالم احد من آل بي سفيان يومئذ استولى بعد معاوية
 بن يزيد مروان بن الحكم على الشام ومصر وابن الزبير على الحجاز والعراق وهريرة بن عبد الله
 بن زياد من الكوفة الى الشام ولحق مروان وخالها الضحاك بن القيس القرظي وخالها
 الى بيته بن زبير فمرت بينا مقامه عظيمه موضع مرج فوطر طخت تعرفت من قتال الضحاك ثم

روایت است که در روز شنبه
 در ایام سید الشهدا علیه السلام
 در روز شنبه در ایام سید الشهدا
 در روز شنبه در ایام سید الشهدا

انصافاً علی ما جازت ما جازت بنی
 الامم علی السلام من اجازت بنی
 انصافاً علی ما جازت ما جازت بنی
 الامم علی السلام من اجازت بنی

روایت است که در روز شنبه
 در ایام سید الشهدا علیه السلام
 در روز شنبه در ایام سید الشهدا
 در روز شنبه در ایام سید الشهدا

محمد بن مسلم بن سنان بن حریز بن سلیمان بن یزید الخزیمی و المسیت بن یحییٰ الفراری بالکوفه یطلبان
 آثار الحسین و معهما ائمة العنبر و رجل و لسا را من الكوفة فخرجوا الشام لم يخرج معهما الا عشرة الاف
 فارس و تغاهد سائرهم فوجه مروان الیهما عبید اللہ بن زیاد فی ثلثین الف رجل و جهرت
 القتال بین اهل العراق و اهل الشام فوضع عین الوردۃ من بلاد الحجزۃ فغلب عسکر الشام
 و قتل سلیمان و لمسیت مع کثیر من عیش العراق و مات مروان فی تلك الايام و هتوی لانه
 عبید الملک علی الشام و لما بلغ یعنی سلیمان بن مرد و لمسیت بن یحییٰ الی الکوفه فخرج الخزیم
 بن عبید اللہ الثقفی یطلب الحسین فی سنه ست و ستین و تبعه جم غفیر من اهل الکوفه
 الا انهم ندموا علی قتله لانهم الحسین و اراد غسل العار عن انفسهم فغلب الخزیم علی الکوفه و خرج
 عبید اللہ بن مطیع العدموی الذی کان و اسلم الکوفه من قبل ابن الزبیر بنا و سار
 عبید اللہ بن زیاد من الشام فی ثمانین الف رجل و قیل اربعین الف و قیل ثلثین الف
 فوجه لقتل ابراهیم بن مالک الا شتر فی اثنا عشر الف رجل و قیل ثمان الف رجل
 فالتقی الفرغان فی نواحي الموصل و حرمی منیها قتال شدید قتل فید بن زیاد و الحسین
 بن نیر و شریل بن ذی کلان مع کثیر من رساء الشام و تفرق فی ملک الواقعة کشفه
 عسکری الشام حتی قتل منهم سبعون الف و کان ذلک یوم عاشور سنه سبع و ستین
 ثم ارسل ابراهیم بن مروان بن زیاد و حنین بن نیر و سائر امراء الشام الی الخزیم و اسلما
 الخزیم را لی محمد بن یحییٰ بن عقیق و لما فرغ الخزیم من قتله و اقبل کل من کان خضرا کربلا مع عمر
 بن سعد و کان من امویان بن زیاد و یزید فقتل عمر بن سعد بن خص و الشمر بن ذی الحسین

از کوفه کشته شد و در سوادیه را کوفه
 از کوفه کشته شد و در سوادیه را کوفه
 از کوفه کشته شد و در سوادیه را کوفه
 از کوفه کشته شد و در سوادیه را کوفه

و منبتہ سے فریاد و کوفہ اس
 و منبتہ سے فریاد و کوفہ اس
 و منبتہ سے فریاد و کوفہ اس
 و منبتہ سے فریاد و کوفہ اس

۳۰۹

اور سنہ ۳۰۹ء میں
 اور سنہ ۳۰۹ء میں
 اور سنہ ۳۰۹ء میں
 اور سنہ ۳۰۹ء میں

قتل ان کی عورتوں کو
 قتل ان کی عورتوں کو
 قتل ان کی عورتوں کو
 قتل ان کی عورتوں کو

علی بن ابی طالب
 محمد بن عبد الوہاب
 احمد بن محمد
 ابو جعفر محمد باقر
 ابو جعفر محمد تقی
 ابو الحسن علی باقر
 ابو محمد حسن
 ابو محمد حسین
 ابو جعفر محمد باقر
 ابو جعفر محمد تقی
 ابو الحسن علی باقر
 ابو محمد حسن
 ابو محمد حسین

شرقاً وغرباً حتی لیس یخلو بلد ولا قطر من انظار الافاق منهم ولم یبع من یزید واولاده
 ساکن اربل ناخج انا صح انہ لم یبق من الحسین صلوة اللہ علیہ وعلیہ السلام احد
 وهو علی بن الحسین وترک یزیدتتہ وعشرتہ بنین وانشد تعالیٰ اصدق القائلین حیث
 یقولنا عظیمناک الکوثر وقال غیر من قائل ان شاکنک ہوا تبرہ زانی منقلح النجا
 وازاولا وحضرت امام ابی عبد اللہ الحسین علیہ السلام سید الساجدین علی بن الحسین
 امام زین العابدین علیہ السلام و امام ابو جعفر محمد باقر و امام ابی عبد اللہ جعفر صادق
 و ابو ابراہیم و امام موسیٰ کاظم و امام ابی الحسن علی الرضا و امام ابو جعفر محمد تقی و امام
 ابو الحسن علی باقر و امام ابو محمد حسن بن علی عسکری و امام منتظر ابو القاسم محمد صدیقی
 و ہوں ولد فاطمہ صلوات اللہ علیہا وعلیہم السلام انہ تمام عالم از مشرق تا مغرب
 از فیوضات و برکات آن معاون کرات مخلوق و مخلوق است

باب چہارم در بیان احوال جلیتہ التابعین و امام العالمین
وارث علم نبوت معدن فضل و لایت چراغ امت اکبر
سادات طہارت سالت سید الساجدین حضرت امام
زین العابدین علی بن ابی طالب و علیہ الصلوٰۃ و السلام و وکے
امام چہارم است از ائمہ اثنا عشر علیہم السلام
فصل در بیان ولادت موفور السعادت و رسم و لقب و کنیت
آنحضرت علیہ السلام و ولادت شریف در مدینہ منورہ سنہ ہجری ۱۰ و نزد بعضے

علی بن ابی طالب
 محمد بن عبد الوہاب
 احمد بن محمد
 ابو جعفر محمد باقر
 ابو جعفر محمد تقی
 ابو الحسن علی باقر
 ابو محمد حسن
 ابو محمد حسین
 ابو جعفر محمد باقر
 ابو جعفر محمد تقی
 ابو الحسن علی باقر
 ابو محمد حسن
 ابو محمد حسین

اور در وقت ولادت آنحضرت
 در مدینہ منورہ سنہ ہجری ۱۰
 در روز پنجشنبہ اول ربیع الثانی
 در وقت طلوع آفتاب
 در مکانی کہ در آن وقت
 در آنجا کہ در آن وقت
 در آنجا کہ در آن وقت

اور در وقت ولادت آنحضرت
 در مدینہ منورہ سنہ ہجری ۱۰
 در روز پنجشنبہ اول ربیع الثانی
 در وقت طلوع آفتاب
 در مکانی کہ در آن وقت
 در آنجا کہ در آن وقت
 در آنجا کہ در آن وقت

بدست است که اول جملہ عربیوں کی طرف سے
 قبائل کے قبائل میں سے تھے اور
 زبان میں پختون اور بعضی قبیلوں میں
 پنجاب اور پنجاب کے باشندے ہیں
 قبائل کے قبائل میں سے تھے اور
 زبان میں پختون اور بعضی قبیلوں میں
 پنجاب اور پنجاب کے باشندے ہیں

سندھی دہشت مجری بعضی ہی و شش ہم گفتہ پانزدہم جمادی اولیٰ است و نزل
 امامیہ شاعرہ یہ اختلاف بسیار است باتفاق کافی و تندیب سندھی دہشت
 و صاحب کشف الغمہ گفتہ کہ ولادت آنحضرت پختیشہ پنجم شعبان بود و شیخ مفید طوسی
 و سید ابی بلدین و پانزدہم جمادی اول سال ہی و شش مجری ذکر کردہ و کلینی ہی دہشت
 گفتہ و صاحب جملہ العیون از شیخ طبرسی نقل کردہ کہ ولادت آنحضرت روز جمعہ
 یا پنجشنبہ پانزدہم جمادی الاخرہ واقع شدہ و شیخ شہید گفتہ کہ روز شنبہ پنجم شعبان
 متولد شدہ و در کتاب بیع البرابر ابو القاسم مختصری آورده ہر گاہ صحابہ پایا
 فارس در خلافت خلیفہ ثانی بیدینہ آمدند در آن سیما یا سدہ دختر بادشاہ یزدجرد بود
 پس خلیفہ ثانی امر کرد کہ اینا را بفر و شد علی مرتضیٰ فرمود کہ با دختران بادشاہان پختون
 معاملہ بنا پر ستمیت کرد و گرفت آنرا علی مرتضیٰ پس کی ازان بہ عبد اللہ بن عمر
 داد و دیگرے حضرت امام حسین کی بہ محمد بن ابی بکر پس مختصری کہ حوالہ نام حسین
 نمود شہر بانو نام دہشت و دختر یزدجرد بن شہر یار بادشاہ مجھ از اولاد نوشیروان
 عادل است و ازان حضرت امام زین العابدین متولد شد و فرید العصر و وحید اللہ ہر
 گردید چون عرب کمال شیا را شاہدہ کردند در گرفتن سدیہ رغبت نمودند
 و کراہتی کہ دشمنان از دل مردان محوشہ ہم شریف آنحضرت علی بن الحسن کی شہرہ
 ابو محمد و بعضی ابو الحسن گفتہ و لقب مشہور زین العابدین و سبب این لقب آن بود
 کہ شبہ در نماز تہجد مشغول بود کہ شیطان بصورت اثر دہامی تمثل شدہ آنحضرت

او بیوہ طوسی و صاحب کشف الغمہ
 و سید ابی بلدین و پانزدہم جمادی
 گفتہ و صاحب جملہ العیون از شیخ
 یا پنجشنبہ پانزدہم جمادی الاخرہ
 متولد شدہ و در کتاب بیع البرابر
 فارس در خلافت خلیفہ ثانی بیدینہ
 پس خلیفہ ثانی امر کرد کہ اینا را
 معاملہ بنا پر ستمیت کرد و گرفت
 داد و دیگرے حضرت امام حسین کی
 نمود شہر بانو نام دہشت و دختر
 عادل است و ازان حضرت امام زین
 گردید چون عرب کمال شیا را شاہدہ
 و کراہتی کہ دشمنان از دل مردان
 ابو محمد و بعضی ابو الحسن گفتہ
 کہ شبہ در نماز تہجد مشغول بود کہ
 او بیوہ طوسی و صاحب کشف الغمہ
 و سید ابی بلدین و پانزدہم جمادی
 گفتہ و صاحب جملہ العیون از شیخ
 یا پنجشنبہ پانزدہم جمادی الاخرہ
 متولد شدہ و در کتاب بیع البرابر
 فارس در خلافت خلیفہ ثانی بیدینہ
 پس خلیفہ ثانی امر کرد کہ اینا را
 معاملہ بنا پر ستمیت کرد و گرفت
 داد و دیگرے حضرت امام حسین کی
 نمود شہر بانو نام دہشت و دختر
 عادل است و ازان حضرت امام زین
 گردید چون عرب کمال شیا را شاہدہ
 و کراہتی کہ دشمنان از دل مردان
 ابو محمد و بعضی ابو الحسن گفتہ
 کہ شبہ در نماز تہجد مشغول بود کہ

سوم

این حرف معاویہ کی نظر
 از اذن معاویہ کی نظر
 بلال بن رباح و عبد اللہ
 کلاول و عدنان بن زینب
 بیعت طلب کی یعنی بیعت
 دشمنی سے اور دینہ بنت
 بھلا اللہ

در حدیثی که در حدیث نبوی است که هر که در شب صد مرتبه سبحان الله و الحمد لله و بسم الله الرحمن الرحیم بخواند در آن شب از آتش دوزخ دور است و در آن شب از آتش دوزخ دور است و در آن شب از آتش دوزخ دور است

مانند سجد چون فرستاد طبق و الاغناوه است بل غافان بهمت و رخوار بر برای آن
 و سیدی ساخته بود که در آن عبادت می فرمود و هر گاه نصف شب ثالث شب گذشت
 و بهمه در آن در خواب میرفتند یا علی صوت دعا و مناجات می فرمود و میگفتند خدا
 هول قیامت و ترس ایشان حضور تور و زرشور باز داشت مر از بکیت زدن و
 منع کرد مر از خواب کردن بعد از آن رخساره مبارک می نهاد و میگفت
 و اهل و عیال گرد آن حضرت جمع میشدند و بر احوال آنحضرت گریه و زاری می نمود
 اصلا التفات باینها نمی فرمود و می گفت آئی سوالی کنم و بی طلبم از تو روح و
 راحت هر گاه ملاقات بکنم ترا تو از من را رضی باشی **رباعی**

عاشقان جنت برای دست میدارند و دست	در غم و راحت رضا دوست میدارند و دست
و غده دیدار چون در جنت آمد لاجرم	عاشقان جنت بر او دست میدارند و دست

طاولی گوید که شبی از شبان نزد حمزه بودم که علی بن حسین شریفی آمد و در دور
 اول خود گفت که این مرد صالح از خاندان خیر معدن رسالت است دعای او را
 غنیمت می شمارم پس ششم در پیش نشست او آنحضرت نماز کرد و سجده رفت بعد از آن
 هر دو رخساره خود بر خاک مالیده و هر دو دست بسوی آسمان برداشت میگفت
 عبیدک بغناک مسکینک بغناک سالکک بغناک طاولس گفت این دعا را بگویم
 در هر غمی و در غمی که باین الفاظ دعا کردم آن پنج راحت مبدل شد و اکثر منیر بود
 آنحضرت قوی که عبادت کردند خدا را از ترس و خوف و پس این عبادت بندگان

اولی ملاقات کا در آن شب
 پس در ملاقات کا در آن شب
 که در عبادت کا در آن شب
 که در عبادت کا در آن شب
 که در عبادت کا در آن شب

۲۱۵
 این حدیثی است که در حدیث نبوی است که هر که در شب صد مرتبه سبحان الله و الحمد لله و بسم الله الرحمن الرحیم بخواند در آن شب از آتش دوزخ دور است و در آن شب از آتش دوزخ دور است و در آن شب از آتش دوزخ دور است

در این حدیثی که در حدیث نبوی است که هر که در شب صد مرتبه سبحان الله و الحمد لله و بسم الله الرحمن الرحیم بخواند در آن شب از آتش دوزخ دور است و در آن شب از آتش دوزخ دور است و در آن شب از آتش دوزخ دور است

مسلمانوں سے جو بیعت ہوئی ہے وہ سب صحیح ہے اور اگر کسی نے اس سے پہلے بیعت کی ہے تو وہ بھی صحیح ہے۔
 مسلمانوں سے جو بیعت ہوئی ہے وہ سب صحیح ہے اور اگر کسی نے اس سے پہلے بیعت کی ہے تو وہ بھی صحیح ہے۔
 مسلمانوں سے جو بیعت ہوئی ہے وہ سب صحیح ہے اور اگر کسی نے اس سے پہلے بیعت کی ہے تو وہ بھی صحیح ہے۔

وعلما ان است که از خود مولای خود طاعت و بندگی بجای آرند و قومی عبادت
 کردند خدا را برای غیبت جنت و نعيم پس این عبادت تجار و بازرگان است و دیگران
 عبادت کردند خدا را برای ادای سلف که گرفتند و که لا تقعد ولا تمحلی است پس این
 عبادت اصرار و آزادگان است **کما قال الله تعالى** قلین من عبادی الذکوة
 و در کار خدا استعانت از کسی نمی جست و خود برای وضو از چاه می کشید و بر سر
 پشت بر می خاست اول مسواک می فرمود و وضو ساختن شروع بر نماز میکرد و آنچه
 در روز و روزه و نیت میداد ترا در شب تقصامی فرمود و میگفت بیست و دو دست
 دارد و مرا بدوستی سلام و افراط حب شما بر من عار است و امر کرد در وزن
 بگردی که گوی از شیعیان که شمار از عذاب خدا یا از نخواستند داشتند آنکه شما اعمال
 صالح خود را از من بخواهید ساخت و بولایت ما نخواهید رسید مگر بوسیله تقوی
 و اطاعت خدای جل و علا و وصیت می کنم شمارا بر عقبتان به دنیا را با عجبی

نعم دین نور که نعم ختم دین است	چه نعمها نسر و ترا ز این است
نعم دین است خورشید که بهیو دو است	چگونه در جهان پنا سو دست

**فصل در بیان شدت بکاء آنحضرت صلوات الله
 علی نبینا وعلیه از خوف و خشیت رب العزة و
 و مناجات آنمعدن رسالت**

ابو سعید صحیحی که از عدول قدگان است روایت میکند که شبی از شبها طواف میکردم

مسلمانوں سے جو بیعت ہوئی ہے وہ سب صحیح ہے اور اگر کسی نے اس سے پہلے بیعت کی ہے تو وہ بھی صحیح ہے۔
 مسلمانوں سے جو بیعت ہوئی ہے وہ سب صحیح ہے اور اگر کسی نے اس سے پہلے بیعت کی ہے تو وہ بھی صحیح ہے۔
 مسلمانوں سے جو بیعت ہوئی ہے وہ سب صحیح ہے اور اگر کسی نے اس سے پہلے بیعت کی ہے تو وہ بھی صحیح ہے۔
 مسلمانوں سے جو بیعت ہوئی ہے وہ سب صحیح ہے اور اگر کسی نے اس سے پہلے بیعت کی ہے تو وہ بھی صحیح ہے۔
 مسلمانوں سے جو بیعت ہوئی ہے وہ سب صحیح ہے اور اگر کسی نے اس سے پہلے بیعت کی ہے تو وہ بھی صحیح ہے۔

مسلمانوں سے جو بیعت ہوئی ہے وہ سب صحیح ہے اور اگر کسی نے اس سے پہلے بیعت کی ہے تو وہ بھی صحیح ہے۔
 مسلمانوں سے جو بیعت ہوئی ہے وہ سب صحیح ہے اور اگر کسی نے اس سے پہلے بیعت کی ہے تو وہ بھی صحیح ہے۔
 مسلمانوں سے جو بیعت ہوئی ہے وہ سب صحیح ہے اور اگر کسی نے اس سے پہلے بیعت کی ہے تو وہ بھی صحیح ہے۔

Handwritten marginal notes at the top of the page, including phrases like "بسم الله الرحمن الرحيم", "الحمد لله رب العالمين", and "والصلاة والسلام على سيدنا محمد وآله الطيبين الطاهرين".

حجت و ثابت است توبر من محم و جنبش بر حال ما و در گذر از گناهان ما و محروم
دارم از دیدن جده خود که برگزیده و مسبب تست محمد مصطفی و در نسبت بعد از ان
چند شعر دیگر بزبان آورد و فرمود ای خدا از دنیا خوش نیست مگر بذر که تو و عقبه
خوش نیست مگر یعقوب تو و روزها خوش نیست مگر بیاد تو و تو شبها خوش نیست
مگر بنیامات تو و مردمان خوش نیستند مگر بخت تو و جنّت خوش نیست مگر بقو تو
و دنیا و عقبی برای تست و سنات و اعمال صالحه بندگان نفع نمیکند ترا و سیات
و عصیان ایشان ضرر نمیکند ترا پس بده مرا آنچه نفع نمی کند ترا و ان حسنات اعمال
صالحه است و در گذر از من و مواخذه کن از چیزیکه ضرر نمیکند ترا و ان سیات
و اعمال تبعیه است بعد از ان چند شعر دیگر خواند این مضمون ای بار خدا توشه براه
اندک است و باین اندک توشه مسافت بعید و راه دراز را چگونه طی خواهم کرد
پس برای کی توشه بگیریم با برائی درازی راه گریه کنم سخت حیران و عاجز ام
و گمشمار و اعمال قبیله دارم و نیست در خلق احدی که گناه کرده باشد مانند من اگر
بسوزی مرا به آتش پس کجا است امید رحمت از تو غریب عاجز م ستم ستم
بگناهان خود و شکایت از خود بکنم تو پس زود راحت بمن سان بپوش
سناجات میکرد تا بیوشی بر آن حضرت غالب شد و بر روی قنادر پس نزدیک
وئی مدام دیدم که حضرت زین العابدین است سر مبارکش در کنار گرفتیم و بر
احوال وی بسیار گریه آمد و نظره از اشک من بر روی مبارکش افتاد پس چنین فرمود

Handwritten marginal notes on the right side of the page, including phrases like "بسم الله الرحمن الرحيم", "الحمد لله رب العالمين", and "والصلاة والسلام على سيدنا محمد وآله الطيبين الطاهرين".

Handwritten marginal notes at the bottom of the page, including phrases like "بسم الله الرحمن الرحيم", "الحمد لله رب العالمين", and "والصلاة والسلام على سيدنا محمد وآله الطيبين الطاهرين".

کدام دانستند که این چه کس است تو که امیر المؤمنین بودی ترا حجر اسود
راه ندادند و آنچه خود خبر و که آمد حجر مردم از حجر یکسو شدند هشام گفت من در
نمی شناسم از بیم آنکه بمبادا اهل شام بوی عیثت نمایند و تولی بوی کنند فرزدق
شاعر آنجا حاضر بود گفت من او را می شناسم در بدر بیابان انشاکر دین هشام
بفضیب آمد فرزدق را بزندان فرستاد و نمی فرایب اینمه حالیکه گشته صاحب طلبه است

شدند حجر اسود را خالی کرده دادند تا تقبیل حجر اسود کردی از اعیان شام که
بهمراه هشام بود پرسید که این چه کس است تو که امیر المؤمنین بودی ترا حجر اسود
راه ندادند و آنچه خود خبر و که آمد حجر مردم از حجر یکسو شدند هشام گفت من در
نمی شناسم از بیم آنکه بمبادا اهل شام بوی عیثت نمایند و تولی بوی کنند فرزدق
شاعر آنجا حاضر بود گفت من او را می شناسم در بدر بیابان انشاکر دین هشام
بفضیب آمد فرزدق را بزندان فرستاد و نمی فرایب اینمه حالیکه گشته صاحب طلبه است

بنظم آورده قصیده

پور عبد الملک بن هشام سز دند از طوان کعبه قدم استلام حجر ندادش دست تا گسان نجس نبی و ولی در کسای بهاد حمله نوز بر طاف میگذاشت بهر طوان زد قدم بجهت استلام حجر شامی کرد از هشام سوال از جهالت در وقتل کرد گفت نشناسمش ندانم کیست	در حرم نبود با ابالی شام لیک از اثر دحام اهل حرم به نظراره گوشه به نشست زین عبت و بن حسین علی بر حریم حرم فکند عبور در صفت خلق میفکند شگاف گشت خالی ز خلق راه گذر کیست با این چنین جمال و طلال در شناسایشش تجاہل کرد دنی یا ایسانی یا ملی است
--	--

والله اعلم بالصواب...
کدام دانستند که این چه کس است تو که امیر المؤمنین بودی ترا حجر اسود
راه ندادند و آنچه خود خبر و که آمد حجر مردم از حجر یکسو شدند هشام گفت من در
نمی شناسم از بیم آنکه بمبادا اهل شام بوی عیثت نمایند و تولی بوی کنند فرزدق
شاعر آنجا حاضر بود گفت من او را می شناسم در بدر بیابان انشاکر دین هشام
بفضیب آمد فرزدق را بزندان فرستاد و نمی فرایب اینمه حالیکه گشته صاحب طلبه است

بنیاد او در...
کدام دانستند که این چه کس است تو که امیر المؤمنین بودی ترا حجر اسود
راه ندادند و آنچه خود خبر و که آمد حجر مردم از حجر یکسو شدند هشام گفت من در
نمی شناسم از بیم آنکه بمبادا اهل شام بوی عیثت نمایند و تولی بوی کنند فرزدق
شاعر آنجا حاضر بود گفت من او را می شناسم در بدر بیابان انشاکر دین هشام
بفضیب آمد فرزدق را بزندان فرستاد و نمی فرایب اینمه حالیکه گشته صاحب طلبه است

بنده غلام ابن غلام کن سخن من به
 چه در الفتور من اورا خراج کیا
 ابوعلی اور حاکم نے بی بی علیہ و آلہ
 و سلم سے فرمایا کہ کیا میں نے خراب
 کیا ہے؟ انہوں نے کہا کہ نہیں بلکہ
 خیر ہے۔ ان کے بعد غلام نے کہا کہ
 میں نے اپنے آپ کو اس کے لئے
 قربان کر دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ
 یہ تو بہت ہی بڑا کام ہے۔ انہوں نے
 کہا کہ میں نے اس کے لئے اپنی
 جان بھی قربان کر دی ہے۔ انہوں نے
 کہا کہ یہ تو بہت ہی بڑا کام ہے۔

پو فرماش ان سخنور نادر
 گفت من می شناسمش کیو
 آنکس است این که کمره بطحا
 حرم و محل و بیت و رکن و حطیم
 مرده مسعی صفا حجر عسرات
 ہر یک آمد بقدر آن عارف
 قرۃ العین سید الشہادت
 میوہ باغ اسعد مختار
 چونکہ جاسے در میان قریش
 کہ برین سرور ستودہ شمیم
 نوردہ عزت است منزل او
 از چنین عسند دولت ظاہر
 جبر اورا بہ مند تسکین
 لایح از روی او فروغ ہر
 طالعش آفتاب روز افزون
 جبر او مصدر ہدایت خلق
 از جانا پیش پسندیدہ

بود در جمع شامیان حاضر
 زو چہ پرسی بسوسے من کن رو
 زمزم و بقیس و خیف منا
 ناودان و مقام ابراهیم
 طیبہ و کوفہ کربلا و فرات
 بر علو مقام او واقف
 زہرہ شاخ و دوحہ زہرہ است
 لائراغ جسد بر گرا
 رود از نحر بزبان قریش
 منے نہایت رسید فضل و کرم
 حامل دولت است محل او
 ہم عرب ہم عجم بود قاصد
 خاتم الانبیاست نقش نگین
 فاج از خمی او شمیم وفا
 روشنائی نغزائی ظلمت سوز
 از چنین مصدر راوشده ہشوق
 کہ کشاید بر وے کس دیدہ

باستانہ میں سے کیا
 کیا گیا اور اس کے
 لئے عوامین حاضر
 کیا گیا اور اس کے
 معنی کے لئے اس
 معاویہ اور اس کے
 مفسر کیا گیا تا جیوں کو اس
 بارہ قیامت تک اور غیر
 شعیب کے تھا وہ حال

۳۲۱
 لکھا اور یہاں تک
 پہنچا کہ معاویہ نے
 معزول کیا اور اس
 معاویہ نے اس کو
 کے پاس سے ہم
 کہیں اس میں
 دل میں سوچتا تھا
 وہ کیا اور اس کے
 بعد اس نے کہا
 کہ میں نے اس کے
 لئے اپنی جان
 قربان کر دی ہے

بارون کے لئے
 لکھا اور اس کے
 غزور اور اس کے
 ازین قیامت تک
 سنا یا اس کے
 اسل و در کما و اس

ابن کوفہ کا کہنے ایک کو بیٹے
حضرت ابو بکر اور زرارہ نے بتایا
ابن کوفہ کا کہنے ایک کو بیٹے
حضرت ابو بکر اور زرارہ نے بتایا
ابن کوفہ کا کہنے ایک کو بیٹے
حضرت ابو بکر اور زرارہ نے بتایا

مختم ہر نظم و نثر را الحق
چون ہشام آن قصیدہ غزرا
گردن آغاز تا بہ آخر گوشش
بر فرزند ق گرفت عالی دق
ساخت در چشم شامیان خوارش
اگرش چشم راست بین بود سے
دست بیداد و ظلم و نکشتادی
لے بس راست بین کد شد بیدل
آنکہ احوال بود ز اول کار
آفت دیدہ جسد رمد است
از حسد دیدہ خورد شد کور
جان حاسد ز داغ غم فرسود
دائما از طبیعت فاسد
کہ چنان مال یا مثال چسدا
گر بردم نیکت رخو شدل
حسد المرء باکل الحسنات
تکشد از سر شد زہیہ زم

باشد از زمین نام شان رونق
کہ فرزند ق ہے نمود انشا
خوشش اندر رگ غضب و جوش
ہمچو بر مرغ خوشنوا عبق
جسں نہر نمود بھر انکارش
راست کردار و راست بین بود
جای آن جس خلقتش او سے
از حسد چشم او شدہ احوال
چون شود جانفش از حسد بیزار
رمد دیدہ خورد حسد است
وزرمد دیدہ جسد نے نور
واز غم آسودہ خاطر محسود
بر خدا معترض بود جاسد
مرفلمان راہمی دہند مرا
کاشل زونیز سازدش زایل
وان اعتماد کس با سنوات
آن ضرر کہ حسد کشد مردم

ابو امام کے دو زون اولھوں کے
در میان بنا اور کہا سوسودیا
بین ملکوں کے نقل سے اور
کہا امام کو ابن زرارہ نے بھی فرمایا
خسود سے اور کہنے سے بی بی بیان
کی جسے ہے سے اپنے کہ کہ میں
ابن کوفہ نے کہ بیٹے سے اور کہا
ابن کوفہ نے کہ بیٹے سے اور کہا

۳۳۳

ابو امام کے دو زون اولھوں کے
در میان بنا اور کہا سوسودیا
بین ملکوں کے نقل سے اور
کہا امام کو ابن زرارہ نے بھی فرمایا
خسود سے اور کہنے سے بی بی بیان
کی جسے ہے سے اپنے کہ کہ میں
ابن کوفہ نے کہ بیٹے سے اور کہا
ابن کوفہ نے کہ بیٹے سے اور کہا

ابو امام کے دو زون اولھوں کے
در میان بنا اور کہا سوسودیا
بین ملکوں کے نقل سے اور
کہا امام کو ابن زرارہ نے بھی فرمایا
خسود سے اور کہنے سے بی بی بیان
کی جسے ہے سے اپنے کہ کہ میں
ابن کوفہ نے کہ بیٹے سے اور کہا
ابن کوفہ نے کہ بیٹے سے اور کہا

درین موقعی که خداوند عالم را از زمین بجا می
 آورند و این را در کتابهای خود فرموده اند و در
 آنجا نوشته اند که در روز قیامت هر کس که
 از دنیا برود در آنجا سزاوار است که
 در آنجا درین روز سزاوار است که
 در آنجا درین روز سزاوار است که
 در آنجا درین روز سزاوار است که

می برنند از گزیرگان خدا
 جائے آنان هم بعد و ضلال
 بر زمین سگ همی گند عو
 بر زمین گور میشود خفاشش
 چون بدان شاه حق شناس رسید
 کرد عالی روان ده و دهنزار
 گفت مقصود من خدا و رسول
 زانکه عمر شریف را از خطا
 کرده ام صرفت در مدین صحیحی
 بکسر کفاره چنان سخنان
 لالان استفیض ما عطا
 ما نودیہ عوض لانا تا و
 هر چه دادیم باز نستانیم
 قطره از ما بسا نگر دواز
 نفتد عکس ما و اگر سوی ما
 گشت مینا قبول کرد درم
 هر چه آمد از وجه رو چه قبول

آن حسد خاصه کاهل نفس و هوا
 جایی ایشان مقر قرب و وصال
 ز آسمان مه سچمه دهر پر تو
 ز آسمان خورجی درخشش
 قصهٔ موج بوفر آتش رسید
 از درم همسر آن نگو کردار
 بوفر آتش آن درم نکر قبول
 بود از آن موج من نوال عطا
 همه جا از بر اے هر سچ
 یا فتم بوسے این مدین عیان
 قلته خالصاً لوجه الله
 قال زین البعاد و البعاد
 زانکه ما اهل بیت احسانیم
 ابر جو دیم بر نشیب و فراز
 آفتابیم بر سپهر عملا
 چون فر زوق بان وفا و کرم
 از برای خدا سے بود رسول

این در عالم کبیر است
 این در عالم کبیر است
 این در عالم کبیر است
 این در عالم کبیر است
 این در عالم کبیر است
 این در عالم کبیر است
 این در عالم کبیر است
 این در عالم کبیر است
 این در عالم کبیر است
 این در عالم کبیر است

درین موقعی که خداوند عالم را از زمین بجا می
 آورند و این را در کتابهای خود فرموده اند و در
 آنجا نوشته اند که در روز قیامت هر کس که
 از دنیا برود در آنجا سزاوار است که
 در آنجا درین روز سزاوار است که
 در آنجا درین روز سزاوار است که
 در آنجا درین روز سزاوار است که

بود از ان هر دو قصدش الحق حق
رشحه زان سحاب لطف نوال
زان حریفم اگر رسد حسنه
صادقی از مشایخ حسین
گفت نیسل مرا ضیق حق را
که چرا پیش زو فرسخت
مستعد شد رضاے رحمن را
ز آنکه نزد یک حاکم جابر
لاح ایل میت در معنی
مومنم موتمنم خدا می شناس
از کجیادار عفتا دم پاک
دوستدار رسول دل و بیم
جو هر من ز خاک ایشان است
هچو سلمان شدم ز اهل بیت
انا مولی لهم و مولی القوم
مست عشق اند عاشقان ایتم
چون بود عشق صادقان در سم

می گفتم من هم از قبر زوق
که رسیدش بان محبت مال
بندم از دولت ابدر طرغی
چون شنید آن شنیده دولزین
پس بود این علی فرزوق
بر نیاید نجات یافت نجات
مستحق شد ریاض ضوان را
کرد حق را بر اسحق ظاهر
درخت خویشتن کند عیسی
وز خدا ایم بود امید و جرس
نیست از طعن کج نهادم یک
دشمن خصم بر سگال و بیم
رخت من از دکان ایشان است
گشت روشن چراغ من ز زمین
کان پنجم دلا اخات اللوم
لایحافون نوتہ اللایم
که ز کید مناققان ترسم

ببینم چه حاجات بین بعد از آن
چو روانه موسی المسم بس
ملاقات کی اول نظر ازین آید
پس کسی که کار کلمات آید
چون در دنیا بودی با مومنان که در دنیا
چون در دنیا بودی با مومنان که در دنیا
چون در دنیا بودی با مومنان که در دنیا
چون در دنیا بودی با مومنان که در دنیا

ببینم چه حاجات بین بعد از آن
چو روانه موسی المسم بس
ملاقات کی اول نظر ازین آید
پس کسی که کار کلمات آید
چون در دنیا بودی با مومنان که در دنیا
چون در دنیا بودی با مومنان که در دنیا
چون در دنیا بودی با مومنان که در دنیا
چون در دنیا بودی با مومنان که در دنیا

ببینم چه حاجات بین بعد از آن
چو روانه موسی المسم بس
ملاقات کی اول نظر ازین آید
پس کسی که کار کلمات آید
چون در دنیا بودی با مومنان که در دنیا
چون در دنیا بودی با مومنان که در دنیا
چون در دنیا بودی با مومنان که در دنیا
چون در دنیا بودی با مومنان که در دنیا

ببینم چه حاجات بین بعد از آن
چو روانه موسی المسم بس
ملاقات کی اول نظر ازین آید
پس کسی که کار کلمات آید
چون در دنیا بودی با مومنان که در دنیا
چون در دنیا بودی با مومنان که در دنیا
چون در دنیا بودی با مومنان که در دنیا
چون در دنیا بودی با مومنان که در دنیا

ہوئی جاتی ہے سنا سنا اس کے بڑے
 تھی اور بیچا اور بیچا اور بے
 اپنی کسی اور کو اس کے اور
 پچھلے اور وہ اس کے اور
 پچھلے اور وہ اس کے اور
 پچھلے اور وہ اس کے اور

و غیر ہم و گفت ابو بکر بن شیبہ اصح الاسامید کلہما روی الزہری عن علی بن
 الحسین عن ابیہ عن علی و ہر گاہ کہ در سفر می شد خود را پوشیدہ میداشت
 و اظہار نسب شریف از کسی نمیکرد عرض کردند کہ یا بن رسول اللہ باعث
 این صیفت فرمود یعنی اسم کہ باظہار نسب ز سو لحد اما بی بگیرم کہ آنرا خود
 بگردان میدہم و ہر کس کہ چیزی عطا فرمود خفیہ میداد و کبھی اظہار نمی فرمود
 و با وجود احتیاج هیچ برای خود نمیداشت و ہمہ را در راہ خدا صرف
 مینمود در روزی کہ وفات یافت معلوم شد کہ توت صد خانہ اہل مدینہ از طرف
 آن جناب مقرر بود و ہمہ پناہ میرسانند و بعد وفات دیدند کہ در پشت جہارک
 بین ہاست زہری آنجا حاضر بود و گفت بن رسیدہ است کہ آنحضرت
 آتیشید برای کسانیکہ ضعیف ناتوان بودند و بر پشت خود بار کردہ میرسانید
 و این بن ہازان بار است و ہر گاہ براہ میرفت بیچ طرف ملتفت نمیشد و بوجہ
 جسم شریف و عنص لطیف از کثرت عبادت و شدت طاعت بخیف و لاغر
 گشتہ کہ بجز روح عظیم بیچ باقی نبود و روزی پسرش حضرت امام محمد باقر
 عرض کرد تا کجا نوبت خواہد رسید فرمود آیا تو جواب خواہی داد بہ پروردگار
 من ہر قدر کہ در راہ خدا مرا بخنی و محنتی و مشقتی و ذلتی رسد محبوب تر است
 نزد من از دنیا و ما فیہا ابیات

ہر کہ او در عشق یابد زندگی کار او پیوستہ باشد بندگی

حضرت زین العابدین
 و ہر گاہ کہ در سفر
 می شد خود را پوشیدہ
 میداشت و اظہار نسب
 شریف از کسی نمیکرد
 عرض کردند کہ یا بن
 رسول اللہ باعث این
 صیفت فرمود یعنی
 اسم کہ باظہار نسب
 ز سو لحد اما بی
 بگیرم کہ آنرا خود
 بگردان میدہم و ہر
 کس کہ چیزی عطا
 فرمود خفیہ میداد
 و کبھی اظہار نمی
 فرمود و با وجود
 احتیاج هیچ برای
 خود نمیداشت و ہمہ
 را در راہ خدا صرف
 مینمود در روزی کہ
 وفات یافت معلوم
 شد کہ توت صد خانہ
 اہل مدینہ از طرف
 آن جناب مقرر بود
 و ہمہ پناہ میرسانند
 و بعد وفات دیدند
 کہ در پشت جہارک
 بین ہاست زہری
 آنجا حاضر بود و
 گفت بن رسیدہ است
 کہ آنحضرت آتیشید
 برای کسانیکہ
 ضعیف ناتوان
 بودند و بر پشت
 خود بار کردہ
 میرسانید و این بن
 ہازان بار است و ہر
 گاہ براہ میرفت
 بیچ طرف ملتفت
 نمیشد و بوجہ
 جسم شریف و
 عنص لطیف از
 کثرت عبادت و
 شدت طاعت
 بخیف و لاغر
 گشتہ کہ بجز
 روح عظیم
 بیچ باقی
 نبود و روزی
 پسرش حضرت
 امام محمد باقر
 عرض کرد تا
 کجا نوبت
 خواہد رسید
 فرمود آیا تو
 جواب خواہی
 داد بہ
 پروردگار
 من ہر قدر
 کہ در راہ
 خدا مرا
 بخنی و
 محنتی و
 مشقتی و
 ذلتی
 رسد
 محبوب
 تر است
 نزد
 من
 از
 دنیا
 و
 ما
 فیہا
 ابیات

امام زین العابدین
 و ہر گاہ کہ در سفر
 می شد خود را پوشیدہ
 میداشت و اظہار نسب
 شریف از کسی نمیکرد
 عرض کردند کہ یا بن
 رسول اللہ باعث این
 صیفت فرمود یعنی
 اسم کہ باظہار نسب
 ز سو لحد اما بی
 بگیرم کہ آنرا خود
 بگردان میدہم و ہر
 کس کہ چیزی عطا
 فرمود خفیہ میداد
 و کبھی اظہار نمی
 فرمود و با وجود
 احتیاج هیچ برای
 خود نمیداشت و ہمہ
 را در راہ خدا صرف
 مینمود در روزی کہ
 وفات یافت معلوم
 شد کہ توت صد خانہ
 اہل مدینہ از طرف
 آن جناب مقرر بود
 و ہمہ پناہ میرسانند
 و بعد وفات دیدند
 کہ در پشت جہارک
 بین ہاست زہری
 آنجا حاضر بود و
 گفت بن رسیدہ است
 کہ آنحضرت آتیشید
 برای کسانیکہ
 ضعیف ناتوان
 بودند و بر پشت
 خود بار کردہ
 میرسانید و این بن
 ہازان بار است و ہر
 گاہ براہ میرفت
 بیچ طرف ملتفت
 نمیشد و بوجہ
 جسم شریف و
 عنص لطیف از
 کثرت عبادت و
 شدت طاعت
 بخیف و لاغر
 گشتہ کہ بجز
 روح عظیم
 بیچ باقی
 نبود و روزی
 پسرش حضرت
 امام محمد باقر
 عرض کرد تا
 کجا نوبت
 خواہد رسید
 فرمود آیا تو
 جواب خواہی
 داد بہ
 پروردگار
 من ہر قدر
 کہ در راہ
 خدا مرا
 بخنی و
 محنتی و
 مشقتی و
 ذلتی
 رسد
 محبوب
 تر است
 نزد
 من
 از
 دنیا
 و
 ما
 فیہا
 ابیات

این جمله در حدیث آمده است که هر کس در راه خدا صدقه بدهد خداوند او را صد بار عفو کند
 و هر کس در راه خدا صدقه ندهد خداوند او را صد بار عتاب کند
 و هر کس در راه خدا صدقه بدهد خداوند او را صد بار عفو کند
 و هر کس در راه خدا صدقه ندهد خداوند او را صد بار عتاب کند
 و هر کس در راه خدا صدقه بدهد خداوند او را صد بار عفو کند
 و هر کس در راه خدا صدقه ندهد خداوند او را صد بار عتاب کند

لاجرم بشکند از وی ساعتی	ذوق یابد هر کسی در طاعتی
این چنان در چشم وی مردار شد	هر که از دیدار برخوردار شد

و از کلمات طیباب اوست آیه مبارکه یا مومن العبد من غضب الله اذا غضب
 نزدیک میشود بنده از خشم خدا و قتی که خود در خشم می آید و فرمودان صدقه البتر
 یعنی غضب را ب یعنی تخفیف دادن صدقه فرو می برد خشم خدا را از وی پرسیدند
 که رسید ترین کیست فرمود اذ ارضی لم یحل رضاه علی الباطل و اذ اسخط لم یخیر
 عن الحق یعنی سعید آنست که چون راضی بود بر باطل راضی نبود و چون بخشم آید از
 حق بیرون نرود **بیت**

بلی مرد است آن از رؤس تحقیق	اگر خشم آید شش باطل شکوید
-----------------------------	---------------------------

و من کلامه العافیة ملک خفی و من کلامه تنو ملک عظیم من ذنبک نا امید
 از رحمت خدا بزرگ تر هست از گناه هر چند گناهکار باشد نا امید از رحمت و اسم
 ارحم الراحمین نشود آنه هو العفو الرحیم

از چسبین محسن نشاید نا امید	دست و رفتراک آن رحمت بیند
نا امید را خدا گردن زده است	چون گنه مانند طاعت آمده است

و روایت است که فرمود **بقول تدع زویل** اذ اعصابی من علقی من بغیرتی
 سلطت علیه من علقی من لایعرفنی حقتعالم فرمود هر که از خلق من که مرا شناسد
 بافرمانی من کند مسلط میکنم بر آن کسی را که نمی شناسد مرا و علم آن کوه تکلیف برگزیده

این حدیث در حدیث آمده است که هر کس در راه خدا صدقه بدهد خداوند او را صد بار عفو کند
 و هر کس در راه خدا صدقه ندهد خداوند او را صد بار عتاب کند
 و هر کس در راه خدا صدقه بدهد خداوند او را صد بار عفو کند
 و هر کس در راه خدا صدقه ندهد خداوند او را صد بار عتاب کند
 و هر کس در راه خدا صدقه بدهد خداوند او را صد بار عفو کند
 و هر کس در راه خدا صدقه ندهد خداوند او را صد بار عتاب کند

کلام فرقت کی جو تہوار کھینچا
 اس کے جانے کو نہ توجہ ہو سکتی
 اس کے جانے کو نہ توجہ ہو سکتی
 اس کے جانے کو نہ توجہ ہو سکتی
 اس کے جانے کو نہ توجہ ہو سکتی
 اس کے جانے کو نہ توجہ ہو سکتی
 اس کے جانے کو نہ توجہ ہو سکتی
 اس کے جانے کو نہ توجہ ہو سکتی
 اس کے جانے کو نہ توجہ ہو سکتی
 اس کے جانے کو نہ توجہ ہو سکتی

یا علی و یا اہلبیت الرحمة قال اصحابنا من قومنا بمنزلة قوم موسى عليه السلام من آل فرعون
 يزجون انبائنا ويسبون نساءنا فلا ندري صباحنا من سساءنا و هذا حقيقة بل اننا
 مردی عرض کر چکونہ بامداد کردی علی بن الحسین علیہ السلام و اسی ہی بیت تحت
 علیہم السلام فرمود بامداد ما از جفا وظلم قوم خود ما نند بامداد قوم موسی علیہم السلام
 است از بلائی قوم فرعون کہ فرزندان ما را کشتند و زنان را برده کردند با ما ملا
 نمی شناسیم و نہ شبانگاہ را انیت حقیقت ما و ما خدا را شکر ما میگویم بر نعمت ما
 و صبر میکنم بر بلا ما

چون محاکم آمد بلا ویم جان
 کہ بلائے دوست تطہیر شہادت
 زان پدید آمد شجاع از ہر جان
 علم او بالای تدبیر شہادت

فصل در بیان کشف و کرامات آنحضرت علیہ السلام

کہ مانند معجزات حضرت سیدہ کائنات است

صلی اللہ علیہ وآلہ
 آرا آنجا است کہ ز ہری نقل کردہ کہ عبد الملک بن مروان حکم کرد کہ حضرت
 زین العابدین علیہ السلام را زنجیر کنند و بہ شام برند و جماعت بسیار بر
 آن حضرت علیہ السلام موکل کردہ بودند من رفتم و سعی بسیار کردم و از ایشان
 رضعت گرفتم کہ آنحضرت را سلام کنم چون نجدت آنحضرت رسیدم دیدم کہ
 پائی مبارک آنحضرت را بہ زنجیر بستند و غل بر گردن آنحضرت انداختہ انداز

ارادہ فرمود کہ آنحضرت را زنجیر کنند
 عرض کیا کہ ای رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 اسو استلک کہ جیس سوال شدی کہ
 علیہ السلام کہ تو اللہ تعالیٰ کے نبوت
 در میان دنیا و آخرت میں
 اختیار دیکھ دنیا اور آخرت
 میں عبادت کرنا اور دنیا
 میں عبادت کرنا اور دنیا
 میں عبادت کرنا اور دنیا
 میں عبادت کرنا اور دنیا
 میں عبادت کرنا اور دنیا
 میں عبادت کرنا اور دنیا
 میں عبادت کرنا اور دنیا
 میں عبادت کرنا اور دنیا
 میں عبادت کرنا اور دنیا
 میں عبادت کرنا اور دنیا

این عبارات در فضیلت آنحضرت
 علیہ السلام است و چون فرمود
 ما از جفا وظلم قوم خود ما نند
 بامداد قوم موسی علیہم السلام
 است از بلائی قوم فرعون کہ
 فرزندان ما را کشتند و زنان
 را برده کردند با ما ملا نمی
 شناسیم و نہ شبانگاہ را انیت
 حقیقت ما و ما خدا را شکر ما
 میگویم بر نعمت ما و صبر میکنم
 بر بلا ما

از شاهه آن حال بسیار گریتم و گفتم کاشن بجائے تومی بودم و تو سالم می بودی
حضرت فرمود که تومی چنداری که اینها بر من گرانی میکنند اگر خواهی تو اینم
از خود رفع کرد و لیکن من چو اسم که باشد تا خوف الکی مخاطب من بیاید پس
دستها و پاهای از زنجیرهای بیرون آورد که اگر خواهی چندین می توانم کرد
و باز دستها و پاهای خود را در غل و زنجیر داخل کرد و فرمود که در منزل
بیشتر با ایشان نخواهم رفتن بعد از چهار روز دیدم که سوکمان آن حضرت
برگشته اند و در مدینه تعویض حضرت می کنند من رفتم و حقیقت حال را از ایشان
سوال کردم گفتند کار این مرد بسیار غریب است ما در تمام شب بیدار
بودیم و صحر است می نمودیم و چون صبح شد در محل نظر کردیم بغیر از غل
و زنجیر چیزی در محل ندیدیم زهری گفت که من بعد از آن رفتم نزد علی ملک
او از من سوال کرد حال آنحضرت را من این واقعه را با و نقل کردم علی ملک
گفت در همان روز که پاسبان ما اورا نیا فتنه نزد من آمد و گفت مرا
با تو چه کار است از آنحضرت علیه السلام خونی بر من مستولی شد که نتوانستم
نسبت با و اراده کنم پس گفتم اگر خواهی نزد من باش تا ترا گرامی دارم
گفت من نمی خواهم و بیرون رفت و دیگر اورا ندیدم من گفتم که علی بن
اعین علیه السلام چنان نیست که تو گمان کرده او اراده در خاطر ندارد
و پیوسته مشغول عبادت پروردگار خود است عبد الملک گفت نیکی شنیدی است

۳۳۱

این حدیث را از حدیثی است که در کتب معتبره آمده است و در آنجا آمده است که
این حدیث را از حدیثی است که در کتب معتبره آمده است و در آنجا آمده است که
این حدیث را از حدیثی است که در کتب معتبره آمده است و در آنجا آمده است که

این حدیث را از حدیثی است که در کتب معتبره آمده است و در آنجا آمده است که
این حدیث را از حدیثی است که در کتب معتبره آمده است و در آنجا آمده است که
این حدیث را از حدیثی است که در کتب معتبره آمده است و در آنجا آمده است که

این حدیث را از حدیثی است که در کتب معتبره آمده است و در آنجا آمده است که
این حدیث را از حدیثی است که در کتب معتبره آمده است و در آنجا آمده است که
این حدیث را از حدیثی است که در کتب معتبره آمده است و در آنجا آمده است که

این حدیث را از حدیثی است که در کتب معتبره آمده است و در آنجا آمده است که
این حدیث را از حدیثی است که در کتب معتبره آمده است و در آنجا آمده است که
این حدیث را از حدیثی است که در کتب معتبره آمده است و در آنجا آمده است که

شغال و خوشحال و خوشاشغال و زهری هرگاه که علی بن الحسین را یاد
یاد میکرد بسیار می گریست و میگفت وزیر العابدین است و از آنجمله
که روزی جوقی از عصافیر گردوی میگشتند و بانگ می کردند فرمود انرا
پنج میدانی که این عصافیر چه می گویند گفتند زگفت تقدیس پروردگار
خود می کنند و قوت امر و زخود می طلبند و از آنجمله است که در میان شب سالی
میگفت این الزهدون فی الدنيا و این الرغبون فی الآخرة و از جانب بعض
ها نقلی آواز داد که اورا می شنیدند و ویرا نمی دیدند که آن علی بن الحسین است
و از آنجمله است که روزی با جمعی از اولاد و موالی و غیر ایشان بر صحرا
تشریف برد و بر آچاشت سفره نهادند آهوی آمد و نزدیک آنحضرت
ایستاد حضرت فرمود من علی بن الحسین ابن علی بن ابی طالب ام داود من
فاطمه بنت رسول خداست بیا و با ما چاشت بخور آن آهوی خورد و باز میکسو
رفت بعضی از حضار مجلس عرض کردند که باز بخوان پس باز کلامی فرمود آهوی
آمد و خوردن آغاز نمود من له المولى فله الكل و از آنجمله آنست که روزی
ناله در راه کاهلی میکرد و غیرت و یرا بخوابانیدن و عصا بکوفت و گفت تیر
ببر و اگر تیرا بین نماز یا نه و عصا بزنم آن شتر تیز رفتن گرفت و بعد از آن
کاهلی فرود از آنجمله آنست که روزی با صاحب خود در صحرا نشسته بود ناگاه
آهوی آمد و حضور آنحضرت ایستاد دست خود بر زمین می زد و بانگی میکرد

کدام است که با او بیاید
علی بن الحسین که با او بیاید
روایت است که با او بیاید
یاد میکند بسیار می گریست
که روزی جوقی از عصافیر گردوی میگشتند
پنج میدانی که این عصافیر چه می گویند گفتند
خود می کنند و قوت امر و زخود می طلبند
میگفت این الزهدون فی الدنيا و این الرغبون فی الآخرة
ها نقلی آواز داد که اورا می شنیدند و ویرا نمی دیدند
و از آنجمله است که روزی با جمعی از اولاد و موالی و غیر ایشان
تشریف برد و بر آچاشت سفره نهادند آهوی آمد و نزدیک آنحضرت
ایستاد حضرت فرمود من علی بن الحسین ابن علی بن ابی طالب ام داود من
فاطمه بنت رسول خداست بیا و با ما چاشت بخور آن آهوی خورد و باز میکسو
رفت بعضی از حضار مجلس عرض کردند که باز بخوان پس باز کلامی فرمود آهوی
آمد و خوردن آغاز نمود من له المولى فله الكل و از آنجمله آنست که روزی
ناله در راه کاهلی میکرد و غیرت و یرا بخوابانیدن و عصا بکوفت و گفت تیر
ببر و اگر تیرا بین نماز یا نه و عصا بزنم آن شتر تیز رفتن گرفت و بعد از آن
کاهلی فرود از آنجمله آنست که روزی با صاحب خود در صحرا نشسته بود ناگاه
آهوی آمد و حضور آنحضرت ایستاد دست خود بر زمین می زد و بانگی میکرد

امام رضا علیه السلام را روایت است که روزی
سوره حمد را می خواند که فرمود آنحضرت در آن سوره
فرمود ایستاد حضرت فرمود من علی بن الحسین ابن علی بن ابی طالب
فاطمه بنت رسول خداست بیا و با ما چاشت بخور آن آهوی خورد و باز میکسو
رفت بعضی از حضار مجلس عرض کردند که باز بخوان پس باز کلامی فرمود آهوی
آمد و خوردن آغاز نمود من له المولى فله الكل و از آنجمله آنست که روزی
ناله در راه کاهلی میکرد و غیرت و یرا بخوابانیدن و عصا بکوفت و گفت تیر
ببر و اگر تیرا بین نماز یا نه و عصا بزنم آن شتر تیز رفتن گرفت و بعد از آن
کاهلی فرود از آنجمله آنست که روزی با صاحب خود در صحرا نشسته بود ناگاه
آهوی آمد و حضور آنحضرت ایستاد دست خود بر زمین می زد و بانگی میکرد

روایت است که با او بیاید
یاد میکند بسیار می گریست
که روزی جوقی از عصافیر گردوی میگشتند
پنج میدانی که این عصافیر چه می گویند گفتند
خود می کنند و قوت امر و زخود می طلبند
میگفت این الزهدون فی الدنيا و این الرغبون فی الآخرة
ها نقلی آواز داد که اورا می شنیدند و ویرا نمی دیدند
و از آنجمله است که روزی با جمعی از اولاد و موالی و غیر ایشان
تشریف برد و بر آچاشت سفره نهادند آهوی آمد و نزدیک آنحضرت
ایستاد حضرت فرمود من علی بن الحسین ابن علی بن ابی طالب ام داود من
فاطمه بنت رسول خداست بیا و با ما چاشت بخور آن آهوی خورد و باز میکسو
رفت بعضی از حضار مجلس عرض کردند که باز بخوان پس باز کلامی فرمود آهوی
آمد و خوردن آغاز نمود من له المولى فله الكل و از آنجمله آنست که روزی
ناله در راه کاهلی میکرد و غیرت و یرا بخوابانیدن و عصا بکوفت و گفت تیر
ببر و اگر تیرا بین نماز یا نه و عصا بزنم آن شتر تیز رفتن گرفت و بعد از آن
کاهلی فرود از آنجمله آنست که روزی با صاحب خود در صحرا نشسته بود ناگاه
آهوی آمد و حضور آنحضرت ایستاد دست خود بر زمین می زد و بانگی میکرد

امام رضا علیه السلام را روایت است که روزی
سوره حمد را می خواند که فرمود آنحضرت در آن سوره
فرمود ایستاد حضرت فرمود من علی بن الحسین ابن علی بن ابی طالب
فاطمه بنت رسول خداست بیا و با ما چاشت بخور آن آهوی خورد و باز میکسو
رفت بعضی از حضار مجلس عرض کردند که باز بخوان پس باز کلامی فرمود آهوی
آمد و خوردن آغاز نمود من له المولى فله الكل و از آنجمله آنست که روزی
ناله در راه کاهلی میکرد و غیرت و یرا بخوابانیدن و عصا بکوفت و گفت تیر
ببر و اگر تیرا بین نماز یا نه و عصا بزنم آن شتر تیز رفتن گرفت و بعد از آن
کاهلی فرود از آنجمله آنست که روزی با صاحب خود در صحرا نشسته بود ناگاه
آهوی آمد و حضور آنحضرت ایستاد دست خود بر زمین می زد و بانگی میکرد

عنه من بعد ان رآه في صحن من صحن
فانتهى اليه فاحمى عن راسه
فقال يا محمد بن عبد الله ان الله
قد اراد ان يبعثك في كل قرية
فانتهى اليه فاحمى عن راسه
فقال يا محمد بن عبد الله ان الله
قد اراد ان يبعثك في كل قرية

و از آنجمله آنست که در طوائف دست زنی مردی بر حجر اسود چسبید هر چند
جسد کردند از آنجا باز نشد مردم گفتند که دستهای ایشان را می باید برین نگاه
آنحضرت علیه السلام در آنجا رسید و دست مبارک خود بر ایشان مالید و ستمای
ایشان کشاده شدند و رفتند و از آنجمله آنست که بعد از شهادت حضرت امام حسین
علیه السلام محمد بن الحنفیه پیش علی بن الحسین آمده گفت من عم تو ام و از تو بزرگ تر
ام و با امامت من از او تمام سلاح رسول خدا بمن برده آن حضرت فرمود ای عم
از خدا استماعی به رس و دعوی آنچه حق تو نیست مکن دیگر با محمد بن الحنفیه مجاله کرد
فرمود ای عم بیا پیش من بیایم که میان ما دشمنانم کند لغت آنجا که ایست فرمود
حجر الاسود هر دو پیش وی آمدند فرمود ای عم سخن گوین سخن گفت هیچ جواب
نیامد آن حضرت دست بدعا برداشت و خدای تعالی را با اسما و عظام بخواند و طلب
آنکه در حجر الاسود را بسخن در آورد پس وی حجر الاسود کرد و گفت بحق آن
خدای که موافق بندگان خود در او تونواده است ما را از سخن که امامت و
وصیلت بعد از حسین بن علی علیه السلام حق کیست حجر الاسود بر خود بجهنم یا بنجه
نزدیک بود که از جایی خود میفتند و بزبان عزی فصیح گفت که ای محمد مسلم دار
که امامت و وصایت بعد از حسین بن علی حق ابن الحسین است و مناقبه او
گرامانه کثیره شیره برده بنده یسیره پذیرانی شو اهد النبوة

فصل در بیان وفات آنحضرت

سید مرتضی علیه السلام از فرزند رسول خدا
در بیان آنکه در روز شهادت آنحضرت
فرمود که من از جایی بودم که دیدم
آنحضرت را که در محراب کعبه ایستاده
و از آنجا میفرمود که ای محمد بن عبد الله
ان الله قد اراد ان يبعثك في كل قرية
فانتهى اليه فاحمى عن راسه
فقال يا محمد بن عبد الله ان الله
قد اراد ان يبعثك في كل قرية

و او را در آن زمان که آنحضرت را
دیدم که در کعبه ایستاده
و فرمود که ای محمد بن عبد الله
ان الله قد اراد ان يبعثك في كل قرية
فانتهى اليه فاحمى عن راسه
فقال يا محمد بن عبد الله ان الله
قد اراد ان يبعثك في كل قرية

در شبی که وفات می کردند فرزند خود امام محمد باقر را فرمود ای پسر برای
 من آب وضو بیا تا بخدمت آب آورده فرمود آب دیگر بیا که درین آب کوزه
 مرده و آن شب تاریک بود چراغ آوردند و موشی در آن مرده بود پس
 آب دیگر آورد و وضو ساخت و فرمود ای فرزند امشب وعده من رسیده
 و آنچه وصیت مذکور خاطر داشت بخدمت امام محمد باقر علیه السلام فرمود فی فضل لوط
 تونی زیر العابدین علیه السلام نماندند ساریج تبیین و کان یقل لما سئله القضاة لکنه من یتنام
 و قبل ثونی سنه تسعین و هو این ثمان و خمسين سنه دفن بالقیح فی القبر الذی فی الحسین
 بن علی ثم دفن فی القبر المسمى بمحمد الباقر و ابن ابی جعفر الصادق و هو الان فی القبة الی نبیا
 قبر العباس بن عبد المطلب و وفات آنحضرت علیه السلام شهر جماد الثانی سنه ثمان و چهار
 و زده یعنی نو و پنج بود و زود امام شاهرخ در روز وفات آنحضرت
 علیه السلام خلافت بسیار بعضی گفته اند هیزدهم محرم سال نو و چهار هجری
 واقع شده و شیخ طوسی در سبب پنج محرم این سال ذکر کرده است و بعضی نو و پنج
 گفته و کلینی این نیز هب اختیار کرده و ابن شهر آشوب گفته که وفات آنحضرت
 علیه السلام در روز شنبه یازدهم یا دوازدهم محرم از سال نو و پنج از هجرت
 واقع شده و بعضی در سبب دویم محرم این سال ذکر کرده است و در شهر تبریز
 آن حضرت علیه السلام نیز خلافت است اکثر پنجاه و هفت سال گفته اند و کلینی
 بسند معتبر از حضرت صادق علیه السلام روایت کرده است که حضرت علی

در آن ایامی که امام محمد باقر را فرمود ای پسر برای من آب وضو بیا تا بخدمت آب آورده فرمود آب دیگر بیا که درین آب کوزه مرده و آن شب تاریک بود چراغ آوردند و موشی در آن مرده بود پس آب دیگر آورد و وضو ساخت و فرمود ای فرزند امشب وعده من رسیده و آنچه وصیت مذکور خاطر داشت بخدمت امام محمد باقر علیه السلام فرمود فی فضل لوط تونی زیر العابدین علیه السلام نماندند ساریج تبیین و کان یقل لما سئله القضاة لکنه من یتنام و قبل ثونی سنه تسعین و هو این ثمان و خمسين سنه دفن بالقیح فی القبر الذی فی الحسین بن علی ثم دفن فی القبر المسمى بمحمد الباقر و ابن ابی جعفر الصادق و هو الان فی القبة الی نبیا قبر العباس بن عبد المطلب و وفات آنحضرت علیه السلام شهر جماد الثانی سنه ثمان و چهار و زده یعنی نو و پنج بود و زود امام شاهرخ در روز وفات آنحضرت علیه السلام خلافت بسیار بعضی گفته اند هیزدهم محرم سال نو و چهار هجری واقع شده و شیخ طوسی در سبب پنج محرم این سال ذکر کرده است و بعضی نو و پنج گفته و کلینی این نیز هب اختیار کرده و ابن شهر آشوب گفته که وفات آنحضرت علیه السلام در روز شنبه یازدهم یا دوازدهم محرم از سال نو و پنج از هجرت واقع شده و بعضی در سبب دویم محرم این سال ذکر کرده است و در شهر تبریز آن حضرت علیه السلام نیز خلافت است اکثر پنجاه و هفت سال گفته اند و کلینی بسند معتبر از حضرت صادق علیه السلام روایت کرده است که حضرت علی

در شبی که وفات می کردند فرزند خود امام محمد باقر را فرمود ای پسر برای
 من آب وضو بیا تا بخدمت آب آورده فرمود آب دیگر بیا که درین آب کوزه
 مرده و آن شب تاریک بود چراغ آوردند و موشی در آن مرده بود پس
 آب دیگر آورد و وضو ساخت و فرمود ای فرزند امشب وعده من رسیده
 و آنچه وصیت مذکور خاطر داشت بخدمت امام محمد باقر علیه السلام فرمود فی فضل لوط
 تونی زیر العابدین علیه السلام نماندند ساریج تبیین و کان یقل لما سئله القضاة لکنه من یتنام
 و قبل ثونی سنه تسعین و هو این ثمان و خمسين سنه دفن بالقیح فی القبر الذی فی الحسین
 بن علی ثم دفن فی القبر المسمى بمحمد الباقر و ابن ابی جعفر الصادق و هو الان فی القبة الی نبیا
 قبر العباس بن عبد المطلب و وفات آنحضرت علیه السلام شهر جماد الثانی سنه ثمان و چهار
 و زده یعنی نو و پنج بود و زود امام شاهرخ در روز وفات آنحضرت
 علیه السلام خلافت بسیار بعضی گفته اند هیزدهم محرم سال نو و چهار هجری
 واقع شده و شیخ طوسی در سبب پنج محرم این سال ذکر کرده است و بعضی نو و پنج
 گفته و کلینی این نیز هب اختیار کرده و ابن شهر آشوب گفته که وفات آنحضرت
 علیه السلام در روز شنبه یازدهم یا دوازدهم محرم از سال نو و پنج از هجرت
 واقع شده و بعضی در سبب دویم محرم این سال ذکر کرده است و در شهر تبریز
 آن حضرت علیه السلام نیز خلافت است اکثر پنجاه و هفت سال گفته اند و کلینی
 بسند معتبر از حضرت صادق علیه السلام روایت کرده است که حضرت علی

در آن ایامی که امام محمد باقر را فرمود ای پسر برای من آب وضو بیا تا بخدمت آب آورده فرمود آب دیگر بیا که درین آب کوزه مرده و آن شب تاریک بود چراغ آوردند و موشی در آن مرده بود پس آب دیگر آورد و وضو ساخت و فرمود ای فرزند امشب وعده من رسیده و آنچه وصیت مذکور خاطر داشت بخدمت امام محمد باقر علیه السلام فرمود فی فضل لوط تونی زیر العابدین علیه السلام نماندند ساریج تبیین و کان یقل لما سئله القضاة لکنه من یتنام و قبل ثونی سنه تسعین و هو این ثمان و خمسين سنه دفن بالقیح فی القبر الذی فی الحسین بن علی ثم دفن فی القبر المسمى بمحمد الباقر و ابن ابی جعفر الصادق و هو الان فی القبة الی نبیا قبر العباس بن عبد المطلب و وفات آنحضرت علیه السلام شهر جماد الثانی سنه ثمان و چهار و زده یعنی نو و پنج بود و زود امام شاهرخ در روز وفات آنحضرت علیه السلام خلافت بسیار بعضی گفته اند هیزدهم محرم سال نو و چهار هجری واقع شده و شیخ طوسی در سبب پنج محرم این سال ذکر کرده است و بعضی نو و پنج گفته و کلینی این نیز هب اختیار کرده و ابن شهر آشوب گفته که وفات آنحضرت علیه السلام در روز شنبه یازدهم یا دوازدهم محرم از سال نو و پنج از هجرت واقع شده و بعضی در سبب دویم محرم این سال ذکر کرده است و در شهر تبریز آن حضرت علیه السلام نیز خلافت است اکثر پنجاه و هفت سال گفته اند و کلینی بسند معتبر از حضرت صادق علیه السلام روایت کرده است که حضرت علی

در بعضی کتب آمده که زهره زحل است و باین قائل شده شیخ طبرسی و ابن شهر آشوب
 و غیر آنها بنام اولاد و کنیت آنحضرت ابو عبد الله و ابو جعفر القاب آنحضرت باقر
 و شاکر و هادی و مشهورترین القاب بود رسول خدا صلی الله علیه و آله باین لقب
 او را لقب ساخت روایت است از جابر بن عبد الله گفت که فرمود رسول خدا
 روزی که لشکران یثقی حتی تلقی ولد امین الحسین یقال محمد بقر علم الدین لقب
 افتاد لقبیته فاقراه منی السلام یعنی قریب است که در خواهی یافت که جابر
 از فرزندان مرا که از اولاد امام حسین علیه السلام خواهد بود که لقب و باقر است
 و علم را می شناسد بر برای مردم شناساندنی پس سلام ما با و برسان و از آنحضرت
 منقولست که بر جابر در آمد مردم و بروی سلام کردم در وقتی که ناپیاشده بود
 جواب سلام من داد و گفت تو کیستی گفتم من محمد بن علی بن الحسین ام گفت پیش جاب
 ای فرزند رسول خدا پیش آمدم دست مرا بوسیله پس میل کرد تا پای مرا بوسه
 من پارکشیدم گفت رسول خدا ترا سلام گفته است من گفتم و علی رسول الله سلام
 و رحمت الله و برکات پس گفتم این چون بوده است جابر گفت روزی با رسول خدا
 صلی الله علیه و آله و سلم بودم مرا گفت ای جابر شاید تو جوانی تا آن وقت که ملاقات کنی
 با یکی از فرزندان من که ویران محمد بن علی الحسین علیه السلام گویند خدا می تقاضای
 ویران تو حکمت خواهد داد ویران سلام از من برسان و در بعضی روایت چنین آمده
 که رسول خدا صلی الله علیه و آله فرمود ای جابر بقامتو بعد از ملاقات تو اندکی خواهد بود

این کتب است که در بعضی کتب آمده که زهره زحل است و باین قائل شده شیخ طبرسی و ابن شهر آشوب
 و غیر آنها بنام اولاد و کنیت آنحضرت ابو عبد الله و ابو جعفر القاب آنحضرت باقر
 و شاکر و هادی و مشهورترین القاب بود رسول خدا صلی الله علیه و آله باین لقب
 او را لقب ساخت روایت است از جابر بن عبد الله گفت که فرمود رسول خدا
 روزی که لشکران یثقی حتی تلقی ولد امین الحسین یقال محمد بقر علم الدین لقب
 افتاد لقبیته فاقراه منی السلام یعنی قریب است که در خواهی یافت که جابر
 از فرزندان مرا که از اولاد امام حسین علیه السلام خواهد بود که لقب و باقر است
 و علم را می شناسد بر برای مردم شناساندنی پس سلام ما با و برسان و از آنحضرت
 منقولست که بر جابر در آمد مردم و بروی سلام کردم در وقتی که ناپیاشده بود
 جواب سلام من داد و گفت تو کیستی گفتم من محمد بن علی بن الحسین ام گفت پیش جاب
 ای فرزند رسول خدا پیش آمدم دست مرا بوسیله پس میل کرد تا پای مرا بوسه
 من پارکشیدم گفت رسول خدا ترا سلام گفته است من گفتم و علی رسول الله سلام
 و رحمت الله و برکات پس گفتم این چون بوده است جابر گفت روزی با رسول خدا
 صلی الله علیه و آله و سلم بودم مرا گفت ای جابر شاید تو جوانی تا آن وقت که ملاقات کنی
 با یکی از فرزندان من که ویران محمد بن علی الحسین علیه السلام گویند خدا می تقاضای
 ویران تو حکمت خواهد داد ویران سلام از من برسان و در بعضی روایت چنین آمده
 که رسول خدا صلی الله علیه و آله فرمود ای جابر بقامتو بعد از ملاقات تو اندکی خواهد بود

در بعضی کتب آمده که زهره زحل است و باین قائل شده شیخ طبرسی و ابن شهر آشوب
 و غیر آنها بنام اولاد و کنیت آنحضرت ابو عبد الله و ابو جعفر القاب آنحضرت باقر
 و شاکر و هادی و مشهورترین القاب بود رسول خدا صلی الله علیه و آله باین لقب
 او را لقب ساخت روایت است از جابر بن عبد الله گفت که فرمود رسول خدا
 روزی که لشکران یثقی حتی تلقی ولد امین الحسین یقال محمد بقر علم الدین لقب
 افتاد لقبیته فاقراه منی السلام یعنی قریب است که در خواهی یافت که جابر
 از فرزندان مرا که از اولاد امام حسین علیه السلام خواهد بود که لقب و باقر است
 و علم را می شناسد بر برای مردم شناساندنی پس سلام ما با و برسان و از آنحضرت
 منقولست که بر جابر در آمد مردم و بروی سلام کردم در وقتی که ناپیاشده بود
 جواب سلام من داد و گفت تو کیستی گفتم من محمد بن علی بن الحسین ام گفت پیش جاب
 ای فرزند رسول خدا پیش آمدم دست مرا بوسیله پس میل کرد تا پای مرا بوسه
 من پارکشیدم گفت رسول خدا ترا سلام گفته است من گفتم و علی رسول الله سلام
 و رحمت الله و برکات پس گفتم این چون بوده است جابر گفت روزی با رسول خدا
 صلی الله علیه و آله و سلم بودم مرا گفت ای جابر شاید تو جوانی تا آن وقت که ملاقات کنی
 با یکی از فرزندان من که ویران محمد بن علی الحسین علیه السلام گویند خدا می تقاضای
 ویران تو حکمت خواهد داد ویران سلام از من برسان و در بعضی روایت چنین آمده
 که رسول خدا صلی الله علیه و آله فرمود ای جابر بقامتو بعد از ملاقات تو اندکی خواهد بود

در کمال این خفیه است فریاد از خون مردود
 آن را در زمین بر آید از ناله مثل در
 در کمال این خفیه است فریاد از خون مردود
 آن را در زمین بر آید از ناله مثل در
 در کمال این خفیه است فریاد از خون مردود
 آن را در زمین بر آید از ناله مثل در

وقتیکه بنامی آن میگردد حضرت فرمود این خانه خراب خواهد شد و خاک این را
 از اینجا نقل خواهند کرد و سنگهای این بنامی ظاهر خواهد شد من از این سخن
 تعجب کردم و گفتم که در هشتم را که تو اند خراب کرد چون هشتم مرد و لیدین شام
 امر کرد که آن خانه را بکنند پس خراب کردند و خاک آنرا بیرون بردند و سنگهای
 بنا نمایان شدند و آنچه حضرت فرموده بود بطور پیوسته و از آنجمله آنست که روزی
 در حق برادر خود زید بن علی الحسین فرمود و اندک این در کوفه فروج کند و ویرا
 برادر کشند بعد چندس آنچه فرموده بود ظاهر گشت و از آنجمله آنست که بحضرت
 امام جعفر صادق علیه السلام خبر داد که برادر تو عبید اندرز و باشد که دعوی
 امامت کند و مردم را با خود خواند بگذر عمر او کوتاه خواهد بود حضرت امام جعفر صادق
 علیه السلام می فرماید که عبید اندرز دعوی امامت با من کرد و وجدانی بزیست چنانکه
 پدر بزرگوار گفته بود و از آنجمله آنست که فیض بن مطر باراده سوال جواز نماز نافله
 بر محل نجسیت شریف رفت چون در آمدنی آنکه سخن گوید حضرت فرمود کان الله
 و علی بن علی را سینه جنت تو صحت به و از آنجمله آنست که افاضه علوم بر عالم جن می فرمود
 و ایشان بجنت فیصد جنت میرسیدند و از ضلال و حرام می پرسیدند یکی از عدل
 می گوید که اجازت خواستم که بر ابو جعفر محمد بن علی الحسین علیه السلام در ایم مردمان
 گفتند که تعبیل کن نزد و جماعتی اند از اخوان که مشغول ببدایت ایشان است
 بعد از آن دیدم که دو از زده مرد از نزد آنحضرت علیه السلام بیرون آمدند قبایه ای که

در کمال این خفیه است فریاد از خون مردود
 آن را در زمین بر آید از ناله مثل در
 در کمال این خفیه است فریاد از خون مردود
 آن را در زمین بر آید از ناله مثل در
 در کمال این خفیه است فریاد از خون مردود
 آن را در زمین بر آید از ناله مثل در

در کمال این خفیه است فریاد از خون مردود
 آن را در زمین بر آید از ناله مثل در
 در کمال این خفیه است فریاد از خون مردود
 آن را در زمین بر آید از ناله مثل در
 در کمال این خفیه است فریاد از خون مردود
 آن را در زمین بر آید از ناله مثل در

اور اعمال عمرہ کا ادائیگی اور احرام
 طویل یا عارضی اور ان میں سے
 اور حضرت بن عباس سے روایت ہے
 نقل ہے کہ حضرت بن عباس سے
 کہ وہ ایک روز حج و عمرہ کا
 کردن سوچے اسے اس وقت تک
 عروہ احرام باندھا اور وہ
 اور حضرت بن عباس سے روایت ہے
 کہ وہ ایک روز حج و عمرہ کا
 کردن سوچے اسے اس وقت تک
 عروہ احرام باندھا اور وہ

و سب سے تن را از نسل من بردوست تو مسطنگه دان من گفتم که منج عاکر دم
 و از آنجا است که روزی شخصی از آنحضرت پرسید که ماخی المؤمن علی شد و گفت
 آن شخص کہ آنحضرت روی خود را از من بگردانید و سه بار تکبیر از آن سوال کردم
 با سیوم گفت حق مؤمن بر خدا استعالی است که اگر آن نخله را گوید که بیابا بی چون
 در آن نخله که اشارت بان کرد نظر کردم دیدم که در حرکت آه تا بیاید بسوی من
 آنحضرت اشارت کرد که بجای خود قرار گیر که باین سخن آمدن ترا نخواستم و از آنجا است
 که داؤد بن سلیمان و منصور دوانقی سجدت آنحضرت علیه السلام آمدند داؤد
 پیش آنحضرت آمد و دوانقی جاسی دیگر گشت آنحضرت فرمود دوانقی چون پیش
 یا برداؤد عذری گفت آنحضرت فرمود که غم قریب دوانقی دالی اطلق شود
 و عمر را زیاد و چندان کنوز جمع کند که پیش از وی کسی نکرده باشد داؤد و بر سجدت
 و از نا ادا و نقی گفت دوانقی پیش آنحضرت آمده عرض کرد مراجع از آن پیش تو
 باز داشت مگر تعظیم و اجلال تو پرسید که آن چه من بود که داؤد گفت فرمود
 راست است و چنان خواهد شد دیگر پرسید که مدت ملک ما بیشتر باشد یا مدت
 ملک بنی امیه فرمود مدت ملک شما درازتر باشد و هر آینه بگیر ملک را که در آن
 شما و آن بازی کنند چنانکه با گوی کنند از پدران من این چنین من رید است
 چون ملک بردوانقی رسید از فرمود که حضرت تعجب کردند و از آنجا است که شخصی
 بردر سجدت آنحضرت آمد و ویرا دستوری نداد دیگران را دستور سے داد

در بیان آنکه حضرت بن عباس
 فرمودند که اگر کسی از من
 پرسد که من کیست بگو
 که من بن عباس هستم
 و اگر کسی از من پرسد
 که من کیست بگو
 که من بن عباس هستم
 و اگر کسی از من پرسد
 که من کیست بگو
 که من بن عباس هستم

فصل در بیان آنکه حضرت بن عباس
 فرمودند که اگر کسی از من
 پرسد که من کیست بگو
 که من بن عباس هستم
 و اگر کسی از من پرسد
 که من کیست بگو
 که من بن عباس هستم
 و اگر کسی از من پرسد
 که من کیست بگو
 که من بن عباس هستم

در بیان آنکه حضرت بن عباس
 فرمودند که اگر کسی از من
 پرسد که من کیست بگو
 که من بن عباس هستم
 و اگر کسی از من پرسد
 که من کیست بگو
 که من بن عباس هستم
 و اگر کسی از من پرسد
 که من کیست بگو
 که من بن عباس هستم

در سال صد و چهارده بود و سن شریف آنحضرت پنجاه و هفت سال بود مدت
امامت آن حضرت نوزده سال و دو ماه بود و این باب و دیگران ذکر کرده اند
که شهادت آنحضرت به امر ابراهیم بن ولید واقع شد و آنحضرت را مسموم کردند
و بعضی بیستم بن عبد الملک را نیز گفته اند و بر روایت قطیبا و نومی شهادت
آنحضرت صلوات الله علی نبینا وعلیه اجمعین بود مخالف اقوال مشهوره و
تواریخ مضبوطه و شاید از ان روایت بیستم افتاده باشد و قبر مقدس
آنحضرت صلوات الله علی نبینا وعلیه با اتفاق در بقیع است و در بیلهوی پرور
و حیدر زنگوار خود حضرت امام حسن علیه السلام و کلینی بسند معتبر روایت کرده است
که چون حضرت امام محمد باقر در اربعمائه فرمود حضرت امام جعفر صادق هر شب
می فرمود که چراغ می افروزند در آن حجره که آنحضرت علیه السلام در آن حجره
وفات یافتند بود که **ذی الجلال العیون** و در بعضی کتب ایشان آورده که وفات
آنحضرت در ماه ربیع الاول و نزد بعضی ربیع الثانی و حدیث ابی نصری نقل
این دو قول میکنند زیرا که بنا بر مشهور دستی که وفات حضرت امام زین العابدین
علیه السلام خارج از ماه محرم نبود پس انقضای دو ماه و لا محاله آخر ربیع الاول خواهد بود

و الله اعلم بالصواب هذا ما قالوا

باب ششم

در احوال قبله ارباب شریعت و کعبه اصحاب طریقت کشف اسرار و مومنین

بسم الله الرحمن الرحیم
در این کتاب از حدیث و روایت معتبره
در بیان احوال ارباب شریعت و کعبه
اصحاب طریقت کشف اسرار و مومنین
در بیان احوال ارباب شریعت و کعبه
اصحاب طریقت کشف اسرار و مومنین

در بیان احوال ارباب شریعت و کعبه
اصحاب طریقت کشف اسرار و مومنین
در بیان احوال ارباب شریعت و کعبه
اصحاب طریقت کشف اسرار و مومنین
در بیان احوال ارباب شریعت و کعبه
اصحاب طریقت کشف اسرار و مومنین

در بیان احوال ارباب شریعت و کعبه
اصحاب طریقت کشف اسرار و مومنین
در بیان احوال ارباب شریعت و کعبه
اصحاب طریقت کشف اسرار و مومنین
در بیان احوال ارباب شریعت و کعبه
اصحاب طریقت کشف اسرار و مومنین

در تقدرونی فانه لایحدکم احد بعدی مثل حدیثی یعنی سوال کنید از من پیش
از آنکه کم کنید مراد هر چیز که خواهید برستی نخواهید یافت کسی بعد از آن
که سخن گوید باشما چیزی یک من بشما میگوید علم با طبیعت رسالت است علیه السلام

ان تفقدونی فانه لایحدکم احد بعدی مثل حدیثی یعنی سوال کنید از من پیش
از آنکه کم کنید مراد هر چیز که خواهید برستی نخواهید یافت کسی بعد از آن
که سخن گوید باشما چیزی یک من بشما میگوید علم با طبیعت رسالت است علیه السلام

ش

اسم هر چیزی که تو از دانش تو سرزمین علم الایمان شنو
و از کلمات طیبات اوست من عرف الله اعرض عن سواه یعنی عارف خدا
معروض بود از غیر او و منقطع از اسباب و از خلق گشته و بحق بیوسته
غیر حق را در دلش آن مقدار نماند که با او التفات کند **ایات**

آن سخن که ترا شناخت چاره کند	فرزند و عیال و خانمان را چه کند
دیوانه نمی هر دو جهانش بخشی	دیوانه تو هر دو جهان را چه کند

و فرمود لا یصح العبادة الا بتو تیه تقدم علی العبادة التوجه التامون العاؤون
یعنی عبادت جز بتوبه راست نیاید و خدا سبحانه مقدم کرد توبه را بر عبادت
توبه برایت مقامات است و عبودیت نهایت مقامات است و او سبحانه تقاضای
ذکر عصیان کرد و امر بتوبه فرمود قال تو بوالی الله جمیعاً و رسولاً را بیهود

یاد کرد و فرمود فادعی الی عبده ما ادعی الی ایات

توبه کن مردانه سر آور بره	که من میل بمقتال یره
در نسون نفس کم شو عزه	که افتاب حق بنوشد ذره

در تقدرونی فانه لایحدکم احد بعدی مثل حدیثی یعنی سوال کنید از من پیش
از آنکه کم کنید مراد هر چیز که خواهید برستی نخواهید یافت کسی بعد از آن
که سخن گوید باشما چیزی یک من بشما میگوید علم با طبیعت رسالت است علیه السلام

در تقدرونی فانه لایحدکم احد بعدی مثل حدیثی یعنی سوال کنید از من پیش
از آنکه کم کنید مراد هر چیز که خواهید برستی نخواهید یافت کسی بعد از آن
که سخن گوید باشما چیزی یک من بشما میگوید علم با طبیعت رسالت است علیه السلام

اور داد علی علیہ السلام نے بغیر کسی سبب سے دل کی آفتاب میں
 یعنی انیذا علیہ السلام نے بغیر کسی سبب سے دل کی آفتاب میں
 اور صوفیوں میں سے ہے جو ہر روز رات
 اور صوفیوں میں سے ہے جو ہر روز رات
 اور صوفیوں میں سے ہے جو ہر روز رات

عمر نے تو یہ ہم جان کئے نہست
 گر سیر کردی تو نامہ عمر خلیش
 عمر گزشتہ شبیں این دم است
 هیچ عمرت را برہ اب جنات
 جملہ ماھمیا از و نیکو شوند
 سیات را مبدل کرد حق
 زندگی مقصود بھبہ بندگیست
 گر تو خواہی خسرو دل زندگی
 بندہ باشی بندگی کن روز و شب

مرگ حاضر غائب احق اندست
 تو بکن زاناکہ کردستی ز پیش
 آب تو بہکشدہ اگر ابوی عم است
 تا درخت عمر گردد با ثبات
 زہر پارینہ از و گردد چوتہ
 تا ہمہ طاعت شود ز و ما سبق
 زندگی نے بندگی شرمندگیست
 بندگی کن بندگی کن بندگی
 کہ این بود خوشنودی در گاہ رب

حلالی ازین ظلکون الناس خراتیہ
 علی ذلین فذلکون الناس خراتیہ
 علی ذلین فذلکون الناس خراتیہ
 علی ذلین فذلکون الناس خراتیہ

داؤد ظالی روزی بخدمت آن حضرت آمد عرض کرد یا ابن رسول اللہ مران پندہ کہ
 دلہم سباہ شدہ است فرمود ای اباسلیمان تو ز ہر زمانہ خوشی ترا بہ بندہ من
 چہ حاجت باشد عرض کرد افریزندہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ حق تعالی شمارا
 از ہمہ خلائق افضل کردہ بندہ دادن بر شما واجب است آنحضرت فرمود اباسلیمان
 من از ان می ترسم کہ یقیناً بت حدیث اندر من آویند و دست در من زنند کہ چہ حاجت
 متابعت من بجانیا و رودی این کار بہ نسبت صحیح قویست این کار ببعاملانہ نایستہ
 حضرت حق است و این کار ببعاملت خوبست اند حضرت تعقیباً نہ تعالی داؤد
 بسیار گریست و گفت ای بار خدا یا آنکہ معجون طینت وی از آب نبوتست

اول کوران کے بعد اسکے ادر
 پہلے کوران کے بعد اسکے ادر
 پہلے کوران کے بعد اسکے ادر
 پہلے کوران کے بعد اسکے ادر

۳۵۱

غافل ہوا اور باہر غافل ہوا
 غافل ہوا اور باہر غافل ہوا
 غافل ہوا اور باہر غافل ہوا
 غافل ہوا اور باہر غافل ہوا

غضب دروغ نمیزد که برین غنای ازین جنس است
سخن فزونی که برین غنای ازین جنس است
غضب دروغ نمیزد که برین غنای ازین جنس است
سخن فزونی که برین غنای ازین جنس است
غضب دروغ نمیزد که برین غنای ازین جنس است
سخن فزونی که برین غنای ازین جنس است

و ترکیب طبیعت وی از اصول برهان و محبت جدش رسول خدا و مادرش قبول زهرام
و پیرش علی مرتضی برین حیرانی است که در ادک باشد که بمعاملت نمود مشغول شود
روزی سفیان ثوری بخدمت حضرت آمد و هیبت خویش عرض کرد که وصیتی
فرما که آنرا نگارم شاید که خدا تمتاع آن وصیت را در حق من نافع گرداند
حضرت فرمود ای سفیان لامر و لکذوب یعنی نیست مروه و در و نگوید اولاد را
لکسود یعنی نیست راحت مچاسد را و لاسود و لسی الخلق نیست سرد را که در خلق را
والاخره لملوک نیست برادری و قرابت مرسلطین و اسرار اسفیان
زیاده ازین فرما فرمود ای سفیان گفت عن میاهرم الله تکن عابد ابان نار خود را
از منیبات خدای تعالی تا بشوی عابد و در این مقام قسم الله که تکن عیدای منیست
رضی شوی بجزیر که خدا و قسمت تو کرده تا غنی شوی و حسن جو از من جاکر تکن
مسلم یا همسان نیگوی کن تا مسلمان شوی و لاصحب الطاهر فیعلیک فی نخوره
با فاسق مشین که غالب آید بر تو در بدکاری و توجس است کند زشت کرد ارجم

بیت

صحبت صالح ترا صالح گفت صحبت طالح ترا طالح گفت
و ثابورنی امورک الذین یحبون طاعت الله عزوجل یعنی مشاورت کن در کارهای خیر
با مردانیکه طاعت خدا یرتکی و اخلاص بخشوع و نیاز میکنند بعد از آن سفیان
عرض کرد که زیاده ازین فرما حضرت فرمود من را در کمال عشره و هیمیه با سلطان

غضب دروغ نمیزد که برین غنای ازین جنس است
سخن فزونی که برین غنای ازین جنس است
غضب دروغ نمیزد که برین غنای ازین جنس است
سخن فزونی که برین غنای ازین جنس است
غضب دروغ نمیزد که برین غنای ازین جنس است
سخن فزونی که برین غنای ازین جنس است

غضب دروغ نمیزد که برین غنای ازین جنس است
سخن فزونی که برین غنای ازین جنس است
غضب دروغ نمیزد که برین غنای ازین جنس است
سخن فزونی که برین غنای ازین جنس است
غضب دروغ نمیزد که برین غنای ازین جنس است
سخن فزونی که برین غنای ازین جنس است

غضب دروغ نمیزد که برین غنای ازین جنس است
سخن فزونی که برین غنای ازین جنس است
غضب دروغ نمیزد که برین غنای ازین جنس است
سخن فزونی که برین غنای ازین جنس است
غضب دروغ نمیزد که برین غنای ازین جنس است
سخن فزونی که برین غنای ازین جنس است

بسیار از ایشان بنام امام رضا علیه السلام و با وجود آنکه این علم بر همه بیاید و هر کس از اهل بیت خود را با او پیوسته است و با او پیوسته است و با او پیوسته است و با او پیوسته است

در راه خدا خوش خلقی و تقسیم در روی مردم و بازماندن از جور و جفا و از تبت خلق خدا و فرمودن این که نه عزمی است از من که از من تفییر انبیا نه تلمیح رسوای یعنی کسیکه انسیت گرفت بخدمت عزوجل وحشت بمرسانند از مردمان و میدانند نیاطت ایشان و کسیکه با غیر خدا مانوس گشت از خود بردا و را وسوسه شیطانی و از آنحضرت بحجاب و غرائب علوم که از عقل و قیاس بیرون است نقل میکنند حضور صا و لیا الله چه متمسک با حدیث آنحضرت اند و با این بیسطامی که شمشیر سلطان العارفین است سقایی در گاه و مستفیض زر و حایته آنحضرت بود و آنحضرت فرمود در مدینه منوره افاضه علوم احادیث بر طالبان فرمود بعد از آنکه عراق تشرف آورده افاضه علوم دینی فرمود و در مسند ابن عیینه روایت کرده که ابو عینیفه گفت که روزی منصور دوانقی بمن گفته فرستاد که ابو عبد الله جعفر صادق علیه السلام در علم ققاهت مشهور گشته و بسیار مردمان با و رجوعی از اند پس ترا باید که مسایل مستحقه که جواب آنها متعذر باشد برای جعفر صادق بیار و از وی در مجلس سماعی کن ابو عینیفه میگویی که من در خانه منصور دوانقی رفتم دیدم که او بر کسی نشسته است و دست راست او حضرت امام جعفر صادق علیه السلام نشسته هر گاه که نظر من بر آن حضرت علیه السلام افتاد و منوها بر اندام من برخاست و همستی در او من پدید آمد پس منصور دست مرا گرفت و نشانید بعد از آن التفات بسوی امام جعفر صادق علیه السلام کرد و گفت ای ابو عبد الله این ابو عینیفه است حضرت فرمود بی جنبی سلم

بسیار از ایشان بنام امام رضا علیه السلام و با وجود آنکه این علم بر همه بیاید و هر کس از اهل بیت خود را با او پیوسته است و با او پیوسته است و با او پیوسته است و با او پیوسته است

بسیار از ایشان بنام امام رضا علیه السلام و با وجود آنکه این علم بر همه بیاید و هر کس از اهل بیت خود را با او پیوسته است و با او پیوسته است و با او پیوسته است و با او پیوسته است

باب الحروف والاول شام پنج
 حروف آوردند من بلاد بلخ است
 و در کتب دیگر کتب عربی است
 در آن غیبت ان دو زمین است
 مسقط بود او سکا به عهد الملک شام

سبب آن بود که در آن وقت
 از حضرت علی بن ابراهیم
 در آن وقت که در آن وقت
 از آن وقت که در آن وقت
 از آن وقت که در آن وقت

اورا بعد از ان منصور گفت سوال بکن ای ابوحنیفه از ان مسائل که در دل داره
 پس چهل مسأله بچیت حضرت عرض کرده همه اجواب شانی فرمود ابوحنیفه گفت که
 من اینچنین با علم الناس یافتند در وقت خود ندیدم و در شرح منهوی ابو الفتح
 وغیره کتب اول سلوک بنظر آمده که ابوحنیفه بعد تکمیل علوم ظاهری بر آئی تحصیل علوم
 باطنی دو سال دیگر در خدمت آن حضرت مانده علوم باطنی حاصل کرد و گفت
 اولاً استان ملک النعمان اگر این دو سال نمی بود نما ابوحنیفه ملاک میشد و در بعضی
 کتب شجره جمعیت ابوحنیفه منسوب باحضرت یافته شده و امدا علم الصواب روایت
 کرد از وی یحیی بن سعید الاضاری و ابوحنیفه و ابن جریج و مالک و محمد بن اسحق
 و مسروق و موسی بن جعفر و سفیان ثوری و سفیان بن عینه و شعبه و یحیی بن سعید القطان
 و بسیاری از علماء روایت احماد میت ازان حضرت می آرند و سلسله همه اولیا الله

منسوب بان مقتدا ای بل صفا بشوای الله هدی هست
فصل در بیان کشف و کرامات آنحضرت

کراماتش نهایت ندارد از زمین آن زبان قاصر است و از تحریرش بان علم عاجز
 لکن تنبیها و تیرگا از بسیار اندکی و از هزاران هزار کی بهنگارش می آید و سالک نشد با
 کفایت میکند از آنجا است این چیزی در کتاب صفة الصفة باسناد خود از زینت
 این مصدر روایت کرده که وی گفته که در موسم حج در که بودم و بعد گذاردن
 نماز دیگر بالای کوه ابو قیس رفتم دیدم که مردی نشسته دعا میکند که گفت یارب یارب

این کتاب در این زمان
 از آن وقت که در آن وقت
 از آن وقت که در آن وقت
 از آن وقت که در آن وقت
 از آن وقت که در آن وقت

در این کتاب در این زمان
 از آن وقت که در آن وقت
 از آن وقت که در آن وقت
 از آن وقت که در آن وقت
 از آن وقت که در آن وقت

در این کتاب در این زمان
 از آن وقت که در آن وقت
 از آن وقت که در آن وقت
 از آن وقت که در آن وقت
 از آن وقت که در آن وقت

سافل پر پادشاهان را که در این اوقات
 به مکه می آمدند و در آنجا می ایستادند
 و در آنجا در میان خود می سخن می گفتند
 و هر کس که از آنجا می گذشت باید که
 سلامتی او را بابت آن دعا بخواند و
 به او برسد که در آنجا در میان آن
 بزرگان می ایستادند و در آنجا
 می ایستادند و در آنجا می ایستادند
 و در آنجا در میان خود می سخن می گفتند
 و هر کس که از آنجا می گذشت باید که
 سلامتی او را بابت آن دعا بخواند و
 به او برسد که در آنجا در میان آن
 بزرگان می ایستادند و در آنجا
 می ایستادند و در آنجا می ایستادند

ادب و در آنجا در میان خود می سخن می گفتند
 و هر کس که از آنجا می گذشت باید که
 سلامتی او را بابت آن دعا بخواند و
 به او برسد که در آنجا در میان آن
 بزرگان می ایستادند و در آنجا
 می ایستادند و در آنجا می ایستادند
 و در آنجا در میان خود می سخن می گفتند
 و هر کس که از آنجا می گذشت باید که
 سلامتی او را بابت آن دعا بخواند و
 به او برسد که در آنجا در میان آن
 بزرگان می ایستادند و در آنجا
 می ایستادند و در آنجا می ایستادند

چندانکه نفس می منقطع شد پس گفت یا الله چنداگر نفس می منقطع شد پس گفت
 یا حی یا قیوم نفس می منقطع شد پس گفت یا رحیم یا رحیم الرحمن یا قیوم یا قیوم
 هفت بار چنین کرد پس گفت اللهم انی استسئلت الغیب و ان برودى الله افلاخا ای بار خدایا
 منخمش باهش انکور دارم و بر دستى هر دو چادرى من گشته هنوز دعائى خود تمام نکرده بود
 که دیدم سلمه پراگمور رو در بردنوا جاناناده و آنوقت بر سر زمین انکور برد و چون خواست
 که از ان انکور بخورد گفتم من شد یک تو ام فرمود پس چه گفتم زیرا که تو دعا کردی و من
 آمین گفتم فرمود که پیش آنی و هیچ ذخیره کن پس مراد داد انکور بود که دانه ترا داشت
 و هرگز مثل آن نخورده بودم چندان خوردم که سیر شدم و هیچ از ان سلمه کم نشد
 بعد از ان فرمود هر کدام از این دو در آنکه میخواهی بگیر گفتم آن حاجت ندادم
 فرمود که پنهان شو تا آنرا پوشم پنهان شدم یکی را از آن ساخت و یکی را در او آن
 دو برد کهنه را که در برداشت بر ست گرفت و روان شد من نیز بر اثر روی روان
 شدم همسعی رسیدم و دیر پیش آمد و عرض کرد دستى کساک الله یا این رسول الله
 صلی الله علیه و آله و سلم آن دو برد کهنه را بوی داد و از انمرد پرسیدم که این چیست
 گفت این جعفر بن محمد بن علی است بعد از ان از نظر من غائب شد چند طبله بیستم

ابیت

همه توانم که ز رحمت نار ان به	ایکه او از آسمان باران دهد
مستی از وی جز مجواز بنگ و خمر	رزق از وی جز مجواز زید و عمر

مصعب بن زینب می فرمود که روزی در میان
 مکه و مدینه بودم که در راه بودم
 و در آنجا در میان خود می سخن می گفتند
 و هر کس که از آنجا می گذشت باید که
 سلامتی او را بابت آن دعا بخواند و
 به او برسد که در آنجا در میان آن
 بزرگان می ایستادند و در آنجا
 می ایستادند و در آنجا می ایستادند
 و در آنجا در میان خود می سخن می گفتند
 و هر کس که از آنجا می گذشت باید که
 سلامتی او را بابت آن دعا بخواند و
 به او برسد که در آنجا در میان آن
 بزرگان می ایستادند و در آنجا
 می ایستادند و در آنجا می ایستادند

چرا از بعد از آنکه مکعب اندامی
 در چاکچه شتر چو یکبند الملک
 حجاج ابن یوسف ثقفی کو از طرف
 پانکک شرمه عامه و یا او را کوی
 این زبیر بن عوفی شهنشینه تیره بین
 غائب است و چون او را در وان کل
 جها را نام بر یکبند الملک
 حکومت کجا جانشین او را جاس
 قتل کیا از خون نے ہزار ہا ہوا
 و چون سب سے بجا و اور مروان
 کے ساتھ اور نظام ہوئی چاہی
 کے ساتھ اور روایت کیا اور کو
 اور صحت کی روایت کیا اور کو
 ابن عباس یعنی شهنشینه نے چاہی
 علیہ السلام سے فرمایا کہ حضرت
 جی کی اندر قالی نا کجا کجا کیا
 میں نے سب سے چینی کی کیا
 شتر کو اور میں قتل کرنے کو اور کو
 سب سے اور قالی کے فرزند
 کے ساتھ اور نظام ہوئی چاہی

شعری و خواہ نے از گنج و مال
 سر کا اول پاک شد از اعتدال
 پس میفرماید حاجت ای محتاج زود
 و از آنچه آنت که داؤد بن عبداللہ بن عباس کی از موالی حضرت علیہ السلام
 راکشت و اموال ویرا گرفت حضرت بروی درآمد در حالیکہ راوی خود را بر
 زمین پیکشید و فرمود موالی مرا کشتی و مال ویرا گرفتی و اللہ کہ دعائی بخوہم کہ
 داؤد بر سبیل استہزاف گفت مرا از دعائی خود می ترسانی آنحضرت بجانہ خود بازگشت
 و ہمیشہ شب بیدار بود و در نماز چون وقت سحر شد شنیدند کہ برداؤد دعا بگردسا
 برینامہ کہ ویرا بگشتند آیات
 در قفای خود می چینی چسوا
 از بی اذ جا رضرا شد بخوان
 تک جزا طرا ابا بلیت رسید
 غفلت افتد در سپاہ آسمان
 و ر بگیرد چرخ یارب خوان شود
 هیچ قومی را خدا رسوا نکرد
 ای زنده میگنایان از جفا
 مضعیفان را تو نے خصمی بدان
 گر تو پبلی خصم تو از تو رہید
 گر ضعیفی در زمین خواهد امان
 گر نبالہ آسمان گریان شود
 تا دل مرد خدا نامد بر د
 و از آنچه آنت کہ راوی میگود با جماعتی پیش آنحضرت علیہ السلام فرستم
 و آنجماعت از آنحضرت سوال کرد کہ خدا متعالے ابرہہ علیہ السلام را گفت خدا ربتہ

۳۵۶

چرا از بعد از آنکه مکعب اندامی
 در چاکچه شتر چو یکبند الملک
 حجاج ابن یوسف ثقفی کو از طرف
 پانکک شرمه عامه و یا او را کوی
 این زبیر بن عوفی شهنشینه تیره بین
 غائب است و چون او را در وان کل
 جها را نام بر یکبند الملک
 حکومت کجا جانشین او را جاس
 قتل کیا از خون نے ہزار ہا ہوا
 و چون سب سے بجا و اور مروان
 کے ساتھ اور نظام ہوئی چاہی
 کے ساتھ اور روایت کیا اور کو
 اور صحت کی روایت کیا اور کو
 ابن عباس یعنی شهنشینه نے چاہی
 علیہ السلام سے فرمایا کہ حضرت
 جی کی اندر قالی نا کجا کجا کیا
 میں نے سب سے چینی کی کیا
 شتر کو اور میں قتل کرنے کو اور کو
 سب سے اور قالی کے فرزند
 کے ساتھ اور نظام ہوئی چاہی

شعری و خواہ نے از گنج و مال
 سر کا اول پاک شد از اعتدال
 پس میفرماید حاجت ای محتاج زود

و از آنچه آنت که داؤد بن عبداللہ بن عباس کی از موالی حضرت علیہ السلام
 راکشت و اموال ویرا گرفت حضرت بروی درآمد در حالیکہ راوی خود را بر
 زمین پیکشید و فرمود موالی مرا کشتی و مال ویرا گرفتی و اللہ کہ دعائی بخوہم کہ
 داؤد بر سبیل استہزاف گفت مرا از دعائی خود می ترسانی آنحضرت بجانہ خود بازگشت
 و ہمیشہ شب بیدار بود و در نماز چون وقت سحر شد شنیدند کہ برداؤد دعا بگردسا

برینامہ کہ ویرا بگشتند آیات

در قفای خود می چینی چسوا
 از بی اذ جا رضرا شد بخوان
 تک جزا طرا ابا بلیت رسید
 غفلت افتد در سپاہ آسمان
 و ر بگیرد چرخ یارب خوان شود
 هیچ قومی را خدا رسوا نکرد
 ای زنده میگنایان از جفا
 مضعیفان را تو نے خصمی بدان
 گر تو پبلی خصم تو از تو رہید
 گر ضعیفی در زمین خواهد امان
 گر نبالہ آسمان گریان شود
 تا دل مرد خدا نامد بر د

و از آنچه آنت کہ راوی میگود با جماعتی پیش آنحضرت علیہ السلام فرستم
 و آنجماعت از آنحضرت سوال کرد کہ خدا متعالے ابرہہ علیہ السلام را گفت خدا ربتہ

چرا از بعد از آنکه مکعب اندامی
 در چاکچه شتر چو یکبند الملک
 حجاج ابن یوسف ثقفی کو از طرف
 پانکک شرمه عامه و یا او را کوی
 این زبیر بن عوفی شهنشینه تیره بین
 غائب است و چون او را در وان کل
 جها را نام بر یکبند الملک
 حکومت کجا جانشین او را جاس
 قتل کیا از خون نے ہزار ہا ہوا
 و چون سب سے بجا و اور مروان
 کے ساتھ اور نظام ہوئی چاہی
 کے ساتھ اور روایت کیا اور کو
 اور صحت کی روایت کیا اور کو
 ابن عباس یعنی شهنشینه نے چاہی
 علیہ السلام سے فرمایا کہ حضرت
 جی کی اندر قالی نا کجا کجا کیا
 میں نے سب سے چینی کی کیا
 شتر کو اور میں قتل کرنے کو اور کو
 سب سے اور قالی کے فرزند
 کے ساتھ اور نظام ہوئی چاہی

چرا از بعد از آنکه مکعب اندامی
 در چاکچه شتر چو یکبند الملک
 حجاج ابن یوسف ثقفی کو از طرف
 پانکک شرمه عامه و یا او را کوی
 این زبیر بن عوفی شهنشینه تیره بین
 غائب است و چون او را در وان کل
 جها را نام بر یکبند الملک
 حکومت کجا جانشین او را جاس
 قتل کیا از خون نے ہزار ہا ہوا
 و چون سب سے بجا و اور مروان
 کے ساتھ اور نظام ہوئی چاہی
 کے ساتھ اور روایت کیا اور کو
 اور صحت کی روایت کیا اور کو
 ابن عباس یعنی شهنشینه نے چاہی
 علیہ السلام سے فرمایا کہ حضرت
 جی کی اندر قالی نا کجا کجا کیا
 میں نے سب سے چینی کی کیا
 شتر کو اور میں قتل کرنے کو اور کو
 سب سے اور قالی کے فرزند
 کے ساتھ اور نظام ہوئی چاہی

گفت ای فلان جمعی کثیر از علویان فانی ساخته و پیشوائی ایشان را
 گذارتم گفتند ای صاحب کرامت حضرت محمد علیه السلام گفتند وی مردیست مشغول بعبادت
 خدا و اصلاً نظر بدنی ندارد و گفت من دانستم که تو اعتقاد امامت وی داری من
 سوگند خورده ام که نبش در نیایم تا خاطر خود را از وی فارغ نسازم سیاف را
 بخواند و گفت چون حضرت بن محمد حاضر شود هرگاه که من دست بر سر خود نهم باید که ویرا
 قتل کنی پس گفت تا صدق را حاضر کنند در وقت آمدن بوی پیوستم دیدم که لب
 می جنبانید اما ندانستم که چه میگوید لیکن قصر منصور را دیدم که جنبش در آمد چون شنید
 از تلامذم امواج بخور منصور را دیدم سر پائی برهنه و لرزه بر اندامهای وی
 افتاده است استقبال حضرت علیه السلام کرد و باز وی آنحضرت را گرفت بر سر خود نشاند
 و گفت یا ابن رسول الله باعث آمدن چه بود فرمود مرا خواندی مردم گفت حاجتی که
 داری بخواجه حضرت فرمود حاجت منی آنست که مرا سخوانی تا من هر وقتی که خواهم
 باغبیا خود حاضر شوم آنگاه برخواست چون بیرون رفت منصور جابره خواب طلبید
 و تا نیم شب بیدار و نماز با از وی فوت شد چون بیدار گشت مقرب خود را خواند
 و گفت در آنوقت که حضرت بن محمد حاضر شد از دهایم را دیدم که یک لب و سه
 برزین و یک بر بالای قصر من بود و زبان فصیح بمن گفت که فرزند استعالی
 فرستاده است که اگر بصادق گوئی رسانی ترا و قصر ترا فرود می برم حال بر من
 متغیر شد چنانکه دیدی مقرب منصور گفت این سحرست منصور گفت لگو که سحر است این

اینها هم از کتب معتبره است که در این کتاب مذکور است
 از کتب معتبره است که در این کتاب مذکور است
 از کتب معتبره است که در این کتاب مذکور است

در هر یک از این کتب کلمات و جملات مذکور است
 در هر یک از این کتب کلمات و جملات مذکور است
 در هر یک از این کتب کلمات و جملات مذکور است

در هر یک از این کتب کلمات و جملات مذکور است
 در هر یک از این کتب کلمات و جملات مذکور است
 در هر یک از این کتب کلمات و جملات مذکور است

در جردن در کوه کبریا که در آنجا حضرت زین العابدین علیه السلام مدفون است
 و در آنجا که در آنجا حضرت زین العابدین علیه السلام مدفون است
 و در آنجا که در آنجا حضرت زین العابدین علیه السلام مدفون است
 و در آنجا که در آنجا حضرت زین العابدین علیه السلام مدفون است
 و در آنجا که در آنجا حضرت زین العابدین علیه السلام مدفون است

خاصیت بزرگ است که بر سوزناصلی الله علیه وآله آمده بود هر چه پنجه است چنان
 میشود و از آن جمله آنست که چون زیر آتشند و بر در کشیدند حکم ابن عباس کلبی این

دو بیت گفت شمس

صلواتکم زید اعلیٰ جمع شد و قتم بعثمان علیا سفا هت	کلم از مهدی اعلیٰ الخیر علیا و عثمان خیر من علی و طیب
--	--

چون این دو بیت با حضرت رسید دست بدعا برداشت و فرمود اللهم انک
 عبد که کاذا ضابطا علیه کلبک بنی امیه ویرا بکوفه فرستادند شیر ویرا در راه بدر
 چون این خبر آن حضرت رسید در سجده در افتاد و گفت الحمد لله الذی بخیرنا ما وعدنا
 هذا فی شواهد النبوة و غیره

فصل در بیان قات آنحضرت علیه السلام

فی فضل الخطایقال عمر بن المقدام کنت اذا نظرت الی جعفر بن محمد علمت انه من
 سلاله البیضاء ولد سنة ثمانین بالمدينة و توفی بانی شوال سنة ثمان و اربعین و اهاجته
 وهو ابن ثمان سنین و دفن بالبقیع فی قبر فیه ابوه و جدّه و عمه جدّه و ما اکرهم
 بزلک القبر و بان اجمع من الاشرار الکرام و وفات آنحضرت علیه السلام در مدینه
 بود روز دوشنبه پانزدهم رجب سنه یکصد و هفتاد و هشت و در بقیع و قبر که
 پدر و امام محمد باقر علیه السلام و جدّه وی حضرت امام زین العابدین علیه السلام و عمه
 جدّه وی امام حسن علیه السلام مدفون هستند و مدفون گشت پس قبر آن حضرت علیه السلام

این است که در آنجا حضرت زین العابدین علیه السلام مدفون است
 و در آنجا که در آنجا حضرت زین العابدین علیه السلام مدفون است
 و در آنجا که در آنجا حضرت زین العابدین علیه السلام مدفون است
 و در آنجا که در آنجا حضرت زین العابدین علیه السلام مدفون است
 و در آنجا که در آنجا حضرت زین العابدین علیه السلام مدفون است

این است که در آنجا حضرت زین العابدین علیه السلام مدفون است
 و در آنجا که در آنجا حضرت زین العابدین علیه السلام مدفون است
 و در آنجا که در آنجا حضرت زین العابدین علیه السلام مدفون است
 و در آنجا که در آنجا حضرت زین العابدین علیه السلام مدفون است
 و در آنجا که در آنجا حضرت زین العابدین علیه السلام مدفون است

این است که در آنجا حضرت زین العابدین علیه السلام مدفون است
 و در آنجا که در آنجا حضرت زین العابدین علیه السلام مدفون است
 و در آنجا که در آنجا حضرت زین العابدین علیه السلام مدفون است
 و در آنجا که در آنجا حضرت زین العابدین علیه السلام مدفون است
 و در آنجا که در آنجا حضرت زین العابدین علیه السلام مدفون است

علیه السلام را خواب دید که فرمود یا محمد فی غایت غایت من قولت ان تغدوا الارض
و تقطعوا الاعلام ثم یبع کوید که شب بود که ممدی مرا طلبید چون من پیش وی رفتم شنبه کم
این آیت را به آواز خوش بخوان چون مرادید گفت برو و موسی بن جعفر را بیار
من نفتم و آنحضرت علیه السلام را آوردم ممدی با حضرت معاتقه کرد و به نشاند
و خواب را با حضرت علیه السلام گفت بعد از آن گفت هیچ توانی که مرا این گزانی
از آنکه بر من و فرزندان من خروج کنی فرمود که والله هرگز نکرده ام و از نشان من نیست
که بکنم ممدی گفت راست میگویی پس رجب را گفت که آنحضرت علیه السلام را دوازده
هزار دینار بده و بسوی اهل وی روان کن ببع گوید که هم در شب ساتخی وی کردم
و در باروان نمودم از خونت آن مبادا نمایی پیدا نشود تا ایام رشید در مدینه بود پس
دو یکبار رشید آنحضرت علیه السلام را به بغداد طلبید و در آن وفات یافت هزاره
شواهر النبوة فی فصل الخطاب روایت کرده شد که بارون رشید گفت من خواب
دیدم که حضرت امام حسین علیه السلام تشریف آورد و در دست مبارکش حرره است
و منی فرماید که اگر موسی بن جعفر را همین ساعت میگذاری بنما و الا نترای این حرره ذبح
خواهم کرد و برو و آنحضرت علیه السلام را از قید خلاص کن و سی هزار درم به او بده
و بگو هر جا که بجا نظر تشریف بیاورد بنماست فرماید و اگر بخوهد بحدینه تشریف برو و هر گاه
که بارون بخدمت حضرت آمد و آنچه حضرت امام حسین امر کرده بود به او داد پس آنحضرت
فرمود که من رسول خدا صلی الله علیه و آله را در خواب دیدم که تشریف آورد و فرمود ممدی

۳۶۶

علیه السلام را خواب دید که فرمود یا محمد فی غایت غایت من قولت ان تغدوا الارض
و تقطعوا الاعلام ثم یبع کوید که شب بود که ممدی مرا طلبید چون من پیش وی رفتم شنبه کم
این آیت را به آواز خوش بخوان چون مرادید گفت برو و موسی بن جعفر را بیار
من نفتم و آنحضرت علیه السلام را آوردم ممدی با حضرت معاتقه کرد و به نشاند
و خواب را با حضرت علیه السلام گفت بعد از آن گفت هیچ توانی که مرا این گزانی
از آنکه بر من و فرزندان من خروج کنی فرمود که والله هرگز نکرده ام و از نشان من نیست
که بکنم ممدی گفت راست میگویی پس رجب را گفت که آنحضرت علیه السلام را دوازده
هزار دینار بده و بسوی اهل وی روان کن ببع گوید که هم در شب ساتخی وی کردم
و در باروان نمودم از خونت آن مبادا نمایی پیدا نشود تا ایام رشید در مدینه بود پس
دو یکبار رشید آنحضرت علیه السلام را به بغداد طلبید و در آن وفات یافت هزاره
شواهر النبوة فی فصل الخطاب روایت کرده شد که بارون رشید گفت من خواب
دیدم که حضرت امام حسین علیه السلام تشریف آورد و در دست مبارکش حرره است
و منی فرماید که اگر موسی بن جعفر را همین ساعت میگذاری بنما و الا نترای این حرره ذبح
خواهم کرد و برو و آنحضرت علیه السلام را از قید خلاص کن و سی هزار درم به او بده
و بگو هر جا که بجا نظر تشریف بیاورد بنماست فرماید و اگر بخوهد بحدینه تشریف برو و هر گاه
که بارون بخدمت حضرت آمد و آنچه حضرت امام حسین امر کرده بود به او داد پس آنحضرت
فرمود که من رسول خدا صلی الله علیه و آله را در خواب دیدم که تشریف آورد و فرمود ممدی

علیه السلام را خواب دید که فرمود یا محمد فی غایت غایت من قولت ان تغدوا الارض
و تقطعوا الاعلام ثم یبع کوید که شب بود که ممدی مرا طلبید چون من پیش وی رفتم شنبه کم
این آیت را به آواز خوش بخوان چون مرادید گفت برو و موسی بن جعفر را بیار
من نفتم و آنحضرت علیه السلام را آوردم ممدی با حضرت معاتقه کرد و به نشاند
و خواب را با حضرت علیه السلام گفت بعد از آن گفت هیچ توانی که مرا این گزانی
از آنکه بر من و فرزندان من خروج کنی فرمود که والله هرگز نکرده ام و از نشان من نیست
که بکنم ممدی گفت راست میگویی پس رجب را گفت که آنحضرت علیه السلام را دوازده
هزار دینار بده و بسوی اهل وی روان کن ببع گوید که هم در شب ساتخی وی کردم
و در باروان نمودم از خونت آن مبادا نمایی پیدا نشود تا ایام رشید در مدینه بود پس
دو یکبار رشید آنحضرت علیه السلام را به بغداد طلبید و در آن وفات یافت هزاره
شواهر النبوة فی فصل الخطاب روایت کرده شد که بارون رشید گفت من خواب
دیدم که حضرت امام حسین علیه السلام تشریف آورد و در دست مبارکش حرره است
و منی فرماید که اگر موسی بن جعفر را همین ساعت میگذاری بنما و الا نترای این حرره ذبح
خواهم کرد و برو و آنحضرت علیه السلام را از قید خلاص کن و سی هزار درم به او بده
و بگو هر جا که بجا نظر تشریف بیاورد بنماست فرماید و اگر بخوهد بحدینه تشریف برو و هر گاه
که بارون بخدمت حضرت آمد و آنچه حضرت امام حسین امر کرده بود به او داد پس آنحضرت
فرمود که من رسول خدا صلی الله علیه و آله را در خواب دیدم که تشریف آورد و فرمود ممدی

خلوات کے واسطے صفت لوگوں کا
 بوجھتی جاتی تھی تب طلحہ چھڑا سوڑ کے
 سب سے ایک خاشاکی سے جنگی
 سب سے ایک خاشاکی سے جنگی

جلال کے بنائے جا رہے تھے اور
 تعلق سے بنائے جا رہے تھے اور
 تعلق سے بنائے جا رہے تھے اور

کہانی میں جانتا ہوں کہ ہے
 کہانی میں جانتا ہوں کہ ہے
 کہانی میں جانتا ہوں کہ ہے

قبول کر دگر آن در عذر زلفت را مرد کوز فرمود کہ این را ننگا ہر اما ترا بکار آید بعد
 چند روز این لفظین بر یکی از غلامان خود غصب کرد و از پیش خود بر اندان غلامش
 رشید آمد و گفت کہ سیدم موسی بن جعفر علیہ السلام را امام میدانو ویرا و اماں بسیار
 می فرستد و از انجمله در عایت کہ امیر المؤمنین ویرا بان اکرام و احترام کردہ چون
 رشید آنرا شنید غضب بروی مستولی شدنی الحال گماشته طلبتی فرستاد چون
 حاضر شد از وی پرسید کہ ان دراعہ کہ ترا پو شانیدہ بودم چه کردی گفت نزدیک
 من است گفت حاضر کن غلامی را طلبید و گفت بفلان خانہ روز اسرای من کلید نرا
 از فلان کنیز کہ طلب و در ان خانہ صندوق هست آنرا بکشاد و در ان صندوق
 ظرفیست سہ سہہ آنرا بسیار غلام زود انظرن را حاضر را کرد رشید گفت نامہ را
 برداشتند آن درعہ دید کہ جو سامی خوش مطیب ساخته پس غضب فرودشت
 و گفت این را بجائے دے باز فرست و خوش باش کہ من بعد ازین سخن کسی را در متوج
 نخواہم شنید و آنحضرت علیہ السلام را معلوم بود کہ این معاملہ ادیش خراہ آم کہ نذا
 درعہ را در فرمود و قبول نکرد و از انجمله آشت کہ راوی میگویی و قیامہ آنحضرت را
 بہ لہرہ می بردند نزدیک ہمدان ہمراہ حضرت علیہ السلام در کشتی نشستی و عیب لگتی بود
 کہ در ان زنی نوعوس ہمراہ شوہر خود نشسته غوغا میکرد حضرت فرمود این چه نوعوسست
 کہ عوس را می بزد چون ساعتی برآمد شنیدم کہ مردان کشتی فریاد میکنند حضرت علیہ السلام
 این چه فریادہست گفتند آن عوس خواستہ کہ گشتہ از آب دریا بردارد و ستوانہ ترین

پہنجانی ہوں کہ وہ شخص ہے
 بجزی جان اور بوجھت اور
 بلحاظ نام اور بوجھت اور
 اور در اندازہ اور
 اور در اندازہ اور
 اور در اندازہ اور
 اور در اندازہ اور
 اور در اندازہ اور
 اور در اندازہ اور
 اور در اندازہ اور

۲۹۹

غلام را سکا بی غرت اور دولت
 غلام را سکا بی غرت اور دولت
 غلام را سکا بی غرت اور دولت

اربعه و تحسین سنه و آنحضرت در حبس بیرون بر بغداد و در هر چه چشمه حبس شد که پیش از
 و شش هجری وفات یافت و قبرش در بغداد است و میگویند که یکی بن خالد البرکلی
 آنحضرت را گفته بودند در طلب زهر دادند و زهر یک زهر داد حضرت فرمود امر و زهر را
 زهر دادند و فردا بدن من زرد خواهد شد پس نیمه زوی سسغ خواهد شد و پس فرزند
 سیاه و نیله خواهد شد نگاه خواهیم مردنمان شد که فرموده بود فضائل و مناقب آنحضرت
 حدی و نهایی ندارد که بقل آید و نزد علمای امامیه اشته در شهادت آنحضرت آنست که
 در سال صد و هشتاد و سیم هجری واقع شد و بعضی صد و هشتاد و شش گفته اند و روز
 وفات مشهور روز جمعه است و پنج ماه رجب بود و بعضی پنجم ماه مذکور نیز گفته اند و عمر شریف
 آنحضرت در وقت وفات موافق مشهور پنجاه و پنج سال بود و بعضی پنجاه و چهار گفته اند
 و در کتابی ششم ماه رجب گفته و در تنزیب تاریخ نسبت و چهارم و صاحب کشف الغمه
 از کتاب کمال الدین نقل کرده است و پنجم رجب پنج در مصالح باین فاضل شده و بقال
 ابن الجوزی بذا ما قالوا الله عالم بالصواب و یعقب من ولد موسی بن جعفر و هم الموسویون
 فی اربعه عشر رجلا علی الرضا بن موسی برهیم بن موسی العباس بن موسی محمد بن موسی
 عبید الله بن موسی جعفر بن موسی حمزه بن موسی زید بن موسی بارون بن موسی اسحق بن
 موسی الحسن بن موسی اسمعیل بن موسی عبید الله بن موسی لام ولد و لا بقعه له و اما
 ابنار الذین لم یعقبوا سلیمان و عبید الرحمن الفضل و احمد و عقیل و القاسم و یحیی و داود کان ولد
 الکاظم سبعا و الثلثین نبیاً و ثلثین و عشرین ابناً لیکن جمع ولده تسعا و تحسین و ولدا و سنی آیه

در بعضی نسخا سینه که آنحضرت در حبس بود و در بعضی نسخا که آنحضرت در حبس بود و در بعضی نسخا که آنحضرت در حبس بود

از وی بودی از سر و پا از هر دو طرف
 از وی بودی از سر و پا از هر دو طرف
 از وی بودی از سر و پا از هر دو طرف
 از وی بودی از سر و پا از هر دو طرف

در بعضی نسخا که آنحضرت در حبس بود و در بعضی نسخا که آنحضرت در حبس بود
 در بعضی نسخا که آنحضرت در حبس بود و در بعضی نسخا که آنحضرت در حبس بود
 در بعضی نسخا که آنحضرت در حبس بود و در بعضی نسخا که آنحضرت در حبس بود
 در بعضی نسخا که آنحضرت در حبس بود و در بعضی نسخا که آنحضرت در حبس بود

در بعضی نسخا که آنحضرت در حبس بود و در بعضی نسخا که آنحضرت در حبس بود
 در بعضی نسخا که آنحضرت در حبس بود و در بعضی نسخا که آنحضرت در حبس بود
 در بعضی نسخا که آنحضرت در حبس بود و در بعضی نسخا که آنحضرت در حبس بود
 در بعضی نسخا که آنحضرت در حبس بود و در بعضی نسخا که آنحضرت در حبس بود

حضرت موسیٰ کاظم علیہ السلام پیرستہ فرزند پندیرہ خود را رضامی نامید میفرمود
 که بخوانید فرزند مرا رضا چون بان حضرت خطاب میکرد آنحضرت را ابوالحسن نامید
 و مادر آنحضرت کتکم کینزک حمیده مادر امام موسیٰ کاظم بود ولما اسماء منبها بنجود شماتة
 وام البنین و مستعد سبها علی کتکم رویت است که حمیده که از جمله اشرف و بزرگوران
 بنجم بود کینزک خرید و او را کتکم مستحق گردانید و آن جاریه سعادت مند بهترین زنان
 بود در عقل و دین و حیاء و فاقون خود حمیده را تعظیم نمود و از روزی که خرید
 او را هرگز نزد او نمی نشست بر اعی تعظیم و اجلال و پس حمیده روزی با امام موسیٰ
 گفت که لے فرزند گرامی کتکم جاریه است که من از او بهتر ندیدم در زیر کی و محاسن انظار
 و میداتم هر سلی که از او بوجود آید پاکیزه خواهد بود و او را بتوسے بختم دراز تو احواس
 سے کتکم که رعایت حرمت او کنی چون حضرت امام رضا از او بوجود آمد او را بطاهره
 مستقیم گردانید حضرت امام رضا شبر بسیار سے آشنا مید روزے طاهره گفت که
 هر ضعه دیگرمهم ساینده که مرا یاری کند گفتند گرشیر توکی میکند گفت دروغ نمیدو
 بنمذا سوگند که شیر من کم نیست و لیکن نوافل و او را دیکه پیشتر داشتیم و با تا عادت کرده
 بسبب شیر دادن او کم شده است و باین سبب و ن میخواهم که او را از خود ترک نمایم
 و چون حمیده بخوبی در حضرت امام رضا اخیر بد شد حضرت رسول خدا صلی الله علیه و آله
 را در خواب دید آنحضرت باو گفت که لے حمیده بخوبی را بفزند خود موسیٰ تملیک نما
 که از او فرزند می بخواهد رسید که بهترین اهل زمین باشد و باین سبب حمیده بنجه را

اور خدا سے جسے محبوب اور بر سر
 باں ہوں کج خلق تو کے طغنه سے
 رسول بھیجا اور ان کے کا ہوتے
 ہوں جو ہم سے اڑنے کی حالت سے
 جے اسباب بہا از ان کی حالت سے
 جے مثل سلطان کے ہوا رووش جہان سے
 میرا اس وقت کج بینوں میں سے
 اور غلام اوس کا کج بینوں میں سے
 اور زمین و زما ہوں میں کج بینوں
 سے مست عشق میں عاشق کج بینوں
 کج بینوں سے عشق میں کج بینوں کا
 در میں ہیں کج منافقوں کے کج بینوں
 ورون میں کج بر نفس نہیں ہے
 محض ان میں کج حیرت کی
 مہیوت رسم کج حیرت کی

حضرت موسیٰ کاظم علیہ السلام پیرستہ فرزند پندیرہ خود را رضامی نامید میفرمود
 کہ بخوانید فرزند مرا رضا چون بان حضرت خطاب میکرد آنحضرت را ابوالحسن نامید
 و مادر آنحضرت کتکم کینزک حمیده مادر امام موسیٰ کاظم بود ولما اسماء منبها بنجود شماتة
 وام البنین و مستعد سبها علی کتکم رویت است کہ حمیده کہ از جمله اشرف و بزرگوران
 بنجم بود کینزک خرید و او را کتکم مستحق گردانید و آن جاریه سعادت مند بهترین زنان
 بود در عقل و دین و حیاء و فاقون خود حمیده را تعظیم نمود و از روزی کہ خرید
 او را هرگز نزد او نمی نشست بر اعی تعظیم و اجلال و پس حمیده روزی با امام موسیٰ
 گفت کہ لے فرزند گرامی کتکم جاریه است کہ من از او بهتر ندیدم در زیر کی و محاسن انظار
 و میداتم هر سلی کہ از او بوجود آید پاکیزه خواهد بود و او را بتوسے بختم دراز تو احواس
 سے کتکم که رعایت حرمت او کنی چون حضرت امام رضا از او بوجود آمد او را بطاهره
 مستقیم گردانید حضرت امام رضا شبر بسیار سے آشنا مید روزے طاهره گفت کہ
 هر ضعه دیگرمهم ساینده کہ مرا یاری کند گفتند گرشیر توکی میکند گفت دروغ نمیدو
 بنمذا سوگند کہ شیر من کم نیست و لیکن نوافل و او را دیکه پیشتر داشتیم و با تا عادت کرده
 بسبب شیر دادن او کم شده است و باین سبب و ن میخواهم کہ او را از خود ترک نمایم
 و چون حمیده بخوبی در حضرت امام رضا اخیر بد شد حضرت رسول خدا صلی الله علیه و آله
 را در خواب دید آنحضرت باو گفت کہ لے حمیده بخوبی را بفزند خود موسیٰ تملیک نما
 که از او فرزند می بخواهد رسید کہ بهترین اهل زمین باشد و باین سبب حمیده بنجه را

فردین سے شغل ہو سولین جباران
 روایت کی ہے امام سے ہوت
 کمال پرست کا افاق ہے ہوت
 اوئی چلان رہے شاہجہاں کی
 ان کی حالت سے امام کے علم اور
 ان کی حالت سے امام کے علم اور
 ان کی حالت سے امام کے علم اور
 ان کی حالت سے امام کے علم اور

اور ذی القعدة ای روزی اربعانی
اور زین العابدین ای روزی پنجانی
اور بعضی امم ای روزی ششانی
کما در کتابین ای روزی هفتانی
سند ذی القعدة ای روزی هشتانی
روایت ذی القعدة ای روزی نهمانی
سا اذعنوان ای روزی دهمانی
اور بعضی ای روزی یازدهانی
تیر ای روزی سیزدهانی
رسول الله صلی الله علیه و آله
کلمه ای است که با این رسول الله صلوات
کامل کردن است و این در کتابین
دین باورون کلام رسول الله صلی الله علیه و آله
پیوسته یا در کتابین یا در کتب دیگر
انتهای این کلام است و در این کتاب
که با این کلام است و در این کتاب
را به این دو بیت است که در کتاب
بسم الله الرحمن الرحیم
معلوم بود که در این کتاب
کما ان کتابی من الله و رسول
تشریح کرده و در کتابین
بنا بر این است که در این کتاب
فصل موده نشان این کتاب
این کتاب است که در این کتاب
در این کتاب است که در این کتاب
بنا بر این است که در این کتاب
فصل موده نشان این کتاب

با حضرت داد و با کمره بود و یکی از خویش حضرت امام موسی کاظم روایت کرده که روزی
حضرت موسی کاظم از من پرسید که آیا خبر داری که کس از برده فروشان مغرب مرده باشد
گفتم نفرمود بلکه آمده است یا تا برویم نزد او پس حضرت سوار شد و من در خدمت
حضرت سوار شد م چون محل محمود رسیدیم دیدم که مردی زتجارت مغرب آمده است غلام
کینهزبان بسیار آورده است حضرت فرمود که کینهزبان خود را بر ما عرض کن او نهیب
بیرون آورد و هر یک را حضرت میفرمود و او را میباید که بیادری گفت بخند گفتند
که ندارم مگر یک جاریه بیمار حضرت فرمود که او را بیا چون او مضائقه کرد حضرت
مراجمت کرد و روز دیگر مرا به نزد او فرستاد فرمود بهتریتی که بگوید آن جاریه بجایز را
خویداری کن و به نزد من آ چون رفتم در آن کینهزبان طلب کردم قیمت بسیار کم بود
گفت من گفتم خریدم باین قیمت گفت من نیز فروختم و لیکن مرا خبر داده که آن مرد که بود که
دیروز با تو همراه بود گفتم مردی است از بنی هاشم گفت از کدام سلسله بنی هاشم گفتم
بیش از بنی نمیدانم گفت بدانکه من این کینهزبان از اقصای بلاد مغرب خریدم و زنی
از اهل کتاب این کینهزبان من دیده پرسید که این را از کجا آورده گفتم این را برای
خود خریدم گفت سن او از نیست که این کینهزبان ندانند تو کسی باشدی باید که این نزد
بهترین اهل زمین باشد و چون تبصرت او در آید بعد از آنکه زمانی سپری از او بگذرد
که اهل مشرق و مغرب زمین او را طاعت کنند پس بعد از آنکه وقتی حضرت امام
رضا علیه السلام از او وجود آمد و از ما و از آن حضرت روایت است که گفت چون ما شدم

بسم الله الرحمن الرحیم
معلوم بود که در این کتاب
کما ان کتابی من الله و رسول
تشریح کرده و در کتابین
بنا بر این است که در این کتاب
فصل موده نشان این کتاب
این کتاب است که در این کتاب
در این کتاب است که در این کتاب
بنا بر این است که در این کتاب
فصل موده نشان این کتاب
این کتاب است که در این کتاب
در این کتاب است که در این کتاب
بنا بر این است که در این کتاب
فصل موده نشان این کتاب
این کتاب است که در این کتاب
در این کتاب است که در این کتاب
بنا بر این است که در این کتاب
فصل موده نشان این کتاب

بسم الله الرحمن الرحیم
معلوم بود که در این کتاب
کما ان کتابی من الله و رسول
تشریح کرده و در کتابین
بنا بر این است که در این کتاب
فصل موده نشان این کتاب
این کتاب است که در این کتاب
در این کتاب است که در این کتاب
بنا بر این است که در این کتاب
فصل موده نشان این کتاب
این کتاب است که در این کتاب
در این کتاب است که در این کتاب
بنا بر این است که در این کتاب
فصل موده نشان این کتاب
این کتاب است که در این کتاب
در این کتاب است که در این کتاب
بنا بر این است که در این کتاب
فصل موده نشان این کتاب

عقب کما کان فکرت بت بی چنگی فیضی
 ذریا کما انوار راه درجا بر سر درواز
 در وقت از زان بودی او
 کما انوار از جبهه نورانی او
 در وقت از زان بودی او
 کما انوار از جبهه نورانی او

بفرز زهرا بر گوار بیچ وجه نقل حل در خود احساس نیکو دم و چون نجواب سے رفعت
 صد اسی سحیح و طویل و تجرید حق سبحانه و تمسلا از شکم خود می شنیدم و خائف و ترسان می شدم
 و چون بیدار شدم صد حسد منی شنیدم و چون آن فرزند سعادت مند از من متولد شد
 و ستامای خود را بر زمین گذاشت و ستر ظهر خود را بسوی آسمان بلند کرد و لبهای
 مبارکش حرکت نیکو و دروغ میگفت که من نمی شنیدم در آن ساعت حضرت امام موسی
 به نزد من آمد و گفت که گوار اباد ترا ای جگرگامت پروردگار تو پس آن فرزند
 سعادت مند را در جامه سفیدی می پیچیدم و با آنحضرت دادم در گوش راستش اذان
 نماز گفت و در گوش چپش اقامت گفت و آب ذرات طلبید و کامش با آن آب
 برداشت پس دست من داد و فرمود که بگریزین زمانه این بقیه خداست در زمین
 و حجیه خداست بعد ازین در فصل الخطاب آورده که ولادت آنحضرت در مدینه
 روز پنجشنبه یازدهم ربیع الاول سنه یکصد و پنجاه و سه هجری بعد وفات
 حضرت امام جعفر صادق صلوات الله علی نبینا وعلیه بیخ سال و نوزد علی اما سیه
 و تاریخ ولادت آنحضرت اختلاف است و روز ولادت را بعضی پنجشنبه
 و بعضی جمعه گفته اند و این بابو یسند معتبر روایت کرده است موفی فصل الخطاب
 و کلینی ولادت آنحضرت در سال صد و چهل و هشتم ذکر کرده است و بعضی یازدهم
 ماه و پنج صد و پنجاه و سه گفته اند و شیخ طبرسی روز جمعه یازدهم ماه ذلحجه از
 سال مذکور گفته است ہذا ما قالوا فی فصل الخطاب عن امام موسی کاظم انه قال روایت

اوس کی نظریات و از یاداد است
 علی السلام است از یاداد است
 نزد یک مومنان بنی وقت خداست
 اوست که نزد خود غضب بن آید
 او در زبان می خواند که بنی وقت
 این سخن خفنی بجا از کتاب
 غضب کور است که چو کار با سعید
 درون بی غریب است و با سعید
 هر چه راضی بود باطل بود

با سعید بن جبیر روایت کرده است
 در وقت از زان بودی او
 کما انوار از جبهه نورانی او
 در وقت از زان بودی او
 کما انوار از جبهه نورانی او
 در وقت از زان بودی او
 کما انوار از جبهه نورانی او

ادوات پر سوار کر کے دشت میں
 نیرنگی کے پاس کے کسی شخص نے چوچا
 اور اسے اس وقت فرمایا کہ میں
 عدل اللہ نے صبح ہاری نوام سے
 رات کو تھک گیا اور ہاری کو چھوڑ کر
 جہاں جا رہی تھی وہاں پہنچ گیا
 اور اسے اس وقت فرمایا کہ میں
 عدل اللہ نے صبح ہاری نوام سے
 رات کو تھک گیا اور ہاری کو چھوڑ کر
 جہاں جا رہی تھی وہاں پہنچ گیا

و پھر ہر گارے و اطاعت و جانبارے باید بزرگی و شرف
 تقوی است و فرمود آنحضرت شرف اعداد و ابار با تقوی و انجیہ یافتہ از تقوی
 و اعمال صالحہ یافتہ تقوی باید فقط نسب بچہ کار آید **منظوم**

کہ امانت رسان بطفت مقال
 نیست کار از متابعت بیرون
 ہے روان را سبق متابعت است
 سرزد آخر ز جیب بچیکم
 حکم بچیکم اللمش بنواخت
 شد مکر م بس نام محبوبی
 کم نیرال لایزال محبوب اوست
 جان براہ متابعت کا ہر
 تا شود ہمجوا و سعادت مند
 وز سرش تا قدم فرو گیرد
 از نسب کس بقرب حق نشانت
 بولہب نیز بودی دماز شش
 بلکہ در پیروی شتافتہ ام
 تا بجدے کہ جملہ اوشدہ ام

بانی گفت ایزد متعال
 ان محبوب الیہ فاتبعون
 مایہ قرب حق متابعت است
 ہر کہ در اتباع من شدہ گم
 ہر کہ جان در متابعت در باخت
 مصطفی کم مقام مجذوبی
 ز افزیش محب مطلوب اوست
 ہر کہ با او مشارکت خوہد
 خوشتران را بدو کند مانند
 جذب حق پیش راہ او گیرد
 از نسب یافت آنچه جدم یافت
 گر نسب ساختی سرا فر از شش
 من ہم این از نسب نیافتہ ام
 پروردگفتش فرد شدہ ام

ادوات پر سوار کر کے دشت میں
 نیرنگی کے پاس کے کسی شخص نے چوچا
 اور اسے اس وقت فرمایا کہ میں
 عدل اللہ نے صبح ہاری نوام سے
 رات کو تھک گیا اور ہاری کو چھوڑ کر
 جہاں جا رہی تھی وہاں پہنچ گیا
 اور اسے اس وقت فرمایا کہ میں
 عدل اللہ نے صبح ہاری نوام سے
 رات کو تھک گیا اور ہاری کو چھوڑ کر
 جہاں جا رہی تھی وہاں پہنچ گیا

ادوات پر سوار کر کے دشت میں
 نیرنگی کے پاس کے کسی شخص نے چوچا
 اور اسے اس وقت فرمایا کہ میں
 عدل اللہ نے صبح ہاری نوام سے
 رات کو تھک گیا اور ہاری کو چھوڑ کر
 جہاں جا رہی تھی وہاں پہنچ گیا
 اور اسے اس وقت فرمایا کہ میں
 عدل اللہ نے صبح ہاری نوام سے
 رات کو تھک گیا اور ہاری کو چھوڑ کر
 جہاں جا رہی تھی وہاں پہنچ گیا

با این طایفه از پیروان ایشان
 که در میان خود با هم اختلاف
 داشتند و هر یک از آنها را
 پیروان خاص خود میخواندند
 و این امر موجب کینه و
 بغض میگردید و از جهت
 این امر ایشان را در میان
 مردم شهرت و احترامی
 نداشتند و از جهت این
 امر ایشان را در میان
 مردم شهرت و احترامی
 نداشتند

هستم در وجود او برسید
 حق به جگر منی خودم بگریزید
 و آنحضرت را از آبا و اجداد علم جمیع کائنات و بایکون بوراقت رسیده چنانچه
 هرگاه که مامون آنحضرت را تکلیف خلافت نمود حضرت فرمود هر چند قبول میکنم
 لکن جعفر الجماعه دلالت میکند بر اینکه بعد از منی از تو بوقوع خواهد آمد بفراسنی
 شرح الموقف و هم در ویشان و ادلبا ائمه سلسله خود متوذب با انتخاب میکشد
 و معروف کنی که سید طایفه نقر است در بان در حضرت علی موسی رضا بود
 چون رای مامون بران قرار گرفت که حضرت امام رضا صلوات الله علی بنیای
 و علیه را از مینه طلب کند و او را در لید خود نماید پس جابن منحاک را باجمعی
 از مخصوصان خود بخدمت حضرت فرستاد بسوی مدینه که آنحضرت بفرخواست
 ترغیب نماید چون ایشان بخدمت آنحضرت رسیدند حضرت در اول حال
 امتناع بسیار نمود چون ببالغه ایشان از عهد عدالت متجاوز گردید آن سفر
 حضرت از افتخار نمود چون آنحضرت برود داخل شده مامون را ملاقات کرد و بظاهر
 آنحضرت تقطیم و تکریم بسیار نمود و گفت یا ابن رسول الله من فضیلت و علم و زهد
 و روح و عبادت ترا در اوستم و ترا از خود بخلاف سزاوارتر یافته ام حضرت فرمود که
 من به بندگی خدا افتخار میکنم و به زهد دنیا میدبخالت از سروران دارم و به پرورش
 از محراب الهی امیدوارم بفااض گردانیدن بقایم تا منتها می و بتوجه در
 دنیا میدوارم و رفعت خود ترا در حق تعالی هستم مامون گفت اراده کرده ام که

این امر موجب کینه و بغض
 میگردید و از جهت این
 امر ایشان را در میان
 مردم شهرت و احترامی
 نداشتند و از جهت این
 امر ایشان را در میان
 مردم شهرت و احترامی
 نداشتند
 این امر موجب کینه و بغض
 میگردید و از جهت این
 امر ایشان را در میان
 مردم شهرت و احترامی
 نداشتند و از جهت این
 امر ایشان را در میان
 مردم شهرت و احترامی
 نداشتند

این امر موجب کینه و بغض
 میگردید و از جهت این
 امر ایشان را در میان
 مردم شهرت و احترامی
 نداشتند و از جهت این
 امر ایشان را در میان
 مردم شهرت و احترامی
 نداشتند

بیت روستہ تھے اور کتبہ
زین العابدین سے اور کتبہ
موسیٰ کا اور کتبہ زین العابدین کا
موسیٰ کا اور کتبہ زین العابدین کا
موسیٰ کا اور کتبہ زین العابدین کا
موسیٰ کا اور کتبہ زین العابدین کا

خود را از خلافت عزل کنم و امامت را بتو گذارم و با تو بیعت کنم حضرت فرمود کہ
اگر خلافت را خدا برائی تو قرار داده است ترا جائز نیست کہ بدیگری بخش
و خود را از ان معزول کنی و اگر خلافت از تو نیست ترا اختیار آن نیست
کہ بدیگری تفویض کنی مامون گفت یا این رسول اللہ لازم است کہ این را
قبول کنی حضرت فرمود کہ برضائی خود ہرگز قبول نخواہم کرد و تا مدت دو ماہ این
سخن در میان بود و چند آنکہ او مبالغہ میکرد حضرت چون عرض میدہنت
استماع میفرمود چون مامون از قبول خلافت آنحضرت مایوس گردید گفت
ہر گاہ کہ خلافت را قبول نمیکنی پس ولایت عہد من اختیار کن کہ بعد از من خلافت
باتو باشد حضرت فرمود کہ پر بزرگوارم مرا خبر دہ از خداوند رسول خدا کہ پیش از تو
از دنیا بیرون خواہم رفت و مرا اسم خواہند گشت و برین ملاکہ زمین خواہند گشت
و در زمین غربت در سلطوئی بارون رشید مدفون خواہم شد ہر گاہ کہ حضرت را
خبر کردند فرمود قبول می کنم بشرطیکہ کس را نصب نکنم و احدی را عزل نکنم
و رسمی ابرہم نہ زخم و احدی امرے نکنم و از دور بہ بساط حکومت نظر نکنم
مامون باین شرط از آنحضرت راضی شد پس حضرت مدعی بسوی آسمان
برداشت و گفت خداوند اتو میدانی کہ مرا اگر اہ کرد و بی ضرورت این امر را
اختیار کردم پس مرا موافقہ کن چنانچہ موافقہ نکردی و دہندہ پیغمبر خود
یوسف و دانیال را در ہنگامیکہ قبول کردند ولایت از جانب بادشاہان

کتابت شد کہ امامت از آنحضرت
عزل شد و امامت را بتو گذارم
حضرت فرمود کہ بدیگری
بخشند و خود را از ان معزول
کنی و اگر خلافت از تو نیست
ترا اختیار آن نیست کہ بدیگری
تفویض کنی مامون گفت یا این
رسول اللہ لازم است کہ این را
قبول کنی حضرت فرمود کہ
برضائی خود ہرگز قبول
نخواہم کرد و تا مدت دو ماہ
این سخن در میان بود و چند
آنکہ او مبالغہ میکرد حضرت
چون عرض میدہنت استماع
میفرمود چون مامون از قبول
خلافت آنحضرت مایوس گردید
گفت ہر گاہ کہ خلافت را قبول
نمیکنی پس ولایت عہد من
اختیار کن کہ بعد از من
خلافت باتو باشد حضرت
فرمود کہ پر بزرگوارم مرا
خبر دہ از خداوند رسول خدا
کہ پیش از تو از دنیا بیرون
خواہم رفت و مرا اسم خواہند
گشت و برین ملاکہ زمین
خواہند گشت و در زمین
غربت در سلطوئی بارون
رشید مدفون خواہم شد ہر
گاہ کہ حضرت را خبر کردند
فرمود قبول می کنم بشرطیکہ
کس را نصب نکنم و احدی را
عزل نکنم و رسمی ابرہم نہ
زخم و احدی امرے نکنم و
از دور بہ بساط حکومت
نظر نکنم مامون باین
شرط از آنحضرت راضی شد
پس حضرت مدعی بسوی آسمان
برداشت و گفت خداوند اتو
میدانی کہ مرا اگر اہ کرد و
بی ضرورت این امر را اختیار
کردم پس مرا موافقہ کن
چنانچہ موافقہ نکردی و
دہندہ پیغمبر خود یوسف و
دانیال را در ہنگامیکہ قبول
کردند ولایت از جانب
بادشاہان

۳۷۹

ادری بعد از آن
درین وقت
دانیال را
یوسف را
موسیٰ را
زین العابدین را
امام را
حضرت را
فرمود کہ
بدیگری
بخشند
و خود را
از ان
معزول
کنی
و اگر
خلافت
از تو
نیست
ترا
اختیار
آن
نیست
کہ
بدیگری
تفویض
کنی
مامون
گفت
یا
این
رسول
اللہ
لازم
است
کہ
این
را
قبول
کنی
حضرت
فرمود
کہ
بر
رضائی
خود
ہرگز
قبول
نخواہم
کرد
و
تا
مدت
دو
ماہ
این
سخن
در
میان
بود
و
چند
آنکہ
او
مبالغہ
میکرد
حضرت
چون
عرض
میدہنت
استماع
میفرمود
چون
مامون
از
قبول
خلافت
آنحضرت
مایوس
گردید
گفت
ہر
گاہ
کہ
خلافت
را
قبول
نمیکنی
پس
ولایت
عہد
من
اختیار
کن
کہ
بعد
از
من
خلافت
باتو
باشد
حضرت
فرمود
کہ
پر
بزرگوارم
مرا
خبر
دہ
از
خداوند
رسول
خدا
کہ
پیش
از
تو
از
دنیا
بیرون
خواہم
رفت
و
مرا
اسم
خواہند
گشت
و
بر
ین
ملاکہ
زمین
خواہند
گشت
و
در
زمین
غربت
در
سلطوئی
بارون
رشید
مدفون
خواہم
شد
ہر
گاہ
کہ
حضرت
را
خبر
کردند
فرمود
قبول
می
کنم
بشرطیکہ
کس
را
نصب
نکنم
و
احدی
را
عزل
نکنم
و
رسمی
ابرہم
نہ
زخم
و
احدی
امرے
نکنم
و
از
دور
بہ
بساط
حکومت
نظر
نکنم
مامون
باین
شرط
از
آنحضرت
راضی
شد
پس
حضرت
مدعی
بسوی
آسمان
برداشت
و
گفت
خداوند
اتو
میدانی
کہ
مرا
اگر
اہ
کرد
و
بی
ضرورت
این
امر
را
اختیار
کردم
پس
مرا
موافقہ
کن
چنانچہ
موافقہ
نکردی
و
دہندہ
پیغمبر
خود
یوسف
و
دانیال
را
در
ہنگامیکہ
قبول
کردند
ولایت
از
جانب
بادشاہان

من است که در این مجلس از سید عالم علیه السلام شنیدم که فرمود: هر که از این مجلس بیرون رود، خداوند او را لعنت کند و در جهنم انداخته و در آنجا در سینه اش آتش افکند و در آنجا در سینه اش آتش افکند و در آنجا در سینه اش آتش افکند

در زمان خود خداوند احدی نیست مگر عهد تو و ولایتی نبی باشد مگر از جانب تو پس توفیق ده که دین ترا بر پا دارم بدرستی که تو نیکو مولای و نیکو یاور من پس محمد بن گلبان ولایت عهد را از نامون قبول کرد و نامون روز دیگر مجلس عظیم ترتیب داد و کرسی برای آنحضرت در سپلوی کرسی خود گذاشت و جمیع کابر و اشراف و سادات و علمای را جمع کرد اول پسر خود عباس را امر کرد که با حضرت بیعت کرد بعد از او سایر مردم بیعت کردند و جواهر بسیار بر مردم بخشید و مواهب یکساله لشکر ایشان رسانید و در آن وقت شعر را امر کرد که قصائد خود را در نشان آنحضرت کند و جواهر بسیار ایشان داد و در آن وقت منابر و مناظیر و جوه و نایر در راهم را بنام نامی لقب گرامی آنحضرت مزین گردانید و مردم را امر کرد که سیاه پوشی که بدعت نبی عباس بود ترک کنند و جامه های سبزه پوشند و یک دقترام حبیره را با آنحضرت عقد کرد و دختر دیگر ام الفضل را با امام محمد تقی علیه السلام نام زد کرد و دختر حسن بن سبل را برای خود تزویج نمود این همه در یک روز بود چون دید که روز بروز انوار علم و کمال و آثار رفعت و جلال آن برگزیده آید و متعال بر مردم ظهور می شود و محبت آنحضرت در دل های ایشان بیشتر جاسمیند نایره حسد در سینه بگریزند مشغول گردید و در مقام تدبیر دفع آنحضرت در آمد روایت است که هرگاه مبین آنحضرت منعقد گشت و روز عید آمد نامون بان حضرت گفت که بر آن نماز سوار شوند و نماز و خطبه برائی مردان بخوانند حضرت فرمود که تو میدانی که من با تو شرط کرده ام که از دور و رو بی بساط حکومت نظر کنی مرا از نماز عید و خطبه

من است که در این مجلس از سید عالم علیه السلام شنیدم که فرمود: هر که از این مجلس بیرون رود، خداوند او را لعنت کند و در جهنم انداخته و در آنجا در سینه اش آتش افکند و در آنجا در سینه اش آتش افکند و در آنجا در سینه اش آتش افکند

من است که در این مجلس از سید عالم علیه السلام شنیدم که فرمود: هر که از این مجلس بیرون رود، خداوند او را لعنت کند و در جهنم انداخته و در آنجا در سینه اش آتش افکند و در آنجا در سینه اش آتش افکند و در آنجا در سینه اش آتش افکند

من است که در این مجلس از سید عالم علیه السلام شنیدم که فرمود: هر که از این مجلس بیرون رود، خداوند او را لعنت کند و در جهنم انداخته و در آنجا در سینه اش آتش افکند و در آنجا در سینه اش آتش افکند و در آنجا در سینه اش آتش افکند

و صابت کیلاق من یراد
من لکرم یومین علی من
المرکزین علی من لکرم
المرکزین علی من لکرم
المرکزین علی من لکرم
المرکزین علی من لکرم
المرکزین علی من لکرم
المرکزین علی من لکرم
المرکزین علی من لکرم

و این خبر به مامون رسید فضل بن سهل که وزیر و مشیر او بودی گفت که اگر امام علی
سوسى رضاعيله السلام بصلی عید همین حال خواهد رفت خداوند آنکه چه فتنه برآید کرد
و چه هنگامه شود دماهی ترسم که جلوه ندهد سلامت خواهم ماند پس مامون یکی از خواص
خود را نزد حضرت فرستاد که من آنحضرت را تکلیف دادم و در مشقت و محنت
انداختم و دوست ندارم که با آنحضرت مشقتی و رنجی برسد آنحضرت مرا بصحت خود
فرماید و بر صلی عید تشریف نه برد کسیک همیشه نماز عید میکرد بدستور بامردمان
خو هر که در پیش حضرت سوزدها خود طلب فرمود و پوشیده سوار شد و محبت
بخانه نمود پس مختلف شدند مردمان در این روز و آن نظام نیافت امر ایشان را
نماز عید نه از جمله فی فضل الخطاب آنحضرت از جمله اولیاست که تهر فش در جرات
و محبت بگمانت و دیرا کرات بجد و بیگمان لیکن قطره از بحر ذاری آریم از جمله
آنست که بعد از آنکه مامون آنحضرت را و بعد خویش ساخت هرگاه که آنحضرت
تشریف فرما بملاقات وی شدی حاجان و خادمانش استقبال آنحضرت کردند
و پرده را که بر در سرائے مامون آویخته بودی بالا برداشتند تا آنحضرت در آمد
و آخر الامر بموجب تقابلکه امثال سفیس و هو اباباب صدق و صفامیدارند
نفرت از جانب آنحضرت پیدا کردند و باید که اتفاق نمودند که بعد ازین بقده
معمود استقبال نگنند و پرده را بر نندازند چون دیگر با حضرت تشریف آورد
ایشان که نشسته بودند نه افتخار جستند و استقبال آنحضرت کردند و پرده را

و این خبر به مامون رسید فضل بن سهل که وزیر و مشیر او بودی گفت که اگر امام علی
سوسى رضاعيله السلام بصلی عید همین حال خواهد رفت خداوند آنکه چه فتنه برآید کرد
و چه هنگامه شود دماهی ترسم که جلوه ندهد سلامت خواهم ماند پس مامون یکی از خواص
خود را نزد حضرت فرستاد که من آنحضرت را تکلیف دادم و در مشقت و محنت
انداختم و دوست ندارم که با آنحضرت مشقتی و رنجی برسد آنحضرت مرا بصحت خود
فرماید و بر صلی عید تشریف نه برد کسیک همیشه نماز عید میکرد بدستور بامردمان
خو هر که در پیش حضرت سوزدها خود طلب فرمود و پوشیده سوار شد و محبت
بخانه نمود پس مختلف شدند مردمان در این روز و آن نظام نیافت امر ایشان را
نماز عید نه از جمله فی فضل الخطاب آنحضرت از جمله اولیاست که تهر فش در جرات
و محبت بگمانت و دیرا کرات بجد و بیگمان لیکن قطره از بحر ذاری آریم از جمله
آنست که بعد از آنکه مامون آنحضرت را و بعد خویش ساخت هرگاه که آنحضرت
تشریف فرما بملاقات وی شدی حاجان و خادمانش استقبال آنحضرت کردند
و پرده را که بر در سرائے مامون آویخته بودی بالا برداشتند تا آنحضرت در آمد
و آخر الامر بموجب تقابلکه امثال سفیس و هو اباباب صدق و صفامیدارند
نفرت از جانب آنحضرت پیدا کردند و باید که اتفاق نمودند که بعد ازین بقده
معمود استقبال نگنند و پرده را بر نندازند چون دیگر با حضرت تشریف آورد
ایشان که نشسته بودند نه افتخار جستند و استقبال آنحضرت کردند و پرده را

۳۸۳

و این خبر به مامون رسید فضل بن سهل که وزیر و مشیر او بودی گفت که اگر امام علی
سوسى رضاعيله السلام بصلی عید همین حال خواهد رفت خداوند آنکه چه فتنه برآید کرد
و چه هنگامه شود دماهی ترسم که جلوه ندهد سلامت خواهم ماند پس مامون یکی از خواص
خود را نزد حضرت فرستاد که من آنحضرت را تکلیف دادم و در مشقت و محنت
انداختم و دوست ندارم که با آنحضرت مشقتی و رنجی برسد آنحضرت مرا بصحت خود
فرماید و بر صلی عید تشریف نه برد کسیک همیشه نماز عید میکرد بدستور بامردمان
خو هر که در پیش حضرت سوزدها خود طلب فرمود و پوشیده سوار شد و محبت
بخانه نمود پس مختلف شدند مردمان در این روز و آن نظام نیافت امر ایشان را
نماز عید نه از جمله فی فضل الخطاب آنحضرت از جمله اولیاست که تهر فش در جرات
و محبت بگمانت و دیرا کرات بجد و بیگمان لیکن قطره از بحر ذاری آریم از جمله
آنست که بعد از آنکه مامون آنحضرت را و بعد خویش ساخت هرگاه که آنحضرت
تشریف فرما بملاقات وی شدی حاجان و خادمانش استقبال آنحضرت کردند
و پرده را که بر در سرائے مامون آویخته بودی بالا برداشتند تا آنحضرت در آمد
و آخر الامر بموجب تقابلکه امثال سفیس و هو اباباب صدق و صفامیدارند
نفرت از جانب آنحضرت پیدا کردند و باید که اتفاق نمودند که بعد ازین بقده
معمود استقبال نگنند و پرده را بر نندازند چون دیگر با حضرت تشریف آورد
ایشان که نشسته بودند نه افتخار جستند و استقبال آنحضرت کردند و پرده را

درد من در کتب قدما باین فصل وارد است
 ایام و این بنام نور و این جمیع کتب نیست
 ایام و این بنام نور و این جمیع کتب نیست
 ایام و این بنام نور و این جمیع کتب نیست
 ایام و این بنام نور و این جمیع کتب نیست

که در آن قصیده چون باین بیت رسید که

و قبر بعد النفس ز کیت **انصصا الرحمن بالغرفات**

حضرت امام رضا فرمود که ای و عجل بین موقوف بیت دیگر الحاق کنم که قصیده تو
 بآن تمام شود گفت ملی یا ابن رسول الله فرمود شعر

و قبر بطوس لانا منصصیه **انحت علی الاشارة بالزفرات**

و عجل پرسید که این قبر نخواهد بود یا ابن رسول الله فرمود که قبر من زود باشد که
 طوس محل آمد و شد و درستان بل بیت شود هر که مر از یارت کند درین غایت بامن

باشد و در درجه من روز قیامت و از آنجا است که یکی ز اهل بناج گفته است که
 رسول خدا را در خواب دیدم که بناج تشریف آورده بود مسجد کبره فرود می آیند

فرود آمده است پیش می رفتم و سلام کردم در نظر وی طبعی بود از برگ خرابا بسته
 پیر از خرمای تر رسول خدا کنی زان خرابا من داد بشم دم هفتده بود تعبیر خیابان کردم

که بعد دهر خرابا ساله خواهم زیت چون بعد از زیت روز شنیدم که حضرت امام رضا
 علیه السلام در آن مسجد فرود آمده است فی الحال بخیمت او شتافتیم و برادر جهان

موضع که رسول خدا را دیده بودم باقم طبعی بر جهان صفت پیش می نمانده سلام کردم
 جواب دادم از نزدیک خود خواندم و کنی از خرابا من داد بشم دم آنهم هفتده خرابا بود

گفتم یا ابن رسول الله خرابا پیشتر ازین سخنوا هم فرمود اگر رسول خدا پیشتر تو میداد
 من هم نیز می دادم و از آنجا است قطع طریق تا جرسه را در راه کرمان برت گرفته اند

او عظامی از این است که در آن
 و در آن است که در آن
 و در آن است که در آن
 و در آن است که در آن

۲۸۵
 بعضی کتب از این است که در آن
 و در آن است که در آن
 و در آن است که در آن
 و در آن است که در آن

درد من در کتب قدما باین فصل وارد است
 ایام و این بنام نور و این جمیع کتب نیست
 ایام و این بنام نور و این جمیع کتب نیست
 ایام و این بنام نور و این جمیع کتب نیست

حضرت موسی کاظم چنانچه نقل است کہ روزی برای غسل در حمام تشریف آورد و در حمامی
 آنحضرت را نشانده برائے خرید اسباب غسل بیازار رفتہ اتفاقاً در آنوقت شخصی دیگر
 درآمد و خواست کہ غسل کند حضرت را نشسته و دید خیال کرد کہ ہمارے ہست گھٹ بر خیز و را
 غسل دے حضرت بر خود ہت و غسل میدا و چونکہ واقف از طریق غسل نبود آنشخص بر
 حضرت غضب و عقصہ می نمود و دانستہ امی گفت حضرت سے فرمود کہ من واقف ام
 مرا عقو فرمایند درین اثنا حاجی آمد و گفت کہ این علی موسی رضا است آگسٹ ترسان
 کزان بر قدم حضرت افتاد و عقو تقصیرات خواست حضرت فرمود کہ این مزاج جا
 خداست چرا در ما علامتی نہ نما و کہ ہر کہ و بہر مرامی شناخت و آنحضرت را نیز پیروز
 محمد وحسن و جعفر و ابراہیم و حسین و عقب و از فرزندان مجزا از فرزندان بر گوارا
 محمد تقی کہ کسی نیست

باب نهم در بیان احوال امام عباس و معدن ارشاد و حجة الاقطاب
والا و تاد حضرت امام ابو جعفر محمد بن علی جواد

اسم مبارک آنحضرت محمد بود و کنیت مشہور شش ابو جعفر رضی اللہ عنہ است چونکہ نام
 آنحضرت موافق حضرت امام محمد باقر علیہ السلام بود لہذا آنحضرت را ابو جعفر ثانی
 گفته اند و بعضی ابو علی نیز گفته اند و متر و کہ است و اشہر القاب تقی و جواد است
 و غماز و مجتبی و مرتضی و قانع و عالم و القاب دیگر نیز گفته اند **فصل**
ولادت موفور السعادت آنحضرت

در این کتاب یاد کرد کہ در روز ولادت آنحضرت در شب بیست و نهم در روز بیست و نهم
 از سوی عارضین میں کہ در آن وقت از سوی عارضین میں کہ در آن وقت از سوی عارضین میں کہ در آن وقت

کلمت میں سے پہلے میں نے پوچھا کہ میں نے پوچھا
 کہ خدا کی برکت میں نے پوچھا کہ خدا کی برکت میں نے پوچھا
 کہ خدا کی برکت میں نے پوچھا کہ خدا کی برکت میں نے پوچھا
 کہ خدا کی برکت میں نے پوچھا کہ خدا کی برکت میں نے پوچھا

۳۹۱
 علی بابہ در آنکات یانی اوجہ جاری
 کہ جناب علی بن ابی طالب نے فرمایا کہ میں نے فرزند
 نبیین علیہ السلام سے نظر کر ادری القاب
 اور انکات اہم سے اوپر سے اسکا لفظ

اور انکات اہم سے اوپر سے اسکا لفظ
 کہ جناب علی بن ابی طالب نے فرمایا کہ میں نے فرزند
 نبیین علیہ السلام سے نظر کر ادری القاب
 اور انکات اہم سے اوپر سے اسکا لفظ

کتاب سنن ابی یوسف
جلد اول
در وقت نماز
چون نماز شروع ہوئی اور سجدہ ہوا
بپہلو بیٹھنے سے پہلے
بسیار دعا مانگوں اور
حضرت امام شافعی سے سنا ہے کہ
جب نماز شروع ہوئی اور سجدہ ہوا
بپہلو بیٹھنے سے پہلے
بسیار دعا مانگوں اور
حضرت امام شافعی سے سنا ہے کہ

کناح کرد ہوا حضرت ساخت تا بعد تیرہ در چون کوفہ رسید آخر روز نزول فرمود و بسوی
در آمد کہ در صحن آن درخت سد بود کہ هنوز باری نیارورده کوزه آب طلبید و در بیخ
آن درخت و صنو ساخت بعد ازاں با مردم نماز شام گذار و بعد از فراغ در وقت
بیرون آمدن بہ پایے آن درخت رسیدہ میوہ تازہ بار آورده بود شیرین و لذت
مردم آنرا بہ تبرک گرفتند و میخوردند و از آنجا کہ کسی در سلف گفتہ کہ در عراق
بودم شنیدم کہ کسی در شام دیکو پیغری کردہ است و ہنما آہمی بروے تمانہ آورده اند
در خان جامع مجلس است با آنجاے رقم و در بان را چتر سے دادم و پیش ہی رقم دیرا
باعقل و رقم تمام یافتم از دست پر سیدم کہ نصف تو چون بودہ است گفت من مرد کوبدم
از شام بیعادت مشغول در آن مسجد سے کہ میگوشید سہ مبارک حضرت امام حسین علیہ السلام
آنجا نصب کردہ بودند یک شب رُہی بقبلہ نشسته وہ ذکر خدا مشغول بودم ناگاہ
دیدم کہ شخصی پیش روی من آمد و گفت بزخیر بر خاستم ام اندکے راہ بہر خود را
در مسجد کوفہ دیدم فرمود کہ میدانی کد این کد رام جائے است گفتم بلے مسجد کوفہ است
در نماز ایستاد و من نیز در نماز ایستادم چون از نماز فارغ شد بیرون آمد و من نیز
باو سے بیرون آمدم اندکے گرفت من نیز بر قدم خود را در مسجد رسول اللہ صلی اللہ علیہ
و آکہ وسلم یافتم بر روی حجر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سلام کردم و در نماز
ایستاد من نیز در نماز ایستادم پس بیرون آمدم من نیز بیرون آمدم اندکے راہ رفتم
و خود را در مسجد کوفہ یافتم طواف کردم و من نیز طواف کردم پس بیرون آمدم من نیز بیرون آمدم

در وقت نماز
چون نماز شروع ہوئی اور سجدہ ہوا
بپہلو بیٹھنے سے پہلے
بسیار دعا مانگوں اور
حضرت امام شافعی سے سنا ہے کہ
جب نماز شروع ہوئی اور سجدہ ہوا
بپہلو بیٹھنے سے پہلے
بسیار دعا مانگوں اور
حضرت امام شافعی سے سنا ہے کہ

۳۹۵

جلد اول
در وقت نماز
چون نماز شروع ہوئی اور سجدہ ہوا
بپہلو بیٹھنے سے پہلے
بسیار دعا مانگوں اور
حضرت امام شافعی سے سنا ہے کہ

و یازدهمین است و او در روز جمعه جان خود را از دست داد و روز پنجشنبه که یکشنبه است در روز شنبه در روز شنبه ششم ماه ذیحجه سال دولیت و پنجم هجرت واقع شد و برایش دیگر و نشت و فوات و الیه بر گذارده و در پنجاه ماه عمر داشت و از کتاب دلائل عمره بسند صحیحین بیان روایت کرده است که در وقت وفات آنحضرت از عمر گرامی او بیست و پنج سال و سه ماه و ده روز و از روز گذشته بود و در روز شنبه ششم ماه ذیحجه سال دولیت واقع شد بعد از هر دو از خود نوزده سال و بیست و پنج روز زندگی کرد و با اتفاق وفات آنحضرت در پنجاه و دو واقع شد در مقابر قریش در پہلوی جسد بزرگوار خود امام موسی کاظم علیه السلام مدفون گردید و در وضعی که اکنون آنحضرت را مشاهده میکنید بزرگوار

آن حضرت در سال صد و نوزدهم هجرت بود و با پدر خود هفت سال و سه ماه زندگانی کرد وفات آنحضرت در روز شنبه ششم ماه ذیحجه سال دولیت و پنجم هجرت واقع شد و برایش دیگر و نشت و فوات و الیه بر گذارده و در پنجاه ماه عمر داشت و از کتاب دلائل عمره بسند صحیحین بیان روایت کرده است که در وقت وفات آنحضرت از عمر گرامی او بیست و پنج سال و سه ماه و ده روز و از روز گذشته بود و در روز شنبه ششم ماه ذیحجه سال دولیت واقع شد بعد از هر دو از خود نوزده سال و بیست و پنج روز زندگی کرد و با اتفاق وفات آنحضرت در پنجاه و دو واقع شد در مقابر قریش در پہلوی جسد بزرگوار خود امام موسی کاظم علیه السلام مدفون گردید و در وضعی که اکنون آنحضرت را مشاهده میکنید بزرگوار

باب دهم

در احوال نقال مصطفی و گل بوستان مرتضوی حضرت امام علی النقی علیه السلام فصل در بیان اسم و لقب و کینت و تاریخ ولادت آن حضرت عز اسم بهارش علی بود و کنیت وی ابوجسن و وی را ابوجسن الثالث گفتند و لقب وی هادی و ذکی و بعسکری مشهور است و نزد بعضی مشهورترین القاب آنحضرت نقی و هادی بود و آنحضرت را نجیب مرتضی و عالم و فقیه مأمون و امین و موتمن و طیب و متوکل نیز گفته اند و سبب شهره آنحضرت و فرزندش امام حسن بعسکری آن بود که هر گاه لشکر معصوم به کثرتی رسید که در بغداد انجا میشد استقامت آن نماند و بجرمان ازیت میرسید بالشکر خود از آنجا بیرون آمد و شهری دیگر آباد ساخت با مکان های رفیع و وسیع تبغرفات

کیا او در وقت که با پدر نوزده ساله بود و در روز شنبه ششم ماه ذیحجه سال دولیت و پنجم هجرت واقع شد و برایش دیگر و نشت و فوات و الیه بر گذارده و در پنجاه ماه عمر داشت و از کتاب دلائل عمره بسند صحیحین بیان روایت کرده است که در وقت وفات آنحضرت از عمر گرامی او بیست و پنج سال و سه ماه و ده روز و از روز گذشته بود و در روز شنبه ششم ماه ذیحجه سال دولیت واقع شد بعد از هر دو از خود نوزده سال و بیست و پنج روز زندگی کرد و با اتفاق وفات آنحضرت در پنجاه و دو واقع شد در مقابر قریش در پہلوی جسد بزرگوار خود امام موسی کاظم علیه السلام مدفون گردید و در وضعی که اکنون آنحضرت را مشاهده میکنید بزرگوار

۳۹۹
عظمت زنده و زینت عالم است
همان که با کمال مانی پندار عالم
مبتداست غایت مانی پندار عالم
انجام آنست موعود کبابه
که هر گاه کجاست موعود کبابه
پس از آنست که موعود کبابه
نمی آید موعود کبابه
کامیابی و در کار درخت عمر کاغذ
پس از آنست که موعود کبابه

فدین آنست از مرفی با اس
ران در در طای یک دان نامی
امنی بنده در در اندکی
از روز نمانی با جانهای کرون
بنی که در شریک است
کماندگی که در اسطه است
بالکلامات هر چه در نفس
نار که بر کبابی کبابه است
فدین که هر چه در نفس
فدین که هر چه در نفس
فدین که هر چه در نفس

از نذر رسول خدا که کفایت بود
 کرم دل بسایه هر باب حضرت
 از باب اول باستان نوبت زان که
 از اوست و با بانیان کباب چون
 از اوست و با بانیان کباب چون

از نذر رسول خدا که کفایت بود
 کرم دل بسایه هر باب حضرت
 از باب اول باستان نوبت زان که
 از اوست و با بانیان کباب چون
 از اوست و با بانیان کباب چون
 از اوست و با بانیان کباب چون
 از اوست و با بانیان کباب چون
 از اوست و با بانیان کباب چون
 از اوست و با بانیان کباب چون

و کتفات و آنرا سمرن را می بضم السین و فتحهما نام کرد و سامره نیز از نام های آن بود
 و بعثت قیام لشکر از اعسکری می نامیدند این هر دو جناب را بسبب سکونت در آن
 عسکری میگفتند و او را آن حضرت ام ولد بوده است نامی فضل الخطاب لد علیه السلام
 فی سنته اربع عشر و مائتین و قیل سنته ثلاث عشره و مائتین و کان ولادته فی الثالث
 عشر من حجب و قیل فی یوم عرفه و کان مولده و بالمدینه ولادت آنحضرت در مدینه
 بوده است سیزده ماه حجب سهصد و چهارده هجری و نذر علمای ائمه رسال
 ولادت آنحضرت اشتهر است که سال دویست و دو از دهم هجرت بود و جمعی کثیر در
 سال دویست چهاردهم نیز گفته اند و ماه ولادت مشهور پانزدهم ذی الحجه است بر روایت
 اسکا شیع در مصباح نقل کرده که است در هفتم ذی الحجه است و بر روایت ابن عباس
 در دو شبته یا سه شبته پنج حجب واقع شده و بر روایت علی بن ابراهیم قمی در روز
 سه شبته سیزدهم حجب واقع شده و زیاتی که از ناحیه مقدسه بیرون آمده دلالت میکند
 بر آنکه ولادت آنحضرت در ماه حجب بود و مکان ولادت شریف موضع علی است در
 حوالی مدینه طیبه که آنرا صرامیگویند فی فضل الخطاب کان العادی ابوالحسن علی بن الحجاج
 علیه السلام متعبدا ینقا اما ایشیه بود آنحضرت عاقلترین و فقیهترین مردم
 و امام عباد و زیاد و فقها بود نقل است که متوکل در اوائل خلافت خود بیارگشت
 و نذر کرد که اگر شقایب بدینار بسایار تصدق کند پس یکی از مقرران خود را بنی مت
 حضرت امام علی النقی فرستاد و سوال کرد که چه قدر دینار با تصدق کنم فرمود که هشتاد و شصت

از نذر رسول خدا که کفایت بود
 کرم دل بسایه هر باب حضرت
 از باب اول باستان نوبت زان که
 از اوست و با بانیان کباب چون
 از اوست و با بانیان کباب چون
 از اوست و با بانیان کباب چون
 از اوست و با بانیان کباب چون
 از اوست و با بانیان کباب چون
 از اوست و با بانیان کباب چون

۴۰۰

از نذر رسول خدا که کفایت بود
 کرم دل بسایه هر باب حضرت
 از باب اول باستان نوبت زان که
 از اوست و با بانیان کباب چون
 از اوست و با بانیان کباب چون
 از اوست و با بانیان کباب چون
 از اوست و با بانیان کباب چون
 از اوست و با بانیان کباب چون
 از اوست و با بانیان کباب چون

از نذر رسول خدا که کفایت بود
 کرم دل بسایه هر باب حضرت
 از باب اول باستان نوبت زان که
 از اوست و با بانیان کباب چون
 از اوست و با بانیان کباب چون
 از اوست و با بانیان کباب چون
 از اوست و با بانیان کباب چون
 از اوست و با بانیان کباب چون
 از اوست و با بانیان کباب چون

کلمات الہیہ سے جان بوزنی
 کتاب مفید و مصدقہ
 سہارن پور مدرسہ
 باب اول اسرار الہیہ
 باب دوم اسرار الہیہ
 باب سوم اسرار الہیہ
 باب چہارم اسرار الہیہ
 باب پنجم اسرار الہیہ
 باب ششم اسرار الہیہ
 باب ہفتم اسرار الہیہ
 باب ہشتم اسرار الہیہ
 باب نہم اسرار الہیہ
 باب دہم اسرار الہیہ

پس متوکل ہوگا ہیکہ مضمون اشعار در یافت کرد چند ان کج گیت کہ یا شکھائی او
 ریش و ترشد و حضا و حلاس گریہ در آمدن بس گیت نامی ابو الحسن آیا بر تو دینی ہست
 حضرت فرمود علی چار ہزار دینار جان وقت دادو آن حضرت راضیت کرد

فصل در بیان شہت و کرامات آنحضرت ہست

وہاں از ضبط ہصر بیرون است و از اغرازہ ہما افزون حرفی از دفرمی نمی گارو
 رقطرہ از جو طبعی آرد از آنجا آنت کہ چون متوکل آنحضرت را از مدینہ بعراق
 طلبید چون ورد دستہ دشمن بسر زمین آہ شد آنحضرت را در منزل فرود آوردند
 کہ محل تردد گدایان و غریبان بے نامہ ایشان بود یکی از صحابہ آنحضرت کہ ویرا
 صالح ابن سعید نام بود بخدیومت حضرت آمد و عرض کرد کہ یا ابن رسال شد من خود را
 فدائے تو سازم این جماعت در ہمسور اخفای قدر و اطفا حئی نور تو میخواہ ہستند کہ
 کہ تر از این منزل پردشت فرود آدر و نہ حضرت فرمود ای پسر سعید گمان میکنی
 کہ اینما بارتفعت شان ما شافات دار و زمینہ اتی کہ کسی را خدا بلند کرد و با نہا ہست
 نمیشود پس ہرست مبارک خود اشارہ کرد بجانب ابن سعید سگود کہ چون با آنجا ہب
 نظر کرد دم دیدم بستانا بالوان شتاق در باصمیں آراستہ و باغھائی با نوع مغزا
 و میو ہا پیر استہ و فراطر معن آن باغھاروان و قھر ہائی پراز حور و غلمان و اہچہ
 مشاہدہ کردم ہرگزہ و خیال خواب بنظیر در نیامدہ بود از شاہدہ این احوال دیدم
 جبران و غلم پریشان شد پس حضرت علیہ السلام فرمود ای پسر سعید ما ہر جا کہ ہستیم

اور ہذا زمین باب اسرار الہیہ
 اور ہذا زمین باب اسرار الہیہ
 اور ہذا زمین باب اسرار الہیہ
 اور ہذا زمین باب اسرار الہیہ
 اور ہذا زمین باب اسرار الہیہ
 اور ہذا زمین باب اسرار الہیہ
 اور ہذا زمین باب اسرار الہیہ
 اور ہذا زمین باب اسرار الہیہ
 اور ہذا زمین باب اسرار الہیہ
 اور ہذا زمین باب اسرار الہیہ

کرامات الہیہ سے جان بوزنی
 کتاب مفید و مصدقہ
 سہارن پور مدرسہ
 باب اول اسرار الہیہ
 باب دوم اسرار الہیہ
 باب سوم اسرار الہیہ
 باب چہارم اسرار الہیہ
 باب پنجم اسرار الہیہ
 باب ششم اسرار الہیہ
 باب ہفتم اسرار الہیہ
 باب ہشتم اسرار الہیہ
 باب نہم اسرار الہیہ
 باب دہم اسرار الہیہ

اور اس کے بعد اس نے حضور سے کہا کہ اے خدا
 میں نے تمہیں سزا دینے کی ہمت کی ہے
 اور اس نے کہا کہ اے خدا میں نے تمہیں
 سزا دینے کی ہمت کی ہے اور اس نے کہا
 کہ اے خدا میں نے تمہیں سزا دینے کی
 ہمت کی ہے اور اس نے کہا کہ اے خدا
 میں نے تمہیں سزا دینے کی ہمت کی ہے

بیرون آمدی آغاز و از گردندی و از آنجمله است کہ شعبده بازی از ہندو پیش
 متوکل آمدہ بود و شعبدہ ہای عجیب غریبے نمود و رزی متوکل ویرا گفت کہ اگر
 شعبدہ پیش آری کہ علی بن محمد را نجل سازی ترا ہزار دینار بدم شعبدہ باز گفت
 نانی چند تنگ سبک بر ما تیرہ گنار بدم و مرا اسپلوی وی نشانید چنان کہ در حضرت
 امام علی النقی علیہ السلام دست دراز کرد تا نانی بردارد و آن شعبدہ باز علی
 کرد کہ آن نان از پیش دست وی پرید و چون دست کشید باز آمد سہ بار این
 عمل کرد و حضرت جلس نمندیدند در آن مجلس مشورہ بالکسریہ و بالمش از پوست بود
 بران شیرے کشیدہ حضرت امام علی النقی علیہ السلام اشارہ بآن صورت کرد کہ بگیر
 این را آن صورت شیرے شد و بر جست و شعبدہ باز را فرود برد و باز مشورہ
 آمد ہر چند متوکل درخواست کرد کہ شعبدہ باز را باز گرداند قبول نکرد و فرمود کہ
 دانشد ہرگز بعد ازین ویرا نہ بنید دشمنان خداے را بردستان تسلط میگردد
 پس از مجلس بیرون آمد و آن شعبدہ باز را بعد از ان چکین خرید و از آنجمله است
 کہ روزی در ولیمہ بعضی اولاد غلفا بود و جمعی کثیر بغزت و عظم نشسته جوانی
 فی ادب حق تعظیم و تکریم آنحضرت بجا نمی آورد و سخن بسیار میگفت وی خندید
 حضرت رو بان جوان کرد و فرمود ما نہ لطمک بکار نیک و نہ بل عن ذکر اللہ شد
 بعد ثلث من اهل القبور یعنی چہ ہنندید می جوان در مجلس و خلعت میکنی از ذکر خدا
 حال آنکہ بعد از سہ روز خواهی شد از جملہ موتی آن جوان از ان بی ادبی باز ایستاد

اور اس کے بعد اس نے حضور سے کہا کہ اے خدا
 میں نے تمہیں سزا دینے کی ہمت کی ہے
 اور اس نے کہا کہ اے خدا میں نے تمہیں
 سزا دینے کی ہمت کی ہے اور اس نے کہا
 کہ اے خدا میں نے تمہیں سزا دینے کی
 ہمت کی ہے اور اس نے کہا کہ اے خدا
 میں نے تمہیں سزا دینے کی ہمت کی ہے

اور اس کے بعد اس نے حضور سے کہا کہ اے خدا
 میں نے تمہیں سزا دینے کی ہمت کی ہے
 اور اس نے کہا کہ اے خدا میں نے تمہیں
 سزا دینے کی ہمت کی ہے اور اس نے کہا
 کہ اے خدا میں نے تمہیں سزا دینے کی
 ہمت کی ہے اور اس نے کہا کہ اے خدا
 میں نے تمہیں سزا دینے کی ہمت کی ہے

جانبے والا ہے چنانچہ اس نے فرمایا کہ یہی
 امام علیہ السلام کے لئے ہے اور ان سے
 جو اس کے لئے ہے اور اس کے لئے ہے
 اور اس کے لئے ہے اور اس کے لئے ہے
 اور اس کے لئے ہے اور اس کے لئے ہے
 اور اس کے لئے ہے اور اس کے لئے ہے

و چون طعام خورد و بیرون آمد روز دیگر میارشد و روز سوم مرد و از جمله
 آنست که روزی دیگر در ولیمه یکی از اهل سام را بود بی ادبی در مجلس سخنان
 بیبوده میگفت و حق تعظیم آنحضرت رعایت نیکو داشت آنحضرت علیه السلام فرمود این
 شخص از بی طعام نخواهد خورد و از خاکه وی چیزی خواهد آمد که زندگی را بر وی سخت
 گرداند چون طعام حاضر آوردند آن شخص دست بشت خواست که اذان قائل
 کند غلام وی که یان و فریاد نکند از در درآمد که مادر تو از با هم فداوه است
 و مشرف بر موت است زودتر خود را با آنجا برسان باشد که دیر از نزه دریایی
 آن شخص طعام نماند و برخواست و بر رفت **فصل در بیان فات آنحضرت**
 فی فصل الخطاب توفی علیه السلام مبرمن رای فی یوم الاثنین للیال یقین من
 بهادی الاخر سنه ربعین خمین و ما ستمین دفن فی دار السامره فی شارع ابی احمد
 الرشیدی و فات آنحضرت در زمان منتصرو بود در سرمن رای از نوحی بغداد
 روز دوشنبه از او اخر جمادی الاخره سنه دوهصد و پنجاه و چهار و قبر وی
 هم در سرمنی و سیت که در سرمن رای داشت و قبل آن شهید علی المادی نعیم
 و لیس الصبح و انما الصبح ان شهید فاطمه زینب موسی بن جعفر ابن محمد به بلده قسم تند
 نقل عن الرضا علی بن موسی علیه السلام انه قال من زارها دخل الجنة ثم انما فی
 شواهد النبوة و زود علمای امامیه سال شهادت آن حضرت علیه السلام با اتفاق
 سال دوسیت و پنجاه و چهارم هجرت بود و در روز وفات غلاف است بروت

و چون طعام خورد و بیرون آمد روز دیگر میارشد و روز سوم مرد و از جمله
 آنست که روزی دیگر در ولیمه یکی از اهل سام را بود بی ادبی در مجلس سخنان
 بیبوده میگفت و حق تعظیم آنحضرت رعایت نیکو داشت آنحضرت علیه السلام فرمود این
 شخص از بی طعام نخواهد خورد و از خاکه وی چیزی خواهد آمد که زندگی را بر وی سخت
 گرداند چون طعام حاضر آوردند آن شخص دست بشت خواست که اذان قائل
 کند غلام وی که یان و فریاد نکند از در درآمد که مادر تو از با هم فداوه است
 و مشرف بر موت است زودتر خود را با آنجا برسان باشد که دیر از نزه دریایی
 آن شخص طعام نماند و برخواست و بر رفت **فصل در بیان فات آنحضرت**
 فی فصل الخطاب توفی علیه السلام مبرمن رای فی یوم الاثنین للیال یقین من
 بهادی الاخر سنه ربعین خمین و ما ستمین دفن فی دار السامره فی شارع ابی احمد
 الرشیدی و فات آنحضرت در زمان منتصرو بود در سرمن رای از نوحی بغداد
 روز دوشنبه از او اخر جمادی الاخره سنه دوهصد و پنجاه و چهار و قبر وی
 هم در سرمنی و سیت که در سرمن رای داشت و قبل آن شهید علی المادی نعیم
 و لیس الصبح و انما الصبح ان شهید فاطمه زینب موسی بن جعفر ابن محمد به بلده قسم تند
 نقل عن الرضا علی بن موسی علیه السلام انه قال من زارها دخل الجنة ثم انما فی
 شواهد النبوة و زود علمای امامیه سال شهادت آن حضرت علیه السلام با اتفاق
 سال دوسیت و پنجاه و چهارم هجرت بود و در روز وفات غلاف است بروت

و چون طعام خورد و بیرون آمد روز دیگر میارشد و روز سوم مرد و از جمله
 آنست که روزی دیگر در ولیمه یکی از اهل سام را بود بی ادبی در مجلس سخنان
 بیبوده میگفت و حق تعظیم آنحضرت رعایت نیکو داشت آنحضرت علیه السلام فرمود این
 شخص از بی طعام نخواهد خورد و از خاکه وی چیزی خواهد آمد که زندگی را بر وی سخت
 گرداند چون طعام حاضر آوردند آن شخص دست بشت خواست که اذان قائل
 کند غلام وی که یان و فریاد نکند از در درآمد که مادر تو از با هم فداوه است
 و مشرف بر موت است زودتر خود را با آنجا برسان باشد که دیر از نزه دریایی
 آن شخص طعام نماند و برخواست و بر رفت **فصل در بیان فات آنحضرت**
 فی فصل الخطاب توفی علیه السلام مبرمن رای فی یوم الاثنین للیال یقین من
 بهادی الاخر سنه ربعین خمین و ما ستمین دفن فی دار السامره فی شارع ابی احمد
 الرشیدی و فات آنحضرت در زمان منتصرو بود در سرمن رای از نوحی بغداد
 روز دوشنبه از او اخر جمادی الاخره سنه دوهصد و پنجاه و چهار و قبر وی
 هم در سرمنی و سیت که در سرمن رای داشت و قبل آن شهید علی المادی نعیم
 و لیس الصبح و انما الصبح ان شهید فاطمه زینب موسی بن جعفر ابن محمد به بلده قسم تند
 نقل عن الرضا علی بن موسی علیه السلام انه قال من زارها دخل الجنة ثم انما فی
 شواهد النبوة و زود علمای امامیه سال شهادت آن حضرت علیه السلام با اتفاق
 سال دوسیت و پنجاه و چهارم هجرت بود و در روز وفات غلاف است بروت

... کربلا ... زین العابدین ... ائمه معصومین ...
 ... روایت ... شیخ مفید ...

علی بن ابراهیم قمی و ابن عباس روز و شب نهم ماه چپ و به روایت خشاب
 بست و پنجم ماه جمادی الاخری بود و روایت دیگر است و فقهیم ماه مذکور بود
 و روایت دیگر است ششم ماه مذکور سن شریف آنحضرت در آن وقت
 بر او سی و پنج سال رسیده بود و روایت دیگر که چهل یک سال و چند ماه و در
 هنگام وفات پدرش رگوار خود که منصب جلیل لقد را است کبری و خلافت عظمی
 فرزاد کردید از حضرتش شش سال و پنج ماه تقریباً گذشته بود و مدت امامت آنحضرت سی و
 سه سال و کسر بود و در سی و سه سال در مدینه طیبه قامت فرمود و بعد
 از آن متوکل آنحضرت را به سرزمین که طبلید است سال در سرزمین که تون فرمود
 در خانه که اکنون من سلطان است و بنا بر قول بن ابیویه و جماعتی دیگر مستمسک
 عباسی آنحضرت را شهید کرد و زهر و در وقت شهادت آنحضرت حضرت امام
 حسن مسکری علیه السلام نزد حضرت بودند نه ناماقلو

... در بیان ... شیخ مفید ...
 ... روایت ... شیخ مفید ...

باب یازدهم در بیان احوال قدوة اولیای مستند صلی الله علیه و آله
 و السلام حضرت امام علی محمد بن حسن مسکری علیه السلام
 مفصل در بیان ولادت و اسم و لقب و کنیت آنحضرت اسم شریف آنحضرت آن
 بود و کنیت او ابو محمد و القاب نفیس زکی و هادی و مسکری است و خالص و سمران
 و وجه لقب وی بسکری گذشت و در بی سی و چون پدر بسکری مشهور است
 و لذا را عسکری المثلث میگویند و مادر آنحضرت ام ولد بود نام و سوسن و بعضی

... در بیان ... شیخ مفید ...
 ... روایت ... شیخ مفید ...

... در بیان ... شیخ مفید ...
 ... روایت ... شیخ مفید ...

لایب جازده مفسور است لایب
 که جازده است یا نیست هم غلطی
 است

بسیار که بر سر این است
 که جازده است یا نیست هم غلطی
 است

بسیار که بر سر این است
 که جازده است یا نیست هم غلطی
 است

بنی آنکه با کسی سخن گویم غلام وی بیرون آمد و گفت علی بن ابراهیم و سپهروی محمد
 درون آئینه چون در آیدیم و سلام کردیم فرمود که ای علی ترا چه چیز باز داشت
 که تا این وقت پیش ما نیامدی پدرم گفت ای سید من شرم می کشم که باین حال پیش تو
 آیم غلام آنحضرت در محراب و صوره پدر من داد و گفت درین پانصد درم هست
 و دویت درم از برای جاسه و دویت درم برای آرد و صد درم برای نفقه
 و صوره دیگر من داد و گفت این سی صد درم صد برای کسوة و صد برای نفقه
 و صد برای دراز گوش های باید که بگوhestان بروی و بظلمان باروی یا بخاک
 اشاره کرد در رقم و گفتند اشم و در همان سفر مراد و هزار دینار رسید و از آنجا رفت
 که دیگری گفته است که پدر من بیچار بود و چهار پان حضرت امام محمد عسکری علیه السلام
 بیطاری می کرد و مستعین با استری بود و بنایت کسرتن همگی بر ارام نتوانستی کرد
 و زین و لگام نتوانست کردن تا بسواری خود چه رسیدگی از مقربان مستعین با
 گفت چرا اینگیوی که حسن بن علی التقی را حاضر کنند و وی این استر را سواری کند
 تا این استر ویرا بکشند مستعین آنحضرت را طلبید چون به سر آمدی وی در آمد آن
 استر و صحن سرای ایستاده بود آنحضرت پیش وی رفت و دست مبارک بر کفش کرد
 و بگوید عرق از وی روان شد بعد از آن پیش رفت مستعین و نظیفه تنظیم و توقیر
 بجا آورد آنحضرت را نزدیک خود نشانید و می گفت یا ابا محمد این استر را لگام کن
 ابو محمد علیه السلام پدرم را گفت ای فلان این استر را لگام کن مستعین با و گفت

بسیار که بر سر این است
 که جازده است یا نیست هم غلطی
 است

بسیار که بر سر این است
 که جازده است یا نیست هم غلطی
 است

بسیار که بر سر این است
 که جازده است یا نیست هم غلطی
 است

اشرف کرام که الهیبت سے اور
 علماء را میبندند نزدیک وفات
 آنحضرت کی ستر کیسوا از تالیس
 بی رواج بودی اور زبانه و شکر
 بی رواج بودی اور بعضی نے یہ
 بی رواج بودی اور بعضی نے یہ

بہ رواج بودی اور بعضی نے یہ
 بی رواج بودی اور بعضی نے یہ
 بی رواج بودی اور بعضی نے یہ

بہ رواج بودی اور بعضی نے یہ
 بی رواج بودی اور بعضی نے یہ
 بی رواج بودی اور بعضی نے یہ

کہ خود لگام کن ابو محمد علیہ السلام طیلسان بنیاد و برخواست و دیر الگام کرد
 و باز آمد و بجای خود نشست باز مستعین گفت کہ دیدار زمین کن ابو محمد پیر زمین
 اشاره کرد کہ ای فلان آن ستر را زمین کن مستعین گفت کہ خود زمین کن بگیر بار
 برخاست و آن ستر را زمین کرد و بجای خود باز نشست مستعین گفت چہ باشد
 کہ سوار شوی سوار شد و در صحن سمرای دیر را راجهوار برانندی آنکہ ہیکس
 سرکشی کند پس فرود آمد مستعین پرسید کہ چون یافتی این را فرمود کہ ازین
 خوب ترا ستری ندیدم مستعین چہ پریشانی کشید آنحضرت بہ پدر من گفت
 کہ این را بگیر و بر پدر من آنرا گرفت نے آنکہ ہج سرکشی کند ہر دشمن

ہر حال زد دست او ممکن شود | ہر جردن از بیم او ساکن شود

و از آنجا کہ گفتی کسی گفته کہ میں آنحضرت از فقر شکایت کردم تا زمانہ بدست
 دہشت زمین را بان بکا وید و پانصد دینار از آنجا بیرون آور دین داد و از آنجا
 شخصے دیگر گفته کہ در زندان بودم از نگی زندان و گرانی قید با آنحضرت شکایت
 نوشتیم و میخواہیم کہ از ننگدستی خود نیز چیز سے جو ہمیشہ ما شرم داشتیم و ننواستیم در
 جواب من نوشت امر و نماز پیشین را ورفانہ خود خواہی گذارد و نماز پیشین
 مرا از زندان بیرون آوردند و نماز در فغانہ خود گذاردم ناگاہ دیدم کہ تہ
 فرستادہ می آمد برای من صد دینار آورد و ہمراہ آن کتابی بدین مضمون آورد
 ترا حاجتی باشد آنرا طلب کن و شرم مدار کہ آنچه طلب کنی بان خواہی رسید

بہ رواج بودی اور بعضی نے یہ
 بی رواج بودی اور بعضی نے یہ
 بی رواج بودی اور بعضی نے یہ

بہ رواج بودی اور بعضی نے یہ
 بی رواج بودی اور بعضی نے یہ
 بی رواج بودی اور بعضی نے یہ

بہ رواج بودی اور بعضی نے یہ
 بی رواج بودی اور بعضی نے یہ
 بی رواج بودی اور بعضی نے یہ

بہ رواج بودی اور بعضی نے یہ
 بی رواج بودی اور بعضی نے یہ
 بی رواج بودی اور بعضی نے یہ

بہ رواج بودی اور بعضی نے یہ
 بی رواج بودی اور بعضی نے یہ
 بی رواج بودی اور بعضی نے یہ

سنة خمس وخمسين واثنتين لاهل ولاد يقال لها جزس توفى ابو له سنة ثلثين واثمسن
ستين فوات آنحضرت در ماه ربیع الاول و تاریخ ششم ماه مذکور روز جمعه
سنة و صد و شصت و بعضی ثامن ماه مذکور گفته وزید علمار امامیه تاریخ
شهادت آنحضرت با تفاق اکثر مورخان و محدثان هشتم ماه ربیع الاول سال
دویست و شصت هجرت بود و شیخ طوسی در مصباح اول ماه مذکور نیز
گفته است و اگر گفته اند که روز جمعه بود بعضی چهارشنبه و بعضی یکشنبه نیز
گفته اند و اگر شریف آنحضرت علیه السلام است و نه سال گذشته بود
و بعضی بیست و هشت سال نیز گفته اند و مدت امامت آنحضرت و سبب
شش سال بود و این بابویه و دیگران گفته اند که معتز عباسی آنحضرت را زهر
شמיד کرد و در کتاب عیون المعجزات از احمد بن اسحاق روایت کرده است که
آنحضرت در ماه ربیع الآخر سال دویست و شصت از دنیا رحلت کرد و در سر من کا
دیولوی پدر بزرگوار خود مرفون گردید و عمر شریف آنحضرت بیست و نه سال بود

باب دوم از دهم

در بیان احوال حضرت صاحب الزمان خلیفه الرحمن محمد الشاه رسول الله
المنان حضرت امام محمد مهدی علیه علی آباء الصلوة و السلام فی فصل الخطاب
و ابو محمد الحسن العسكري ولده محمد علیه السلام معلوم عن خاصته صحابه و ثقافت است اهله
و بیروی ان جایزه بنت ابی جعفر محمد الجواد عمه ابی محمد الحسن العسکری کتبت تحبه تزوجه

سید محمد باقر...
در بیان احوال حضرت صاحب الزمان خلیفه الرحمن محمد الشاه رسول الله المنان حضرت امام محمد مهدی علیه علی آباء الصلوة و السلام فی فصل الخطاب و ابو محمد الحسن العسكري ولده محمد علیه السلام معلوم عن خاصته صحابه و ثقافت است اهله و بیروی ان جایزه بنت ابی جعفر محمد الجواد عمه ابی محمد الحسن العسکری کتبت تحبه تزوجه

در بیان احوال حضرت صاحب الزمان خلیفه الرحمن محمد الشاه رسول الله المنان حضرت امام محمد مهدی علیه علی آباء الصلوة و السلام فی فصل الخطاب و ابو محمد الحسن العسكري ولده محمد علیه السلام معلوم عن خاصته صحابه و ثقافت است اهله و بیروی ان جایزه بنت ابی جعفر محمد الجواد عمه ابی محمد الحسن العسکری کتبت تحبه تزوجه
در بیان احوال حضرت صاحب الزمان خلیفه الرحمن محمد الشاه رسول الله المنان حضرت امام محمد مهدی علیه علی آباء الصلوة و السلام فی فصل الخطاب و ابو محمد الحسن العسكري ولده محمد علیه السلام معلوم عن خاصته صحابه و ثقافت است اهله و بیروی ان جایزه بنت ابی جعفر محمد الجواد عمه ابی محمد الحسن العسکری کتبت تحبه تزوجه

در بیان احوال حضرت صاحب الزمان خلیفه الرحمن محمد الشاه رسول الله المنان حضرت امام محمد مهدی علیه علی آباء الصلوة و السلام فی فصل الخطاب و ابو محمد الحسن العسكري ولده محمد علیه السلام معلوم عن خاصته صحابه و ثقافت است اهله و بیروی ان جایزه بنت ابی جعفر محمد الجواد عمه ابی محمد الحسن العسکری کتبت تحبه تزوجه

عبدالکمالی است به کمالی است
که در دین او بیجا او را در دنیا
که در دین او بیجا او را در دنیا
که در دین او بیجا او را در دنیا
که در دین او بیجا او را در دنیا

قال فی جہد اشد امانی الکتاب واجعلنی نبیا و قالوا طول عمره کما طول عمر الخضر علیہ السلام
وقالت ایشیة لامیة العاقم الممدی مشہدہ لیس من رای حکیمہ عبد ابو الحسن محمد لکن
گفتہ است کہ روزی شیل یوحہ در آمد فرمود کہ ای عمہ مشبہ در خانه ما باش کہ
خدای تعالی ما را خلقی خراب داد من گفتن این فرزند از کہ خواهد بود کہ در زحمت
پیچ اثری نمی بینم فرمود کہ ای عمہ مثل زحمت همچو مثل ام موسی است علیہ السلام کہ محل و
خبر دقت و ولادت ظاہر نخواہد شدہ آن شب بخاتہ بودم چون شب بہ نیمہ رسید
بر خواہم و متجدہ گزاردم و زحمت نیز تجدہ گذارد بعد از ان با خود گفتن کہ وقت فجر
نزدیک رسید داخچہ ابو محمد حسن مسکری فرمودہ بود ظاہر شد ابو محمد از مقام خود
آواز داد کہ ای عمہ جمل کن بختمانہ کہ حسن آنجا بود باز گشتم مراد راہ پیش آمد
لرزه بروی افتادہ وی را سینہ خود باز گرفتہ و قتل ہوا شد احدانا انزلنا
و آیتہ الکرسی بروی خواندم از شکم وی آواز خواندن می شنیدم همچنانکہ من بخوانم
بعد از ان دیدم کہ خانہ روشن شد نظر کردم فرزند وی بر زمین آمدہ بود
و در سجہ افتادہ ابو محمد از حوض خود آواز داد کہ ای عمہ فرزندم از پیش من آر
پیش وی بروم و برابر کنار خود نشاندم و زبان در دہان وی کرد و گفت کہ
سخن گوای فرزند من بازن انشد قالے گفت بسم اللہ الرحمن الرحیم و زیر آن سخن
علی الذین استضعفوا فی الارض و تحملکم الیہ تجعلکم الوارثین بعد از ان دیدم کہ
مرغان سبز بار افروگر فقدا ابو محمد علیہ السلام کی ازان مرغان را بخواند و گفت

یمن ارات ہی کواد نکا سامان
کجا اور دو اندر کہ دیگر از ایا
کویا نفع پیدا ہووے کہ نہ
تک آپ ہونے شہادت ہی ابو یوسف
دوسری بار شہادت اور آپ نے
کیا بندگان اور آپ نے
و بان زبان کی بیست و ہفت
بین و فصل الخطاب میں ہے
و رایت کی ہے کہ ابو یوسف
۲۱۶
کہ حضرت امام حسین علیہ السلام فرماتے ہیں
اے اللہ! اگر آپ نے اپنے پیغمبر کو
تو یہ سزاوار ہے کہ آپ نے
موسیٰ بن جعفر کو بیوقوف نہ
تھوڑے روزی آپ نے جفا کرنے میں
کس آہ میں نہ لے کر کہ
چاہا اور آپ نے جو چاہا
اور قید سے رہا کر کے اور کس
در دین او بیجا او را در دنیا

کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہونے سے پہلے
میں نے اپنے پیغمبر کو بیوقوف نہ تھوڑے روزی
آپ نے جفا کرنے میں کس آہ میں نہ لے کر کہ
چاہا اور آپ نے جو چاہا اور قید سے رہا کر کے اور کس
در دین او بیجا او را در دنیا

در حدیث کے واسطے صحیح اور
سراوات امام سے ہے۔ بعض نے
شعبہ نے علی بن ابی طالب کو
جامعہ کے نام سے دیکھا ہے اور
ادھون نے در حدیث صحیح کو
شعبہ اور زین العابدین سے کہا ہے
کا ابن زین العابدین سے کہا ہے
ارادت اور اعتقاد سے کہا ہے
امام سے کہا ہے اور امام سے
کہا ہے اور امام سے کہا ہے

وہیچ چیز از اعلیٰ بندگان بروی مخفی نمازد والا امام بولد و ولد و یصح و یرض و یاکل
و یشراب و یسجد و یزوج و یخیر و یضیک و یسکی و یحیی و یمیت و یقتصد و یزیر

فصل

در بیان احادیثی کہ در فضل بزرگی و ظهور آنحضرت دار و گشته است نے
جامع الاصول فی الشراط الساقه و علاما تمام عن ابن مسعود ان رسول الله قال لولم
یبق من الدنیا الا یوم واحد لیرول الله الکا الیوم حتی یبعث الله فیہ رجلا منی
او من اهل بیته یواطی اسمہ اسمی اسم ابی یحییٰ الارض قسطا وعدلا لکما طیت ظلمنا
و جورا فی رومیة اخری لا تقطن فی الدنیا حتی یماکت العرب من اهل بیته رجل یواطی
اسمہ اسمی اخری ابوداود و روی ابو العباس المشقفری فی کتاب دلائل النبوة
و المعجزات فی ذکر المندی باسنادہ عن عاصم زر عن عبید الله انه قال قال رسول الله
لا یدب الیالی و الا ایام حتی یبعث الله تعالیٰ رجلا من اهل بیته یواطی اسمہ
اسمی یلزم الارض عدلا لکما طیت قبل ذالک جورا عن ابن شیبہ باسنادہ عن
بن محمد بن صیفی عن ابیہ علی انه قال قال رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم المندی منا
اهل البیت یصلی الله تعالیٰ فی لیلہ و یکتموا الالمس تحفی الامم عن سحر بن عبید الله
بن ابی طلحة عن انس بن مالک انه قال قال رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم انما
و علی الحسن و الحسین و حمزه و جعفر المندی و باسنادہ عن ابن سعید الخدری
انه قال قال رسول الله لیکون فی اسمی المندی ان تقرت بعد الانثمن و الافیع و غیر فیها

در حدیث صحیح و صحیح
بعض صحیحین صحیحین
سکه و سکه و سکه و سکه
زین العابدین و زین العابدین
من رخصت انما که صحیح
معدود و زین العابدین
من حدیث صحیحین
کما اور زین العابدین
۲۲۲
کتاب فی بابہ غلام اشعری
موسیٰ ابن جعفر که میرزا کا
ادریس بن علی و سید ابی اس
در حدیث صحیحین صحیحین
دو حدیث صحیحین صحیحین
و حدیث صحیحین صحیحین
غالب بود انور آدمی او است

در حدیث صحیح و صحیح
بعض صحیحین صحیحین
سکه و سکه و سکه و سکه
زین العابدین و زین العابدین
من رخصت انما که صحیح
معدود و زین العابدین
من حدیث صحیحین
کما اور زین العابدین
۲۲۲
کتاب فی بابہ غلام اشعری
موسیٰ ابن جعفر که میرزا کا
ادریس بن علی و سید ابی اس
در حدیث صحیحین صحیحین
دو حدیث صحیحین صحیحین
و حدیث صحیحین صحیحین
غالب بود انور آدمی او است

کافران نژاد و بخت نصر و مالک خواهد شد ازین زمین ساختن نجم ازل بیت من
یعنی مهدی علیه السلام و علامت مشتاقان لشکر یان او چون با دشمنان صلح شود
لفظ است امت باشد یعنی هر که این لفظ را بگوید معلوم شود که از لشکر یان مهدی
است مدت سلطنت او هفت سال باشد و در روایتی مشهور عالم را بعد از
خویش بر کند و خرنما که در زیر کعبه مدفون است در زمان او بیرون آید
و مال را برابر قسمت کند یعنی را و فقیر را برابر دهد و همه را یکسان بیند
و لشکر جانب هند بفرسید و گنجهای هند را در آرایش بیت المقدس
صرف کند و طوک هند را در گردن ایشان طوق نماید و بیارند و بسیار
شهرها و قلعهها در زمان او فتح شود و خصوصاً این شهر اول قسطنطنیه دوم روم و سیه
سوم قاطع چون برای فتح کنار دریا برسد بریق خود در زمین قسطنطنیه فرو کند
تا وضع کند برای نماز و آب از دور در برود و این دنبال آب کند
تا بکناره دیگر برسد بیند که تمام دریا خشک شده لشکر خود را آواز دهد همه لشکر
در زمین خشک بگذرد و چنانچه نبی امرا ایل در زمان موسی از دریا گذشتند
بعد از آن مقابل قسطنطنیه شود و تکبیر گوید و یارهای قلعه از هم بپاشند
و آنکه شهر فتح کند پس جانب شهر روم میرد و در کعبه بازار است و در هر بازاری
صد هزار دوکان متوجه شده چهار تکبیر گوید فتح شود و سی صد هزار کس را
بکشد و درین شهر از خزاین بیت المقدس تا بوت که در سکنیه بود و چنانچه

اورام از کتب معتبره است که در این کتاب مذکور است
اورام از کتب معتبره است که در این کتاب مذکور است
اورام از کتب معتبره است که در این کتاب مذکور است
اورام از کتب معتبره است که در این کتاب مذکور است
اورام از کتب معتبره است که در این کتاب مذکور است

اورام از کتب معتبره است که در این کتاب مذکور است
اورام از کتب معتبره است که در این کتاب مذکور است
اورام از کتب معتبره است که در این کتاب مذکور است
اورام از کتب معتبره است که در این کتاب مذکور است
اورام از کتب معتبره است که در این کتاب مذکور است

اورام از کتب معتبره است که در این کتاب مذکور است
اورام از کتب معتبره است که در این کتاب مذکور است
اورام از کتب معتبره است که در این کتاب مذکور است
اورام از کتب معتبره است که در این کتاب مذکور است
اورام از کتب معتبره است که در این کتاب مذکور است

اورام از کتب معتبره است که در این کتاب مذکور است
اورام از کتب معتبره است که در این کتاب مذکور است
اورام از کتب معتبره است که در این کتاب مذکور است
اورام از کتب معتبره است که در این کتاب مذکور است
اورام از کتب معتبره است که در این کتاب مذکور است

حضرت عیسیٰ اور ازخیم بزم و کینند او را هلاک گردانند بعد از آن حضرت
 امام مهدی علیه السلام وفات یابد و عیسیٰ بعد از آن تا چهل سال
 بادشاهی بکنند همچو بادشاهی حضرت امام مهدی علیه السلام بعد از آن یا بیچ
 و ماجوج پیدا شوند بالشکری بچید که از فرزندان حضرت آدم باشند
 گوچک ایشان یک شیر باشند و بزرگ ایشان سه شیر باشند عالم را خراب
 کنند و حضرت عیسیٰ را بر کوه طور حصر کنند باشدت تمام پس خدائی تعالی
 مسلمانان را از شر ایشان خلاص کند و ایشان را هلاک کند چنانچه تفصیل
 این قصه و حالات در کتب احادیث مذکور و مر قوم است بعد از آن
 و اینه الارض پیدا شود بعد از آن آفتاب از مغرب طلوع کند
 بعد از آن در تو بیست شود و قرآن از میان برداشته شود و کعبه را
 اهل مشبه ویران کنند بعد از آن قیامت قائم گردد و الله اعلم بسنونک
 عن الساعة ایان مر سها عنتم انت من ذکرها و الی ربک منتهاها و حضرت امام
 مهدی آخرتیه هری است که مشهور به دو از ده امام اندونی صحیح البخاری
 فی اواخر کتاب الاحکام فی آخر باب الاستحکام قبل کتاب التمنی فی اواخر الریح
 الرابع من الصحیح حدیثنا محمد المثنی حدیثنا شعبه عن عبد الملک سمعت جابر بن عمر
 قال سمعت ابنی یقول کون انما عشر امیر افعال کلته ثم سمعنا فقال فی ان جعل الله
 علیه واکد سلم قال حکم من وریش فی روایه قال البنی لانی ال امر الناس باضیها

مسلم بن حنبله که امام حسن و امام حسین را در کربلا کشته است و او را با کینه و بغض نگاه می‌دارد
 در کتاب تاج العروس در بیان عیسیٰ و ماجوج
 در کتاب تاج العروس در بیان عیسیٰ و ماجوج
 در کتاب تاج العروس در بیان عیسیٰ و ماجوج

تقریباً بعد از آن که حضرت امام مهدی علیه السلام در کربلا کشته شدند
 در کتاب تاج العروس در بیان عیسیٰ و ماجوج
 در کتاب تاج العروس در بیان عیسیٰ و ماجوج
 در کتاب تاج العروس در بیان عیسیٰ و ماجوج

۴۲۹

در کتاب تاج العروس در بیان عیسیٰ و ماجوج
 در کتاب تاج العروس در بیان عیسیٰ و ماجوج
 در کتاب تاج العروس در بیان عیسیٰ و ماجوج
 در کتاب تاج العروس در بیان عیسیٰ و ماجوج
 در کتاب تاج العروس در بیان عیسیٰ و ماجوج

در کتاب تاج العروس در بیان عیسیٰ و ماجوج
 در کتاب تاج العروس در بیان عیسیٰ و ماجوج
 در کتاب تاج العروس در بیان عیسیٰ و ماجوج
 در کتاب تاج العروس در بیان عیسیٰ و ماجوج
 در کتاب تاج العروس در بیان عیسیٰ و ماجوج

اور حضرت جامع الاصول حضرت
 جہ نزل امام رضا علیہ السلام اور
 بیعتی ہے اور اسی سے جہ نزل
 فضائل و مناقب جہ نزل اور
 کتاب جامع الاصول سے لکھا ہے
 صدی کی ابتدا میں جو دوسری
 نسخ اور امام رضا کے آپ نے

ووفات یا بعد ازان ان مرد مہر دور پیش فاکم مقام اوباشد وہم ہاد مخی مہدی
 باشند و قول ثالث اہست کہ تا آخر دنیا و قیام قیامت دو از دہ سن باشند کہ
 کہ علی بن و صواب کتندہر جنہ علی التوالی نباشند بلکہ ربیان ایشان زمانہ بعضی
 ظالمان ہم باشد و در فضل الخطاب حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نقل کرده
 کہ حضرت فرمود کہ از زمانہ ائمہ عشر مہدی و ہادی مضی ستہ و قبی ستہ و یعیغ اشہر
 غر و جل فی السادین احب یعنی از میان دو از دہ مہدی و امامان ہادی اند
 سش از ایشان گذشتند و شش تن باقی ماندند و خدا تعالیٰ خواہد کرد با ششم
 کہ آن آخر دو از دہم ائمہ ہدی است اچھ دوست میدارد و این اشارہ
 بحضرت امام مہدی است یعنی دین تین گما ہو حقہ از وی ظاہر خواہد شد
 پس بر این تقدیر دو از دہ امام عظیم الصلوٰۃ و السلام اول نشان حضرت
 امیر المؤمنین علی مرتضیٰ دویم امام حسن مجتہبی و سیوم امام حسین شہید کربلا
 و چہارم علی بن الحسین زین العابدین پنجم حضرت ابو جعفر محمد الباقر و ششم
 ابو عبد اللہ جعفر الصادق و ہفتم ابو الحسن موسیٰ کاظم و ہشتم ابو الحسن علی بن
 موسیٰ الرضا و نہم ابو جعفر محمد تقی المجاود و دہم ابو الحسن علی المادی محمد تقی الزکی
 و یازدہم ابو محمد الحسن بن علی العسکری و دو از دہم امام الزمان خلیفۃ الرحمن
 حضرت امام مہدی عظیم الصلوٰۃ و السلام اجمعین خاتمہ در میان
 فضیلت و ثواب زیارت ائمہ اطهار علیہم السلام

تے سے فرمایا ہے
 ہم میں کے ہنسن مثل فلان
 کے ہیں تو اب میں اور ہم
 کے لکھا مگر روئے ہیں
 کے عذر اسے جسے ہم میں
 عذر اسے کہا غلطی ہے
 غر و جل کی علامت ہے
 نینج اور تو نے جب لاف
 نیک لکھیں تو میں نے
 لکھنا اور میں نے

۲۳۱
 کہ دو الفاظ اللہ تعالیٰ نے
 اور زمین سے اللہ تعالیٰ نے
 در میان سے اللہ تعالیٰ نے
 میں زمین اور کوئی اللہ
 دلائل کو زمین کی اور زمین
 اور سے اللہ تعالیٰ نے
 فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 و آله وسلم نے اولاد علیہ السلام
 سے واجب ہوا ہے

یہاں اساتذہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آله وسلم نے
 فرمایا ان لوگوں میں سے
 ہے اور میں نے
 اور میں نے
 فرمایا ان لوگوں میں سے
 ہے اور میں نے
 اور میں نے
 فرمایا ان لوگوں میں سے
 ہے اور میں نے
 اور میں نے

اگر کسی کو سب سے بڑا مخالفت کے جو
 اس شخص کو صحابہ بعد ان کے
 اس کے بعد سب سے بڑا مخالفت کے جو
 اس شخص کو صحابہ بعد ان کے
 اس کے بعد سب سے بڑا مخالفت کے جو
 اس شخص کو صحابہ بعد ان کے

کہ حضرت دروازہ پر کھڑے ہوئے اور تکبیر کی سب لوگوں نے تکبیر کی راوی
 کہنا ہے ہماری نظر میں آتا تھا کہ دو دیوار اور زمین و آسمان جواب دیتے ہیں
 آپ کو اور تمام مرد کے باشندے گریہ بوزاری اور نالہ و بیقراری کرنے لگے
 یہ خبر مامون کو پہنچی فصل بن سہیل کہ اس کا وزیر اور شیر تارا دسنے مامون سے
 لگا کہ اگر امام علی موسیٰ رما عدلیہ سلام ہی حال ہی عید گاہ جاوینگے خدا جانے کیا
 فتنہ برپا ہو اور کیا ہنگامہ قائم ہو گا اور تاہوں کیونکر سلامت رہوں گا مامون
 نے ایک اپنے خواص کو بھیجا آپ کی خدمت میں کہ میں نے آپ کو تکلیف دی اور
 محنت اور مشقت میں ڈالا میں نہیں چاہتا کہ آپ کو مشقت اور رنج پہنچی آپ
 اپنے گھر کو تشریف لے جائیں عید گاہ نہ جاویں جو ہمیشہ نماز لوگوں کو بڑھا تا ہے
 بدستور پڑھا ویگا امام نے اپنے موزہ منگوا کر پہننا اور سوار ہوئے اور چلے
 لوگوں مختلف ہو گئے اور اوس روز عید کی نماز کا انتظام درست نہوا یہ ترجمہ
 ہے اس کا جو فضل الخطاب میں ہے اور امام اون اولیا اللہ سے ہیں جن کا
 تشریف زندگی میں اور بعد موت کے یکساں ہے اور کرامتیں آپ کی بحد میں لیکن
 بحر فخر سے ایک قطرہ پیش کرنا ہوں آپ کی کرامتوں سے ہے بعد اسکے کہ
 مامون نے آپ کو اپنا ولی عہد کیا جس وقت آپ اس کی ملاقات کے واسطے تشریف
 لے جاتے مامون کے دربان اور خادم آپ کا استقبال کرتے اور اوس پردہ کو
 جو اس کی محل ہرا کے دروازہ پر پڑا رہتا تھا اٹھا دیتے تھے آپ تشریف لاتے تھے

ان کے بعد سب سے بڑا مخالفت کے جو
 اس شخص کو صحابہ بعد ان کے
 ان کے بعد سب سے بڑا مخالفت کے جو
 اس شخص کو صحابہ بعد ان کے
 ان کے بعد سب سے بڑا مخالفت کے جو
 اس شخص کو صحابہ بعد ان کے
 ان کے بعد سب سے بڑا مخالفت کے جو
 اس شخص کو صحابہ بعد ان کے
 ان کے بعد سب سے بڑا مخالفت کے جو
 اس شخص کو صحابہ بعد ان کے

ان کے بعد سب سے بڑا مخالفت کے جو
 اس شخص کو صحابہ بعد ان کے
 ان کے بعد سب سے بڑا مخالفت کے جو
 اس شخص کو صحابہ بعد ان کے

کیا وہاں کے لکھنؤ میں قصبہ
 کیا وہاں کے لکھنؤ میں قصبہ
 کیا وہاں کے لکھنؤ میں قصبہ
 کیا وہاں کے لکھنؤ میں قصبہ
 کیا وہاں کے لکھنؤ میں قصبہ

میرا حال پوچھا اور کہا قصبہ مدارس آیات کو پڑھ میں نے حیلہ دحوالہ کیا اوٹنے
 امام کو بلایا آپ تشریف لائے امون نے کہا لے ابو الحسن میں نے دلیل سے
 قصبہ مدارس آیات کو پوچھا اوٹنے نہیں پڑھا امام نے فرمایا اسی دلیل قصبہ کو
 پڑھوں میں نے پڑھا امون نے تعریف کی اور پچاس ہزار درہم مجھ کو دیتے ام نے
 بھی وحفیقہ رعنائت کے میں نے عرض کیا اسی سردار میرے میں جا رہا ہوں کہ
 حضور مجھ کو اپنے لباس سے کچھ محنت کریں تاکہ میرا لہن ہوا آپ نے وہ پیرا ہن
 جو جسم میں تنا عطا فرمایا اور ایک نہایت لطیف منسقہ زیادہ ایک قسم کی لکڑی
 ہتھاور فرمایا کہ اسکو نگاہ رکھنا اسکی وجہ سے آفات سے محفوظ رہیگا نبی و سکر
 میں عراق کو بلتا راہ میں بعض گروں کی اور ہماری قافلہ کو لوٹ لیا چنانچہ میری پاس
 سو اچھرا ہن کہ نہ کے کچھ نہ با مجھ کو کسی چیز کا افسوس نہ تھا مگر آپ کے عطایے ہوئی پیرا ہن
 اور منسقہ کا ہاتھ تھا اور آپ کے اس ارشاد میں کہ اسکو نگاہ رکھ اسکی وجہ سے محفوظ
 رہیگا میں متفکر ہوا تاکہ نگاہ دیکھا میں نے کہ ایک شخص گروں سے میرے گھوڑے پر
 سوار میرا جامہ پہنے ہوئے میرے برابر کھڑا ہے انتظار میں کہ سب بار اوٹنے
 جمع ہوں اور اس شعر کو پڑھنے لگا مدارس آیات غلت سن تلاوۃ اور رونق
 میں نے دل میں کہا تعجب ہے کہ ایک چور گروں سے اہلبیت کی محبت رکھتا ہے
 مجھ کو طبع ہوئی کہ آپ کا پیرا ہن اور منسقہ مجھ کو ملیگا میں نے اس سے کہا کہ قصبہ
 کسے تھا ہے اوستی کہا مجھ کو اس سے کیا کام میں نے کہا امین ایک راز ہے میرا

کیا وہاں کے لکھنؤ میں قصبہ
 کیا وہاں کے لکھنؤ میں قصبہ
 کیا وہاں کے لکھنؤ میں قصبہ
 کیا وہاں کے لکھنؤ میں قصبہ
 کیا وہاں کے لکھنؤ میں قصبہ

۲۳۸

کیا وہاں کے لکھنؤ میں قصبہ
 کیا وہاں کے لکھنؤ میں قصبہ
 کیا وہاں کے لکھنؤ میں قصبہ
 کیا وہاں کے لکھنؤ میں قصبہ
 کیا وہاں کے لکھنؤ میں قصبہ

کیا وہاں کے لکھنؤ میں قصبہ
 کیا وہاں کے لکھنؤ میں قصبہ
 کیا وہاں کے لکھنؤ میں قصبہ
 کیا وہاں کے لکھنؤ میں قصبہ
 کیا وہاں کے لکھنؤ میں قصبہ

اور علیؑ اور داؤدؑ اور یونسؑ اور
 یحییٰؑ اور یونسؑ اور یونسؑ اور
 یحییٰؑ اور یونسؑ اور یونسؑ اور
 یحییٰؑ اور یونسؑ اور یونسؑ اور

ایک شخص نے بناج کے باشندوں میں سے کہا ہے کہ رسول خدا کو میں نے خواب میں
 دیکھا بناج میں تشریف لائے اور جس مسجد میں اترتے ہیں اترتے ہیں اور تیس دن آپ کے
 سامنے حاضر ہوا اور سلام عرض کیا آپ کے سامنے ایک طبق بخار برگ خرمہ کا بنا ہوا
 ترخمون سے بھر لیا ہوا رسول خدا نے ایک ٹھی بھر کے خرمے اور ہمیں سے جس کو
 عنایت کیے میں نے اونکو شمار کیا سترہ تھے میں نے تعبیر یہ کی بعد دہر خرمے کہ
 ایک سال زندہ رہو گا جب بعد میں دن کے میں نے سنا کہ حضرت امام رضا
 اور مسجد میں اترتے ہیں فوراً میں اونکی خدمت میں حاضر ہوا میں نے
 اونکو اسی جگہ میں پایا جہاں رسول خدا کو دیکھا تھا ایک طبق اسی طرح کا اونکو
 سامنے رکھا ہوا میں نے سلام کیا آپ نے جواب دیا اور قریب اپنے بلایا اور
 ٹھی خرمے سے مجھکو عطا فرمائے شمار کیا میں نے سترہ تھے عرض کیا میں نے
 لے ابن رسول خدا میں اس سے زیادہ خرمے چاہتا ہوں فرمایا اگر رسول خدا زیادہ
 تجھکو دیتے ہیں ہی دیتا اور آپکی کرامات سے بے ٹھگون نے کرمان کی راہ میں
 ایک سو داگر کو برف میں پگڑا اور دہن کو برف سے بھر دیا زبان اوسکی
 کام سے جاتی رہی اسانی سے بات نہ کر سکتا تاجب خراسان میں وہ پہونچا
 سنا کہ امام رضا علیہ السلام پیشاپور میں ہیں اپنے دل میں کہا کہ وہ اہلبیت نبوت
 سے ہیں اونکے پاس چلون شاید اسکا علاج کر سکیں رات کو خواب میں
 دیکھا کہ امام رضا کے سامنے میں آیا اور شفا طلب کی فرمایا کہ کمونی اور صعتر

ابن رسول خدا کو میں نے خواب میں
 دیکھا بناج میں تشریف لائے اور جس
 مسجد میں اترتے ہیں اترتے ہیں اور
 تیس دن آپ کے سامنے حاضر ہوا اور
 سلام عرض کیا آپ کے سامنے ایک
 طبق بخار برگ خرمہ کا بنا ہوا
 ترخمون سے بھر لیا ہوا رسول خدا
 نے ایک ٹھی بھر کے خرمے اور ہمیں
 سے جس کو عنایت کیے میں نے اونکو
 شمار کیا سترہ تھے میں نے تعبیر
 یہ کی بعد دہر خرمے کہ ایک سال
 زندہ رہو گا جب بعد میں دن کے
 میں نے سنا کہ حضرت امام رضا اور
 مسجد میں اترتے ہیں فوراً میں
 اونکی خدمت میں حاضر ہوا میں نے
 اونکو اسی جگہ میں پایا جہاں رسول
 خدا کو دیکھا تھا ایک طبق اسی
 طرح کا اونکو سامنے رکھا ہوا میں
 نے سلام کیا آپ نے جواب دیا اور
 قریب اپنے بلایا اور ٹھی خرمے
 سے مجھکو عطا فرمائے شمار کیا
 میں نے سترہ تھے عرض کیا میں نے
 لے ابن رسول خدا میں اس سے زیادہ
 خرمے چاہتا ہوں فرمایا اگر رسول
 خدا زیادہ تجھکو دیتے ہیں ہی
 دیتا اور آپکی کرامات سے بے ٹھگون
 نے کرمان کی راہ میں ایک سو داگر
 کو برف میں پگڑا اور دہن کو برف
 سے بھر دیا زبان اوسکی کام سے
 جاتی رہی اسانی سے بات نہ کر
 سکتا تاجب خراسان میں وہ پہونچا
 سنا کہ امام رضا علیہ السلام
 پیشاپور میں ہیں اپنے دل میں
 کہا کہ وہ اہلبیت نبوت سے ہیں
 اونکے پاس چلون شاید اسکا
 علاج کر سکیں رات کو خواب میں
 دیکھا کہ امام رضا کے سامنے
 میں آیا اور شفا طلب کی فرمایا
 کہ کمونی اور صعتر

۳۶
 میں نے خواب میں پایا جہاں رسول خدا کو دیکھا تھا ایک طبق اسی طرح کا اونکو سامنے رکھا ہوا میں نے سلام کیا آپ نے جواب دیا اور قریب اپنے بلایا اور ٹھی خرمے سے مجھکو عطا فرمائے شمار کیا میں نے سترہ تھے عرض کیا میں نے لے ابن رسول خدا میں اس سے زیادہ خرمے چاہتا ہوں فرمایا اگر رسول خدا زیادہ تجھکو دیتے ہیں ہی دیتا اور آپکی کرامات سے بے ٹھگون نے کرمان کی راہ میں ایک سو داگر کو برف میں پگڑا اور دہن کو برف سے بھر دیا زبان اوسکی کام سے جاتی رہی اسانی سے بات نہ کر سکتا تاجب خراسان میں وہ پہونچا سنا کہ امام رضا علیہ السلام پیشاپور میں ہیں اپنے دل میں کہا کہ وہ اہلبیت نبوت سے ہیں اونکے پاس چلون شاید اسکا علاج کر سکیں رات کو خواب میں دیکھا کہ امام رضا کے سامنے میں آیا اور شفا طلب کی فرمایا کہ کمونی اور صعتر

ابن رسول خدا کو میں نے خواب میں
 دیکھا بناج میں تشریف لائے اور جس
 مسجد میں اترتے ہیں اترتے ہیں اور
 تیس دن آپ کے سامنے حاضر ہوا اور
 سلام عرض کیا آپ کے سامنے ایک
 طبق بخار برگ خرمہ کا بنا ہوا
 ترخمون سے بھر لیا ہوا رسول خدا
 نے ایک ٹھی بھر کے خرمے اور ہمیں
 سے جس کو عنایت کیے میں نے اونکو
 شمار کیا سترہ تھے میں نے تعبیر
 یہ کی بعد دہر خرمے کہ ایک سال
 زندہ رہو گا جب بعد میں دن کے
 میں نے سنا کہ حضرت امام رضا اور
 مسجد میں اترتے ہیں فوراً میں
 اونکی خدمت میں حاضر ہوا میں نے
 اونکو اسی جگہ میں پایا جہاں رسول
 خدا کو دیکھا تھا ایک طبق اسی
 طرح کا اونکو سامنے رکھا ہوا میں
 نے سلام کیا آپ نے جواب دیا اور
 قریب اپنے بلایا اور ٹھی خرمے
 سے مجھکو عطا فرمائے شمار کیا
 میں نے سترہ تھے عرض کیا میں نے
 لے ابن رسول خدا میں اس سے زیادہ
 خرمے چاہتا ہوں فرمایا اگر رسول
 خدا زیادہ تجھکو دیتے ہیں ہی
 دیتا اور آپکی کرامات سے بے ٹھگون
 نے کرمان کی راہ میں ایک سو داگر
 کو برف میں پگڑا اور دہن کو برف
 سے بھر دیا زبان اوسکی کام سے
 جاتی رہی اسانی سے بات نہ کر
 سکتا تاجب خراسان میں وہ پہونچا
 سنا کہ امام رضا علیہ السلام
 پیشاپور میں ہیں اپنے دل میں
 کہا کہ وہ اہلبیت نبوت سے ہیں
 اونکے پاس چلون شاید اسکا
 علاج کر سکیں رات کو خواب میں
 دیکھا کہ امام رضا کے سامنے
 میں آیا اور شفا طلب کی فرمایا
 کہ کمونی اور صعتر

ابو یحییٰ کے نام سے اپنے والدین سے منسوب ہوئے۔ ان کی والدین کا نام ابو یحییٰ اور ام یحییٰ تھا۔ ان کے والدین کا نام ابو یحییٰ اور ام یحییٰ تھا۔ ان کے والدین کا نام ابو یحییٰ اور ام یحییٰ تھا۔

جمیعہ کے دن کیسویں ماہ رمضان سنہ دوسو تین ہجری میں واقع ہوئی اور آپ کی عمر شریف سے اچاس سال درجہ ماہ گذرے تھے اپنے پدربزرگوار کے ساتھ اتیس برس دو مینے زندگانی کی اور ایام امامت اونکے بیس برس در چار مینے تھے اور دوسری سند سے روایت کی ہے کہ وفات آپ کی ماہ صفر سنہ دسوتین میں تھی اور اسوقت عمر شریف باون برس کی تھی اور دوسری روایت میں پچپن برس کی یہ علمائی امامیہ کے اقوال ہیں علیہ مبارک آپ کا رنگ کچھائل بہ سبب ہی تھا مثل رنگ پدربزرگوار حضرت موسیٰ کاظم ؑ کے چنانچہ نقل ہے کہ ایک دن غسل کے واسطے حمام میں تشریف لائے ہتھی آپ کو شیا غسل خرید کر نیکو بازار میں گیا اتفاقاً اسوقت ایک اور شخص حمام میں آیا اور چاہا کہ غسل کرے حضرت کو سمجھا کہ ہتھی میں کہا ادھ جھکو نکلا دے حضرت ادھ کڑے ہوئے چونکہ طین غسل سے واقف تھے وہ حضرت پر غصہ کرنا تھا اور کلمات ناسزا کہتا تھا آپ فرماتے تھے کہ میں واقف ہوں معاف کر اس درمیان میں حامی آیا اور اسنے کہا یہ علی موسیٰ رضا ہیں شخص ڈر کر آپ کے قدموں پر گر پڑا اور عرض کیا قصور معاف ہو امام نے فرمایا یہ سب خدا کی عبادت سے ہے کیونکہ ہم میں کوئی علامت رکھدی کہ ہر چھوٹا بڑا سپہان لیتا اور امام کے پانچ فرزند تھے محمد اور حسن اور جعفر اور باہر اسم اور حسین اور اولاد اوکی فقط بڑے فرزند امام محمد تقی سے باقی رہی ہے

نام کے ساتھ اس وقت تک کہ وہ اپنے والدین سے منسوب ہوئے۔ ان کی والدین کا نام ابو یحییٰ اور ام یحییٰ تھا۔ ان کے والدین کا نام ابو یحییٰ اور ام یحییٰ تھا۔ ان کے والدین کا نام ابو یحییٰ اور ام یحییٰ تھا۔

ابو یحییٰ کے نام سے اپنے والدین سے منسوب ہوئے۔ ان کی والدین کا نام ابو یحییٰ اور ام یحییٰ تھا۔ ان کے والدین کا نام ابو یحییٰ اور ام یحییٰ تھا۔ ان کے والدین کا نام ابو یحییٰ اور ام یحییٰ تھا۔

علی بن ابی طالب علیہ السلام نے
 بڑے غم سے اور بڑے غم سے کھانا
 اور زوار اسم نے جا بدوئے
 چکر منقول اپنے اور قتال کون
 بن کر منور اور از قریب
 کر کے چاکس از بننے دینا نقل
 بن کر خیر لوند سے اعلیٰ نقل
 کی قدرت میں چکا اور سوال کیا
 کر سقد در دینار تصدقات کردن

اور منوکل ہی کہا ہے اور آپ کا اور آپ کے فرزند امام حسن کا سبب شہرت
 ساتھ عسکری کے یہ تھا کہ جب لشکر معتمد کا اس کثرت کو پہنچا کہ بغداد میں انکی
 قیام کی گنجائش نہ ہی اور لوگوں کی اذیت پہنچتی تھی وہ اپنے لشکر کے ساتھ
 وہاں سے نکلا اور دو سو سالہ آباد کیا اور نہایت پر تکلف مکانات اوہیں
 تیار ہوئے اور سکنا تمام مہرمن راہی رکھا اور سامرہ بھی اور سکنا نام تھا اور سبب
 قیام لشکر کے اور سکو عسکری کہتے ہیں والدہ آپکی ام ولد تھیں ثمانہ نام فصل الخطا
 میں ہے پیدا ہوئے آپ سنہ دو سو چودہ میں اور کہا گیا ہے سنہ دو سو تیر
 میں اور ولادت ہوئی تیرھویں رجب کو اور کہا گیا ہے یوم عرفہ کو اور پیدا
 ہوئے آپ مدینہ منورہ میں اور علمای امامیہ کے نزدیک آپکی سال ولادت
 میں زیادہ مشہور سنہ دو سو بارہ ہجری میں اور ایک بڑی جماعت نے
 سنہ دو سو چودہ کہا ہے اور ماہ ولادت مشہور پندرھویں ذیحجہ ہے اور
 موافق اوس روایت کے شیخ نے مصلح میں نقل کی ہے ستائسویں ہجری
 اور بروایت ابن عباس دو شنبہ یا شنبہ پانچویں رجب کو واقع ہوئی
 ہے اور بروایت علی بن ابیہم قے کے روز شنبہ پندرھویں رجب
 اور وہ زیارت کہ ناحیہ مقدمہ سے نکلی ہے ولا کرتی ہے اسپر کہ دلالت
 آپکی ماہ رجب میں تھی اور مکان ولادت شریف ایک موضع ہے حوالی
 مدینہ طیبہ میں کہ او سکھر کہتے ہیں فضل الخطاب میں ہے کہ ہادی ابو الحسن

زیادہ تر اس سے دینار تصدقات کردن
 ہوئے اور بعض نے کہا ہے
 کہ سید اہل بیت کے ہیں اس سوال
 کیا اور منوکل سے ہے امین
 کہ سید اہل بیت کے ہیں
 فرمایا ہے حضرت امین ان کو فرمایا
 فرمایا ہے حضرت امین اور حسین سے
 سوال کیا کہ ہجرت میں اور حسین سے

۴۴۶
 اور سنہ ۱۱۷ ہجری میں
 کہ کو خود شنبہ یا شنبہ پانچویں
 وہ روایت ابن عباس سے ہے
 ہے اور بروایت علی بن ابیہم قے کے
 اور وہ زیارت کہ ناحیہ مقدمہ سے
 آپکی ماہ رجب میں تھی اور مکان
 مدینہ طیبہ میں کہ او سکھر کہتے ہیں

بہت سے روایتیں ہیں کہ
 والی سے اور روایت ابن عباس سے
 مشہور ہے کہ حوالی سے
 کہ کو خود شنبہ یا شنبہ پانچویں
 وہ روایت ابن عباس سے ہے
 ہے اور بروایت علی بن ابیہم قے کے
 اور وہ زیارت کہ ناحیہ مقدمہ سے
 آپکی ماہ رجب میں تھی اور مکان
 مدینہ طیبہ میں کہ او سکھر کہتے ہیں

جاہلی اللہ نے تو جو بیانیہ
 جس کے لئے وفات امام کا
 دو سو سال بعد امام کا
 امام کے نزدیک امام کا
 امام کے نزدیک امام کا

جواب تیسرے مسئلہ کا یہ ہے اور تو چاہتا تھا کہ جو جسے دن کے بخار کا بھی سوال کر
 اور بھول گیا ہوس آیتہ کو بنا کر کوئی بر ذرا سلاماً علی برہم ایک غنڈے کے پر جو پرکھ
 اور بخار دوائے کی گرد نہیں لادے میں نے ایسا ہی کیا وہ بیمار اچھا ہو گیا ایک
 شخص نے کہا ہے کہ میں نے آپ کو خط لکھا اور مشکوٰۃ کے معنی پوچھے اور عورت میری
 طالبہ تھی میں نے چاہا کہ اسکو دعائی خریدیں اور لڑکے کا نام رکھیں میرے جو ہمیں
 امام نے لکھا کہ مشکوٰۃ رسول اللہ صے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا لقب اور زوجه اور
 لڑکے کی نسبت کچھ نہ لکھا اور آخر کتاب میں لکھا اللہ تیرے اجر کو بڑھا دے
 اور خلفت سے تجکو تیری زوجہ کے یہاں لڑکا پیدا ہوا مردہ بعد اس کے پھر عالم
 ہوئی اور لڑکا بھی فضول فرموفات میں ہوا خطاب میں دنات ایک سنہ دو سو سالہ جو کین
 جمعہ کے دن چھٹی تاریخ ربیع الاول کو ہوئی اور کہا گیا ہے آئینوں میں اس میں کی
 اور اسکے سوا بھی لکھا گیا ہے سال مذکور سے مقام سرمن رکابین اور
 زفرن ہوسے اسی ٹہر میں اپنے باپ کے پہلو میں اور انھوں نے اور اونکے
 باپ اور چچا قیام کیا تھا اور امامہ کے نزدیک سن عسکری صحابہ اور اسے
 پیدا ہوئے ابو القاسم محمد منتظر صاحب سہو اب اور زبیر رہے امام حسن عسکریؑ
 بعد اپنے باپ کے چچا برس اور زمین چھوڑی اولاد حسن عسکری نے ظاہر اور باطناً
 سوا ابو القاسم محمد منتظر کے امامیہ کے نزدیک اور تھی ولادت منظر کی نصف شعبان
 کی رات سنہ دو سو پچیس میں والدہ اولیٰ ام ولد عین جس کہ لاتی تین دن و قافزانی

دن خدا ربیع و اور
 جنت کیا ہے اور
 کی نہیں بس کی
 احسان میں ہی کیا ہے اور
 زانہ راست چھوڑے اور
 ابن ابویہ اور زبیر
 کے ساتھ تیسری نے
 کہہ کیا اور کتاب
 میں جو ابن علی
 کے لئے امام نے
 رحلت کی ہے اور مقام
 میں ان کے لئے اور
 دو اور وہ بھی ان کی
 حضرت امام کا زمان
 کے بلایہ علی امام
 فصل الخطاب میں ہے
 میں نے کہا کہ امام
 کے نزدیک امام کا
 امام کے نزدیک امام کا

۲۵۵

ایک لکھنا امام حسن کی

اور عروا بنی اسفند والی کی سی
 کے وقت اپنے چھوٹے بیٹے کو
 کے وقت اپنے چھوٹے بیٹے کو
 کے وقت اپنے چھوٹے بیٹے کو

کے اولاد ہوا اور حسن مکرئی نے ایک بار یہ کو کرنا اور نثار حسن نام تھا اپنی خدمت میں رکھا تھا
 جب یہ کسی نصف شعبان کی رات سنہ دو سو کچھ پین اہل ہو میں حکیم سے دعا کی
 ابو محمد حسن مکرئی کی واسطے پس کہا اونھوں نے اے چھوٹی آج راگھو میرے پاس ہو
 ایک کام کے واسطے پس میں حکیمہ صبح ہوئی صہراب کیا نثار حسن نے مستعد ہو میں
 اونکے واسطے حکیمہ پھر جب دیکھا مولود لائین لڑکے کو حسن مکرئی کے پاس آوردہ
 صاحبزادے فتنہ کیے ہوئے اور زان بریدہ تھے امام نے فرزند کو لیا اور اونکی
 پشت پر اور انکھوں پر ہاتھ پھیرا اور اپنی زبان اونکے منہ میں دی اور دہنے
 کان میں اذان کسی اور بائیں کان میں تکبیر پھر فرمایا اے چھوٹی لجا اسکو اوسکی
 مان کے پاس پس لیکن حکیمہ لوگو اونکی مان کے پاس پہنچا دیا اور کہا ہے حکیمہ نے
 پس آئی میں ابوحسن کے پاس جسوقت مولود اونکے ہاتھ میں تھا ایک زرد کپڑے میں
 اسیانو اور زتابانی اوس مولود پر تھی کہ میرے درون قلب میں اثر کر تی تھی
 پس کہا میں نے اسے میرے سردار اگر نکلو علم اس مولود مبارک کے بارہ میں ہے
 مجھ پر تقار و فرمایا امام نے اے چھوٹی یہ فقط یہ ہے وہ ہے کہ تجھے نکلو اسکی بشارت
 دی تھی کہا حکیمہ نے میں نے اللہ تعالیٰ کو سجدہ شکر کیا سپر لینے اس حصول نعمت پر
 کہا حکیمہ نے میں آیا کرتی تھی ابو محمد حسن مکرئی کے پاس پھر جب میں نے نہ دیکھا اس
 فرزند کو کہا میں نے امام سے ایک دن مولا میرے کیا کہا ہمارے مولا کو اور ہمارے
 منتظر کو کہا سپر دیکھا میں نے ایسے کو کہ سپر دیکھا تھا اسکو مادر موسیٰ نے اپنے فرزند کو

اور عروا بنی اسفند والی کی سی
 کے وقت اپنے چھوٹے بیٹے کو
 کے وقت اپنے چھوٹے بیٹے کو
 کے وقت اپنے چھوٹے بیٹے کو

اور عروا بنی اسفند والی کی سی
 کے وقت اپنے چھوٹے بیٹے کو
 کے وقت اپنے چھوٹے بیٹے کو
 کے وقت اپنے چھوٹے بیٹے کو

دلالت بر اینست که در این حدیث آمده است که هر که در این حدیث را بخواند از هر بیماری که مبتلا باشد شفا یابد و این حدیث را در کتابهای معتبره از روایات معتبره آورده اند و در این حدیث آمده است که هر که در این حدیث را بخواند از هر بیماری که مبتلا باشد شفا یابد و این حدیث را در کتابهای معتبره از روایات معتبره آورده اند

و نسنه فرمایا ای میره فرزند ذوقل بود وقت معلوم تک ده فرزند او سر گهر مین
 مینے او کو دیکھا پھر پوچھنے مجھے فرمایا او ٹھک دیکھ گھر مین کون ہے مین گھر مین آیا کسیک
 دیکھا اور روایت ہے ایک شخص نے کہا ہے کہ معتقد نے بچہ اور در و شخص کو ملا یا
 اور کہا حسن ابن علی نے سر مین راسے مین وفات کی جلد جاوڑی کہنا ہے کہ مین
 گیا اور اونکے گھر مین آیا ایک مکان دیکھا نہایت اچھا گو یا کہ او سو بوقت او کی تعمیر سے
 خارج ہوئے تھے اور وہ ان ایک پردہ بڑا ہوا تھا پردے کو مین نے اٹھا یا
 ایک تہ خانہ دیکھا وہ ان مین گیا ایک در یا دیکھا او سکے کنارے پر ایک بوری یا
 پانی پر بچھا تھا اور ایک مرد نہایت خوبصورت او سر بوریہ پر نماز مین کھڑا ہوا
 و نسنے کچھ التفات نکلیا ایک دن دو نو مین سے جو میرے ساتھ تھے سبقت کی
 اور چاہا کہ اسکے آگے جاوے پانی مین غرق ہوا اور مضطرب ہوا مین نے او سکا
 ہاتھ پکڑا اور نکال لیا بعد او سکے دوسرے نے چاہا کہ آگے جاوے او سکوی
 وہی حال پیش آیا اور مین نے او سکو نکالا مین جیران ہو گیا پھر کہا مین نے اسے
 صاحب خانہ مین خدا سے اور تجھے عذر چاہتا ہوں و اللہ مین بخانتا تھا کہ گیا
 حال ہے اور کہا مین آتا ہوں جو کچھ مینے کہا او سکے خدا کی طرف مین پسر ا
 ہر چند مین نے عرض کیا میری طرف کچھ التفات نکلیا ہم بیٹھے اور یہ واقعہ متعقد سے
 بیان کیا کہا او سننے اس راز کو کسی سے نہ کہنا اور نہ حکم دو نکا کہ تیری گردن مارین
 یہ ہے شواہد البتوت مین اور یہ وہ ہے صدی موعود آخر الزمان حجہ خدا موعود ہے

کی ہے اور ایقان ولادت سے پہلے
 سے کہ مین نے ان کی طرف سے
 کی ہے اور ایقان ولادت سے پہلے
 سے کہ مین نے ان کی طرف سے
 کی ہے اور ایقان ولادت سے پہلے
 سے کہ مین نے ان کی طرف سے

۴۵۸

اور اس کا نام از کو تو گیا یا یا
 اور اس کا نام از کو تو گیا یا یا
 اور اس کا نام از کو تو گیا یا یا
 اور اس کا نام از کو تو گیا یا یا

که در حق تعالی اورا محبوب خلق ساخته و قدر و منزلت او در دل هر یک مشاهده کمال عزت عمر خودش لمس کرده
 و در هر فن کتابی تصنیف و تالیف نموده چنانچه مبحث کتب رشتیه حواشی شسته زاهد به جدا گانه حاشیه نوشته و
 حل مطلب برومی که شاید زوده تا آنکه مردم بعد از مطالعه حواشی او محتاج تحصیل مطلب حواشی مذکوره از دیگری نباشند
 حواشی او گویا آستانه و طلبه علم شدند و در منطق شرح مسلم تالیف داده و در فقه بعضی رسائل فارسی تصنیف ساختند
 و ترجمه حکایت الصالحین که بهتر از آن متصویر است تحریر فرموده و نیز بیشتر از مقامات عامه شرح هدایه اهل انظار
 صدر تعلیقات تحریر فرموده و کتابی در مناقب اهل بیت نبوی علی صاحبهم و علیهم السلام مخفی (این کتاب) شرح
 اسماء الحسنی هم تالیف نموده و در اصول فقه شرح مسلم عرض بر تلامذه خود بلکه بر سایر طلبه علم فرستی نموده که از
 عمده شکران بیرون نمی توان شدند و وقت قلب گذارگی طبع مجدی داشت که در بیان نبی آید اکثر در مجلس عظم
 که نمی نشست و زبان سخن میکشاد و آواز در گوی او از گریه بسته شدی و اشکها مثل نواره از بر و چشمانش در چشمش
 و بان خوش زبانی و شیرین لسانی کلام میکرد که بر کایتا شرمگشت عالمی در مجلس عظم و حاضرین و مجانی متاثر
 گشته بدایت یافته چنانچه چند کس این آیت اسلام یافتند و بسیاری کسان بدایت توبه از اعمال سیئه ابر عظیم است
 بان آدمی حاصل گشته در او اول حال بتدریس علوم تقدیر عقیده اشتغال داشت و ملکه قوت نظریه بر قلب صافی او چنان
 ارتقا یافته بود که در او از حال آمدت نسبت سال بلکه زاهد عارفه ضعف بصارت او را عارض مانده بصیرت باطن
 او دراز دید بود و حفظ درس کتب میداد بلکه در احوال بعضی از شرح مسلم و رسائل تالیف داده و احادیث بسیار
 حفظ داشت چنانچه بر کلام و عظم ترجمه هزاران حدیث بر زبان می آورد و مردم میدانستند که گویا در این نیست طبعی
 آرد و موج میزند عرض بجز بود و در آثار بکار روزگار و یادگار اعصار و باصلحای وقت و اقیامی نامه بسیار ملاقات
 میفرمودند چنانچه بر گاه در فیض اباد همراه تفضلی خان بروج تشریف شریف برده بود و بسیار بخدمت مولوی جمال علی
 حاضر شده و استفاده برده و مصاحبه بیعت کرده و میفرمود که خدمت مولوی را در مشکلی که بر من پیش می آید
 می بینم که در خواب آمده است و میگوید دل قوی دارم شکلت بجزئی خواهد شد و این امر تادمت حیات و طی
 و بخدمت شاه شاکر الله علیه الرحمه هم بسیار حاضر شده و بشارت فرزند از خدمت او و خدمت شاه قدرت
 صفی پوری یافته و در او اجزن او را عارفه نفرسلاحی گشته و هم از چندی عارفه در دهر راجع شده
 اینها در این در گذشته و سرچ برداشت آفرشته او نمود و هر روزه لاجن میگشت آخربکار کمال شدت که
 و تاسه روز و شب بر یک حال قرار گرفت بعد سه روز طاقت بالکل سلب شد و تا پانزده روز همین حالت ماند و در
 مطلق فرق گشته بطور معمول اندر دم گفتگو میکرد و تشفی بر یکبار اهل عیال میفرمود و اکثر احادیث نبوی بر زبان
 می آورد و اقوال و افعال بزرگان نقل میفرمود و وقت میکرد و همین حال تا بیخ بست و دوم از راه بریغ آسانی

